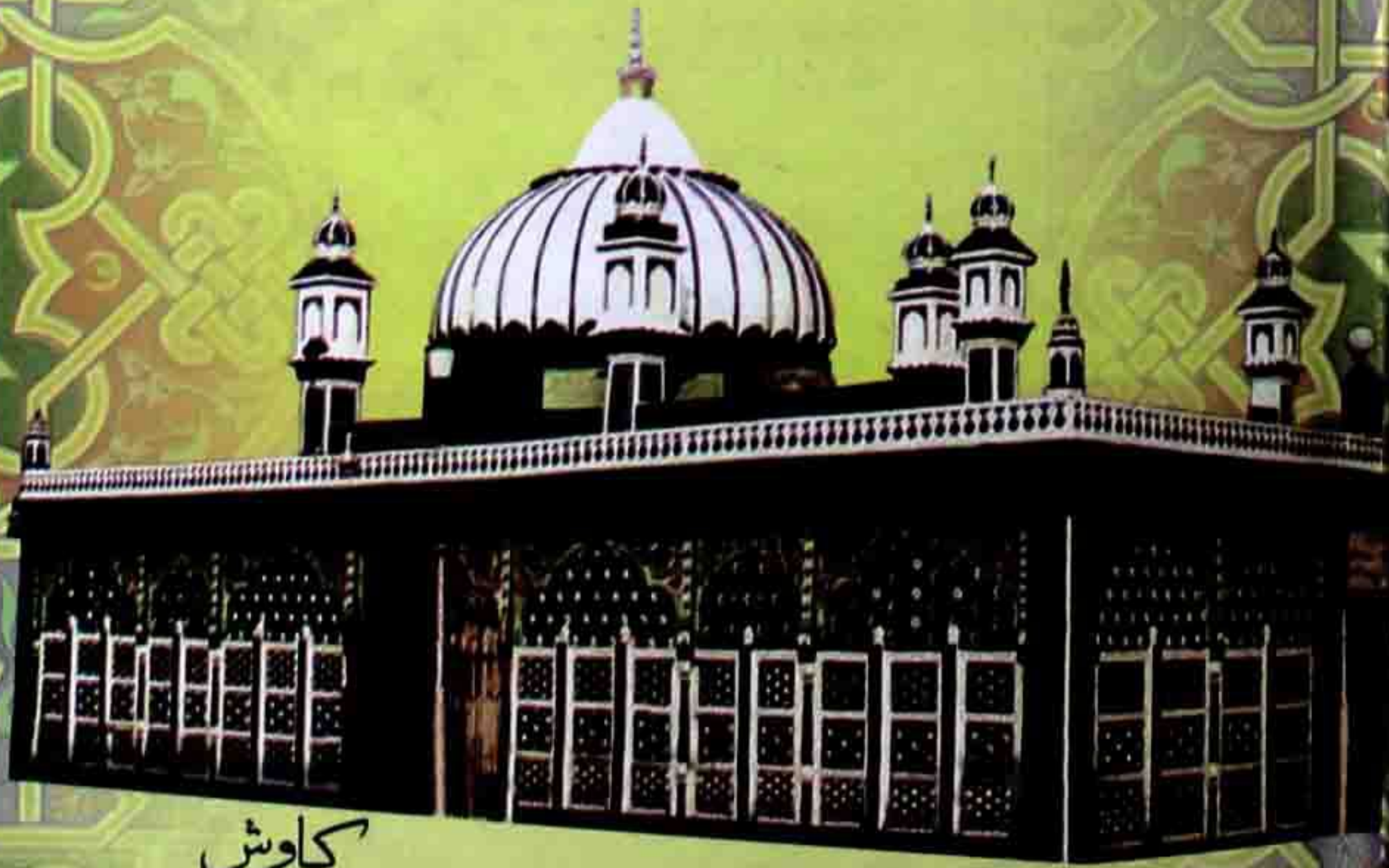


دیوان

حضرت علی احمد صاحب کلیری
رحمۃ اللہ علیہ



کاوش

محمد محسن

ریڈیشن ان نظامی

مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیوان

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

سید ذیشان نظامی رحمۃ اللہ علیہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

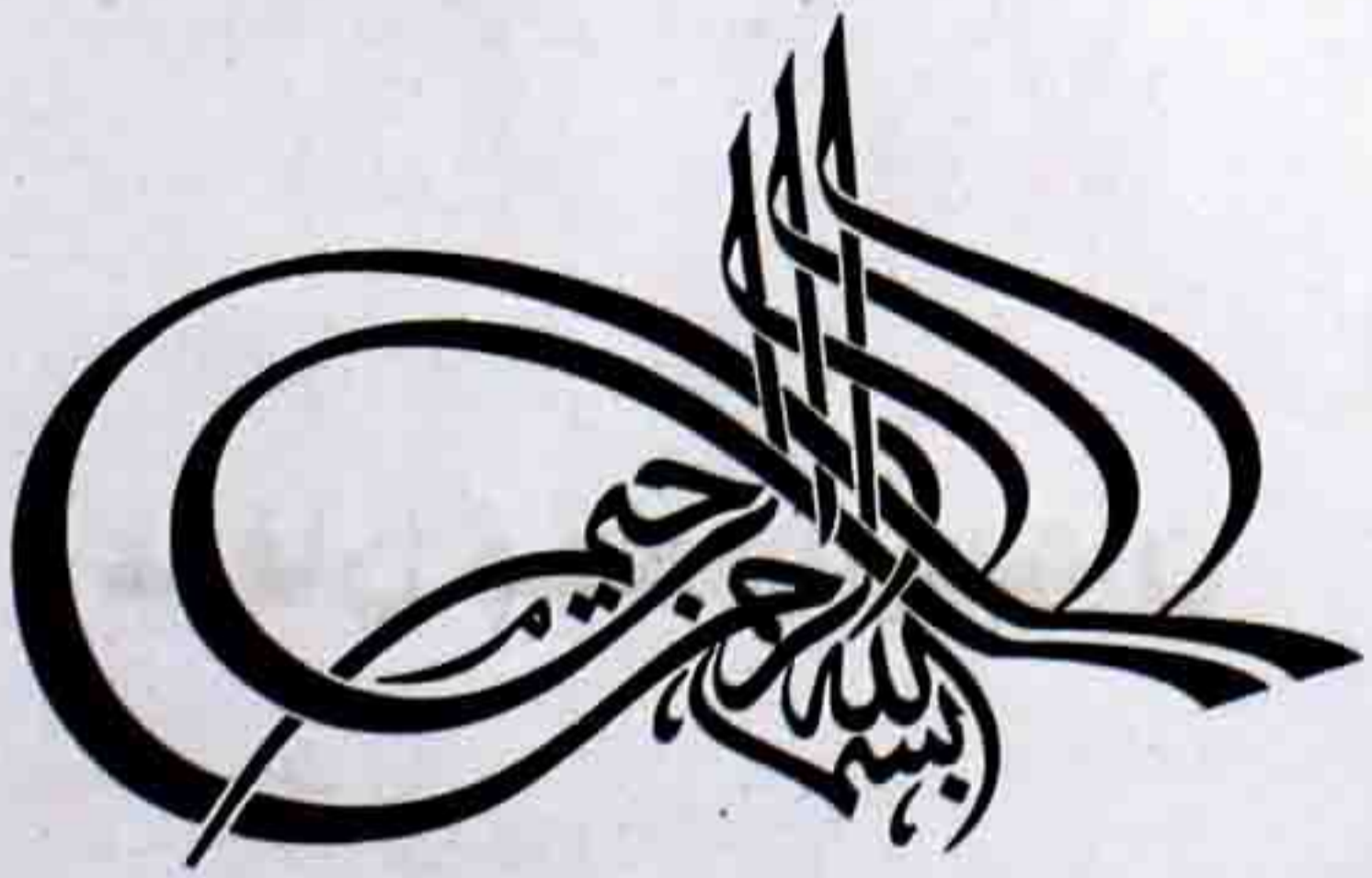
دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	نام کتاب
سید ذیشان نظامی <small>عفی عنہ</small>	مترجم
محترم پروفیسر ملک محمد اشرف ایم اے	نظر ثانی
محترم شوکت علی دیوان	اہتمام
محمد محسن	اہتمام اشاعت
محمد ارشد حسین قادری رضوی پیرا خانہ راجگان	کمپوزنگ
غلام مصطفیٰ پرنٹنگ پریس، لاہور	طابع
600/- روپے	قیمت

استدعا اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے انسانی کوشش اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت اور پروف ریڈنگ اور جلد بندی میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی ہے انسان ہونے کے ناطے اگر کوئی سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں یا فارسی شعر و الفاظ اور اردو الفاظ درست نہ ہوں تو براہ کرم مہربانی فرما کر مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ **جَزَاكَ اللهُ تَحْمِيلاً كَثِيراً**

انتساب

عرفان محمود دیوان

کے نام



حالات و واقعات

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے ان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے ہیں جن سے سلسلہ چشتیہ کی شاخ سلسلہ صابریہ منسوب ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے باخجے اور محبوب ترین خلفاء سے ہیں اور احباب میں سب سے پہلے مرید بھی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطابات آں شیر بیشہ محویت و فنا گوئندہ اسرار عشق بر منابر ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسب مبارک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی تعلق خاندان سادات سے ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم کا نام سید عبدالرحیم المعروف سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا تھا۔ جو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی ہم شیرہ تھیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 19 ربیع الاول 592 ہجری کو جمعرات کے دن نماز تہجد کے وقت جبکہ ایک پہر شب باقی تھی ہرات میں ہوئی مگر بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کی جائے ولادت قصبہ کھوتوال لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر

جانتا ہے۔ کھوتوال کو کھتوال بھی کہا جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پر واقعہ:

جب اللہ تعالیٰ چاہے تو پاکیزہ اشخاص اس دارِ فانی میں تشریف لاتے ہیں لہذا حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا تشریف لانا قدرتِ کاملہ کی مشیت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دایہ مسماۃ بصری بنت ہاشم کا بیان ہے۔

”جس وقت شکمِ مادر سے برآمد ہوئے تو سر مبارک قبلہ کی طرف تھا اور پیر میری طرف تھے۔ میری یہ مجال نہ ہوئی کہ جسمِ اطہر کو ہاتھ لگا لوں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دینے کا ارادہ کرتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھانے کے لئے ہاتھ لگاتی تو میرے ہاتھ کا پنے لگ جاتے یا ناقابل برداشت سوزش میرے ہاتھوں میں ہونے لگتی تھی یہ ماجرہ دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے دایہ کو ہدایت فرمائی کہ پہلے وضو کر لو بعدہ جسمِ پاک کو ہاتھ لگا چنانچہ دایہ نے وضو کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل کرایا۔ اس وقت بھی حضور کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو وہی یا قوتی نور اور خوشبو سے لبریز بادل اپنے گھر کے گوشہ گوشہ میں معلوم ہوتا تھا اور یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ پاک روہیں لباس سفید میں خوش پوش کثرت سے گھر میں آرہی ہیں اور نوزائیدہ معصوم بچے کی پیشانی کا بوسہ لے کر واپس جا رہی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تسمیہ اسمِ گرامی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ پاک علی احمد رکھا گیا۔ اس ضمن میں تذکرہ نگاروں نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے ہاں فرزند پیدا ہو تو اس کا نام احمد رکھنا۔ اس کے بعد ایک رات کو خواب میں حضرت علی المر ترضی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اس بچے کا نام علی رکھنا۔ روایات میں آتا ہے کہ انہی دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی ﴿﴾ کہا جاتا ہے کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے ﴿﴾ انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے ہاں فرزند کی ولادت ہو تو ان کا اسم گرامی علاؤ الدین رکھنا کیونکہ یہ دین اسلام کو بلند کرے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک علاؤ الدین رکھا جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے علی احمد رکھا اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام علاؤ الدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ شہرت پا گیا۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بچپن کی کرامت:

ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کان میں اس دور کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ نے اذان دی اور فرمایا کہ یہ بچہ قطب عالم ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ بچپن سے ہی کرامات کا ظہور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہونا شروع ہو گیا تھا اور روز بروز خوارق صادر ہوتے تھے۔ سات ربیع الاول الآخر 594 ہجری بروز منگل نماز فجر کے بعد میں مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے مراقبہ سے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ سیاہ رنگ کے ایک بہت بڑے سانپ کے دو ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں ایک ٹکڑا مجھ پر گر کر زمین پر پڑا جبکہ ایک ٹکڑے کے پاس علاؤ الدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو آواز دی اور

ان کو بتایا تو ان کی والدہ نے ایک سیاہ سانپ کے دو ٹکڑے کر دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے سانپوں کے سردار کو مار دیا ہے اور سب سانپوں سے وعدہ لے لیا ہے کہ وہ میرے خاندان کے کسی بھی فرد کو کبھی بھی نہیں کاٹیں گے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرنا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین برس کی عمر میں اپنی مرضی سے شیر نوشی ترک فرمادی تھی اور جو کی روٹی تناول کرنا شروع کر دی تھی۔ تقریباً چار سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہ 21 ربیع الاول 596 ہجری کا واقعہ ہے کہ پیر کے دن فجر سے پہلے جب نیند سے بیدار ہوئے تو بلند آواز سے فرمایا:

لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ

یعنی اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔ اس کے بعد جب سوتے تو کبھی کبھار سوتے سوتے چونک کر اٹھتے اور زبان مبارک سے بلند آواز کے ساتھ اسم پاک ”اللہ“ ادا فرماتے اور چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہو جایا کرتی۔

والد محترم کا وصال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔ اپنے زمانہ کے شیخ الوقت تھے، عابد زاہد اور متقی تھے حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تقریباً پانچ برس کی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کو درد قونج کی شکایت لاحق ہو گئی اور اس بیماری کی حالت میں 597 ہجری میں وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بہت مغموم ہوئے کئی دنوں تک کھانا نہیں

کھایا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ حالت استغراق میں محو رہتے غلبہ جذب کی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ پر طاری رہتی تھی۔ اس دوران بعض اہل باطن حضرات آپ کی زیارت کے لئے آتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیتے اور چلے جاتے صبح سے شام تک یہ حالت رہتی تھی کوئی دن اور کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا کہ کوئی زیارت کے لئے نہ آتا۔ جنات تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ایک مدت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب کو کچھ قرار ہوا اور پروردگار عالم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سکون کی دولت عطا فرمائی۔

کھانا پکینے کا واقعہ:

والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد نہایت تنگی و عسرت سے گزر بسر ہونے لگا۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کسی سے اس بات کا اظہار نہ فرماتی تھیں۔ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارک تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دن کے وقت جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر عبادت الہی میں مشغول رہتے۔ کھانے پینے کی ہوش نہ ہوتی تھی کئی پہر تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب بھوک کا غلبہ شدت اختیار کر لیتا تو اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کوئی چیز کھانے کیلئے طلب فرماتے۔ بعض مرتبہ یوں بھی ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شدت سے بھوک لگتی مگر گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دو تین دن سے فاقہ کی حالت میں تھے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ اتفاق سے اس دن گھر میں کچھ بھی کھانے کو موجود نہ تھا۔ اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ کچھ کھانے

کو دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے دوپہر تک بہانہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ٹالا اور اس دوران بہت کوشش کی کہ کچھ میسر آجائے تو پکا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھلا دیا جائے لیکن کچھ بھی انتظام نہ ہو سکا چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا اور کہا کہ بھوک کے باعث بے تاب ہو رہا ہوں۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تسکین کے لئے ایک دیکھی میں پانی بھر کر چولہے پر رکھ دیا اور آگ جلادی تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد دیکھی میں چمچ ہلا دیتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی دیر تک انتظار کرنے کے بعد والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کہتے تو فرماتیں، بیٹا! ابھی پک جاتی ہے آگ جل رہی ہے۔ اسی طرح کئی مرتبہ ہوتا رہا آخر مغرب کی نماز کے بعد بھوک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پریشان کر دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کھانا طلب فرمایا اور چولہے کے قریب جا کر خود دیکھی کا ڈھکن اٹھا کر فرمایا، چاول تو پک گئے ہیں مجھے جلدی سے کھلا دیجئے۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان اطہر سے یہ بات سنی تو بہت تعجب ہوا کیونکہ انہوں نے تو دیکھی میں صرف پانی ڈال کر چولہے پر رکھا ہوا تھا اور پانی کے سوا اس میں کچھ نہ تھا مگر چونکہ ان کو یہ یقین تھا کہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان اطہر سے جو کلمہ نکلتا ہے وہ بالکل درست اور سچ ہوتا ہے اس لئے فوراً انھیں اور دیکھی کے پاس آ کر دیکھا تو واقعی نہایت اعلیٰ قسم کے چاول پک کر تیار ہو چکے تھے جن کی خوشبو بہت اچھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو

چاول نکال کر کھلائے اور مولانا محمد ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے بھی چاول دیکھے اور تبرک کے طور پر تناول فرمائے۔

ابتدائی دینی تعلیم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم ہرات میں حاصل کی۔ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے کاندھوں پر آن پڑی تھی۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی اس ذمہ داری کو نہایت احسن طریقہ سے نبھایا۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن حکیم پڑھا پھر عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں عربی اور فارسی کی تعلیم بھی مکمل کر لی۔ ابتدائی دینی تعلیم بہت شوق سے حاصل کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مزید باطنی تعلیم کے سلسلہ میں حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا اور کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بھائی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اجودھن رحمۃ اللہ علیہ پاکستان شریف رحمۃ اللہ علیہ بھیج دوں تاکہ ماموں کی زیر نگرانی علی احمد رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علوم ظاہر و باطنی کی تکمیل کر سکیں۔

پاکستان میں آمد و قیام:

جب حضرت علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق نو برس کی ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا ہرات سے روانہ

ہوئیں۔ پاکپتن شریف جانے کی غرض سے ایک قافلہ کے ہمراہ روانگی اختیار کی کہا جاتا ہے کہ اس سفر میں حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے۔ تذکرہ نگاروں نے تحریر کیا ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر کشف کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ماموں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آج سے تین برس کے بعد میرے دادا جان کا وصال ہو جائے گا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بیٹا! تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ تمہارے دادا سید سیف الدین عبدالواہاب رحمۃ اللہ علیہ تو اس وقت بغداد شریف میں ہیں اور تم یہاں پر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا ابھی میں اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی صورت دکھائی دی۔ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں میری طرف اٹھائیں جو کہ وصال پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس حالت استغراق میں اپنے بھانجے سے فرمایا، مرحبا علی احمد صابر فرزند نطن الولی۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ اقدس پر قلب کے مقام پر اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں مارتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جمال ذات کے ظہور ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی نہایت شفقت سے توجہ فرمائی۔

تھوڑی دیر تک اسی طرح ماموں بھانجا معرفت کی باتیں کرتے رہے۔ اس کے

بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ محترمہ نے عرض کیا کہ میں علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعلیم و تربیت بھی فرمائیں گے اور ان کے خورد و نوش کا خیال بھی رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ پروردگار عالم کا عطا کردہ سب کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود ہے۔ سینکڑوں غربا و مساکین کی نگہداشت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ ہوتی ہے۔ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھانجا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر کوئی سرپرست مجھے دکھائی نہیں دیتا جو ظاہری و باطنی علوم میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہو اس لئے میں اپنے بیٹے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرتی ہوں اور میں خود واپس ہرات جانا چاہتی ہوں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ہمیشہ محترمہ! میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے نہایت بلند مرتبہ فرزند عنایت کیا ہے اس ضمن میں میں جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت بہت اچھی طرح کروں گا۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم شروع فرمائی بہت شوق کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ علوم صوری و معنوی کا اکتساب کرنے لگے۔ حضرت بابا فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تین برس میں اس قدر علوم ظاہری کا حصول فرمایا کہ دوسرے بچے چھ برس میں نہ حاصل کر سکتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت محنت و مشقت سے تحصیل علم فرمایا اس دوران

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا پاکستان شریف میں ہی مقیم رہیں اور اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت سے بہت خوش تھیں۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا خواب:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 21 شوال 603 ہجری بروز اتوار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جدا مجد حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ تمہارے سپرد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی ان کے استاد بھی ہیں سرپرست بھی ہیں اور پیر طریقت بھی ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا تو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور ان کو بغداد شریف کی طرف حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا اور خود اپنے حجرہ میں معتکف ہو گیا۔

25 شوال 603 ہجری بروز جمعرات نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد حضرت مولانا

محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس حجرہ میں آئے اور عرض کیا کہ میں نماز تہجد پڑھنے کے بعد سو گیا تھا۔ عالم امثال میں نے دیکھا کہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کی نماز میں نے پڑھی ہے اور آج رات بھر حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ پر کیفیت جذب کا نہایت شدید غلبہ طاری رہا ہے۔ پھر ظہر کی نماز کے بعد علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی واپس آگئے اور انہوں نے بتایا کہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بن غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے ان کو دفن کرنے کے بعد میں واپس آ گیا ہوں۔

بیعت:

”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ 25 شوال 603 ہجری جمعرات نماز عصر کے بعد حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو حاضرین مجلس کے روبرو بیعت سے مشرف فرمایا اس سلسلہ میں ایک مجلس ترتیب دی گئی جس میں سلسلہ چشتیہ کے جید بزرگ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ بھی موجود تھیں۔ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک بوقت بیعت گیارہ برس تھی۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے رہے اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے اپنے قلب کو نور عرفان سے منور کیا۔ بیٹے کی تعلیم و تربیت کی طرف سے مطمئن ہو کر حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا بہت خوش تھیں چنانچہ اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ میرے بیٹے کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت میری خواہش کے مطابق ہو رہی ہے اور اب میں چاہتی ہوں کہ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر کے واپس ہرات چلی جاؤں۔ اس کے بعد کہا بھائی! دیکھنا میرے بیٹے کو کوئی تنگی یا تکلیف نہ ہونے پائے میرا بیٹا بہت زیادہ شرم و حیا والا ہے۔ کبھی اپنے آپ کوئی چیز نہ مانگے گا اس لئے اس کو بھوک اور پیاس کی تکلیف نہ ہو۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بہن کی تسلی کی خاطر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور بہن کے سامنے لنگر کا منتظم بنا دیا اور فرمایا کہ کل سے لنگر کی

تقسیم تمہارے سپرد ہے صبح سے مساکین اور فقراء میں لنگر تم ہی تقسیم کرنا اس خدمت کو بیٹے کے سپرد ہوتے دیکھ کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ بہت خوش ہوئیں اور خوشی خوشی ہرات کی طرف روانہ ہو گئیں۔

تقسیم لنگر کی خدمت:

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد نے جو فریضہ سونپا تھا اس کو نہایت احسن طریقے سے انجام دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معمول بنا رکھا تھا کہ اشراق کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے حجرہ پاک سے باہر تشریف لاتے اور اپنی نگرانی میں غرباء و مساکین میں کھانا تقسیم کرتے اس کے بعد پھر حجرے میں چلے جاتے اور عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے، نماز مغرب کے بعد پھر لنگر کی تقسیم اپنی نگرانی میں کرتے۔ لنگر کی تقسیم کرنے کے دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت کا شدید غلبہ رہتا۔ طبیعت عالیہ جلالی ہو گئی اور پھر ایسا وقت بھی آیا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک کے نزدیک جانے کی جرأت بھی نہیں کرتا تھا۔

اس ضمن میں روایات میں آتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً بارہ برس تک لنگر تقسیم کرنے کی خدمت انجام دی مگر اس مدت میں لنگر سے کچھ نہ کھایا نہ ہی کسی نے آپ کو کھاتے پیتے دیکھا۔ حالانکہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے منع نہ فرمایا تھا کہ تم نہ کھانا، صرف ان کی الفاظ کی پابندی فرمائی کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر پکوانے اور کھلانے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کھانے کا اس لئے بلا اجازت میں کیسے کھاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مبارک میں رہ کر اپنے آپ رحمۃ اللہ علیہ

کو عبادت و ریاضت میں مشغول کئے رکھا روزانہ روزہ رکھتے جب بھوک کی شدت زیادہ ہو جاتی اور برداشت نہ ہو سکتی تو افطاری کے وقت جنگل کی طرف نکل جاتے اور درختوں کے پتے اور جنگلی خود رو پھل سے روزہ افطار کر لیتے اس کے بعد جب نماز مغرب ادا کرتے تو پھر لنگر کی تقسیم کی خدمت انجام دیتے۔

دُعائے نوری:

”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لنگر کی تقسیم کے بعد ذکر الہی میں مشغول ہو جاتے اور لنگر میں سے اپنے کھانے کے لئے کچھ بھی نہ لیتے حجرے کا دروازہ بند کر کے توجہ و یکسوئی کے ساتھ عبادت الہی کرتے جب لنگر خانہ سے واپس حجرہ مبارک میں تشریف لے جاتے تو پہلے باواز بلند یہ دُعائے نوری پڑھتے جو صوفیاء کرام کی نظروں میں آب حیات کی مانند ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُورًا وَّ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَّ فِيْ قَهْرِيْ نُورًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ
نُورًا وَّ فِيْ بَصْرِيْ نُورًا وَّ فِيْ شَعْرِيْ نُورًا وَّ فِيْ بَشْرِيْ نُورًا وَّ فِيْ
لَحْمِيْ نُورًا وَّ فِيْ دَمِيْ نُورًا وَّ فِيْ مَخِيْ نُورًا وَّ فِيْ عِظَامِيْ نُورًا وَّ بَيْنَ
يَدَيَّ نُورًا وَّ مِنْ خَلْفِيْ نُورًا وَّ عَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا وَّ عَنْ شِمَالِيْ نُورًا وَّ مِنْ
فَوْقِيْ نُورًا وَّ مِنْ تَحْتِيْ نُورًا وَّ سَلِيَّةً حَقًّا هُوَ.

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کامل بارہ سال تک لنگر خانہ سے ایک دانہ تک نہ کھایا اور نہ

کھانے میں سے نمک تک چکھا۔ یہ برکت دعائے نوری اور نور باطنی کی قوت کے باعث تھی کہ تمام مساکین فقراء کو دونوں وقت کھانا تقسیم کرتے مگر خود نہ اس میں سے کھاتے تھے نہ پیتے تھے۔

کیفیت جذب کا آغاز:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی حضرت الشیخ فضل الرحمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ گیارہ ذیقعد 603 ہجری بروز جمعہ کا واقعہ ہے جبکہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو ہرات کی طرف تشریف لے گئے ہوئے پندرہ دن گزر چکے تھے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ جب لنگر سے فارغ ہو کر حجرہ اقدس میں تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلا گیا اچانک میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رونے کی آواز سنی تو اس کا سبب دریافت کرنے کی غرض سے حجرہ میں داخل ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ رونے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنے سلوک کے جذب ہو جانے کا رنج ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اب بندگان خدا میں سے سوائے اولیاء کرام اور رجال الغیب کے کوئی بھی میرے پاس نہ آسکے گا گو مرتبہ سلوک جذب سے کم نہ ہوگا لیکن جذب کی کیفیت کا غلبہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے اللہ خیر کرے معلوم نہیں کیا ہوگا۔ یہ سن کر میں خاموشی کے ساتھ حجرہ مبارک سے باہر آ گیا اور مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مبارک اندر سے بند کر لیا۔

زبان فرید رحمۃ اللہ علیہ سے صابر کا خطاب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا ایک عرصہ کے بعد ہرات سے واپس تشریف لائیں اپنے بیٹے کی حالت دیکھی کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنے ہوئے تھے۔ اپنے بھائی سے اس امر کی شکایت کی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہن! آپ بخوبی طور پر جانتی ہیں کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہا کے سامنے علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو لنگر خانہ کا منتظم بنایا تھا اور اس کے سپرد پورا لنگر خانہ کر دیا تھا۔ اس سے پوچھو کہ اس نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے سے پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مجھے لنگر تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس میں سے کھانے کا نہیں اور بغیر حکم کے میں اس میں سے ایک دانہ بھی کیسے کھا سکتا تھا۔ یہ سن کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”بہن! اللہ تعالیٰ نے علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا یہ صابر ہے ان شاء اللہ سے دونوں جہانوں میں صابر کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ یہ بچپن سے ہی جس قسم کے صبر کا اظہار کر رہا ہے اور بچپن سے ہی جو عجیب و غریب باتیں اس سے سرزد ہو رہی ہیں اور بھی بہت سی باتیں مستقبل میں سرزد ہوں گی۔“ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھانجے کے صبر سے بہت متاثر اور خوش تھے۔

نکاح اور زوجہ کا انتقال:

روایات میں آتا ہے کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا

جب ہرات سے تشریف لائیں تو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں اپنے بیٹے علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی شادی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے کرنا چاہتی ہوں "تاریخ مشائخ چشت" میں تحریر ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں صاحبزادوں کے نام یہ ہیں:

حضرت الشیخ نصیر الدین نصر اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الشیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت الشیخ بدر الدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت الشیخ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ۔ صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں: بی بی مستورہ، بی بی شریفہ، بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا جمعین۔

بہن کی بات سن کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہن! میری طرف سے تو ہاں ہے لیکن علی احمد رحمۃ اللہ علیہ شادی کا اہل نہیں ہے وہ ہر وقت حالت جذب میں رہتا ہے ایسی حالت میں ان کی شادی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس جواب کو سن کر بہن نے یہ سمجھا کہ میں بیوہ ہوں اور میرا بیٹا یتیم اور مفلس ہے اس لئے بھائی اپنی بیٹی دینے سے انکار کر رہے ہیں چنانچہ یہ بات بہن نے بھائی سے کہہ بھی دی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ شادی کے لئے رضامند ہو گئے اور اپنی بیٹی کی شادی حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے کر دی۔ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے پر زور اصرار پر یہ نکاح 21 شوال 613 ہجری بروز بدھ بعد نماز عصر ہوا۔

رات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں روشنی کی اور ڈلہن کو حجرے میں لا کر بٹھا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ جب تہجد کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو حجرے میں ایک عورت کو بیٹھا ہوا دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور پوچھا تو کون ہے؟ ڈلہن نے جواب دیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت کو جگہ دوں، میں تو ایک کو دل میں بسا چکا ہوں دوسرے کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ میں خدائے وحدۃ لا شریک کا بندہ ہوں اس کے جمال میں گم ہوں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے جیسے ہی یہ الفاظ نکلے اسی وقت حجرے میں نور الہی کا نزول ہوا۔ جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈلہن برداشت نہ کر سکیں اور بے ہوش ہو گئیں پھر ان کی حرکت قلب بند ہو گئی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔

حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے کی مجذوبانہ کیفیت سے آگاہ تھیں اس لئے ان کے دل میں مختلف قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ فجر کے وقت حجرہ مبارک کھول کر اندر داخل ہوئیں تو دیکھا مخدوم پاک مراقبہ کی حالت میں ہیں جبکہ ڈلہن کا انتقال ہو چکا ہے۔ یہ دیکھ کر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا بہت خفا ہوئیں اور غصہ کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کمر پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کی تھی مگر تم نے

دلہن کو کیا کر دیا ہے۔ اب میں تمہارے ماموں کو کیا جواب دوں گی اور کس منہ سے ان کے پاس جاؤں گی؟ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا امی جان! اس میں میرا کیا قصور ہے اللہ کی رضا یہی تھی۔

”تذکرہ جلیل“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دلہن کو جب ایک نظر دیکھا ہوگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ گوارہ نہ ہو سکا کہ فطری اور دنیاوی آرام کی خاطر تحیر کی بہترین راحت سے محروم ہو جائیں اور اپنے دل میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو جگہ دیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی جلالی نگاہ میں اپنی دلہن کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگ لیا اور اپنی دلہن کی نفسانی خواہشات کو فنا کر کے جلا کر خاکستر کر دیا جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تن خاکی کو زوجہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلہن کو بھی زوج کی ضرورت نہ رہی کیونکہ عشق الہی کی آگ سالک کے دل سے اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو جلا کر رکھ کر دیتی ہے۔

والدہ محترمہ کا وصال:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دلہن کے اس طرح اچانک انتقال سے حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو بہت صدمہ ہوا۔ اس صدمے کے باعث وہ بیمار ہو گئیں۔ رفتہ رفتہ اسی بیماری کی وجہ سے آخر کار 2 محرم الحرام 614 ہجری بروز جمعہ اس دنیا سے رعلت فرما گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع دیتے ہوئے حضرت مولانا ابوالقاسم

بھنڈاری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا بعد نماز مغرب انتقال ہو گیا ہے اور ان کو دفن کرنے کے لئے جنازہ قبرستان کی طرف لے جا رہے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی جنازہ میں شرکت فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حجرہ سے اس لیے باہر نکلا ہوں کہ لنگر کی تقسیم کروں اور اس خدائی لنگر سے زیادہ دنیا میں مجھے کوئی شے عزیز نہیں ہے والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی تجہیز و تکفین کے لئے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی ہی کافی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دلی طور پر بہت دکھ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اُداس رہنے لگے۔ استغراق کے عالم میں محور تے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت شدید سے شدید تر ہوتی جاتی پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر کی تقسیم سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

عطائے خرقہ ولایت:

کہا جاتا ہے کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ تقریباً نو برس تک عالم استغراق میں مستغرق رہے اور اس کیفیت کا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر شدت سے غلبہ رہا۔ اس مدت کے دوران حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر مسلسل باطنی توجہ مبذول رکھی۔ ایک دن مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے محسوس کیا کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اس استغراقی کیفیت سے باہر نکالنا چاہیے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے گیارہ محرم الحرام جمعرات کے دن اشراق کی نماز کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھرپور خصوصی توجہ مبذول فرمائی پھر

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بائیں کان میں سات بار بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا۔ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کلمہ پڑھتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت استغراق سے باہر آگئے۔ اس کے بعد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خصوصی مجلس منعقد کی اور اس مجلس پاک میں خرقہ خلافت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نوازا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر اپنا کلاہ پہنا کر اپنا خرقہ مبارک پہنا دیا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کامل کے زیر سایہ تقریباً ستائیس سال کیفیت باطنی کی تحصیل فرمائی اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے۔ ایک دن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم ہوا کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت سے نوازا جائے۔ اس ضمن میں ”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ 24 رمضان المبارک 650 ہجری بروز جمعرات نماز تہجد کے بعد حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو جلد لے چلو۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عالم امثال میں ہی مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کو حجرہ مبارک سے ہمراہ لیا اور اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے عقب میں روانہ ہوا تھوڑی دیر میں عالم ملکوت سے عالم جبروت کے عروج کیا چاروں طرف تا حد نگاہ انوار و تجلیات یا قوت کی مانند درخشاں تھے اور ہر طرف نور ہی نور دکھائی دیتا تھا۔

حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ایک عالیشان دربار منعقد

تھا۔ جہاں پر حضور سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور ارد گرد تمام حضرات سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اور دیگر حضرات متقدمین اور متاخرین کی ارواح پاک بھی حسب مراتب متمکن ہیں۔ میرے پیرومرشد رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اور مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ اقدس میں پیش کیا اور میں نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بندگان عالی میں پیش کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بٹھایا اور پشت پر دست مبارک رکھ کر زبان حق سے فرمایا ہذا ولی اللہ میں نے بھی کہا ہذا ولی اللہ۔ اس کے بعد میرے پیرومرشد اور تمام موجود حضرات نے بھی یکے بعد دیگرے ہذا ولی اللہ کہا۔ اس قدر مبارکباد کی آوازیں میرے کان میں گونجنے لگیں کہ ناگہاں میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔ یہ شب اس قدر روشن و منور تھی کہ لیلۃ القدر کی مانند معلوم ہوتی تھی۔ میں اسی وقت اٹھ کر مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ خلاف معمول دروازہ کھلا ہوا ہے اور انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے جبکہ مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ عالم استغراق میں مشغول ہیں۔ اس کے بعد عارفان حق کی آمد شروع ہو گئی جو کہ جوق در جوق آنا شروع ہوئے اور حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مہر ولایت کو دیکھ کر ہذا ولی اللہ کہتے ہوئے مجھے مبارکباد دیتے تھے۔ صبح سے شام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب سا لکین سے مہلت ہوئی تو رجال الغیب، رقبانقبا، نجیا و ابدال، اقطاب و اغیاث اور بادشاہ جنات آنا شروع ہوئے اور حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کر کے ہذا ولی اللہ

کہتے ہوئے مجھے مبارک باد دینے لگے۔

اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خصوصی مجلس پاک منعقد کر کے حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازا اپنی کلاہ مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر رکھی اپنے ہاتھوں سے سبز عمامہ باندھا پھر اپنا خرقہ مبارک پہنایا اور سند خلافت تحریر کر کے دہلی کے لئے مرحمت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ تم پہلے قطب ہانسی حضرت الشیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس ولایت نامہ پر مہر خلافت لگوا لینا پھر اس کے بعد دہلی جانا۔

انگلی شمع کی مانند روشن ہو گئی:

حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول تھے ”سیر الاولیاء“ کے مصنف تحریر کرتے ہیں کہ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مریدی کی بدولت اکابر شیوخ کے مرتبہ پر پہنچے۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کی قدر و منزلت اس قدر تھی کہ حضرت بابا صاحب جس کو بھی خرقہ خلافت سے نوازتے تو پہلے اس کو ارشاد فرماتے کہ پہلے ہانسی جا کر خلافت نامہ پر ان کی مہر لگوا لو۔ ان کی مہر کے بغیر کوئی بھی خلافت نامہ مکمل نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ اسی حکم کے مطابق پاکستان شریف سے ہانسی کی طرف روانہ ہوئے۔ جب اپنی سواری پر سوار ہو کر ہانسی پہنچے تو سواری پر

بیٹھے بیٹھے ہی خانقاہ اقدس میں داخل ہوئے۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔ دونوں بزرگوں نے نماز مغرب اکٹھے ادا کی۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دیا گیا خلافت اور قطبیت نامہ ان کو دکھایا۔

اتفاق سے اس دن خانقاہ اقدس میں روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور مطلع ابر آلود تھا رات کی تاریکی پھیلنے کی وجہ سے حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب کا وقت ہے روشنی کا بھی کچھ انتظام نہیں اس لئے اب آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمائیں صبح کو دن کی روشنی میں مہر ثبت کر دی جائے گی۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سن کر فرمایا کیا روشنی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام صبح تک کے لئے ملتوی کیا ہے یا کچھ اور بھی کام ہے۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور تو کوئی کام نہیں ہے صرف روشنی نہ ہونے کی وجہ سے کیا ہے کہ صبح کو مہر دستخط کر دیئے جائیں گے۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت مہر لگانے اور دستخط کرنے پر اصرار کیا چنانچہ چراغ جلایا گیا مگر اس وقت ہوا بڑے زور کی چل رہی تھی اس لئے ایک جھونکے سے چراغ بجھ گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت پر اسم اعظم پڑھ کر دم فرمایا تو انگشت مبارک شمع کی مانند روشن ہو گئی۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کو ملاحظہ فرمایا تو خیال کیا کہ جب ان کے غصے کا یہ حال ہے تو یہ

دہلی کی قطبیت کیا کریں گے دو چار دن میں ہی دہلی کو جلا کر خاکستر کر دیں گے اور دہلی بلا وجہ تباہ و برباد ہو جائے گی۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج مبارک میں بہت جلال ہے اور دہلی والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غصہ اور جلال کی تاب نہ لاسکیں گے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ معمولی سی بات پر ہی دہلی کو جلا کر خاکستر کر دیں گے لہذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی کی قطبیت پر فائز کیا جائے یہ فرماتے ہی انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سند قطبیت کو چاک کر دیا۔

اپنی سند قطبیت کو چاک ہوتے ہوئے دیکھ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ایک دم غصہ میں آگئے اور حالت جلال میں فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری سند چاک کی ہے میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ چاک کر دیا۔ جس وقت یہ گفتگو ہو رہی تھی اس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف میں نماز کے لئے وضو کر رہے تھے وضو کے بعد فرمایا اللہ خیر کرے آج دین کے دو پہلو انوں میں کشتی ہو رہی ہے۔

اس کے بعد حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ہانسی سے روانہ ہو گئے اور واپس پاکپتن شریف پہنچے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ قطب حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت نامہ پر مہر نہیں فرمائی اور سند کو چاک کر دیا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جمال کے چاک کئے ہوئے کو میں نہیں سی سکتا مگر تم غم نہ کرو میں اس سے بہتر تمہیں حکم نامہ لکھ کر دوں گا۔

عطاءے ولایت کلیر:

تذکرہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کلیر شریف کا شاہ ولایت مقرر فرمایا اور اس ضمن میں اپنے دست مبارک سے ایک حکم نامہ تحریر فرمایا اور حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں 15 ذی الحجہ 652 ہجری کو کلیر شریف کی طرف روانہ فرمایا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف پہنچے تو وہاں پر مسماة گل زاوی کے مکان میں سکونت اختیار فرمائی، یہ گھر انا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد ہو گیا۔ اسی محلہ میں جمال تیلی اور مسماة نعمت کے گھر بھی تھے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ کے شمال کی طرف قاضی تبرک کا مکان تھا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی قیام گاہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ اگلے دن عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ نمازیوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور آپ سے بات چیت کی تو وہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و تقویٰ کی شہرت پورے کلیر شریف میں پھیل گئی لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنا شروع ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جلالی حالت اور رعب و دبدبہ کے باعث نزدیک آنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی اس لئے دور سے ہی زیارت کی سعادت حاصل کر کے چلے جاتے۔ ایک دن آپ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ اور جمال تیلی اور ان کے بیٹوں کے ہمراہ عصر کے وقت مسجد میں تشریف لائے۔ عصر

کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نمازیوں سے مخاطب ہوئے مسجد میں اس وقت تقریباً دو ہزار افراد موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا پروردگار عالم کے نزدیک اس کے سب بندے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا خاص بندہ وہی ہے جو سچے دل سے اس کی عبادت و اطاعت کرے اور اس کے بھیجے ہوئے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی پابندی کرے۔

اس کے بعد حضرت الشیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ اور جمال تیلی اور ان کے سات بیٹوں نے بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے لوگو! یہ اقطاب ہند ہیں اور ان کو کلیر کی ولایت عطا کی گئی ہے۔ اس لئے سب لوگوں کو چاہیے کہ ان کے دست حق پر بیعت کر کے دینی و دنیاوی کامیابی حاصل کریں۔ ان کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر مامور فرمایا ہے اور پروردگار عالم کی طرف سے ان کو بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں کی باتیں سنیں مگر کوئی بھی بیعت کی غرض سے آگے نہ بڑھا۔ اگلے دن فجر کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر جامع مسجد کلیر شریف میں تشریف لے گئے اور نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین مسجد کو وعظ و ہدایت فرمائی۔ حاضرین میں سے کسی نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پر لبیک نہ کہا اور جواب دیا کہ ہمارا پیر قرآن حکیم ہے اور ہمارا امام قاضی تبرک ہے اس کی منشا کے بغیر ہم کس دلیل سے تم کو اپنا امام اور اپنا پیر مان لیں۔ قاضی تبرک کلیر شہر میں قاضی

کے عہدہ پر فائز تھا، غرور تکبر میں یکتا تھا اور اپنے سے افضل کسی کو نہ سمجھتا تھا تمام اہل شہر پر اس نے اپنا زعب جمار کھا تھا، ہر ادنیٰ و اعلیٰ اس کا فرمانبردار تا بعد ارتھا۔ شہر کا حاکم قیام الدین عرف ذموان بن داؤد بن خاکف اگرچہ خود مختار تھا مگر وہ بھی قاضی تبرک کا تابع دار تھا۔ ﴿

قاضی تبرک کی مخالفت:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا، فقیر اپنے پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے عطا کردہ خلافت نامہ کی بنا پر امام ہونے اور سلطان الاولیاء کا خطاب رکھتا ہے اس دلیل کے باعث طریقت کی ہدایت کرتا ہے۔ آپ کے اس اعلان کی شہرت کلیر شریف میں ہو گئی۔ رفتہ رفتہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہوتے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت قاضی تبرک کو بہت ناگوار گزری اور اس نے کھلم کھلا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت شروع کر دی جو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند اور مرید ہو گئے تھے ان کو بہکانا شروع کر دیا اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے مشرف ہونے کیلئے آتے تو ان کو اس مقصد سے باز رکھنے کیلئے روکتا اور ان پر دباؤ ڈالتا۔ قاضی تبرک کی مخالفت اور سخت رویے کی وجہ سے بہت سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے بغیر ہی واپس چلے جاتے جبکہ بعض لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قربت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ قاضی تبرک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی انتہا کر دی اس نے رئیس کلیر قیام الدین کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بدظن کر دیا اور کہا کہ کلیر میں ایک ایسا شخص

آیا ہے جو اپنی بزرگی و برتری کا دعویٰ دار ہے اور اپنے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی مرشد کامل کا بھیجا ہوا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ کلیر کی ولایت اس کے سپرد کی گئی ہے وہ جامع مسجد میں بھی اسی طرح کی باتیں اور وعظ و تلقین کرتا رہتا ہے جس سے نمازیوں کی نمازوں میں فتور پڑتا ہے اور لوگ اس کی باتوں کا اثر لیتے ہیں اگر فوری طور پر اس کا سدباب نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن ہمارے لئے نقصان کا باعث بن جائے اس لئے ضروری ہے کہ جلد اس کا تدارک کیا جائے۔

کلیر کے رئیس پر قاضی تبرک کی باتوں کا اثر ہوا اور اس نے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھا چنانچہ رئیس کلیر قیام الدین بذات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سننے کی غرض سے جامع مسجد میں آیا۔

گمشدہ بکری کا واقعہ:

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد میں تشریف لائے تھے۔ قاضی تبرک نے چونکہ پہلے ہی رئیس کلیر کے کان بھر رکھے تھے۔ اس لئے اس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان الاولیاء اور قطب الاقطاب ہیں اگر یہ درست ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ سچا ہے تو بتائیے کہ میری ایک بکری جو کہ تین ماہ سے غائب ہے اس کی رنگت سفید اور قد دراز تھا اور وہ بہت خوبصورت بکری تھی اس وقت کہاں ہے؟ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں صحیح بتا دیا تو ہم اہل کلیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی امامت، ولایت، قطبیت تسلیم کر لیں گے حضرت

مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ایک دم جلال میں آگئے اور فرمایا: زمواں کی بکری کھانے والے لوگو یہاں حاضر ہو جاؤ۔ یہ الفاظ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ادا ہوتے ہی فوری طور پر ستائیس آدمی گھبرائے ہوئے جامع مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے دریافت فرمایا تم نے زمواں کی بکری کھائی ہے ان لوگوں نے رئیس کے خوف سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ہم پر بہتان ہے ہمارا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بہت چاہا کہ ان کا پردہ فاش نہ ہو مگر وہ لوگ انکار ہی کرتے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ تنگ آگئے اور ان لوگوں نے بات نہ بتائی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رئیس شہر سے فرمایا تم اپنی بکری کا نام لے کر بلند آواز سے پکارو اور پھر قدرت کا نظارہ دیکھو۔ رئیس شہر نے بکری حرم نہ کہہ کر آواز دی۔ رئیس کا نام لے کر آواز دینا تھا کہ بحکم باری تعالیٰ فوراً ان ستائیس آدمیوں کے پیٹ میں سے جدا جدا آواز آئی کہ میرا اس قدر اتنا اتنا حصہ فلاں فلاں شخص کے پیٹ میں ہے اور انہوں نے نصف شب کو ذبح کیا تھا میرا گوشت بھون کر کھایا تھا اور میری ہڈیاں صدق کنویں میں ڈال دی تھیں۔

صبر و ضبط کی انتہا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر رئیس کلیر بہت متاثر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قطبیت کا اقرار کیا اور چاہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرے مگر قاضی تبرک نے مکاری سے کام لیتے ہوئے رئیس کے کان میں کہا کہ یہ شخص ساحر و جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ اس

کی باتوں میں نہ آئیں ورنہ آپ کی تمام سلطنت برباد ہو جائے گی۔ غرضیکہ قاضی تبرک نے اسی طرح مکرو فریب سے رئیس کو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بد عقیدہ کر دیا۔ رئیس اس کے ورغلانے میں آگیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا تمہارا معاملہ جادو کا معلوم ہوتا ہے تم قطب نہیں ہو۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا الحمد للہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت مبارکہ بھی اس عاجز سے ادا ہوئی کہ جادوگر خیال کیا گیا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرح خاموشی کے ساتھ اپنی قیام گاہ کی طرف چلے جانے کے باوجود قاضی تبرک کو یہ خوف لاحق تھا کہ اگر کسی طرح مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا سکھ جم گیا تو میں فوری طور پر اپنے منصب سے الگ کر دیا جاؤں گا۔ اس لئے اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں کوئی کمی نہ کی اور رات دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت پر کمر بستہ رہا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پراپیگنڈا کی انتہا کر دی مگر حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صبر و تحمل کی انتہا کر دی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی حالات کلیر سے آگاہی:

”سیر الاقطاب“ میں تحریر ہے کہ جب قاضی تبرک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت سے کسی بھی طرح باز نہ آیا اور اس کام میں رئیس کلیر کی مکمل حمایت اسے حاصل رہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس میں کلیر کے حالات کے بارے میں اس طرح لکھا کہ:

”حضور نے جس مقام پر بندہ کو مقرر فرمایا ہے وہاں نماز جمعہ کے لئے جگہ

نہیں پاتا اور کوئی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں اور حضرت پیر دستگیر کی اجازت کے بغیر تاب دم زدن نہیں۔ اس بارے میں جو حکم فرمایا جائے اس پر عمل کروں گا۔“

اس خط کے جواب میں حضرت قطب الکاملین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ولایت تم سے ہی متعلق ہے جس طرح تمہارا دل چاہے اسی طرح کرو اور جو مناسب سمجھو کرو اس کا تمہیں اختیار ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اجازت و حکم ملنے پر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پھر جامع مسجد کلیر شریف میں تشریف لے گئے۔ اس ضمن میں تذکرہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے خط کا جواب دینے کے ساتھ کلیر شریف کے رئیس اور قاضی تبرک دونوں کو بھی ایک خط تحریر فرمایا جس میں لکھا:

”اے کلیر کے رئیس اور قاضی! تم میرے صابر کو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ سمجھ کر اطاعت کرو کیونکہ اولی الامر وہی لوگ ہیں جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حاکم مقرر کیا گیا ہے بحکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں نے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اس ملک کا امام مقرر کیا ہے اور دربار رسالت سے اسے سلطان الاولیاء بنایا گیا ہے اگر تم اس سے انحراف کرو گے اور اس کی بیعت سے انکار کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے تم سب کے نام لوح محفوظ سے چاک ہو چکے ہیں لیکن اگر اب بھی تم اپنی بہتری و سلامتی چاہتے ہو تو علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی اطاعت کرو۔“

تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا رئیس کلیر اور قاضی تبرک کو اس خط کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف کے حالات کے بارے میں لکھ کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوب بھیجا تو اس مکتوب کو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا کہ وہ پیرومرشد کی خدمت میں پہنچائیں۔ آپ کا خط لے کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف سے پاکستن شریف آئے اور مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خط حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ خط پڑھ کر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب لکھا اور ساتھ ہی ایک جامع فتویٰ قاضی تبرک کے نام تحریر فرمایا۔ اس فتویٰ کو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اسے مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر جانا۔ چنانچہ جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ واپس کلیر شریف پہنچے تو پہلے سیدھے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ فتویٰ دکھانے کے بعد قاضی تبرک کے حوالے کر دیا گیا۔ اس بد بخت نے پڑھ کر چاک کر دیا اور اس کی پشت پر یہ لکھا کہ ہمارا پیر قرآن حکیم ہے اور امامت قدیم سے ہمارے حصہ میں چلی آتی ہے۔ ہمیں بیعت کی ضرورت نہیں ہے اور ہم آپ کے کہنے پر کیوں یہ یقین کریں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمارے لئے صادر ہوا ہے اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیں تو پھر ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ کو امام تسلیم کریں گے۔ ورنہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔

یہ چاک کردہ خط حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر اپنے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے خط کی تعظیم کی مگر جب اس کو چاک کیا ہوا دیکھا تو جلال میں آگئے اور فرمایا اے گستاخو! تم نے ہمارے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خط چاک کیا ہے، ہم تم سب کے ناموں کو لوح محفوظ سے چاک کئے دیتے ہیں۔ آج کی میری یہ بات یاد رکھو کہ تم لوگ کلیر کی سر زمین کے ساتھ بہت جلد سوختے ہو جاؤ گے اور اس طرح جلو گے کہ تاقیامت تم سب جلتے رہو گے۔ کہا جاتا ہے کہ قاضی تبرک نے آپ کے مرشد پاک کا خط چاک کر کے صفوت بن قہوان نام کے ایک شخص کے ذریعہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دن اس چاک کردہ خط کو اور اپنی طرف سے لکھا گیا مکتوب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صورتحال کی آگاہی کی غرض سے بھجوادیا اور پھر اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے رئیس کلیر اور قاضی تبرک کے نام خط تحریر کر کے روانہ کیا جس میں لکھا کہ:

”پروردگار عالم نے تجھے کلیر کی ریاست عطا فرمائی ہے اور مخدوم علاؤ الدین

علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو دو جہاں کی بادشاہی عطا ہوئی ہے تجھ پر لازم ہے کہ

فوری طور پر ان کی اطاعت کر۔ تم ان کے مرتبہ و مقام سے آگاہ نہیں ہو

کیا تم نہیں جانتے کہ ان کا باپ شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ جیسا بلند پایہ

بزرگ اور دادا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ جیسا ولی اللہ اور جد امجد قطب الاقطاب

غوث اعظم حضرت الشیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ ہے کس قدر شرم کی بات ہے کہ تم قرآن حکیم کو اپنا پیر کہتے ہو اور آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہو، میری یہ تحریر قاضی تبرک کو بھی مخاطب کرتی ہے اور ان کو بھی میں تاکید کرتا ہوں کہ اگر اس کے خلاف کرو گے تو پچھتاؤ گے اور قیامت تک گرفت سے نہ نکل سکو گے۔“

غرض یہ کہ اس طرح کا نامہ مبارک حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ لے کر رئیس کلیر کے پاس پہنچے تھے۔
کلیر میں زلزلے کے جھٹکے:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے نامہ مبارک کی رئیس کلیر اور قاضی تبرک نے کوئی پرواہ نہ کی اور بدستور حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت جاری رکھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ ”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کلیر شریف میں بہت سے علماء، فضلاء اور مشائخ بھی رہتے تھے کلیر کے رئیس اور شہر کے قاضی سرکش اور نافرمان ہو چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ہدایت حق کی تلقین کرنے کی بہت کوشش کی مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی کلیر کے لوگ بھی طرح طرح کی خرافات میں مبتلا ہو چکے تھے۔ جب یہ لوگ سرکشی اور نافرمانی میں حد سے بڑھ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت

کے جلالی پن میں شدت پیدا ہوگئی۔ یہ نماز فجر کے بعد کا وقت تھا کہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے ورد سیف اللہ حرزیمانی، حرز مرتضوی کو بہ ترکیب قیومی روحی تلاوت فرمایا اور آسمان کی طرف دم کیا پھر دوسرے دن بہ ترکیب غوثی معنوی تلاوت فرما کر زمین کی طرف دم کیا زمین میں اسی وقت ایک جنبش سی ہوئی لوگوں نے زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے۔ دن چڑھنے تک تین مرتبہ زلزلہ آیا۔ رئیس کلیر نے قاضی تبرک کو بلایا اور اس کا سبب دریافت کیا۔ قاضی کے پاس کوئی جواب نہ تھا اس لئے اس نے کہا کہ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا کہ صبح سے اب تک تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے کیوں محسوس ہو رہے ہیں۔

قاضی کا مایوسانہ جواب سن کر رئیس کلیر نے کہا کہ میرا خیال ہے یہ قہر الہی ہے جو حضرت اقطاب ہند رحمۃ اللہ علیہ کی ناراضی کے باعث ہم پر نازل ہونے والا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم جا کے ان سے معافی مانگیں اور ان کی بیعت کر لیں۔ قاضی تبرک نے یکدم حواس باختہ ہو کر جواب دیا کہ آپ تو خواہ مخواہ معمولی سی باتوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ سب جادوئی عمل ہے اور جادو باطل ہوتا ہے اگر آپ اس کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو میں ایک ساحرہ کو اس طرح عمل کے لئے آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔ رئیس کلیر نے فوری طور پر اس کو بلانے کا حکم دیا چنانچہ ساحرہ کو حاضر کیا گیا۔ رئیس کلیر نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ صبح سے اب تک تین مرتبہ زلزلہ آچکا ہے؟ ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ چوتھی بار بھی زلزلہ آ گیا۔ ساحرہ نے کہا یہ تو سحر کا

ایک معمولی سا مظاہرہ ہے اگر آپ حکم دیں تو میں بھی زمین کو اس طرح جھٹکے دے سکتی ہوں۔ رئیس کلیر نے اس ساحرہ کا امتحان لینے کی غرض سے حکم دیا کہ وہ اپنے سحر کا مظاہرہ کرے۔ اس پر اس نے گیارہ مرتبہ اپنے سحر کا مظاہرہ کیا وہاں پر موجود لوگوں اور رئیس کلیر کو گیارہ بار زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے حالانکہ حقیقت میں یہ زلزلے نہ تھے۔ بلکہ اس ساحرہ نے اپنے سحر سے کام لے کر ان لوگوں کے دلوں پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کروائے جس سے ان کو زمین کا زلزلہ محسوس ہوا اور ان لوگوں نے سمجھا کہ پہلے آنے والے زلزلے بھی سحر کے مظاہرے ہیں۔ اس دن اذان جمعہ تک سات مرتبہ زلزلے کے جھٹکے آئے۔

کلیر کی مسجد کا رکوع و سجود:

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے لوگوں نے جامع مسجد کلیر شریف کا رخ کیا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ مصلہ امامت پر تشریف فرماتے تھے۔ نمازیوں کی آمد شروع ہو چکی تھی تھوڑی ہی دیر بعد کلیر رئیس اور قاضی تبرک بھی آگئے۔ مسجد میں ہزاروں آدمی موجود تھے۔ قاضی تبرک نے اپنے مصلہ امامت کے پاس پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو راہ راست پر آنے کی تلقین فرمائی مگر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جادوگر کے خطاب سے پکارا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کا صاف

طور پر انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ ہرگز تمہیں اپنا امام نہیں بنائیں گے۔ قاضی تبرک کے باواز بلند انکار کو وہاں پر موجود نمازیوں نے بھی سنا اور کسی نے آگے بڑھ کر مداخلت نہ کی ہر ایک نے خاموشی اختیار کی اور اس معاملہ میں بالکل دخل نہ دیا۔ یہ دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلہ امامت سے اٹھے اور پہلی صف میں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی صف سے اٹھا دیا کہ یہ ہماری جگہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھے اور پچھلی صفوں سے ہوتے ہوئے لوگوں کے اٹھانے بیرونی دروازہ کے قریب آخری صف میں پہنچ گئے لیکن وہاں پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑا نہ ہونے دیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں بھی کھڑے ہوئے لوگ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہماری جگہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں سے ہٹا دیتے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بیڑھیوں تک آگئے جب بیڑھیوں پر بھی جگہ نہ ملی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد سے باہر نکلتے دیکھ کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی باہر آگئے جبکہ حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بیڑھیوں پر جگہ مل گئی۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں جلال کی کیفیت کا شدت سے غلبہ ہو چکا تھا ”سیر الاقطاب“ اور نور العارفین“ میں تحریر ہے کہ جب لوگ رکوع میں گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کو حکم دیا کہ وہ بھی رکوع کرے اور سجدہ میں جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ایسا ہی ہوا مسجد کے سجدہ کرتے ہی تمام لوگ اس کے بلے تلے دب گئے۔ شہر میں زبردست زلزلہ آ گیا۔ جو لوگ مسجد کے باہر تھے انہوں نے جب تمام لوگوں کو مسجد کے بلے تلے دبے موت کی

وادی میں جاتے ہوئے دیکھا تو وہ شہر کی طرف بھاگے اور لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دی۔
 حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پر جلال کا غلبہ طاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی جلالی کیفیت
 میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے قیام گاہ کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم جمع تھا جو
 آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی کا خواستگار تھا۔ چونکہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی
 کیفیت جذب و جلال کے غلبہ کو محسوس کر رہے تھے۔ اس لئے کسی بھی شخص کو
 آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جانے نہیں دے رہے تھے اور یہ کہہ کر ان کو واپس کر دیتے
 تھے کہ اب وقت گزر چکا ہے حضرت اس وقت بہت جلال میں ہیں جب شہر کے
 لوگوں کی آمد میں اضافہ ہوتا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھے اور کسی دوسرے مقام
 کی طرف چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف اور مسجد کی تباہی
 کے حالات لکھ کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
 کی خدمت میں بھیجے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا کہ جب تم واپس
 آؤ تو میرے عقب میں رہنا میرے سامنے ہرگز نہ آنا ورنہ جل کر خاکستر ہو جاؤ گے
 اور میں جو کچھ حکم دوں اس کی تعمیل کرنا ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات
 سن کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان شریف کی طرف روانگی اختیار فرمائی اور عشاء کی
 نماز کے وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔

کلیر شہر کی ویرانی:

کہا جاتا ہے کہ جس وقت کلیر شریف میں مسجد کے منہدم ہونے کا واقعہ پیش آیا

عین اس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ اقدس میں حضرت قطب الدین ابوالغیث بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنے کی غرض سے بہت سے بزرگ وہاں پر جمع تھے۔ ان اولیاء کرام نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا باباجی! جب سے ہم لوگوں کو جامع مسجد کلیر کے اُلٹ جانے کا القا ہوا ہے ہمارے قلوب پر ایک باطنی کیفیت طاری ہے اور کسی کا حال سن کر سکون نہیں ملتا۔ سوائے اس کے کہ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کیا جائے۔ ان کی بات سن کر حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ واقعہ میرے مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کے بلند مرتبہ کمال کا باعث ہے اور جب تک تم لوگ خود جا کر مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مزاج پرسی کر کے نہ آؤ گے اس وقت تک کسی بھی اہل باطن کو اس کی رستگاری حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو تمام حاضرین کے سامنے کلیر شریف کے حالات و واقعات کی تفصیل بیان کی۔ حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھائیس خلفاء بھی وہاں پر موجود تھے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز وہاں پر ادا فرمائی اور پھر وہاں سے روانگی اختیار کی پھر جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ واپس کلیر شریف پہنچے تو یہ تہجد کا وقت تھا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پاکستان شریف کے تمام حالات بیان کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب تم مجھ سے عالم امکان کی بات ہرگز نہ کرنا اگر کچھ کہنا ضروری ہو تو تو عالم و جوب کی بات کرنا۔ کافی دنوں تک آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت طاری رہی تہجد کے وقت

آپ رحمۃ اللہ علیہ مسماة گل زادی کے مکان پر تشریف لائے اور جس مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے وہ مقام پہلے دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پسند تھا۔ اس مقام پر کھڑے ہو گئے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پاس ہی لگے ہوئے گولر کے درخت کے قریب آئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پشت مبارک گولر کے درخت کے ساتھ لگا رکھی تھی اور بائیں ہاتھ سے درخت کی ایک شاخ پکڑ کر مٹھی بند کر لی پھر اپنی شہادت کی انگلی بلند کرتے ہوئے ہاتھ کو اپنے قلب کے سامنے لا کر آسمان کی طرف نگاہ کی۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سایہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔

کچھ دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ پر استغراقی حالت طاری رہی پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے درخت کی شاخ چھوٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی نیچے چھوڑ دیا۔ آسمان کی طرف بلند نگاہیں ہٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی حالت میں گولر کے درخت سے ذرا ہٹ کر جس جگہ پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جلالی نگاہوں سے ایک ہلکی سی نظر زمین کی طرف کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں سے سات قدم کے فاصلہ پر زمین سے آگ نکلی جو دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف پھیل گئی۔ اس آگ سے کلیں کی ہر چیز جلنا شروع ہو گئی۔ اس آگ کی زد سے صرف گولر کا درخت، ایک فاختہ جو اسی گولر کے اوپر گھونسلا بنائے ہوئی تھی۔ زمین کا وہ ٹکڑا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا اور حضرت امام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

مبارک جو کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے کلیر کی فتح کے ہنگامے میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے تھے۔ یہ مذکورہ بالا چار چیزیں محفوظ رہیں۔ کلیر کی تباہی کے بعد پورے شہر میں ویرانی پھیل گئی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جامع مسجد کلیر کے انہدام کے بعد شہر میں کوئی بیماری پھیل گئی جس سے وہ ویران اور تباہ و برباد ہو گیا۔

دور جلال:

روایات میں آتا ہے حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف کی تباہی کے بعد نہایت یکسوئی اور محویت کے ساتھ عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ ”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد افغانستان کے شہر کابل کے علاقہ سے اکیس علماء و فضلاء، حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعت کرنے کی استدعا کی۔ حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب سے فرمایا کہ تمہارے لئے اس فقیر کے پاس کچھ نہیں ہے تم حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کلیر شریف چلے جاؤ تم میں سے جس کا حصہ ہو گا وہ عطا کریں گے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق یہ سب علماء کرام کلیر شریف پہنچے اور وہاں پر چند یوم قیام کیا لیکن ان کا مقصد پورا نہ ہوا۔ کیونکہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں بے حد جلال پیدا ہو گیا تھا اور اسی جلال کی

وجہ سے کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب نہیں آتا تھا اس لئے حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سوا باقی تمام علماء کرام یکے بعد دیگرے واپس کابل چلے گئے پروردگار عالم نے حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمایا اور ان کو استقامت کی دولت نصیب فرمائی۔ وہ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ٹھہرے رہے، پھر جب حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ جذب و سکر کی حالت سے نکل کر حالت صحو میں آئے تو ارشاد فرمایا، اے شمس الدین! تو ہمارا فرزند ہے، ہم نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی ہے کہ ہمارا یہ سلسلہ تیرے ذریعہ سے تاقیامت جاری و ساری قائم و دائم رہے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور! کچھ تناول فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت استغراق میں تھے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب سن کر حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، بے شک یہ درست ہے مگر کیا بندے کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ مالک کی نقل کرے، اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو واقعی بندہ بندہ اور اللہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے آزاد ہے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند دانے گولر کے تناول فرمائے۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی استغراقی کیفیت کے عالم میں حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور کوئی مرید خاص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

میں حاضر رہنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا شمس الدین! آج سے تم چھ سال کے لئے جس کبیر یعنی چھ سال تک خلوت گزریں اور چلہ کشی اختیار کرو۔ اس چھ برس کی طویل مدت کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو اور چنے کی دوروٹیاں اور پانی کا ایک لوٹا کھانے پینے کیلئے دیا اور فرمایا شمس الدین! جب بھوک پیاس لگے تو ان سے دور کر لینا۔ جب حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ چھ برس کی چلہ کشی کے بعد جس کبیر سے باہر آئے تو آدمی روٹی اور آدھا لوٹا پانی باقی تھا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا شمس الدین! ہم نے تم کو ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا۔

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پورے چھ برس تک جس کبیر میں مقید رہنے کے بعد حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا جاؤ اور شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لاؤ۔ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ گئے اور حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو عالم محویت میں پایا اور سات مرتبہ ان کو آواز دی۔ آواز آئسٹ بر بکم کی آواز ہے۔ میں جواب میں قالوا بلی کہنے لگا۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے سات مرتبہ مجھے آواز دی۔ اس وقت میں سمجھا کہ اب حکم فاسجدوا کا ہے میں سجدہ کرنے لگا۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی، اس وقت میں سمجھا کہ یہ آواز ٹکن کی ہے۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو سات مرتبہ آواز دی تو تب میں سمجھا کہ یہ آواز وجوب ہے۔

اس کے بعد حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ اب میں عالم ارواح سے بَرَزَخِ صُغْرٰی میں آیا ہوں۔ پھر حضرت علم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی تو میں یہ سمجھا کہ عدم سے وجود میں ابھی آیا ہوں۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی تو اس وقت میں سمجھا کہ کوئی کسی کو پکارتا ہے پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو سات مرتبہ آواز دی تو میں سمجھا کہ کوئی شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ یہاں ہے جسے کوئی پکارتا ہے۔ پھر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات بار آواز دی تو میں نے آنکھیں کھولیں اور دیکھا پھر پوچھا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو پکارتا ہے اور تیرا کیا مقصد ہے؟ یہ سن کر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ متحیر ہوئے اور حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے اور تمام حالات کے بارے میں عرض کیا اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جا کر شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے کہو کہ:

”صابر کے شمس ارضی کو بحکم صابر بلاتا ہے“

چنانچہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ گئے اور ان الفاظ کے ساتھ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آواز سنی تو فوراً اسی وقت جس کبیر سے باہر تشریف لے آئے اور مخدوم پاک حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔
عالم جمال کا آغاز:

حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے قیام کے لئے ایک جھونپڑی تیار کر رکھی تھی اور اس مقام پر لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا

تھا۔ کلیر شریف اور کلیر شریف کے ارد گرد کے علاقوں اور مضافات سے عقیدت مندوں کی آمد جاری رہتی تھی اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس چلے جاتے کوئی بھی شخص رات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دہلی سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین بھی حاضر ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ جب کوئی دہلی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے ہی معلوم ہو جاتا تھا تو آپ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمادیتے کہ:

”دہلی والا آرہا ہے ہانڈی میں نمک ڈال دینا“۔

ہانڈی میں گولر کھانے کے لئے اُبالے جاتے تھے اور اس سے آنے والوں کی بعض مرتبہ تواضع کی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا حسن نامی قوال کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہاں سے کچھ انعام ملے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ اس کو کھانے کیلئے گولر دے دو۔ قوال نے گولر لے لئے لیکن دل ہی دل میں اس انعام پر کڑھتا رہا کہ یہ کیا ملا میں تو یہاں پر اس لئے حاضر ہوا تھا کہ میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا قوال ہوں اور حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ ہیں اس لئے کافی انعام لوں

گا۔ لیکن یہاں سے تو کچھ بھی نہیں ملاتا ہم پاکستان شریف پہنچ کر حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ گولر دکھا دوں گا اور اس انعام کا ذکر کروں گا۔

اس کے بعد جب حسن قوال کلیر شریف سے واپس پاکستان شریف پہنچا تو اپنے سفر کی ساری روئیداد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حضور بیان کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جب میں نے اپنے فریدی قوال ہونے کا ذکر کیا تو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”میرے شیخ اچھے ہیں“ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ سنے تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج سے میں شیخ ہوا ہوں۔ پاس بیٹھے ہوئے خدام نے عرض کی، حضور! کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس سے پہلے شیخ نہ تھے؟ ارشاد فرمایا آج سے پہلے شیخ کہنے والے علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نہ تھے۔ آج یہ الفاظ حضور مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زبان اطہر سے نکلے ہیں۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے وہ گولر حاضرین میں تقسیم فرمادیئے۔ جس جس نے بھی وہ گولر کھائے اس کی باطنی کیفیت میں تبدیلی آگئی اور اس کا باطن نور سے منور ہو گیا۔

خواجہ شمس ترک رحمۃ اللہ علیہ کو وصیت:

قطب ربانی، قطب الاقطاب، علم میں کامل، زہد و ورع میں مکمل، یادِ الہی میں مستغرق، ظاہری و باطنی فضائل سے آراستہ، سرمایہ صدق، طالبِ عقبی، شیخِ کامل حضرت الشیخ سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن حضرت خواجہ شمس

الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ہم نے تجھے مفت اقلیم کا شاہ ولایت مقرر کیا ہے۔ فی الحال تم پانی پت جانے کے بجائے پہلے چتور گڑھ چلے جاؤ اور سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔ سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ اسلام ہے اور ایک عرصہ سے قلعہ چتور گڑھ کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ مگر اسے فتح حاصل نہیں ہوتی۔ تمہارا جانا وہاں پر ضروری ہے اس لئے کہ جب تک تم دُعا نہ کرو گے اُسے فتح حاصل نہ ہوگی۔ تمہارے جانے کے بعد اس دنیا فانی سے میرا بھی کوچ ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک کب ہو اور پھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آخری خدمت سے محروم رہ جاؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جس دن قلعہ فتح ہوگا اسی دن میرا وصال ہوگا یعنی جس دن تم سے کوئی کرامت سرزد ہوگی اسی دن میرا وصال ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا کہ قلعہ فتح ہونے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تیرے لشکر میں موجودگی کی نشاندہی اور اطلاع ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کو کرے گا اور سلطان تیرے پاس آ کر تم سے دُعا کرنے کی درخواست کرے گا تو تم اس کے حق میں دُعا کرنا، بفضل باری تعالیٰ تمہاری دُعا قبول ہوگی اور قلعہ فتح ہو جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تم میری جہینرو تکفین و تدفین میں شامل ہو گے۔

اپنے پیرومرشد کا حکم ملتے ہی حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف سے روانہ ہوئے اور سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں جا کر بھرتی ہو گئے۔ ان

دنوں سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ چتوڑ کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا تھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نہایت دیانت و امانت کے ساتھ اپنا فریضہ انجام دیتے رات کے وقت اپنے خیمہ میں رہ کر عبادتِ الہی میں مشغول رہتے۔ سلطان خلجی نے کافی عرصہ سے محاصرہ کر رکھا تھا مگر اسے قلعہ فتح کرنے میں ناکامی کا سامنا تھا چونکہ شاہی فوج نے کافی عرصہ سے میدان جنگ میں اپنے خیمہ لگا رکھے تھے طویل محاصرے اور بارش کی کثرت کی وجہ سے خیموں کے رے گل کر کمزور ہو چکے تھے اور کافی تعداد میں ناکارہ ہو گئے تھے۔ اس بات کی اطلاع سلطان علاؤ الدین خلجی کو دی گئی تو سلطان نے فوری طور پر سوت اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ شاہی حکم کی تعمیل میں شاہی کارندے ایک گاؤں میں پہنچے اور لوگوں سے کہا کہ سلطان کا حکم ہے فوری طور پر اس قدر سوت فراہم کیا جائے۔ بظاہر اتنی جلدی اس قدر سوت کی فراہمی بہت مشکل اور ناممکن تھی اس لئے گاؤں کے لوگ پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ اس گاؤں میں ایک بزرگ رہتے تھے وہ مستجاب الدعوات اور صاحب کرامات ولی اللہ تھے۔ ان کو شاہی کارندوں کی آمد اور گاؤں والوں کی پریشانی کا علم ہو گیا چنانچہ وہ گاؤں والوں کے پاس آئے اور ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر کرنے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کا انتظام کر دوں گا۔ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شاہی کارندے کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے گھر لے کر آئے گھر سے ایک ہنڈیا لے کر اس میں ایک سوت کی ٹنگی ڈال دی پھر ہنڈیا کے منہ پر کپڑا باندھ کر ایک سوراخ سے ٹنگی کے سوت کا سرا باہر نکالا، کچھ پڑھ کر دم کیا اور دعا مانگی۔ اس ہنڈیا کو لے کر شاہی کارندے کے پاس آئے اور اس سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سوت کا سرا کھینچ کر جس

قدر چاہور سے بنا لو ان شاء اللہ سوت میں کمی واقع نہ ہوگی۔

شاہی کارندے بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر بہت خوش ہوئے اور ہنڈیا لے کر خوشی خوشی شاہی لشکر کی قیام گاہ میں پہنچے اور سوت کھینچنا شروع کیا وہ سوت کھینچتے جاتے تھے اور رے بناتے جاتے اس طرح بہت جلد ڈھیروں کے حساب سے رے تیار ہو گئے۔ بے شمار لشکر اس منظر کو دیکھنے کے لئے وہاں پر جمع ہو گئے تھے اور حیران ہوتے تھے۔ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کی خبر سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ہو گئی چنانچہ وہ بذات خود اس جگہ پر آیا جہاں ہنڈیا سے سوت نکالا جا رہا تھا اپنی آنکھوں سے سارا مشاہدہ کرنے کے بعد ان شاہی کارندوں کو ساتھ لے کر پایادہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت سے مشرف ہوا، قدم بوسی کرنے کے بعد عرض کیا حضور! بہت زبردست مہم آن پڑی ہے کامیابی نہیں ہو رہی میری فتح کے لئے دُعا فرمائیے۔ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا جو کام میرے ذمے تھا وہ میں نے بفضل باری تعالیٰ پورا کر دیا ہے جس مقصد کے لئے تم میرے پاس آئے ہو اس کے لئے خود تمہارے لشکر میں ایک خدا رسیدہ بزرگ موجود ہے اگر وہ دعا کرے گا تو تمہاری فتح یقینی ہے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لشکر میں بزرگ کی موجودگی سے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس حقیقت شناس مرد بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس بزرگ کی علامت یہ ہے کہ ایک روز رات کے وقت تیز ہوا چلے گی بارش اور آندھی کے باعث تمام خیمے گر جائیں گے تمام لشکر والوں کے چراغ گل ہو جائیں گے لیکن اس بزرگ کا

خیمہ قائم رہے گا اور اس کا چراغ بھی روشن رہے گا اور وہ تلاوت کلام اللہ میں مشغول ہو گا اگر اس وقت تم آندھی اور بارش میں تھوڑی سی تکلیف کر کے اس بزرگ کے پاس جا کر ان سے دُعا کی درخواست کرو تو وہ ضرور دُعا کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں فتح حاصل ہوگی۔

سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔ آخر کار وہ شب آہی گئی بارش کے ساتھ سخت آندھی چلی خیمے گر گئے جس سے تمام لشکر والوں کے چراغ گل ہو گئے۔ سلطان فوری طور پر اپنی لشکر گاہ میں ہر طرف پھرنے لگا اسے دور سے ایک خیمہ میں چراغ جلتا ہوا دکھائی دیا وہ فوراً اس خیمے میں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ تلاوت قرآن مجید میں نہایت استغراق کے ساتھ مصروف ہیں۔ سلطان دست بستہ ایک کونے میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب تلاوت کلام پاک سے فراغت پائی تو سلطان کی طرف دیکھا۔ سلطان نے سلام کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اور اس وقت آنے کی وجہ پوچھی۔ سلطان نے معذرت کی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدر منزلت نہ کر سکا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے معاف فرمادیں۔ اس کے بعد دعا کی درخواست کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں یہاں سے تین کوس پر جا کر دُعا کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ قلعہ فتح ہو جائے گا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تین کوس پر جا کر دُعا کی ادھر سلطان خلجی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق قلعہ پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں قلعہ فتح ہو گیا۔

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک:

جس وقت سلطانی لشکر فتح مندی کے ساتھ قلعہ میں داخل ہو رہا تھا عین اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی بات یاد آئی اور سمجھ لیا کہ آج حضرت مخدوم پاک علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے چنانچہ فوری طور پر کلیر شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ کلیر شریف میں پہنچ کر مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے غسل و کفن سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ بالکل تیار ہو گیا تو دیکھا کہ ہزاروں لوگ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے موجود ہیں۔ نماز جنازہ پڑھانے کی کوئی جسارت نہ کرتا تھا کیونکہ نماز جنازہ اس شخص کو پڑھانا تھی جو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ بلند و مرتبہ رکھتا ہو۔ اسی شش و پنج میں تھے اور تھوڑی دیر انتظار کے بعد مصلے پر کھڑے ہونا ہی چاہتے تھے کہ حاضرین نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش گھوڑے پر سوار چلا آ رہا ہے قریب آ کر اس نے گھوڑا باندھا اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مصلے پر کھڑا ہو گیا۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جب وہ نقاب پوش واپس جانے کے لئے گھوڑا کھولنے لگا تو اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بات یاد آگئی کہ انہوں نے ایک دن اپنے پیر و مرشد حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تھا کہ حضور! مقام فنا اور مقام بقا کیا ہے؟ تو حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ فنا و بقا کار از کسی وقت ظاہر کر دیا جائے گا۔

آج وہ سوال اچانک اتنی مدت کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں دوبارہ اُبھر آیا تھا پھر ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جس بزرگ نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھائی ہے ان سے ملاقات تو کرنی چاہیے کہ وہ کون ہیں تاکہ پتہ چلے سکے کہ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ کس شخصیت نے پڑھائی ہے۔ اس اثناء میں وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہو کر جانے ہی والے تھے کہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ دوڑتے ہوئے ان کے قریب پہنچے اور عرض کیا اے اللہ کے بندے! آپ رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام کیا ہے؟ یہ سن کر نقاب پوش نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا اور فرمایا فقیر کے جنازے کی نماز فقیر ہی نے پڑھائی ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیکھا تو نہایت حیران ہوئے۔ مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا شمس الدین! حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ مقام فنا ہے اور یہ مقام بقا ہے یہ سنتے ہی حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور بے ہوش ہو گئے۔ اس اثناء میں وہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ایک طرف روانہ ہو کر سب کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۳ ربیع الاول 690 ہجری بمطابق 23 مارچ 1291 عیسوی میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک کلیر شریف ضلع سہارنپور میں نہر گنگ کے کنارے پر واقع ہے۔

صاحب تذکرہ:

جلیل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تذکرہ اولیاء ہند میں روایت ہے کہ حضرت کا وصال ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ میں عین حالت سماع میں بعہد جلال الدین خلجی ہوا۔ اقتباس الانوار میں ایک روایت کے مطابق ۶۶۳ ہجری ہے سیر الاقطاب کے مطابق روایت ثانی سے جو اس نے اختیار کی ہے ”جان گنج شکر بود“ کے اعداد سے ۶۵۹ ہجری برآمد ہوتا ہے۔ خزینۃ الاصفیاء میں معارج الولاہیت کے حوالے سے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری درج ہے اور حدیقۃ الاولیاء میں ۶۰۹ ہجری بحالت سماع اور بوقت وفات حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی تحریر کی ہے۔ مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین میں آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری بروز پنجشنبہ بعہد سلطان جلال الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ درج ہے مصنف کلیر کا چاند کتاب بستان کے حوالہ سے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری بتاتا ہے قریب قریب تمام ان محققین کی رائے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی تاریخ ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری ہے۔

مزار اقدس:

حضرت مخدوم پاک علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ زبردست جلالی طبیعت کے مالک تھے تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ بعد از وصال بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کے باعث تقریباً دو سو برس سے زائد عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

کے جلال کی شدت کی وجہ سے کوئی بھی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جانے کی ہمت و جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں ہی انتہائی پر جلال طبیعت رکھتے تھے مگر بعد از وصال اس جلالی کیفیت میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کے ارد گرد دور دور تک کوئی آبادی قائم نہ ہو سکی تھی۔ جس کی بناء پر رفتہ رفتہ عقیدت مندوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قبر مبارک کی دور سے بھی زیارت کرنا چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے آثار معدوم ہو گئے اور پھر ایک وقت آیا کہ لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کس مقام پر واقع ہے۔ اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

رونق افروزی:

آخر دو صدیاں گزرنے کے بعد سلسلہ صابریہ کے ایک بزرگ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایک اشارہ ہوا جو یقیناً حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت تھی۔ جس کی مختصر تفصیل ”مسائل السالکین فی تذکرۃ الواصلین“ کے حوالے سے اس طرح ہے کہ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ رودلی میں اپنے دادا پیر حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر جھاڑو دیا کرتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز کے بعد حسب معمول جھاڑو دے رہے تھے کہ ان کے قریب سے ایک بزرگ گزرے اور چلتے چلتے فرمایا عبدالقدوس! ہمارے مزار پر بھی جھاڑو دے دیا کرو۔ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے ہاں تو کر لی مگر ان بزرگ کے رعب و جلال کے باعث یہ نہ پوچھ سکے کہ آپ کون

ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک کہاں واقع ہے؟۔

وہ بزرگ اپنی بات فرما کر ان کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے اور پھر یہ فکر مند ہو گئے کہ وہ بزرگ کون تھے اور ان کا مزار کہاں ہے؟ ہر وقت اس بارے میں فکر مند رہتے تھے۔ آخر ایک دن انہوں نے جب حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی تو مزار انور سے حق حق کی آواز سنی جسے سن کر ان پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ مزار اقدس کے قریب ہی تشریف فرما ہو گئے اور مراقبہ شروع کر دیا۔ مراقبہ کی حالت میں اپنے دادا مرشد حضرت خواجہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی روح پاک کی وساطت سے حضرت مخدوم پاک علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی اور تمام صورتحال سے آگاہی حاصل کی پھر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی جلالت کم کرنے کی التجا کی تو حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی التجا کو شرف قبولیت بخشا اپنے مزار مبارک کی نشاندہی کی اور عقیدت مندوں کو مزار مبارک پر حاضری کی عام اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کے ساتھ کلیر شریف کے لئے روانہ ہوئے ”حقیقت گزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف میں پہنچ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی نشان کو واضح کرتے ہوئے جنگل سے درخت کاٹ کر مزار مبارک کی حد بندی کی اور درختوں کے ستون بنا کر زمین میں گاڑھے۔ قبر مبارک کے ارد گرد درختوں کے پتے اور شاخیں

ترتیب کے ساتھ بچھا دیں اور رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا چند یوم تک وہاں پر قیام فرمایا اس کے بعد واپس گنگوہ شریف روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل مزار مبارک پر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا۔ ان کی آمد سے بہت سے عقیدت مند بھی وہاں پر جمع ہو گئے تھے۔ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے شیرینی پکا کر حاضرین میں تقسیم فرمائی اور دعا فاتحہ کے بعد رخصت ہوئے۔

اگرچہ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے بعد عقیدت مندوں نے مزار مبارک پر زیارت کے لئے جانا شروع کر دیا تھا مگر اس کے باوجود لوگوں کی آمد و رفت کچھ زیادہ نہ تھی اکثر کئی دنوں تک کسی کی حاضری نہ ہوتی تھی اور پھر مزار مبارک کے ارد گرد دور دور تک کوئی آبادی نہیں تھی جس کے باعث ایک سناٹا چھایا رہتا تھا۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی بعد از وصال ایک کرامت کے بارے میں ”مکتوبات فردوس الوجود“ اور ”اقتباس الانوار“ میں تحریر ہے کہ ایک ہندو سادھو کہیں سے پھرتا پھراتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے پاس آیا تو اس کے دل پر ایک طرح کی ہیبت طاری ہو گئی اسے یہ جگہ بڑی پُر ہیبت دکھائی دی یہاں پر کافی تعداد میں پرندے جمع تھے۔ اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ضرور یہ کوئی خاص مقام ہے ممکن ہے کہ زمانہ قدیم میں یہ ہماری عبادت گاہ ہو۔ پھر اسے یہ خیال آیا کہ اگر یہ کسی مسلمان کی قبر ہوئی تو میں اسے زمین کے برابر کر دوں گا پھر اس نے سوچا کہ کہیں اس جگہ پر کوئی خزانہ دبا ہوا ہو اس لئے اس جگہ کو کھود کر دیکھنا چاہیے۔ یہ سب باتیں سوچ کر وہ ہندو سادھو آگے بڑھا اور قبر مبارک

کے نزدیک آیا۔ کسی آہنی اوزار سے قبر میں ایک سوراخ کیا اور اس سوراخ کے اندر اپنا چہرہ داخل کر کے یہ دیکھنا چاہا کہ اس میں کیا ہے۔ اس کی گردن وہیں پر پھنس کر رہ گئی اس نے بہت زور لگایا کہ کسی طرح اپنی گردن اس سوراخ سے باہر نکالے مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی حالت میں وہ خوف سے مر گیا۔ رات کے وقت دور کی ایک بستی میں رہنے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند کو خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ فوری طور پر میری قبر مبارک پر پہنچو اور ایک کتے کو جو میری قبر مبارک کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے اس جگہ سے دور کر دو۔

اس خواب کو دیکھنے کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق صبح سویرے ہی آپ کی قبر مبارک پر پہنچا تو دیکھا کہ ہندو سادھو جس کی گردن قبر کے اندر پھنسی ہوئی ہے مردہ حالت میں پڑا ہے اس سادھو کو بے ادبی کی سزا مل گئی تھی۔ اس شخص نے اس کی نعش کو وہاں سے ہٹایا جب اس کی گردن کو قبر مبارک سے باہر نکالا تو اس ہندو سادھو کی شکل کتے کی مانند ہو چکی تھی۔ اس کی نعش کو دور لے جا کر پھینک دیا گیا۔



بشیرۃ النبی الخیر الخیر

اگر خواہی غم غربت طلب کن از درِ دلہا

بکوئی دلبرے جان وہ کہ گردی شمع محفلہا

ترجمہ: اے پیارے اگر تو پردیس کے غم کا خواہش مند ہے تو ان کے در سے مانگ

﴿پیارے مہربان دوست سے﴾ تجھے چاہیے کہ تو کسی محبوب کی گل میں اپنی

جان دے دے تاکہ تو محفلوں کی شمع بن جائے۔

بمکتب خانہ رنداں بیا بکدم اگر خواہی

کتاب سرِ دل برخوان کہ گرد و حلّ مشکلا

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ دل کے بھید پڑھے تو رندوں کے مکتب میں چل کر آ۔ اس

سے تو یقیناً تیری مشکلات کا حل نکل آئے گا۔ تیری مشکلات کا حل رند لوگوں

کے مدرسہ میں دل کے بھید بتانے والی کتاب میں ہیں۔

نہنگ آسابہ بحر عشق شو غرق از سر سودا

کہ بیخواہش بیابی ہر طرف راہی بساحلہا

ترجمہ: اپنے سر کے سودا سے تو عشق کے سمندر میں مگر مجھ کی مثل غرق ہو جا۔ جب تو ایسا

کرے گا تو تجھے بغیر خواہش کے بھی ساحل پر آنے کیلئے ہر طرف سے راہیں ملیں گی۔

ازاں روزیکہ آمد از خدا حکم فلاتنہر

نرفتنہ از درم محروم ہرگز دستِ سائلہا

ترجمہ: جس دن سے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آیا ہے کہ مت جھڑک۔ تو اُس دن سے

میرے در سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہیں گیا ہے۔ ﴿میرے در سے جس نے

آکر جو مانگا اُسے عطا کر دیا ہے﴾

بیفگن بر رخِ زیبانقابِ اے شاہدِ قدسی

کہ میسور زد ز تابِ طلعتِ تو جانہا دولہا

ترجمہ: اے آسمانوں کے پیارے تو اپنے حسین چہرہ پر پردہ ڈال لے۔ کیونکہ

تیرے چہرے کے جمال کی آب و تاب سے بناؤ سنگھار کئے ہوئی جانیں

اور دل بھی جل جاتے ہیں۔

بشیدائی ببزمِ پاکبازانِ خدا جویاں

برقصم از سر مستی بہ آوازِ جلا جلا

ترجمہ: اللہ کے متلاشی پاک باز بندوں کا شیدائی ہو جا۔ کیونکہ میں تو اُس کی اَحَد اَحَد

آواز کی مستی پر خود رقص کرنے لگتا ہوں۔ ﴿خدا کو پکارنے والوں کی آواز پر

میں بذاتِ خود وجد و رقص کے حال میں ہو جاتا ہوں﴾۔

زہجرت شد جہاں در باز ز آبِ گریہ صابر

ز چشمِ ناخدا رفتہ ہمہ آثارِ منزلہا

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کے رونے سے آنکھوں کے پانی سے ایک جہاں کا درگھل گیا اور وہ

دور ہو گیا اس سیلاب میں ملاح کی آنکھوں سے منزلوں کے تمام آثار دور ہو چلے ہیں۔

دادند مرا روز ازل گوہر غم را

درام بکفِ دل علم درد و الم را

ترجمہ: مجھے تو روزِ اول سے ہی انہوں نے غم کا موتی بخش دیا۔ اب میرے دل کی

ہتھیلی پر علم کا درد اور غم و الم موجود ہیں۔ گویا مجھے روزِ اول سے ہی غم و الم

اور پہچان کا علم عطا ہیں ﴿

شد مسکن من عرش بریں تا بدم حشر

آنکہ کہ نہ ادم برہ دوست قدم را

ترجمہ: مجھے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حشر کے روز تک عرشِ بریں پر ٹھکانہ عطا ہو گیا

ہے۔ اسی لئے کہ میں نے تو اپنے محبوب کی راہ میں اپنا قدم رکھ لیا ہے۔

پیدا ست بمن سرّ دل ہر کس و ناکس

دادم بدل خویش عناں لوح و قلم را

ترجمہ: مجھ پر ہر کس و ناکس کے دل کا راز گھلا ہے۔ کیونکہ میں نے تو اپنے دل کی

باگ کو لوح و قلم کے مالک کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ ﴿ میں لوح و قلم کے

مالک کا غلام بن گیا ہوں ﴿

گر شرح نبودہ بخدا کس نرسیدہ

زین راہ تو ان یافت کمالاتِ قدم را

ترجمہ: اگر شرح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتی تو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات تک نہ پہنچ سکتا۔ اس

راہ سے تو کمالاتِ قدم حاصل کی جاسکتی ہیں ﴿جو کوئی شرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
کار بند ہو جائے اُس پر اللہ تعالیٰ تک رسائی کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔

تاخار صفت گر بنشینم زغنائش

برخاکِ ندامت فگنم مسند جم را

ترجمہ: میں تو اگر اُس کی رحمت و شفقت سے کانٹوں کی مثل ہو جاؤں تو بھی میں
جمشید بادشاہ کے تخت کو شرمندگی کی خاک پر پھینکتا ہوں ﴿مجھے تو اپنے آقا
کی رحمت کے کانٹے بھی جمشید بادشاہ کے تخت کی شان و آرائش سے زیادہ
عزیز اور قابلِ قبول و رحمت ہیں﴾۔

مفتاحِ درِ فیضِ آہی شوم آن دم

یک بار اگر بوسہ زخمِ سنگِ حرم را

ترجمہ: اگر میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حرمِ پاک کے پتھر کو ایک بوسہ دے لوں تو اسی
لمحہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فیض کے در کی چابی حاصل ہو جائے۔

برعرش بریں مست برقصم بصد آئین

یک بار اگر بوسہ زخمِ نقشِ قدم را

ترجمہ: اگر میں ایک بار بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کے نقش کو بوسہ دے
لوں تو میں سینکڑوں آئین و اصول سے عرش بریں پرستی سے رقص کروں۔

بنور شریعت بسرا پردہ وحدت

رد نیست مرد گم شدہ ارباب حکم را

ترجمہ: شرع کے نور میں پردہ وحدت پوشیدہ ہے تو اس میں گمشدہ آدمی حکم دینے

والے لوگوں سے رد نہیں کیا جاتا۔ جو وحدت الہی کے نور میں غرق ہیں۔ تو

ایسے لوگوں کو باختیار لوگ بھی ہرگز رد نہیں کرتے بلکہ ان پر ان احباب کی

قدر و منزلت ہوتی ہے۔

گر نیستی من شود از ہستی حق مست

بیرون کنم از کون و مکان نام عدم را

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی میں مست میری ہستی مٹ جائے تو میں عدم کا نام کون و

مکان سے نکال دوں۔

از درد توان رفت بسر منزل عرفان

صابر مدہ از دست خود ایس حزن و الم را

ترجمہ: عرفان کی منزل کو طے کیا جاسکتا ہے درد سے پس اے صابر رحمۃ اللہ علیہ

اپنے ہاتھ سے غم اور الم سے اس جان کو ضائع نہ کر۔



روئے بنما مرا رسول خدا

یا خدائے تو در خلائو ملا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنا دیدار بخش دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے جو خلا میں ہے اور آسمانوں میں وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی خلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ذات کا قرب ہے۔

چوں نکر دم زجان فدائے رہت

از ازل عشق تسست در دل ما

ترجمہ: میں اپنی جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قربان نہ کر دوں۔ اس لئے کہ ہمارے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق روزِ اوّل سے موجود ہے۔ یعنی بندوں سے اللہ تعالیٰ نے عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار روزِ اوّل سے ہی لے لیا تھا۔

آشکارا بچشم دل دیدم

جلوئہ ذات تسست در ہمہ جا

ترجمہ: میں نے تو ہر جگہ تیری ذات کا جلوہ پایا یعنی میرا دل تیری ذات کو ہر جگہ دیکھتا ہے کیونکہ تیری پاک ذات کا جلوہ مجھے ہر جگہ نظر آتا ہے۔

تو نگہدار از کمال کرم

یارب از لطف اندرین سودا

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے خاص کمالِ کرم سے مجھے دیکھ اور میرے حال پر خصوصی کرم فرما۔ کیونکہ میں تو ہر لحظہ تیرے خصوصی لطف و کرم کی امید و توقع رکھتا ہوں۔

سوئے تو از کمال شیدائی

میرود ہمچو باد بے سروپا

ترجمہ: اے اللہ! تیری ذات سے لو لگانے والے کمال درجہ سے تیرے شیدائی ہو

گئے ہیں وہ تیری طرف ایسے پلٹے ہیں جیسے ہوائے تیز و تند چلتی ہے۔

رحمت خاص حق توئی زان رد

دو جہاں ست بردر تو گدا

ترجمہ: اے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری ذات پاک عین رحمت خاص حق تعالیٰ

ہے۔ تیرے در کا گدا تو دونوں جہاں کو حاصل کرنے سے ہٹ جاتا ہے یعنی

وہ دونوں جہاں کو رد کر کے تیرے در کی گدائی کو ترجیحاً سعادت قرار دیتا ہے۔

نتوان کرد مرتا تشبیہ

ذات پاک و ہست بے ہمتا

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تیری ذات کو کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی

ہے۔ کیونکہ تیری ذات پاک ذات بے ہمتا ہے یعنی تیری ذات ایسی ہے کہ اس

کی مثل نہیں اور تیری ذات بلاشبہ بے مثل ہے۔

سر نہادم بخاک درگاہت

تاشوم محرم قضا و رضا

ترجمہ: اے میرے رب میں نے تیری ذات کے آگے اپنا سر خاک پر رکھ دیا ہے۔ اور

اللہ کرے کہ میں اللہ کی ذات کی قضا و رضا کے مسئلہ کو جان سکوں۔ ﴿اے میرے اللہ میں تیری قضا و رضا کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہوں مجھے محرم بنا﴾۔

درفتن ادم بکوه تراز پا

دست من گیرتا بروز جزا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی میں اپنے پاؤں سے گر گیا ہوں۔ میں تیرے حضور دعا کرتا ہوں۔ کہ میرا ہاتھ پکڑ لیں اور روز جزا تک میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رہے۔ آمین!!

ہمہ ناجی شدن دریک دم

گرنگاہت فتد بہر دوسرا

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لمحہ میں سبھی ناجی ہو گئے۔ اگر تیری پاک ذات سے نگاہ کسی اور طرف اٹھ جائے تو خراب حال ہو جائے۔

شکر ہا میکنم ازیں شادی

بہرور دم دم توہست دوا

ترجمہ: میں اس خوشی پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ تو تو ہر دم کرم نواز ہے۔ اور تو ہر مرض کی دوا و علاج ہے۔

میدہم میدہم ترا صابتر

ہرچہ خواہی بخواہ از در ما

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو مانگ ہم تجھے دیتے ہیں۔ پس تو جو چاہے مانگ لے ہمارے سے۔

برویت چوں نظر افتاد مارا

بدیدم در رخت نور خدارا

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب ہماری نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ

انور پر پڑی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن و منور چہرہ پر نورِ خدا کو دیکھ لیا۔

اگر گنج فنا آید بدستم

دھم از ذوق صد ملک بقارار

ترجمہ: اگر مجھے تیری ذات پاک میں فنا ہونے والا خزانہ مل جائے۔ تو میں اس خوشی

میں اس خوشی کا صدقہ ایک سو ملک بقا بھی قربان کر دوں۔

بیادر چشم من بن شین و بنگر

اگر خواہی کہ بینی مصطفیٰ

ترجمہ: اے دوست آ۔ میری آنکھ میں جگہ کر لے اور پھر دیکھ۔ اگر تو یہ خواہش رکھتا ہے

کہ رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو دیکھے تو آ جا۔ اور اس سعادت کو

ایسے پالے۔ جیسا میں نے کہا۔

اگر افتد بدستم درد عشقت

نخواہم تا دم محسر دوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر تیرے عشق کا درد میرے ہاتھ آ جائے۔ تو میں تا روزِ محشر

علاج کے لئے کوئی اور مطلب نہ کروں۔ یعنی تیرے عشق کے علاوہ کسی

چیز کی طلب نہیں رہے گی۔

اگر در دل خیال تو کند بار

ز شہر دل کنم بیروں ہوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر میرے دل پر تیرا خیال بوجھ ہو جائے تو اس خیال کو اپنے دل

کے شہر سے نکال پرے کر دوں یعنی میرے لئے تیرا خیال ہی سب کچھ ہے

اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں بھاتا۔

فنا شوہاں فنا شوہاں فنا شو

چو صابر باش عشق کبریا را

ترجمہ: پس تو اس کی یاد اور توجہ میں فنا ہو جا۔ ضرور فنا ہو جا۔ یقیناً فنا ہو جا۔

صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو جا۔ اللہ کے عشق میں غرقاب ہو جا۔

☆.....☆.....☆.....

بدہ ساقی شراب غم زمارا

کہ تابنیم جمال کبریا را

ترجمہ: ساقی ہمیں شراب غم کا گھونٹ پینے کو دے۔ کیونکہ اب ہم میں کبریا ذات

اقدس سے دور رہنے کی تاب نہیں رہی ہے یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کی دید

کیلئے بے تاب ہو کر رہ گئے ہیں۔

دردِ دیگر ندارم جز دردِ تو

تو بنواز از کرم ایس بینوارا

ترجمہ: اے میرے مہربان اللہ بھکاری ہوں تیرے درکا۔ میرے لئے تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں ہے اے کبریا ذات تو اپنے کرم سے مجھے نواز دے کیوں کہ میں مفلس و فادار ہوں۔

اگر جبریل آرد داروئے درد

نخواهد عاشقے دردت دوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر جبرائیل علیہ السلام بھی میرے لئے درد کی دوا لے آئے تو بھی تیرے در کا عاشق جو تیرے درد میں مبتلا ہے۔ وہ کبھی بھی اُس کی دوا طلب نہ کرے گا۔

اگر پرسند از توتادم حشر

مگوباہیچکس سر قضا را

ترجمہ: اگر تجھ سے فرشتے تادم حشر سوال کر کے پوچھتے رہیں تو پھر بھی ہرگز قضا و قدر کے بھید کا علم اُن پر نہ کھول۔ یعنی جو تیرے دل کا حال و قال ہے اُن کو اس کا راز نہ دے تاکہ وہ تیرے محرم راز نہ ہو جائیں۔

ز سر تا پا گنہگارم ازیس رہ

بکن عفو از کرم مر ایس گدارا

ترجمہ: اے میرے خالق میں تو سر سے پاؤں تک گناہوں میں لتھڑا ہوں کیونکہ

میری راہ عشق کی راہ ہے۔ پس تو مجھے اپنے کرم سے معاف فرما دے کیونکہ
میں تو تیرے در کا گدا گر ہوں۔

اگر لطفت شود ہادی کنم طے

بس و دایت رہ بے منتہارا

ترجمہ: اے میرے خالق و مالک اگر تیرے کرم میرے حال پر ہوں اور مجھے تیرا
کرم رہبر رہے تو یہ منزل طے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ تیرے عشق کی راہ طویل
ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

فدا شو برد چشم خویش از دفع

کہ خوش دیدہ جمالِ مصطفارا

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اپنی دونوں آنکھوں کی مہربانی پر قربان و فدا ہو جا۔ کیونکہ تو خوش
نصیب ہے جس کی آنکھوں نے جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار حاصل کر لیا ہے۔

پرس از اہل عرفان کس نگوید

چو صابر سر اسرارِ خدارا

ترجمہ: اے مہربان تو اہل عرفان سے اُن کے حال و قال کی پوچھ گچھ نہ کر۔ کیونکہ
صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اللہ تعالیٰ کے اسرار و بھید کوئی نہیں بتائے گا۔ کیونکہ
اُن کی ذات نے اللہ کے بھید کو پایا ہے۔ جو کوئی بھید پائے اور شاہد ہو وہی
کیفیت حال بیان کر سکتا ہے۔

خداوند ارہ توفیق بنما

بروئے من در تحقیق بکشا

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تو مجھے اپنی رحمت کی توفیق عطا فرما دے اور مجھے اپنا راستہ دکھا دے۔ اور میرے دل پر اپنے فضل و احسان سے تحقیق و علم کا دروازہ کھول دے۔

مرا از لطف خود در ہر دو عالم

بسوائے محبت دار برپا

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے حال پر اپنا لطف و کرم کر دے۔ صرف یہاں ہی نہیں بلکہ دونوں جہاں میں مہربانی رکھ اور میرے حال پر اپنی رحمت و محبت کا دروازہ کھول دے کیونکہ میں تیری محبت میں غرقاب ہوں۔

مگر حاصل شود از لطف نعمت

شہود و ایما ایس بے نوارا

ترجمہ: اے میرے مولا مجھے تیری لطف و عنایت کی نعمت میسر رہے۔ کیونکہ میں لاچار ہوں۔ مجھے اپنا دیدار اور اپنا مدعا عطا کر دے۔ اے تو صرف تیرے دیدار اور رضا کی طلب ہے۔

شد اند آرزوئے دیدن تو

زہر مویم ہزاران چشم بینا

ترجمہ: تیرے دیدار کی آرزو کی حد ہی ختم ہو گئی یعنی ہم تیرے دیدار کی آرزو میں مستغرق ہیں۔ کیونکہ میرے جسم کے ہر بال کی ہزاروں آنکھیں تیری دیدار کی

طلب گار ہیں۔ میرے جسم کے تمام بال ایسے ہیں جن کی ہزاروں بینائی
والی آنکھیں ہیں اور کبھی تیری دید کے لئے کھلی ہیں۔

زہجرت آن جہان و ایس جہاں را
ز آب دیدائے من گشت دریا

ترجمہ: میرا دل نہ اس جہاں میں ہے اور نہ اس کو اگلے جہاں کی خواہش ہے یہ
دونوں جہاں سے ہجرت کئے ہے بس اسے تیرے جہاں کی طلب ہے۔
جدائی اور فرقت نے اسے زلا دیا ہے۔ اب میری آنکھوں کے آنسوؤں سے
دریا بہہ نکلے ہیں۔

ازاں روزیکہ حال من بدیدند

ملائیک سر بسر ہستند شیدا

ترجمہ: مہربان فرشتوں نے جب سے میرا یہ حال دیکھا ہے۔ تو وہ اب سراپا میرے
شیدائی ہو گئے ہیں انہیں میرے حال پر رشک ہے۔ اور وہ سر تا پا میرے
حال کے شیدائی ہو گئے ہیں۔

درگاہ توأم آوردند خود

مراں از لطف ای باری تعالیٰ

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق میں تیرے در پر آ کر اہوں۔ تجھے تیرا واسطہ ہے تو
مجھے اپنے لطف و کرم سے دور نہ کر۔ یعنی میں تیرے در پر آ کر اہوں مجھے
اپنے در سے دور اور دور نہ کر۔

ازیں لطفے کہ کردی درحق من

نشستم برسِ عرشِ معلا

ترجمہ: اے میرے مہربان جو کرم تو نے میرے حال اور حق میں فرما دیا ہے۔ میں

اُس انعام و اکرام کی بدولت عرشِ معلیٰ پر جا پہنچا ہوں۔

اگر خواہی چو ذاتِ خود بیابسی

درونِ ہر دو عالم نیست پیدا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہے کہ تو عرفان حاصل کرے تو یاد رکھ کہ یہ دونوں

جہاں میں نہیں ہے بلکہ یہ تو مجھے تیری اپنی ذات میں مل سکتا ہے۔ تو اسے

اپنے آپ میں پاسکتا ہے۔

خلافِ شاہِ بازاںِ حقیقت

نہ گفتم من تو میدانی خدارا

ترجمہ: اے مہربان میں نے شہبازوں کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ تجھے میرے

حال کی خبر ہے۔ تجھ سے کوئی چھپا نہیں۔

اگر خواہی رسی در بزمِ وحدت

چو صابر رو براہِ عشقِ یکتا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ خواہش رکھتا ہے کہ بزمِ وحدت تک پہنچ جائے تو صابر

رحمۃ اللہ علیہ کی مثل عشق کی راہ میں تنہا حال لے کر چل۔

☆.....☆.....☆.....

میفگن از نظر خود نیاز مندان را

بہ بزم خاص مدہ راہ خود پسندان را

ترجمہ: اے دوست نیاز مندوں کو اپنی نظر و توجہ سے نہ گرا دے۔ اور خود پسند لوگوں کو خاص محفل میں جگہ و مقام نہ دے۔ یعنی جو لوگ نیاز مند ہوں انہیں عزت دے اور خود پسندوں کو کوئی مقام نہ دے۔

من از کتابِ غم عشق خواندہ ام صد بار

نصیب درد نشد عاشقانِ درمان را

ترجمہ: میں نے سو بار عشق کے غم کھانے والے لوگوں کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو عاشق علاج کراتے ہیں انہیں ہرگز عشق کا درد نصیب نہیں ہوتا ہے۔

خیال روئے تو دردم بصد ہزاراں لطف

ز نامہ دل من محو کردِ عصیاں را

ترجمہ: تیرے حسین چہرہ کو دیکھنے کے خیال کے درد میں لاکھوں قسم کے لطف و خوشیاں ہیں۔ اس خیال نے میرے دل کے نامہ سے گناہوں کو دھو ڈالا ہے۔

اگر ہزار خم بادہ بے تو نوش کنم

اثر نمیکند ایس عاشقانِ مستان را

ترجمہ: اے دوست اگر میں تیرے بغیر ایک ہزار جام شراب کے بھی نوش کر لوں۔ مگر مست عاشقوں پر اس شراب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

چہ شکر گویمت لے نازنین زسر وجود

خیالِ زلف و وخت بردا زمن ایمان را

ترجمہ: اے میرے نازنین میں تیرا کیا شکر ادا کروں۔ تیری زلف کا خیال اور دل

کی مرہم پٹی کرنے کے خیال نے میرا ایمان مجھ سے لے لیا ہے۔

دوبارہ راہ نیابی وصل حضور

اگر تو فاش کنی سزِ راز پنہاں را

ترجمہ: اے دوست تجھے دوبارہ راستہ نہ ملے گا جو تو ملاقات کے خیال میں محصور

ہے۔ اور اگر تو ایک پوشیدہ راز کو فاش کر دے گا۔ یعنی جسے دوست سے محبت

ہوتی ہے اسے اس کے راز فاش نہ کرنے چاہئیں اس سے نقصان ہوتا ہے۔

بہ بزم عشق در آہمچو صابر از سرذوق

بہر دو کون بیس جلوہ ہائے یزدان را

ترجمہ: بڑے اشتیاق اور دلچسپی سے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل بزم عشق میں داخل ہو

جا۔ اس میں تجھے اللہ تعالیٰ کے دونوں جہاں کے جلوے نظر آئیں گے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہست در دنیا و دین دو کار ما

میر ساند رومے باکبریا

ترجمہ: ہمارے دنیا اور دین میں کام ہیں۔ وہ ہمیں کامیاب کرتے ہیں۔ وہ ہمیں

اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف پہنچاتے ہیں۔

رشتہ تدبیر مادر دست تست

انصرام بخشش از بہر خدا

ترجمہ: اے مالک ہمارے تدبیر کی رسی تیرے ہاتھ میں ہے۔ پس تو اے خدا اپنی

ذات کے صدقہ میں اس کا انتظام و انصرام عطا فرما دے۔

زاں سبب زو سوئے تو آورده ام

ذات تو از ذات عبق نبود جدا

ترجمہ: میں نے تو صرف اسی وجہ سے تیری طرف رُح کر لیا ہے۔ کیونکہ آپ کی

ذات ذاتِ حق سے جدا نہیں ہے۔

خود بگ و جز تو کسے داریم ما

دست گیر از کرم اے مقتدا ما

ترجمہ: اے میرے مہربان تو خود ہی یہ بتا دے کہ تیرے سوا ہمارا کون ہے۔ پس تو

اپنے کرم و مہربانی سے ہماری دستگیری کر کیونکہ تو ہی ہمارا قائد ہے۔ اور ہم

تیرے مقتدی ہیں۔

در کتابِ عرشیاں من خواندہ ام

نام پاکت از ازل مشک کشا

ترجمہ: میں نے عرش والوں کی کتاب میں پڑھا ہے کہ تیرا پاک نام روز ازل سے مشکل کشائی کرتا ہے۔

بدرت ہستیم از روز ازل

کارسایہائے ماکن بے قضا

ترجمہ: ہم تو آپ کے در دولت پر روز ازل سے پڑے ہیں۔ خدا کیلئے ہمارے کام بغیر قضا و قدر سنوار دے یعنی ہم آپ کے روز ازل سے غلام ہیں۔ تو ہمارے بگڑے کام سنوار دے خواہ وہ قضا و قدر میں ایسے نہیں لکھا ہوا۔

غیر نامت بر نیاید از زبان

گرم را پرسند در روز جزا

ترجمہ: اور اگر مجھ سے روز جزا کو انہوں نے پوچھا تو میں تیرے نام کے سوا کچھ بھی اپنی زبان پر نہ لاؤں گا اور نہ میں کسی سوال کا جواب تیرے نام کے علاوہ لوں گا۔

چوں بود بر تو عیاں احوال من

رحم کن بر ما زردئے مصطفیٰ

ترجمہ: جب تجھے ہمارے احوال سے آگاہی ہے۔ اور تو واضح جانتا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے صدقے ہم پر رحم فرما۔

ذاتِ تو از روزِ اول ہم چو حق

دستگیری ماست در ہر دوسرا

ترجمہ: اے آقا آپ کی ذاتِ پاک روزِ ازل سے حق ہے۔ پس ہم پر دونوں جہاں میں اپنی مہربانی سے ہماری دستگیری کر۔

درد مارا نامِ پاک تو بس ست

روز و شب اندر خلائو درملا

ترجمہ: اگر ہمیں کوئی دکھ درد ہو تو تیرے نامِ پاک سے وہ ٹل جاتا ہے۔ ہمارا دن ہو یاراتِ خلد ہو یا فرشتوں کی دُنیا بھی جگہ ہمارے حال پر اس نامِ پاک سے رحمت ہوتی ہے۔

از ہمہ رو سوئے تو داریم رو

دست مابگیر از کرمِ ای رہنما

ترجمہ: اے ہمارے مہربان ہم نے تو ہر طرف سے اپنا منہ موڑ کر تیری ذات کی طرف کر لیا ہے۔ پس تو از راہ کرم ہمارا دستگیر و رہنما ہو جا۔

زان سبب مہر دو عالم گشتہ

نور حق ہستی تو از سر تا پیا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ذاتِ پاک سر سے پاؤں تک نور ہی نور ہے۔ اسی سبب سے یہ دونوں جہاں نورانی ہو گئے ہیں۔

رحم کن بر حال من اے بادشاہ

تو غنی ہستی و ما جملہ گدا

ترجمہ: اے میرے بادشاہ سلامت آپ میرے حال پر رحم فرمائیں۔ کیونکہ آپ کی

ذات غنی اور خزانوں کی مالک ہے اور ہم سبھی گدا گر اور آپ کے در کے

بھکاری ہیں۔

یافتم اندر رھت از روے شوق

تن جدائو سر جدائو پا جدا

ترجمہ میں نے نہایت شوق و رغبت سے آپ کی راہ میں قدم رکھا اور چلا۔ اس شوق

سے میرا تن، میرا سر اور میرے پاؤں سبھی جدا ہو گئے۔ میں نے سبھی کو

الوداع کہا۔

من ہمہ چوں صابرم از روئے شوق

سر نہادم بر در تواز رضا

ترجمہ: میں نے یہ حال نہایت صدق و صفا سے اختیار کیا۔ اور صبر کی منزل میں رہا۔

میں نے تیری راہ میں تیری رضا سے تیرے در پر سر رکھ دیا ہے اور میں دل و

جان سے آپ کی ذات پر قربان ہوں۔

فنا شو گر تو میخواهی بقارا

توانی یافتن زین کبریا

ترجمہ: اے بندے اگر تو اپنی بقا چاہتا ہے۔ تو فنا ہو جا۔ یعنی اپنی ہستی کی منفی کر لے۔ یہ حالت بقا تجھے صرف رب تعالیٰ کی ذات سے ہی مل سکتی ہے۔ جو اپنی ہستی کو مٹاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بقا نصیب فرما دیتا ہے۔ اُس میں ہی اللہ کی ذات جاگزین ہو جاتی ہے۔

زخود بر خیز یعنی بیخبر شو

کہ بینی بے طلب در خور خدا را

ترجمہ: اے بندے اپنی میں کو ختم کر لے۔ اور اپنی ذات کی نفی سے ہو جا اگر تو اس حال میں ہو گیا تو تو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے حال کو کر لے گا۔ پھر وہی حدیث قدسی کا مضمون کہ ”بندہ بندہ نہیں رہتا وہ میں ہو جاتا ہوں“۔

فنا ملک بقارامی نماید

ازاں من دوست میدارم فنا را

ترجمہ: مُلک بقا کو فنا نہیں ہے اور فنا ہونا ملک بقا کی راہ ہے اسی وجہ سے میں فنا کی حالت سے دوستی اور محبت رکھتا ہوں۔

رضائے خویشان را بر قضا نہ

کہ نادانی تو اسرار قضا را

ترجمہ: اے بندے تو اپنی رضا کو قضا و قدر کے ہاتھ پر چھوڑ دے۔ کیونکہ تو قضا کے

راز و نیاز نہیں جانتا یعنی بندے کو چاہئے کہ قضا و قدر پر جرح نہ کرے کیونکہ
اس مضمون پر بحث کے اسرار اُس پر پوشیدہ ہیں۔

اگر خواہی کہ گرد کات آسان

مکن محو از دل خود مدعارا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا کام آسان و سہل ہو جائے۔ تو تجھے چاہئے کہ

تو اپنا دلی مقصد اپنے دل سے نہ نکالے۔ تاکہ تجھے دلی مراد حاصل ہو جائے۔

بدرگاہ توره آدرده ام من

تو بنواز از کرم ایس بینوارا

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق مہربان میں تیری بارگاہ میں آ گیا ہوں۔ تو اپنے

فضل و کرم سے اس بے سہارا بندے کو نواز دے۔ کیونکہ تیری ذات بے نیاز

اور کرم نواز ہے۔

بکن طے از سر مستی بصد ذوق

دوگامی منزله نامنتھارا

ترجمہ: اے بندے تو سینکڑوں ذوق و شوق سے اس منزل کو طے کر لے اور سرشار رہ

کر یہ کام کئے جا۔ یہ منزل دنیا تو دو قدم کی ہے۔ اور لامنتہا منزل کی طرف کا

سفر ہے۔ اور لامنتہا کی منزل تو بہت طویل ہے۔

کنم بر عرش اعظم رقص مستی

اگر بینم جمال مصطفارا

ترجمہ: اگر مجھے حضرت محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اک جمال و دید نصیب ہو جائے تو

میں اس خوش بختی سے عرش اعظم پر مستی کی حالت میں رقص کروں۔

من از سودائے عشقت همچو صابتر

نہ مے خواہم بدرد خود دوارا

ترجمہ: میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل آپ کے عشق کا سودا رکھتا ہوں۔ میں سودائی مرض

میں مبتلا ہوں مجھے اس مرض کا درد ہے لیکن میں اس کی دوا کا طلب گار نہیں

ہوں۔ مجھے آپ کے عشق میں مبتلا رہنے میں راحت اور سکون ہے نہ کہ کسی اور

دوا میں فائدہ ہے۔



در ہوائے وصلِ آن جانان دلا

در ہوا شو در ہوا شو در ہوا

ترجمہ: اے میرے نادان دل تو محبوب کے وصل کی خواہش میں زندہ و باقی رہ۔ تو ہمیشہ

اسی حال میں رہ تیرے لئے اس حال کی دعا ہے۔ تو ہمیشہ اس حال میں رہ۔

تا بیابی راہ وحدت از سرا وئمہ

بے نوا شو بے نوا شو بے نوا

ترجمہ: اگر تو محبوب کے وصل کا خواہاں ہے تو راہ وحدت میں پڑا رہ۔ تجھے اس میں

کامیابی ہوگی سب کچھ چھوڑ۔ بے نوا ہو جا۔ چپ سادہ لے۔ ہمیشہ کی

خاموشی میں ہو۔ اور عالم تحیر میں ہو جاتا کہ تو وحدت الوجود میں ہو سکے۔

گر بخواہی از بقائے حق بقا

ہاں فنا شوہاں فنا شوہاں فنا

ترجمہ: اے بندے اگر تو حق سے بقا کا خواست گار و خواہش مند ہے تو اس کو پاسکتا

ہے لیکن اس میں فنا ہو جا۔ فنا ہو جا۔ ضرور فنا میں بقا پائے گا۔

گزر ہجر عشق خواہی گوہرے

آشنا شو آشنا شو آشنا

ترجمہ: اے بندے اگر تو ہجر عشق سے کوئی موتی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس راز

سے آشنا ہو جا۔ اس راز سے واقف ہو جا۔ اور واقفیت حاصل کر۔ تاکہ تو مدعا

و مقصود حاصل کرے۔

تا تو کردی قبلہ اصحاب دین

رہنما شورہنما شورہنما

ترجمہ: اے بندے جب تو نے اصحاب دین و ملت کو اپنا قبلہ و کعبہ بنا لیا تو تو علم و فہم

والا ہو گیا۔ پس تو دوسروں کا رہنما بن۔ رہنما بن۔ رہنما اس سے تیرا بھی بھلا

اور دوسروں کا بھی بھلا ہے۔

چند خواہی کرد بے حکمی ما

بیوفا ایے بیوفا ایے بیوفا

ترجمہ: اے دوست و مہربان اگر تو نے ہمارے چند ارشادات کو نہ مانا۔ اور ان سے

سر پھیر لیا۔ تو گویا تو بے وفا ہے۔ بے وفا۔ بے وفا۔ تیرا حال ہمارے ہاں
نافرمانوں میں ہو گیا۔

کارکن تابش نوری از قدسیاں

مرحباں مرحباں مرحبا

ترجمہ: اے مہربان تو ایسا کام کر کہ ہمیں خوشی ہو۔ جب یہ کرے گا تو تو نے گاکہ
فرشتے یہ تجھ سے کہہ رہے ہوں گے۔ شاباش شاباش اے حکم بردار شاباش۔

ہمچو صابر از کمالِ عاشقی

پارسا شو پارسا شو پارسا

ترجمہ: اے بندے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل عاشقی میں کمال پیدا کر لے۔ یہ کمال
عاشقی۔ پارسا ہونا ہے۔ پس تو پارسا ہو جا۔ پرہیزگار بن جا اور پارسا کی
صف میں آ جا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بنما جمال خود را یکدم بمن نگارا

تادر رخ تو بینم نورِ خدا نمارا

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے اپنا جمال فوراً عطا فرما دے۔ کیونکہ میں دید کا
طالب ہوں۔ تیرے دیدار سے تیرے رخ نور میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں۔
اے اللہ کے نور والے مجھے اپنا رخ نور اور نورانی چہرہ دکھا دے۔

پردہ برافگن از رخ من بافتم ز رویت

در ذات تو ہویدا انوار کبریا را

ترجمہ: اے میرے محبوب و مہربان اب میرے دل کے چہرہ سے پردہ ہٹا دے میں

نے تیرا جمال اور دیدار حاصل کر لیا ہے۔ تیری ذات قدس میں مجھے ذاتِ

کبریا کے انوار نظر آتے ہیں۔ اب میرے دل اور آنکھ کی میل کو دھو ڈال۔

من ہیچ غم ندارم در روز محشر از ذوق

دیدم بچشم حق بین سلطانِ انبیاء را

ترجمہ: اے مہربان آقا مجھے اب محشر کے دن کا کوئی غم و الم اور فکر نہیں ہے۔ کیونکہ میں

نے نہایت ذوق و شوق سے حق کو دیکھنے والی آنکھ سے سلطانِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی

زیارت کر لی ہے۔ یعنی میرے آقا آپ کی ذات حق بین ہے۔ آپ کی

وساطت سے میں نے رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی ہے۔ یہ سعادت

مجھے آپ کی ذاتِ بابرکات کے وسیلہٴ جمیلہ سے نصیب ہوئی ہے۔

سوئے خدا روم من از ہر دریکہ خواہم

دارم بدستِ عرفانِ دامانِ مصطفیٰ را

ترجمہ: اے آقا میں اب جس راہ سے ہو کر چلوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ تک رسائی ملتی ہے۔

یہ اس لئے کہ میں اپنے ہاتھ میں عرفانِ والی ذات کا دامن پکڑے ہوں۔ اے

آقا آپ کو عرفانِ حق ہے۔ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور آپ کی رسائی

دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اسلئے میرا دامن ہر لحاظ سے سرشار ہے۔

بُوئے زلفِ مشکین باہر کسے رساند

یارب بدہ نوراہے در کوئے او صبارا

ترجمہ: میرے آقا کی ذات وہ ہے جن کی زلف مشکین سے ہر کوئی خوشبو حاصل کرتا

ہے۔ اے اللہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ نور عطا فرما دے جو ان کی گلی کی

ہوا کو نصیب ہے۔

عالم کشی و گوئی اینہام از قضا شد

راہی کجاست جانان در کوئی تو قضارا

ترجمہ: اے مہربان تو جہاں کو قتل کئے جا رہا ہے۔ اور یہ کہتا جاتا ہے کہ میں نے کچھ

نہیں کیا یہ قضا و قدر کا معاملہ ہے۔ اے محبوب تو کدھر جا رہا ہے۔ کیا تیری

راہ میں ہی قضا و قدر ہیں۔ یعنی لوگ تیری دید پر مرتے ہیں۔ تو یہ کہتا ہے یہ

قضا ہے۔ میرا کوئی فعل و عمل نہیں۔ اے آقا اس میں کیا حکمت پوشیدہ ہے۔

حال سے واقف کر دے۔

عالم زماہ رویان گر پُر شود نہ بینم

جز توبہ تو ز اول دارم رہ وفارا

ترجمہ: اے محبوب اگر یہ دنیا حسین چہروں سے پر ہو جائے تو بھی میں ادھر آنکھ اٹھا

کرنہ دیکھوں کیونکہ میں نے تو اول روز سے ہی تیرے ساتھ اور صرف

تیرے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھایا اور عہد کیا تھا۔

بَر آرتبو آرزو نئے مارا

تاروئے تو بینم آشکارا

ترجمہ: اے محبوب اپنے دل کی آرزو پوری کر لے۔ اور ہماری فکر نہ کر بلکہ تو اپنا چہرہ انور

کھول تا کہ ہم تیرے حسین و جمیل چہرہ کو دیکھ کر دلی مراد اور شادمانی حاصل کریں۔

گِر راہ دہی شوم فدایت

در بزم وصال ایس گدارا

ترجمہ: اے آقا اگر اس بندہ کو آپ کے بزم وصال میں جانے کی راہ مل جائے تو یہ

بندہ اپنی جان آپ پر قربان کرتا ہے۔

در حضرت تو کے است قدرت

گوید تبو است رعارا

ترجمہ: اے آقا آپ کی محفل پاک میں کسے یہ طاقت و تاب ہے کہ وہ آپ کی

ذات کے حضور کچھ عرض کرے کہ میرے آقا میری رعایت فرمائیں

در راہ تو سر نہادہ ام من

بنواز دلطف بے نوارا

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں نے آپ کی جناب کی راہ میں اور آپ کی رضا

میں اور راہ میں اپنا سر جھکا دیا ہے۔ پس تو میرے آقا اس بے نوا کو اپنے

لطف و کرم سے نواز دے۔

بے جلوہ روئے تو بکویت

صابر نکند نظر بقارا

ترجمہ: اے میرے آقا تیرے کوچہ گلی میں تیرے دیدار کے سوا اور کیا چاہیے۔

صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی گلی میں بقا اور حیات کیلئے کوئی نظر نہیں کرتا وہ تیری

گلی میں تیرے جمال و دیدار کا خواہاں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہرگزیدہ زدست کلام الستِ ما

دادی تو اختیار دل خود ہدست ما

ترجمہ: اے میرے مولا یہ کائنات کا نظام اور اس میں اطاعت سب تیرے حکم سے

ہے جو تو نے پیدا کرتے وقت فرمایا تھا۔ الست برکم؟ تو روحوں نے عرض کیا

اے رب تو ہی یقیناً ہمارا رب ہے۔ پس تو نے ہمیں پیدا کر کے ہمیں کو

بااختیار کر دیا کہ جو کرنا چاہو کرتے رہو۔ آخر کار تم ہمارے قابو اور قبضہ

قدرت سے ہو۔ کر دو جو چاہو۔ کرو۔

ماگرچہ بردر تو بخاک افتادہ ایم

برعرش اکبرست ہمیشہ نشستِ ما

ترجمہ: اے اللہ اگرچہ ہم تیرے در کی خاک پر پڑے ہیں۔ دنیا میں ہم خاک پر

ہیں۔ لیکن تیرے ہاں ہمارا مسکن عرش اکبر ہے۔ ہمیں تو وہاں جگہ عطا

فرمائے گا۔ کیونکہ ہم تیرے ہیں۔

جز جلوئہ جمال تو وز خود نیافتم

گز هستی تو هست شدہ هست هست ما

ترجمہ: اے مالک و خالق میں نے تیرے جلوہ جمال کے سوا کچھ نہ پایا۔ تیری ذات

سے سب کچھ بنا ہے۔ ہماری ذات و پیدائش کا بنانے والا تو ہی ہے۔ ہم کچھ

نہیں تو ہی ہے۔ اور ہم تیرے حکم سے ہوئے۔ ورنہ ہم کچھ نہ تھے۔

از ماجدا فتادہ ز سودائے دلبران

برعہد خود نماند دل خود پرست ما

ترجمہ: اے مالک و خالق بندے کا حال یہ ہے کہ اس نے حسینوں کو دیکھا۔ اُن کا

عشق دل میں لگایا۔ تو وہ اللہ سے جدا راہ پر ہو گیا۔ اس طرح اس خود پرست

کا دل اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا۔ بندہ نے دنیا میں دل لگایا۔ اپنا حال اور عہد

بھول گیا۔ اللہ سے دوری اختیار کر لی۔ اور خسارے میں ہو گیا۔

ز عرش بگزری دہ بہ ہوت در رسی

یک جرعہ گر رسد بتواز دستِ ماست ما

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ کا ہو جائے تو تیرا مقام عرش سے آگے مقام ہوت ہو

جاتا ہے۔ تجھے یہ حال اس وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب تو ہمارے ہاتھ سے

ایک گھونٹ پی لے۔ یعنی بندہ عالم ہوت کے ارفع مقام پر اس وقت پہنچتا

ہے جب بندہ اللہ کی ذات میں اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے پھر کیا ہے۔

ع - من تو شدم تو من شدی

بعد ازیں کس نگوید من دیگرم تو دیگری

بر قول و فعل حال نبی بستہ ایم دل

بر شرع مصطفیٰ است ہمہ بند و بست ما

ترجمہ: اے اللہ ہم نے اپنے حال اور دل کی دنیا کو سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و

فعل پہ لگا لیا ہے۔ ہمارا حال اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ہے۔ پس

ہمارے حال و قال کا نظام ان کی شرع پر مبنی ہو گیا ہے۔

گوئیم ہمچو صابر عاجز بہ بندگی

رحمے بکن نگار بحال شکست ما

ترجمہ: اے اللہ میں صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی عجز و انکسار سے اور بندہ ہونے کے رشتہ سے

عرض کرتا ہوں کہ تو ہم پر نگاہ کرم فرما کیونکہ ہم بُرے اور خستہ حال میں ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیباگر عاشقی ایدل بکوے دلبر زیبا

برقص از ذوق تایابی وصال آن بت رعنا

ترجمہ: اے دل اگر تجھے عشق ہے تو حسین معشوق کی گلی میں دید کی خاطر آ۔ تو ذوق و شوق

سے رقص کرنا کہ تجھے اس بے مثال حسن والے بت سے ملاقات ہو جائے۔

اگر خواہی شوی چون مهر روشن در جهانِ عشق

بدہ جان و دل و دین ہر چہ داری در رہ معنا

ترجمہ: اگر تو عشق کے جہان میں سورج کی مثل چمکنے کی خواہش کرتا ہے تو اُس کی راہ میں اپنی جان اور دل اور دین بھی کچھ قربان کر دے۔

نوائے تونہ میگنجد بہ بزمِ مایقین میدان

اگر خواہی وصال ماییا از خویشتن یکتا

ترجمہ: تو یقین کر لے کہ تیری آواز ہماری بزم میں نہیں گونجتی۔ اگر تو ہمارے وصل یا ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اپنے آپ سے بیگانہ ہو جا۔

بر آن چیزیکہ دیدی در ازل امروز خواہی

ببیس گرمیتوافی یافت اندر صورت اشیا

ترجمہ: جو چیز تو نے روزِ ازل کو دیکھی تھی وہ آج نہ طلب کر۔ دیکھ اگر تو ایسے کر سکتا ہے تو وہ تجھے چیزِ مطلوب کی شکل میں مل سکتی ہے۔

بہر صورت عیاں شد جلوئہ دیدار تو بنگر

بیادر عالم کثرت کہ بینی جلوئہ خود را

ترجمہ: تیرے دیدار کا جلوہ ہر صورت میں ظاہر ہو گیا۔ پس تو دیکھ اور کثرت کے عالم میں آتا کہ تجھے اپنا جلوہ نظر آئے جان لے کہ وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت ہے۔

اگر داری سر سودا بازارِ حقیقت را
 کہ یابی سودها اندر طریق عشق این سودا
 ترجمہ: اگر تو بازارِ حقیقت سے سودا کی خریداری کا خیال رکھتا ہے۔ تو جان لے کہ
 اس سودا بازی میں تجھے فائدہ نہیں فائدے حاصل ہوں گے صرف عشق کی
 راہ سے ہو کر آ۔

اگر خواہی کہ بینی سرِ دو عالم را
 چو صابر شو یصبر اندر کہ یابی دیدنہ بینا
 ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ دونوں جہاں کے اسرار کو دیکھے تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل
 دیکھتا کہ تجھے روشن آنکھ مل جائے۔ جس سے تو ہر دو عالم کا مشاہدہ کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ایے دلبر زیبا بیامن دوست میدارم ترا
 بنما رخ از بھر خدا من دوست میدارم ترا
 ترجمہ: میرے حسین و جمیل دلبر آ کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔ خدا کیلئے
 مجھے اپنا چہرہ منور دکھا کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

سرمایہ ایمان توئی دردِ مرا درمان توئی
 در شہر جان سلطان توئی من دوست میدارم ترا
 ترجمہ: اے میرے محبوب تو میرے ایمان کا سرمایہ ہے۔ اور میرے درد کا علاج بھی تو
 ہی ہے۔ میری جان کے شہر کا سلطان تو ہے۔ میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔

یکدم جان و دل ناباریابی پیش من

بشنو بگوش دل سخن من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میرے سامنے سے فوراً اپنی جان اور دل جدا نہ کر۔ بلکہ سن دل کے کان

سے سن میری بات کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔

از جلوئہ روئے تو من نورم سراسر جان و تن

نازم بحال خویشن من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب تیری دید سے میری جان اور تن سراپا نورانی ہو گئے ہیں۔ میں

اپنی اس حالت پر ناز کرتا ہوں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

بر روی تو دارم نظر ہستم ز سرتاپا بصر

بنما رخ خود را دگر من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب میں نے تیرے چہرہ پر نظر ڈالی تو میں سر سے پاؤں تک روشن آنکھ

ہو گیا۔ ایک بار پھر تو اپنا دیدار عطا کر کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔

ایے مظهر نورِ خدا از تست اشیا راضیا

نبما مرا ملک بقا من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے نور کا مظہر ہے۔ تجھ سے چیزوں

کو چمک اور نور حاصل ہے پس تو مجھے ملک بقا دکھا دے کیونکہ میں تجھ سے

دوستی رکھتا ہوں۔

من آمدم در کوئے تو دارم نظر بر روئے تو

جان میدہم بر ہوئے تو من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب میں تیری گلی میں آیا ہوں میں تیرے منور چہرہ کا دیدار کرتا ہوں
میں تو تیری راہ میں جان دیتا ہوں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

ایے محرم رازِ خدا ایے مظهرِ سرِّ خفی

ہستی امام انبیاء من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رازوں کو جاننے
والے ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ کے پوشیدہ رازوں کا
مظہر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ انبیاء علیہم السلام کے امام ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دوستی رکھتا ہوں۔

ایے سرور کون و مکان ثانی نداری در جہاں

رحمت بحال بیکسان من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے کون و مکان کے سردار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی مثال اس دنیا میں کوئی
نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بے کس لوگوں پر رحم کرنے والی ہے میں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے دوستی رکھتا ہوں میرے حال پر مہربانی فرمائیں۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا

مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر

از دولتِ سودائے نودارم و بے بینائے تو

سردرنہم برپائے تو من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میں نے نئی دولت پائی تیرے عشق سے اور میں اس سے پہلے آنکھ میں نور نہ رکھتا

تھا۔ میں تو تیری ذات کے آگے اپنا سر رکھتا ہوں۔ میں تجھ پر قربان جاؤں کیونکہ

میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

درہرچہ دیدم ظاہری ہم حاضری ہم ناظری

از مہر و مہ روزشن تری من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میں نے جس کسی شے کو دیکھا تو مجھے وہاں ظاہر نظر پڑا۔ تو وہاں حاضر تھا۔

اور تو وہاں دیکھنے والا تھا یعنی تو ہر چیز میں ظاہر حاضر اور ناظر ملا۔ تیری ذات

سورج چاند سے بھی زیادہ روشن نظر آئی۔ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

بر حسن تو دارم نظر آن من گشتہ بنجر

شد حاصل رنگِ دگر من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے حسین محبوب میں نے تیرے حسن کا دیدار کیا تو بے خود ہو کر رہ گیا۔ مجھے

دوسرا رنگ حاصل ہو گیا۔ اسلئے کہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

اے رونقِ روے زمین سرمایہ خلد بریں

پیرایہ خوبانِ چین من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اس دنیا جہاں کی رونق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے یہ سب سے بلند جنت

کا سرمایہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال ایسا ہے جیسے چین کے فن کار کسی

شکل کو سنوارتے اور زینت دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حسین ہاتھ سے بنے ہوئے بے مثل ہیں۔ اسلئے میں آپ کی ذات سے دوستی رکھتا ہوں۔

ایہ کاشف علم الیقین اے صاحب عین الیقین

ایہ مصدق حق الیقین من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات علم یقین کو ظاہر کرنے والی ہے۔

آپ سراپا یقین عین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق الیقین کی سچی تصدیق ہیں۔

اسلئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھتا ہوں۔

صابر بیادر عاشقی در عشقبازی صادقی

دانستہ ام چون واشقی من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ عاشقی کی منزل میں آ کیونکہ تو عشق کرنے میں سچا اور

صادق مرد ہے میں نے تجھے جانچ لیا۔ تو اس منزل میں پکا اور کامل ہے۔

اسلئے میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خواجہ قطب دین مدد فرما

سز اسرار عشق خود بنما

ترجمہ: اے میرے آقا و خواجہ سیدنا قطب دین رحمۃ اللہ علیہ آپ میری امداد فرمائیں۔

آپ کو عشق حق عطا ہے۔ آپ اس کے اسرار و بھید اور رموز سے آشنا ہیں۔

خدا کیلئے وہ مجھے دکھادیں تاکہ میں بھی عشق کی منزل کا مسافر بن جاؤں۔

از طفیل معین دین چشتی

در رحمت بروئے من بکشا

ترجمہ: میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ آپ کو یہ نعمت حضرت خواجہ معین

الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے طفیل ملی ہے میں ان کا واسطہ دے کر کہتا

ہوں کہ مہربانی فرمائیں اور مجھ پر بھی رحمتِ حق کا دروازہ کھول دیں۔

شاہبازان قدس از سرِ صدق

سر نہادہ ترا بزیر پا

ترجمہ: یا خواجہ! پاک و برتر شاہبازوں نے بھی آپ کی خدمت میں نہایت سچے

حال اور صدق سے سر جھکا دیئے اور وہ سر آپ کے سامنے نہیں بلکہ آپ کے

پاؤں تلے رکھ دیئے ہیں۔

رحم کن رحم از سرِ الطاف

رُخ زیبائے خود امے بنما

ترجمہ: اے خواجہ! میرے حال پر شفقت و رحم فرمائیں آپ پر مہربانیوں کے ڈھیر

لگے ہیں۔ اُس عطا کے صدقے میں مجھے دم بھر کیلئے اپنا رُخ منور دکھائیں

تا کہ آپ کی رونمائی کی سعادت ملے۔

اوقتادم بورطہ غفلت

ساز از لطف خود مرا برپا

ترجمہ: یا غریب نواز! میں تو غفلت و سستی کے بھنور میں گرا پڑا ہوں۔ آپ اپنی

کرم نواز فطرت کے صدقہ میں مجھے نوازیں اور مجھے اپنی شفقت و عنایات سے اٹھا کر کھڑا کریں۔

وصفِ ذاتِ نَمی تو ان کر دن

ذاتِ پاکِ تو هست سِرِّ خدا

ترجمہ: یا غریب نواز خولجہ میں آپ کے اوصاف بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ کی ذاتِ پاک تو وہ ذات ہے جس میں اللہ کے بھید مخفی ہیں۔ یعنی آپ کی ذات پر اللہ کا وہ انعام ہے اور اس نے آپ کو وہ راز عطا فرما رکھے ہیں جو مخلوق کو معلوم نہیں ہیں۔

قطب دین قطب دین بگو صابر

گر تو خواہی شوی ز اہل صفا

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ! تو اپنی جان و دل سے قطبِ دین قطبِ دین پڑھتا رہ اگر تو چاہتا ہے کہ تو اہل صفا یعنی پاک باطن والا ہو جائے تو تو قطبِ دین قطبِ دین وظیفہ اپنالے تا کہ تو اہل صفا میں سے ہو جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشقی خونخوارہ ام دلداری میدان ترا

ہمچو عشق آوارہ ام دلداری میدان ترا

ترجمہ: اے میرے مہربان! میں بے حد درجہ آپ کا طالب ہو گیا ہوں جیسے کوئی خونخوار بے باک ہوتا ہے۔ اے میرے دلداری میں آپ کی ذات کو جانتا ہوں۔ آپ سے عرض ہے کہ میں دل میں آپ کا عشق آوارہ رکھتا ہوں۔

مجھے کسی اور چیز سے غرض نہیں ہے اے میرے دلدار آپ کو میرا حال معلوم ہے کہ میں آپ کی ذات سے کتنا عشق اور کیسا عشق رکھتا ہوں۔

از ازل در کوی غم با صد ہزاراں عجز و درد

ہمچو جان بیچارہ ام دلدار میداندا ترا

ترجمہ: میں تو عشق کے میدان میں روزِ ازل سے ہوں میں غم کے کوچہ میں لاکھوں

عاجزیاں اور درد لئے پڑا ہوں۔ میں غم کے ماروں کی مثل بے چارگی کے عالم میں

ہوں۔ میرے دلدار تو مجھے جانتا ہے میں تیرا ہوں میں تیرا چاہنے والا ہوں۔

جائے آب از ہر بن جوش آتش میزند

ایں چنیں خوانخوارہ ام دلدار میداندا ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب میرا حال تو یہ ہے کہ میرے ہر ہر بال سے عشق کی آگ

جوش مار کر نکل رہی ہے اور ہر بال پانی کا چشمہ بن گیا ہے میں اس قدر عشق

میں غرقاب ہوں کہ بیان نہیں ہو سکتا آپ کو میرا حال و قال معلوم ہے آپ

کی محبت میں غوطے مار رہا ہوں۔

آفتاب عالم افروز ست از روزِ ازل

طلعتِ رخسارہ ام دلدار میداندا ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب اس دنیا میں روشنی دینے والا سورج روزِ ازل سے تاباں

ہے۔ میں آپ کے چہرہ انور سے روشنی لئے ہوں میرے آقا آپ کو پتہ

ہے کہ میں آپ کا چاہنے والا اور آپ سے محبت رکھنے والا ہوں۔

در طریق عشقبازی صابر از روئے نیاز

ہمچو ماہ سیارہ ام دلداری میداند ترا

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عشق کے میدان اور اس کی راہ میں نہایت نیاز مندی اور
عجز سے گرا پڑا ہے اور اس میدان میں میں چلتے پھرتے چاند کی مثل گردش
کر رہا ہوں۔ مجھے کسی لحظہ چین نہیں ہے اے میرے محبوب تو جانتا ہے کہ
میں تیری محبت میں آوارہ ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای ز ذاتِ فیض بخش شد دل و جان فیضیاب

دیدہ ام نور خدا در ذات پاکت بے نقاب

ترجمہ: اے میرے خواجہ غریب نواز! میں نے آپ کی ذات اقدس سے اپنے دل و
جان میں فیض پایا ہے کیونکہ آپ کی ذات پاک فیض رساں ہے میں نے
آپ کی ذات پاک میں اللہ تعالیٰ کا نور گھلم گھلا پایا ہے یعنی آپ کی ذات
سراپا فیض رساں اور نور خدا سے معمور ہے۔

قد تو طور ست چشم ہمچو موسے منتظر

نیست کس را طقت روے تو دیدن بے حجاب

ترجمہ: اے میرے غریب نواز! آپ کا جسم اطہر مثل کوہ طور کے نور علی نور ہے اور
آپ کی آنکھ ہمہ وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اس انتظار میں ہے کہ آپ کو اللہ

کا دیدار ہو۔ کسی بندے میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ آپ کی ذات کو بے نقاب دیکھ کر حوصلہ رکھ سکے کیونکہ آپ سر اپا نور اللہ ہیں۔

نورِ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در ذات تو شد آشکار

چون نگریم مرترازاں رو کہ ہستی آفتاب

ترجمہ: اے خواجہ! آپ کی ذات میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے

نور کو دیکھا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کی ذات سے ظاہر ہے اگر ہم اس نقطہ نظر

سے آپ کی ذات کو دیکھیں تو وہ محال ہے ہاں اُس کی جھلک سورج کی ہستی

سے ظاہر ہے گویا سورج میں آپ کے نور سے روشنی ہے۔

ہیچکس را نیست از سرِ کمالِ تو خبر

خواندہ ام روزِ ازل وصف کرامت در کتاب

ترجمہ: اے خواجہ! آپ کی ذات نہایت بلند و بالا با کمال ہے اور اس کمال کے راز

کی کسی کو بھی خبر نہیں ہے میں نے روزِ اول کو ہی آپ کے اس کمال وصف و

حال کو لکھا پڑھ لیا۔

آنچہ اندر لوح محفوظ ست دیدم سر بسر

کردہ ذاتِ تو از سرِ معانی انتخاب

ترجمہ: اے خواجہ! جو لوح محفوظ میں آپ کا حال اور جمال لکھا ہے وہ میں نے

سارے کا سارا دیکھ لیا ہے۔ آپ کو کمال درجہ کی بلندی ملی ہے آپ کی ذات

گرامی نے کمال بلند درجہ کے راز و نیاز سے اپنے لئے انتخاب کیا ہے جس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔

صابر از سرِ کمال تو چہ گوید پیش تو

در دو عالم گشتہ روشن چو مہر آفتاب

ترجمہ: یا خواجہ! آپ کی ذات کا کمال آپ کے سامنے صابر رحمۃ اللہ علیہ کیا بیان کرے۔ وہ تو دو جہان میں روشن ہے جیسے چاند اور سورج روشن ہیں ایسے آپ کے کمالات و جمالات روشن و رہبر ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر عشق خواہی بخوان بے حجاب

کتابم کتابم کتابم کتاب

ترجمہ: اے بندے! اگر تو چاہے کہ عشق پڑھ لے تو پڑھ مگر بے حجاب ہو کر اور پڑھنے میں میری کتاب پڑھ میری کتاب پڑھ میری کتاب پڑھ۔ کیونکہ عشق کے اسباق کی یہی کتاب ہے اور بس۔

نہ اسم و نہ اسم نہ جسم نہ جان

نہ بحر حقیقت نیم آفتاب

ترجمہ: عشق کے سبق میں کوئی درس ایسا نہیں ہے کہ تجھے یاد کرنا پڑے اسم اور اس سبق میں نہ نام یاد کرنا ہے نہ جسم گھلانا پڑتا ہے اور نہ ہی جان مارنی پڑتی

ہے۔ اس سبق میں کوئی بحر کی حقیقت سمجھنا ہوتی ہے اور نہ ہی دوپہر تک کوئی سبق رٹنے کی ضرورت ہے۔

نہ مومن نہ ترسانہ کافر نہ مغ

نہ خاکم نہ بادم نہ آتش نہ آب

ترجمہ: عشق کے اسباق میں مومن، نصرانی، کافر اور آتش پرست کسی کا کوئی امتیاز نہیں

سکھایا اور سیکھا جاتا اس کے اسباق میں خاکی، بادی آتشی، اور آبی کے جزئیات کا مطالعہ نہیں ہوتا ہے۔ اس میں حکمت کے امور پر بھی بحث نہیں پڑھی جاتی ہے۔

نہ عشقم نہ حسنم نہ ہجر نہ وصل

زنور حقیقت من انتخاب

ترجمہ: عشق کے اسباق میں ہائے عشق، ہائے حُسن، ہائے ہجر اور ہائے وصل کے

اسباق کی ورق گردانی نہیں ہوتی ہے اس میں صرف نورِ حقیقت کے لحاظ سے

انتخابِ درس ہوتا ہے۔

نہ عزم نہ ذلم نہ خیرم نہ شر

من آن نور ذاتم بصدر آفتاب

ترجمہ: اس سبق میں نہ عزت، نہ ذلت، نہ خیر و شر کسی کا بھی کوئی پاس سوچا جاتا ہے

بلکہ یوں ہوتا ہے کہ بندہ کی فکر میں نور ہوتا ہے جیسا سورج کی روشنی۔ بندہ

اس حال میں ہو کر نور ہو جاتا ہے۔ جس کا منبع نور دینے والی ذات۔

تو در خود ببین جلوئہ ذات ما

نہ بیند کسے بے نقاب آفتاب

ترجمہ: اے بندے! تو اپنے حال کو خود پڑھ تجھے اپنے اندر جلوہ نظر پڑے گا۔ جسے کوئی

دوسرا بے نقاب ہو کر نہیں دیکھ سکتا کیونکہ تیرا من سورج کی مثل روشن ہے۔

بکن آنچہ گفتم زروئے یقین

کہ گرد و ترا در جہاں فتح یاب

ترجمہ: اے دوست! ایسا کئے جا جیسا میں نے کہا اور یہ یقین سے کئے جا۔ اس

طرح کرنے سے تو دنیا میں کامیاب ہوگا۔

نہ بیند کسے در جہاں روے من

بگو جلوئہ من بہ بیند بخواب

ترجمہ: اے دوست! اس دنیا میں کوئی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ پس جو مجھے حالت

خواب میں دیکھے وہ میرا جلوہ بیان کرے۔

مگو صابر آن ذوق انظر الیک

چو موسے مکن در جہاں اضطراب

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ایسا تقاضہ ذوق اور شوق سے نہ کر تجھے پتہ ہوگا کہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے صرار پر جواب ملا تھا "انظر الیک" پھر اس کے نتیجے میں کیا

بتی تھی پس ایسا تقاضا مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بے صبری سے نہ کئے جا۔



در طلبِ رُوئے توامِ آوِ پیا ای حبیب

دیدہ بسوے توامِ آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے میرے حبیب و محبوب میں تیرے چہرہ انور کی دید کی طلب رکھتا ہوں

اس لئے میرے محبوب آتا اور جاتا رہ۔ میری آنکھ تیری طرف لگی ہے پس

میرے محبوب آتا رہ اور جاتا رہ۔

مظہر یزداں توئی رحمتِ رحمان توئی

باطن و ظاہر توئی آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے محبوب! تیری ذات اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر و نشان ہے تو رحمن کی رحمت

کا پیکر ہے تو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی پس اے محبوب آتا رہ اور جاتا رہ۔

اول و آخر توئی حاضر و ناظر توئی

چارہ درمان توئی آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم! تیری ذات اول و آخر ہے تو حاضر و ناظر ہے۔ تو مرض

کا علاج ہے اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تو آتا اور جاتا رہ تاکہ محبت کی تار نہ ٹوٹے۔

ہستی تو نور دین ہادی اہل یقین

رونقِ خلد بریں آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی ذات اقدس یقین والوں کیلئے دین

کی رہبر ہے۔ آپ کی ذات پاک خلد بریں کی زینت ہے اے حبیب

کبریا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نوازتے رہیں۔

قبلہ کون و مکان ذاتِ تو سرّ جہاں
نور زمین و زمان آویسِ حیب

ترجمہ: اے میرے خواجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کون و مکان کا قبلہ و قابلِ احترام ہے پس میرے خواجہ اس زمین و زمان میں جو نور ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے اور تیری ذات دُنیا جہاں کا راز ہے پس میرے حیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دُنیا کے وجود کا واسطہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں اور ہمیں باہر ادفرمائیں۔

بحرِ حقیقت توئی سرِّ طریقت توئی
مہرِ شریعت توئی آویسِ حیب

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیری ذات حقیقت کا سمندر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم طریقت کا بھید ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریعت کی مہر ہے پس میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آنا جانا رکھ کہ عشق میں فرق نہ آنے پائے۔

صابر دل خستہ باز ہست بسوز و بساز
ز آتش دل درگداز آویسِ حیب

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کا دل خستہ حال ہے وہ سوز و گداز کیلئے بے قرار و منتظر ہے اُس کا دل عشق کی آگ سے پکھل گیا ہے پس اے حیب صلی اللہ علیہ وسلم آتا رہ اور جاتا رہ تاکہ یہ عاجز اور اس کا معجز باقی رہے۔

سوئے من ببقرار نگہ بیار اے حبیب

نیست و گر غمگسار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: شاعر کہتا ہے کہ اے حبیب! میں عشق میں بے قرار ہوں میری طرف نگاہ

فرمائیں اے حبیب تیرے سوا میرا کوئی غم بانٹنے والا نہیں ہے ازراہ کرم مجھ

غمگین حال پر اپنی نگاہ فرمائیں۔

ریختہ ام خونِ دل از رہ دیدہ چنان

کوئی تو شد لالہ زار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے محبوب میں نے اپنی آنکھوں سے دل کا خون بہایا ہے اور اتنا خون بہہ گیا

ہے کہ تیری گلی میرے دل کے خون سے سُرخ پھولوں کی کیاری کی مثل ہو

گئی ہے۔ پس اے حبیب میری حالتِ زار پر نگاہ فرمائیں۔

از غم ہجرت رخت شب ہمہ شب شد بیار

چشمِ دلم خونِ بیار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے محبوب تیرے ہجر اور جدائی کے غم سے میری رات ہمیشہ کی رات ہو گئی۔

کہ جس میں تیرا چہرہ تاریکی کے باعث معدوم ہوا جا رہا ہے۔ میری آنکھ میرا

دل خون بہا رہے ہیں خدا را اپنی نظر عنایت مجھ پر کریں تاکہ اس بے حال

پر رحم و کرم ہو جائے۔

روئے نما از کرم اے بت رعنا بیا

کرو بدل درد کارنگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے حسین و بے مثل مجسم نہایت کرم و مہربانی سے اپنا دیدار دیں۔ آپ

آئیں کیونکہ میرے دل میں جدائی نے درد بڑھا دیا پس از راہ کرم میرے

حبیب میرے حال پر رحم و کرم کر دیں۔

جلوہ حسن رخت کرو بھر شئے ظہور

سزّ تو شد آشکار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: آپ کے چہرہ انور کے نور و جمال کی وجہ سے دُنیا میں ہر چیز کا ظہور ہوا پس اس

سے آپ کا راز گھل گیا۔ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرم مجھ پر کر دیں۔

ریخت بفرق جہاں ز آتش سودائے تو

آہ دل من شرار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: آپ سے محبت کے سودا یا خیال کی آگ نے اس جہان میں تفرقہ پیدا کر دیا

ہے افسوس آپ کی فرقت سے میرے دل میں آگ کے شرارے اُٹھ رہے

ہیں۔ خُدا را میرے حال پر نگاہ کرم فرمائیں میرے حبیب۔

در طلب وصل تو جمع شدند اہل دین

برور تو صد ہزار رنگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وصل کے مسئلہ پر اہل دین اُٹھ کھڑے

ہوئے ہیں یعنی آپ کے وصل کا مسئلہ اہل دین کی محافل میں چل نکلا ہے
آپ کے درِ اقدس پر لاکھوں رنگارنگ بحث کرنے والے آگئے ہیں ازراہ
کرم اے حبیب اس مسئلہ کے حل پر نگاہ کرم فرمادیں۔

تا کہ خیالِ رخت در دل من جا گرفت

سربسرم نو بہارنگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: جب سے میرے دل میں آپ کے دیدار پاک کا خیال بیٹھ گیا ہے میں اس
دن سے مکمل طور پر ایک نئی بہار اور جو بن والا ہو گیا ہوں ازراہ خدا میرے
حال پر نگاہ کرم فرمادیں۔

صابر مسکین تو گوئیدت ازوئے عجز

آمدہ ام اشکبارنگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کا مسکین غلام ہے وہ آپ کی جناب میں نہایت
عجز و انکساری سے عرض کرتا ہے کہ اے آقا مجھ غریب پر نگاہ فرمائیں کیونکہ
میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں مجھ ناکس و حقیر پر نگاہ کرم فرمائیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

اللہ اللہ گوچو صابر از ادب

از زبان دل بصد عجز و نیاز

ترجمہ: اے دوست! تو اللہ اللہ کہنے جا اور یہ کہنا بھی بڑے ادب سے اور پھر اس

ذات سے مستی اور دیوانگی کی دُعا اور طلب کہنے جا۔

از زبان دل بصد عجز و نیاز

نام حق خوانی بجنبانی توجب

ترجمہ: اے دوست! اپنے دل کی زبان سے ہزار عاجزی اور انکساری سے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کا ورد کئے جاہر لفظ اور ہر وقت تیرے لبوں پر حق تعالیٰ کے اسم الحسی کا ورد جاری رہے۔

نیست غم مارا ز روز باز پرس

پیشوا داریم ماشاہ عرب

ترجمہ: اے دوست ہمیں قیامت کے روز سوال کئے جانے کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ کیونکہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شاہ عرب ہے۔

نیست آن عاشق کہ می ترسد ز عم

عاشقان را درد و غم باشد طرب

ترجمہ: اے دوست میں تجھے آگاہ کروں کہ وہ عاشق نہیں ہے جسے کوئی غم و الم ہو بلکہ عاشقوں کا حال تو یوں ہوتا ہے کہ ان کے لئے درد اور غم خوشی کا باعث ہوتے ہیں عاشقوں کو عاشقی میں درد و غم خوشیاں بکھیرنے والے عناصر ہو جاتے ہیں۔

ناگهان گرنام تو افتد بگوش

گردہد جان نیست عاشق را عجب

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ اگر اچانک تیرا نام میرے کان میں پڑ جائے تو کوئی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہوں کہ اگر عاشق اپنے محبوب کی خاطر جان

بھی قربان کر دے تو کوئی عجیب سماں اور حال نہیں عاشقوں کی جان محبوب کی
جان میں ہوتی ہے اور عاشق اپنا آپ محبوب کو ہبہ کر چکے ہوتے ہیں۔

صابر از خواہی جمال عاشقی

نام حق میگوید و لیکن روز و شب

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو عاشق کا جمال دیکھنا چاہتا ہے تو سن کہ وہ تو ہر

وقت حق حق کے نعرے لگاتا رہتا ہے اور وہ بھی اُس کا وظیفہ سارے رات

دن کا ہوتا ہے یعنی اس کی زبان پر یہ وظیفہ ہر وقت رہتا ہے۔

صابر آن را دوست میدار خدا

در ازل دادند ما را ویس لقب!!

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اُسے دوست بنا کر رکھ کیونکہ اوّل روز سے ہی اللہ تعالیٰ

نے ہمیں یہ لقب عطا فرمادیا تھا۔ پس تو بھی ہمیں اسی لقب سے یاد کئے رہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

نور حق بین محمد عربی ست

قبلہ دین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست سن کہ اگر تو چاہے کہ اللہ کا نور دیکھے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہے۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم دین حق کا قبلہ ہیں۔

مادر ہمہ انبیاء بحکم خدا

ختم تلقین محمد عربی ست

ترجمہ: ہمیں تمام انبیاء سے یہ حکم خدا ملا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین اور سب پر خاتم ہیں۔

شکر کن شکر تا بروز جزا

عیش غمگین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست تو اللہ کا شکر ادا کر اللہ کا شکر تا قیامت ادا کرتا رہ تیرے لئے وہ ذات عیش اور راحت و آرام ہیں۔ وہ تیرے غم کو مٹانے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔

بہر ہفت آسمان بصد خوبی

ماہ پروین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ساتوں آسمانوں میں اپنی کمال خوبی اور بلند درجات سے ہے۔ آپ کی ذات سارے آسمانوں میں ایسے ہے جیسے ہم اہل دنیا کیلئے ماہ پروین ستارہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انبیاء و اولیاء کا جہر مٹ رہتا ہے۔

یار غار نبی ابوبکر ست

سرور کار نبی ابوبکر ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کے یار غار حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ نظام و انصرام اور ہر طرح کا سروکار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

درہمہ کائنات از سر صدق

غمگسارِ نبی ابو بکر ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ ساری کائنات میں نہایت صدق و صفا والے اور

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غمگسار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ رہیں گے تا قیامت۔

برزبانِ ملائکہ جاری ست

یادگارِ نبی ابو بکر ست

ترجمہ: یہ بات سن لے کہ آسمانوں کی مخلوق ملائکہ کی زبان پر بھی یہی جاری و ساری ہے

کہ دنیا و آخرت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار ہیں۔

از ازل تا ابد بہر دو جہاں

جان نثارِ نبی ابو بکر ست

ترجمہ: دوستو سنیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک وہ ہے جو دونوں جہاں

میں اول روز سے تا ابد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان نثار رہی ہے اور رہے گی۔

درہمہ عاشقانِ بروزِ وغا

شہسوارِ نبی ابو بکر ست

ترجمہ: لڑائی کے روز جب جنگ زوروں پر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عاشق و جاں

نثار حاضر تھے مگر ان سب میں سب سے بڑھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی۔ جس نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کی خاطر سب سے بڑی جاں نثاری کیلئے شہسوار بن کر اپنے آپ کو پیش کیا۔

بہارِ انبیاءِ نیازِ تادمِ حشر

رازِ دارِ نبیِ ابوبکرِ ست

ترجمہ: میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ہزاروں لاکھوں جان نثارتا قیامت ہوں گے اور ہر لحظہ ہر کوئی نئی آن و شان سے حاضر ہے مگر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے راز دار صرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہادی ہر دو کون لے صابر

درویدارِ نبیِ ابوبکرِ ست

ترجمہ: ہمارے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم جو دونوں جہاں میں دستگیر ہیں۔ اُن کے دوست گھر ہوں یا باہر ہر جگہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دوستی کو ثابت کیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

حامی دینِ مصطفیٰ عمرِ ست

گنجِ تلقینِ مصطفیٰ عمرِ ست

ترجمہ: اے دوست! سن لے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے حامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اُن کی ذات قدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی

تعلیمات کا خزانہ ہے آپ رضی اللہ عنہ کی ذات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تلقین فرما کر دین کی خدمت فرمائی۔

من ہمین گویم از کمال یقین

چشم حق بین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: اے دوست! میں کمال یقین و ایمان سے یہ کہتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی حق کی پہچان کرنے والی آنکھ تھی جس نے حق کو دیکھا اور پہچانا۔

آشنا باش تابدانی تو

بہر تمکین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: اے دوست سن تاکہ تو بھی اس بات سے واقف ہو جائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک وہ ہستی ہے جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقار، زور اور رتبہ دیکھا جاسکتا ہے گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس دیکھا جاسکتا ہے۔

در چمن زار گلشن رضوان

گل نسرین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: جنت کے باغات میں جو پھولوں کا باغ اور پھولوں کی زمین ہے اس میں سب سے خوش رنگ اور خوشبودار گل نسرین ہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ میں مہک رہا ہے۔

یافتم یافتم ز لطفِ خدا

ظل آئین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: دوستو یہ سن لو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم پایا مجھے اللہ تعالیٰ نے لطف اور کرم سے نوازا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین و قانون کے سایہ رحمت سے ملا اور یہ سایہ رحمت حق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

در سماوات عاشقان بنگر

ماہ پروین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: اے دوست تو دیکھ اور عاشقوں کی دنیا جہاں میں نگاہ کرتو وہاں دیکھے گا کہ اُن آسمانوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جان نثار اور ستاروں میں بلند و بالا ستارہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مثل آسمان کے ستارہ پروین کے ہیں۔

صابر از صدق میں گوید

جان و تسکین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: اے دوستو سن لو کہ صابر رضی اللہ عنہ اپنے صدق دل و ایمان سے یہ کہتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اور سکونِ قلب و راحت کا درجہ رکھتے ہیں۔

مکان درد عشقت سینہ ماست

سرد و جان غم دیرینہ ماست

ترجمہ: اے محبوب تیرے عشق کے درد کا مقام و مکان ہمارا سینہ ہے۔ تیرے حال و

جان سے ہماری جان پر اثر پڑا ہے تیرے ماضی کے سرد حالات اور جان

کے غم بھی ہماری جان میں ہیں ہم نے اپنے محبوب کے ہر حال سے متاثر ہو

کر اپنا حال بنا لیا ہے۔

بسودائے محبت تادم حشر

متاع عشق در گنجینہ ماست

ترجمہ: اے دوست ہم تیری محبت کے تاحشر اسیر ہیں ہمیں تیری محبت جنون کی مثل ہے

تیرے عشق کا حال بھی ہمارے خزانہ میں موجود ہے گویا ہمارا سینہ ایک خزانہ ہے

جس میں تیرے عشق کا مال و منال جمع ہے اور تار و زحشر وہاں موجود رہے گا۔

نہ تنہا من زجر عہ مشت گشتیم

جہاں ست از مئے دو شینہ ماست

ترجمہ: اے محبوب میں ہی اکیلا نہیں ہوں جس نے تیری ذات سے محبت کی مٹھی بھری

ہے بلکہ یہ سارا جہاں ہے جس کے لوگ عشق کی شراب سے سرشار ہیں انہوں

نے بھی ہمارے ساتھ ہی تیرے عشق کی شراب سے سرشاری حاصل کر لی ہے۔

خداونداتو میدانی زاول

ہمیشہ زاہدان را کینہ ماست

ترجمہ: اے میرے رب تو ہی جانتا ہے کہ روز اول سے آج تک زاہد لوگوں کو ہم

عاشقاں پاک بازوں سے کینہ و بغض ہے کیونکہ زاہدوں کی دُنیا اور ہے اور
ہم عاشقوں اور رندوں کا جہاں اور ہے۔

زَسْرَہْر کَسے ہستیم واقف

کہ وجہِ خاص تو آئینہ ماست

ترجمہ: اے دوست سُن ہم ہر کسی کے راز و نیاز سے خوب آگاہ ہیں۔ اس کی خاص
وجہ اور سبب یہ ہے کہ تیری ذات ہمارے لئے آئینہ ہے۔ جس کے وسیلہ
جلیلہ سے ہم سب کسی کے چہچہے بھید سے آگاہ ہیں۔

مرا در ہر دو عالم گربجوئی

یزیر خرقہ پشمینہ ماست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ اگر تو مجھے دونوں جہاں میں تلاش کرے تو مجھے تو پاسکتا
ہے۔ مگر ہمیں تو ہمارے خرقہ گودڑی کے نیچے پائے گا جو ابریشم کی بنی ہے۔

بیاصابر نظر کن برزخ ما

کہ ہان امشب شب آوینہ ماست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور ہمارے چہرہ پر نگاہ کر کے دیکھ آج رات جو تو ہمیں دیکھ
رہا ہے یہ شب جمعہ ہے اور یہ ہماری خوشی اور دید کا دن ہے۔ آ اور تو بھی ہمیں دیکھ۔

☆.....☆.....☆.....

بہ یاد روئے ساقی میتوان زیست

بہ بوئے موئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: اپنے محبوب کی دید کی یاد میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔ اُس کے چہرہ انور کی

زیارت سے زندگی ہے۔ اور اپنے ساقی و محبوب کی زلفوں کی خوشبو کو محسوس کر کے زندگی گزارا جاسکتی ہے۔ یعنی محب کو محبوب کا چہرہ اور اس کی رونق اور اس کی زلفوں کا جمال ایک حیات بخش شے ہوتی ہے۔

ازین جانے کہ باشد گر نباشد

بکنج موئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: یہ بندہ کی جان رہے کہ نہ رہے اس کا پتہ نہیں مگر معشوق کی زلف کے بل دیکھتے دیکھتے زندگی بسر ہوگی عاشق کی زندگی معشوق کا دیدار اور زلفوں کی جھلک سے ہے۔

بسودائے محبت تا شوم خاک

بخلق جوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: میں اپنے معشوق کی محبت کے سودا میں خاک ہو جاؤں کوئی پروا نہیں لیکن معشوق کی نظروں کی سر زمین یا خطہ کی دید سے زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

بصد ذوق و طرب تا روز محشر

بگفت و گوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: میں تا روز قیامت انتہا درجے کے ذوق اور عیش سے کہہ سکتا ہوں کہ محبوب کے مقام و قیام گاہ کی دنیا میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

بکار من نیاید آب حیوان

بآب جوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: اے دوست میرے کام آب حیوان کا چشمہ اور اس کا پانی نہیں آسکتے مجھے اس کی ضرورت تک نہیں میرے لئے تو میرے محبوب کے چشمہ دید کا پانی

کافی ہے۔ میں اس پر زندگی بسر کر سکتا ہوں میرے نزدیک آب حیاں کوئی وقعت کا حامل نہیں ہے۔

اگر جان رفت از من ہیچ غم نیست

ز چشم آبروئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: اے محبوب سن اگر میری جان جاتی رہے تو بھی کوئی غم کی بات نہیں ہے میں تو اپنے محبوب کی چشم اور ابرو کو دیکھتے دیکھتے اپنی زندگی بسر کر سکتا ہوں۔ میرے لئے محبوب کی آنکھ اور ابرو کی دید ہی حیات ہے۔

نہ جان خواہم نہ دل نہ دین چو صابر

بجست وجوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل نہ اپنی جان کی پروا ہے نہ میں دل کا خواہش مند اور نہ میرے لئے کسی دین کی پیروی لازم ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی صرف اپنے محبوب کی ذات کی جستجو اور اس کی جناب میں حاضر باشی ہی زندگی گردانتا ہوں۔ میری زندگی میرا تن من و دھن سبھی میرے محبوب پر قربان ہوں اور یہی میری زندگی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہر کہ از عشق روے گرداں است

اینچنین گر مرید شیطان است

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ جو کوئی عشق سے رُو گردانی کرتا ہے تو کوئی عجیب مقام نہیں

بلکہ وہ بندہ اس لئے رُو گردانی کرتا ہے کہ گویا وہ شیطان کا فریاد اور چیلا ہے۔

ہر کہ بر نفس غالب است مدام

بادشاہ جہان عرفان است

ترجمہ: اے دوست یہ یاد رکھ کہ جو بندہ اپنے نفس کو مغلوب کئے رکھتا ہے تو گویا ایسا بندہ بادشاہ ہے اور وہ دنیا کا عرفان و عقل اور تدبیر رکھتا ہے۔

ہر گہ گیر و گدائیسی در تو

او بہر دو جہاں سلطان است

ترجمہ: اور جسے آپ ﷺ کے درِ اقدس کی گدائی حاصل ہو جاتی ہے تو گویا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ ہو گیا۔ اے پیارے رسول ﷺ آپ ﷺ کے گھر کی گدائی بادشاہوں کے محل اور خزانہ سے زیادہ قابل قدر و منزلت ہے۔

ہمچو من رہ بوصل می باید

ہر کہ در کوی دوست حیران است

ترجمہ: میری مثل وصل کی راہ پر چلنا اور اسے اختیار کرنا چاہیے یہ طریق وہ اختیار کرے جو اپنے دوست کی گلی میں حیران اور پریشان ہے۔

عاقبت صاحب جنان گردو

در جہاں ہر کہ پادمان ست

ترجمہ: آخر کار وہ آدمی جنتوں والا ہو جاتا ہے۔ جو اس دنیا میں اس کیلئے کوشاں ہوتا ہے۔

گر تو خواہی بخواہ زانکہ دلم

مصدر گنج نور یزدان است

ترجمہ: اے دوست جو کچھ تو چاہتا ہے مانگ لے کیونکہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے نور کے

خزانوں کا منبع ہے پس تو جو چاہتا ہے اس سے مانگ لے تا کہ تیرا دل راضی ہو۔

خُسرو و ہر دو کون میگردو

ہر کہ در بندگی سلطان ست

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ دونوں جہاں میں بادشاہیوں والا بڑی شان والے

بادشاہ خسرو پرویز کی مثل بڑا بن جاتا ہے جو یہاں اللہ کی اطاعت میں رہا۔

عاشق زلف و روئے توجانان

گاہ کافر گھے مسلمان ست

ترجمہ: اے محبوب جو کوئی تیری زلفوں اور چہرہ انور پر قربان ہو گیا وہ گاہے مثل

معشوق ہو جاتا ہے اور گاہے وہ نہایت تابع فرمان یعنی عشق کی منزل میں

بندے کو ہر روپ اپنا پڑتا ہے۔ تب جا کر وہ عشق کی منزل کا شہسوار بنتا ہے۔

رہ نیابد ببزم خاموشان

ہر کہ از درد عشق گریخان ست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ وہ بندہ جس کو عشق لگا اور اُسے عشق کے درد نے رُلایا

ہو۔ وہ کبھی بھی خاموش لوگوں کی محفل کا راستہ نہیں پاتا ہے یعنی جسے عشق نے

گھائل کیا وہ کبھی چین یا سکون سے دُنیا میں نہیں رہ سکتا ہے۔

لذتِ دردِ راکِ جاداند

ہر کہ راول بسوے و رمان ست

ترجمہ: اے دوست! وہ بندہ درد کی لذت سے کہاں آشنا ہو سکتا ہے جس کا دل علاج

کیلئے پھرتا رہے یعنی جن لوگوں کے دل میں عشق آ گیا وہ دل کی بیماری کے

علاج کیلئے کہیں نہیں جاتے۔ اُن کے لئے عشق کے درد میں رہنا ہی علاج اور لذت ہوتی ہے۔

روشن از مہر و ماہ بود تا حشر

در دل ہر کہ نور ایمان ست

ترجمہ: اُس بندے کا دل چاند اور سورج کی مثل قیامت تک روشن رہا ہے جسکے دل میں نور ایمان چمکا اس کا نور اور اس کا جمال اس کے دل کو ہر چیز سے روشن رکھتا ہے۔

راہ عصیان میرود ہرگز

ہر کہ راروے دل بقرآن ست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھو وہ بندہ کبھی بھی راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا ہے جس کا دل اور ریح قرآن مجید کے احکام کی تابع میں رہتا ہو۔

از کمالات عشق محمود است

کہ ریازش مگر سلیمان ست

ترجمہ: وہ بندہ جو عشق کی واردات میں کمالات کے درجات پر گیا وہ لامحالہ خوش بخت ہے وہ باطن میں اللہ کی یاد میں رہا خواہ اسے تخت سلیمانی اور جاہ سلیمانی حاصل رہے پس بلند بخت وہ ہے جو اللہ کی یاد میں مستغرق رہا وہ درجات دنیا و دین پا گیا۔

گفت صابر بد لبیر غم بخش

سوز درد تو آب حیوان ست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے غم دینے والے محبوب سے کہا کہ میرے پیارے تیرے

درد کا سوز میرے لئے آب حیوان ہے میں اس سے ہمیشہ کی سرشاری چاہتا

ہوں تیرا سوز و درد میرے لئے آب حیوان کی مثل ہے۔

ہر کہ بانفس خویش قادر نیست

او بانوار عشق ناظر نیست

ترجمہ: اے دوست سُن کہ جو بندہ اپنے نفسِ امارہ کو اپنے قابو میں رکھنے پر قدرت

نہیں رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ عشق کے انوار و تجلیات کو دیکھ نہیں سکتا

بندے کو لازم ہے کہ وہ عشق کے میدان میں آئے تو نفسِ امارہ پر کنٹرول

کرے سچا عشق ہی انوار و تجلیات دیتا ہے میل اور نفس کی پلیدی رُوح اور

دل کو میلا کر دیتے ہیں یہ عشق نہیں عذاب اور وبال ہے۔

نفس امارہ میکشد سوئے خود

بشنواز من کہ بر تو ظاہر نیست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ انسانی نفسِ امارہ بندے کے حال کو اپنے حال کی طرف

کھینچتا ہے پس تُو اُس کے قابو اور چنگل میں سر نہ دے یہ بات تجھے بتاتا

ہوں جو تجھے معلوم نہیں۔ عشق کی واردات نفسِ امارہ کی خواہشات کے

برعکس کار گر ہیں۔ جنہیں ابھی تک تُو نہیں جانتا ہے۔

مستِ غفلت ہمیکند ادا

ہر کہ بر حال خویش حاجر نیست

ترجمہ: دوست سُن لے وہ بندہ ہی غفلت برتا ہے جو اپنے حال اور حقیقت سے دُور

ہوتا ہے بندہ کو غافل ہونے کیلئے نہیں پیدا کیا گیا۔ اے عقل بیدار سے رہنا

لازم آتا ہے پس بندہ کو چاہیے کہ دل یا رول ہتھ کار گول۔ پس یہاں دُنیا میں
کام بھی اللہ کیلئے ہوں۔

از ہوا ہائے نفس کے ترسد

ہر کہ را دل ز آ ز طاہر نیست

ترجمہ: اے دوست! سن وہ آدمی کب اور کیسے ڈر محسوس کرتا ہے جس کا دل دُنیا کے
لاچ سے پاک نہ ہو جس دل میں دُنیا کی حرص اور یاد ہوگی اُس دل میں
کہاں اللہ کا ڈر، اللہ کی یاد اور پاکیزگی ہوگی۔

نتوان شرح داد تاہستم

حالتِ نفس را کہ آخر نیست

ترجمہ: میرے دوست سن کہ جب تک بندے کے دل میں میں باقی ہو اُسے بھلائی
اور طاہر پن کیسے سمجھ آسکتے ہیں اُسے یہ کیسے کھول کر بتایا اور سمجھایا جائے
کیونکہ نفس امارہ کی حالت کی کوئی آخر نہیں جتنا اس کو دُنیا کی طرف لاؤ گے
اتنا ہی یہ آگے آگے بڑھ کر تمہیں دنیا دار کرے گا۔

کے تواند نفس بر آوردن

ہر کہ بر شیر نفس قاہر نیست

ترجمہ: جو کوئی نفس امارہ اور دُنیاوی طاقت کو ختم نہیں کرتا اور بندے کے دل میں
جبر و تعدی باقی ہو وہ کب سنور سکتا ہے وہ کبھی پاکیزہ سانس نہیں لیتا پاکیزگی
نفس مارنے اور میں مارنے میں ہے۔

گفت صابر نمیرسد بکمال

ہر کہ در کوئے عشق صابر نیست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ یہ بات کہتا ہے کہ وہ بندہ کمالات کی منزل کو نہیں پاسکتا جو عشق کی گلی میں صبر سے کام نہ لے عاشق کیلئے صبر چاہیے۔

.....☆.....☆.....☆.....

مارا غم عشق شادمانی ست

سرمایہ عمر جاودانی ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ ہمیں عشق ہے اور یہ عشق ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے ہم عشق میں خوش نہیں ہمارے لئے عشق میں یہ غرقابی عمر جاودانہ ہے اس میں استغراق فنا نہیں بلکہ بقا ہے۔

مرگست برائے او بسرکوب

ہر کس کہ دریں جہان فانی ست

ترجمہ: اے دوست اُس بندے کیلئے موت ہے جو عشق میں پڑ کر سر پیٹتا ہے کیونکہ اس دنیا میں جو آیا ہے وہ فانی ہے پس بندے کو لازم ہے کہ وہ بقا حاصل کرے اُسے فانی نہیں ہونا اُسے بقا پانے کو عمل پیہم کرنا چاہیے۔

زین مستی خود نمیتوان رفت

سوئے در حق کہ درنہانی ست

ترجمہ: انسان اپنی مستی سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ وہ اس دنیا میں دل لگا کر آخرت

بھول چکا ہے اُسے حق کے دروازہ کی جانب جانا چاہیے جو اُس پر پوشیدہ ہے بندہ کو حالتِ بیداری اختیار کرنا لازم ہے۔

میدانم و من زروز اول

لعل لبث آپِ زندگانی ست

ترجمہ: میں یہ جانتا ہوں میں تو روزِ اول سے ہی تیرے سُرخ ہونٹوں پر نثار ہوں ان کی دید میری زندگی کی بقا اور زینت ہے میرے لئے تیرے ہونٹوں سے بول میری حیات اور میری قدر دانی ہے۔

از جلوئہ نورِ دئے خوبت

دیدن نتوان کہ لامکانی ست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرہ انور کی خوبی اور کمال سے مجھے نورانی حال نصیب ہے اس میں مجھے نور نظر آتا ہے اُسے دیکھا نہیں جاسکتا ہے کیونکہ وہ لامکان مقام و قیام کا مکین ہے۔

شد گشتہ بکوئے توجہانے

انصاف بکن چہ خونفشانے ست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری گلی میں جانا میرے لئے ایک جہان کو پانا ہو گیا ہے میں نے تیری گلی میں حاضری سے ایک جہاں پالیا تو انصاف کر کیا یہ خون بہانا نہیں ہے پس مجھے نہ زلا۔ مجھے اپنا بنا لے۔

صد لخت جگر ز دیدائے دل

بر چہرئہ عاشقان نشانی ست

ترجمہ: اے محبوب! عاشق اپنے محبوب کے دیدار کے مشتاق ہوتے ہیں عاشقوں کے چہرہ کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ تو اُن کے چہرہ پر اُن کے دل کے سو ٹکڑے دیکھ پائے گا۔ یہ محبوب کی نگاہ فیض کا ثمرہ ہوتا ہے کہ عاشق کے دل کے سو ٹکڑے ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ہرگز نہ ہم بدرو مرہم

این دردِ دلم زیادِ جانی ست

ترجمہ: اے محبوب! میں اپنے دلی درد پر ہرگز مرہم پٹی نہیں رکھتا ہوں کیونکہ یہ درد کسی پیارے کی یاد ہے اور میں اسے تازہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ میرے دل میں عشق کا درد میرے محبوب کی یاد سے ہے۔

صابر گوید ز شوقِ ارنی

گو طالبِ طعنہ لن ترانی ست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے محبوب سے بڑے اشتیاق سے کہتا ہے کہ مجھے اپنا دیدار بخش دیں تو جواب ملتا ہے کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا میرے لئے محبوب کا یہ طریقہ بھی شفقت ہے۔



در بزم وصال رفتم از دست

دارم دل خود ز دست برد دست

ترجمہ: اے دوست! میں محبوب کی محفل میں چلا گیا میں اپنے دل سے دستبردار ہو گیا
میں اپنا دل اپنے ہاتھ پر رکھ کر محبوب کی محفل میں حاضر ہو گیا شاید کہ محبوب
میرا دل قبول کر لے۔

من عاشق هستی تو هستم

کین هستی من ز هست تو هست

ترجمہ: اے محبوب میں تو تیرا عاشق ہوں تو تو ہے میں اب میں نہیں ہوں میری یہ
ہستی تیری ہستی سے ہے اگر تو ہے تو میں ہوں۔ میری ہستی فنا ہے اور تیری
ہستی میں میری ہستی و بقا ہے۔

شہد محرم راز خلوت عشق

ہر کس کو ز نفس خویشتن دست

ترجمہ: جو عشق کی محفل و تنہائی میں ہو اوہ محرم راز نہ ہو اہاں وہ محرم راز ہو جو اپنے من
کو مار بیٹھا اُس نے اپنے نفس سے ہاتھ دھولیا وہ عشق کی خلوت و محفل کا بیٹھنے
والا ہو جس نے اپنا من مار لیا۔ میں کو ختم کیا اُس نے مقام پایا راز دار عشق
ہو ایہ اُس کے درجات ہیں۔

ہرگز نہ کند نظر بمرہم

آنکس کہ بدرد عشق پیوست

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ جو کسی محبوب کے عشق میں مبتلا ہو اوہ ہرگز اپنے درد کے

علاج کیلئے زخم پر مرہم نہیں رکھتا جو لوگ عشق کے زخم کھاتے ہیں وہ مرہم پٹی کرانے کی فکر سے بے نیاز ہو کر جیتے ہیں۔

بکسست و نشست بردارِ عشق

ہر کس دل خود بدست پیوست

ترجمہ: وہ بندہ جس نے کسی سے محبت کی اور اُس کے در پر بیٹھ رہا۔ وہ گویا مینڈک ہے ایسا شخص جو اپنے دل کو سلامت رکھے وہ بندہ بیکار ہے۔

محروم نگردد و از غم و درد

آنکس کہ بکنج ہجر بہ نشست

ترجمہ: وہ بندہ غم اور درد سے محروم نہیں ہوتا ہے یعنی وہ غم اور درد کے بغیر نہیں رہ سکتا جو جدائی کے حال میں ہو گیا جس کا محبوب اُس سے دُور ہو گیا عشق کے میدان میں اُترنے والوں کے لئے غم اور درد لازم و ملزوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

صابر گشتی چو خاک از ذوق

در زیر کفِ نگار خود بست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو عشق کے میدان میں ذوق و شوق سے آیا۔ اب خاک ہو جا اور جس نے اپنے آپ کو دیکھا اور اپنے مقام کو قائم رکھا وہ بے حد بے قدری کی حالت میں جاگرا۔ اپنا مقام گرا کر کوئی مقام پر جا سکتا ہے بڑائی حاصل کرنے کو بڑائی برقرار کرنے سے عزت و قدر نہیں ملتی۔

ہوش کن ہوش کہ تاریک شبے درپیش ست

گوش کن گوش کہ راہے عجبے درپیش ست

ترجمہ: اے انسان تو ہوش کر ہوش سے کام لے کیونکہ تجھے ایک تاریک اندھیری

رات سے سامنا ہوگا یہ بات سن لے اور غور سے سن لے کہ تجھے ایک عجیب

راستہ سے واسطہ پڑنے والا ہے سنبھل جا اور ہوش کے کان کھول۔

ہاں مکن کبر باین حسن و جمالیکہ تراست

بہر مہر رُخ خوبت عجبے درپیش ست

ترجمہ: اے انسان تو اپنے اس حُسن و جمال پر اس قدر غرور نہ کر کیونکہ تیرے حسین

چہرہ کو عجیب حالات کا سامنا ہونے والا ہے۔

گرچہ ہستی تو گرفتار بدست عصیاں

شکر کن شکر کہ شاہے عربے درپیش ست

ترجمہ: اے بندے تو غور کر تیری ذات گناہوں کے ہاتھوں گرفتار ہے لیکن تجھے اللہ

کا شکر ادا کرنا چاہیے تجھے شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے روبرو حاضر ہونا

ہے گناہوں سے باز آ۔ غلطیاں اور بے ادبیاں نہ کر ورنہ تجھے اُن کے حضور

بے حد شرمندہ ہونا پڑے گا۔

تو مشوغرہ بکردار خود از بو الہوسی

کارکن کار کہ سیر عقبے درپیش ست

ترجمہ: اے بندے تو اپنے کردار پر غور و تکبر نہ کر تو نہایت تندہی سے کام کر، کل

کیلئے کچھ کام کر کیونکہ تجھے عقبی کی سیر سے واسطہ پڑنے والا ہے۔

گرچہ در عالمیاں بے سرو سامان ہستم

هیچ غم نیست کہ بزم طریے در پیش ست

ترجمہ: اگرچہ میں دونوں جہاں میں بے سرو سامان ہوں مجھے اپنی بے سرو سامانی کا کوئی غم

و فکر نہیں ہے کیونکہ مجھے عیش و نشاط کی محفل سے عقبی میں واسطہ پڑنے والا ہے۔

هاتفِ غیبِ خبر و ادبہ بسرِ دل من

بہر بخشایش صابر سببے در پیش ست

ترجمہ: اے دوست مجھے غیب کے فرشتے نے خبر دی میرے دل کے راز نے کہا کہ

صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری بریت اور بخشش کے اسباب سے تجھے واسطہ پڑنے

والا ہے اتنا نہ گھبرا اور نہ مایوس ہو۔



مرا از طلعت رویت نظر سوخت

چگونہ میتوان دیدن بصر سوخت

ترجمہ: تیرے چہرے پر نظر کرنے سے میری نظر جل گئی آپ کے چہرہ کو جلی ہوئی

آنکھ کیسے دیکھ سکتی ہے۔

دل شوریدائے من زیر پایش

ز آہ خویشتن شمس و قمر سوخت

ترجمہ: میرا شور کرنے والا دل اُس کے پاؤں تلے ہے جس کی آہ سے سورج اور

چاند جل گئے۔

نمیدانم بجانان چوں رسم من

زنورِ سینہ من راہبر سوخت

ترجمہ: اے محبوب میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تجھ تک رسائی کیسے حاصل کروں جب

کہ میرے سینہ کے نور سے میرا رہبر جل گیا۔

ظفرِ یابم ز رزم لشکر ہجر

ککہ از انفاس گرم من چوزر سوخت

ترجمہ: میں نے ہجر و جدائی کے لشکر سے میدان جنگ میں کامیابی حاصل کی کیونکہ

میرے سانسوں کی گرمی نے سونا بھی جلا کر رکھ دیا۔

زتاپِ آتش سودائے عشقت

متاعِ سینہ من سر بسر سوخت

ترجمہ: تیرے عشق کے سودا کی آگ کی گرمی نے میرا سامان جو میرے سینہ میں

تھا جلا کر رکھ دیا ہے۔

بجائے آبِ آتش میزند جوش

ازان در چشم من گنج و گھر سوخت

ترجمہ: وہ تو پانی کی بجائے آگ کو مزید بڑھکاتے ہیں اسی وجہ سے میری آنکھ میں جو

خزانہ اور جواہرات وہیرے تھے جل گئے۔

ازیس سودا چگونہ جان تو ان برو

بیکدم شعلہ آتش جگر سوخت

ترجمہ: اس سودا اور فکر سے جان کیسے بچائی جاسکتی ہے جس آگ کے شعلہ سے فی الفور

جگر بھی جل گیا۔

شب ہجران چرا آخر ندارو

زسوز ہجر من گوئے سحر سوخت

ترجمہ: اُن کی جدائی اور دُوری کی رات میں یہ کیوں کر نہیں جب کہ میری ہجر کی

جلن نے سحر کو بھی جلا کر رکھ دیا۔

نگہ افتاد چوں برسدرہ صابر

زگرمئی نگاہ من صدر سوخت

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ جب سد رہ پر پڑی تو میری نگاہ کی گرمی نے سینہ بھی

جلا کر رکھ دیا۔

.....☆.....☆.....☆.....

لطفِ خدا قافلہ سالار ماست

حفظِ خدا درہمہ جایار ماست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمارے قافلہ کا سردار ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی امان

ہماری مددگار ہے ہر حال میں اللہ ہمارا رہبر ہے اور ہر جگہ اور ہر وقت ہمیں

اللہ تعالیٰ کی حفاظت مددگار ہے۔

از کرم خاصِ خداوندگار

فرقِ حسودانِ بسرِ دارِ ماست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہمارے حال میں شامل ہے اور حاسد لوگوں سے

ہماری جدائی موت تک ہے ہمارے حال پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام و

اکرام ہے اور ہمارا حاسد لوگوں سے بہت ہی دور کا تعلق ہے اور یہ حال

موت تک رہے گا۔

نیست غم از شرّ عدو تا بہ حشر

رحمتِ رحمانِ ہمہ درکارِ ماست

ترجمہ: ہمیں قیامت تک اپنے دشمنوں کے شر اور بُرائی کا ہرگز کوئی غم نہیں کیونکہ

ہمیں اپنے مہربان رب کی رحمت سے ہر کام میں مدد مل رہی ہے۔

قبلہ جان و دل و ایمان ما

در دو جہاں حضرت خود کارِ ماست

ترجمہ: ہمارے خواجہ جو ہماری جان دل اور ایمان ہیں وہ خود ہمارے

دونوں جہاں میں ہمارے سبھی کاموں میں مددگار اور مہربان ہیں۔

خواجہ محمود زلف و کرم

قوتِ بخششِ دل بیمارِ ماست

ترجمہ: ہمارے خواجہ حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ بڑے کرم والے اور مہربان ہیں۔

اُن کی ذات سے ہمیں اور ہمارے بیمار دل کو قوت اور ہمت نصیب ہے۔

یک نظر از خواجہ حضرت کمال

مرہم ریش دل افکار ماست

ترجمہ: ہمارے حال پر حضرت خواجہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی مہربانی ہے اُن کی ذات ہمارے دکھی دل پر ایسی شفیق ہے جیسے کسی مریض کے مرض پر مرہم رکھ دی جاتی ہے جس سے اُسے آرام مل جاتا ہے۔

شاہد ما شیخ ابواحمد ست

زانکہ چو حق واقف اسرار ماست

ترجمہ: ہمارے حال و حال کے آشنا اور شاہد ہمارے خواجہ ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں وہ ہمارے حال پر ایسے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کبریادلوں کے بھید جاننے والی ذات ہے۔

موتے توشد غیرت مشک ختن

رونے تو از آتش گلزار ماست

ترجمہ: آپ کے بال مبارک نہایت خوشبودار ہیں ختن کے ہرن کی مشک بھی آپ کے بال پر رشک کرتی ہے اور آپ کا روشن چہرہ ایسا ہے جیسے کہیں باغ میں سرخ پھول مثل آگ کے کھلے ہوں۔

نالہ زند صابر محورخت

طالب و صلت دل خونخوار ماست

ترجمہ: جب صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کے چہرہ انور پر نگاہ کرنے لگتا ہے تو آپ کی

زیارت کے طالب کا دل حد سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے یعنی ہم اپنے خواجہ کے چہرہ انور کو دیکھنے کے ہر لحظہ طلب گار ہیں اور ہمیں ہر لمحہ آپ کے نورانی چہرہ کی دید کی خواہش رہتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خرامان می شوم سوئے خرابات

نماندہ صومعہ جائے مناجات

ترجمہ: میں ویرانے یا بیابان میں مست حال جاتا ہوں۔ تب میرے لئے کوئی مقام دعا کی جگہ یا مقام نہیں رہتا۔ یعنی جب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے جاتا ہوں کہ یک سو ہو کر جو عبادت ہو جاؤں تو وہاں مجھے کوئی دعا کرنا نہیں یاد آتا۔

نہنگِ فقر در بانی شہودم

نیم فارغ ز سودائے عبادات

ترجمہ: میں دریائے فقر کا شاہد ہوں اور اس دریا میں مثل مگر چھ ہوں میں ایسے حال میں عبادات کے سودا یا فکر سے نیم فارغ ہوتا ہوں مجھے اُس حال میں عبادات کی فکر نہیں ہوتی دیدار کا طالب رہتا ہوں۔

بخلوت خانہ مستان رفتم

شدم واقف من از سرّ خفیات

ترجمہ: میں مست لوگوں کے مقام اور اُن کی خلوت میں چلا گیا مجھے وہاں خفیہ اسرار سے آشنائی ہو گئی یعنی میں نے فقراء کے قریب تر ہو کر اپنا حال فقر سنوار لیا ہے۔

زخا لِ خویسِش نتوان گفتگو کرو

بہر حال بخوانی با تحیات

ترجمہ: میں اپنے حال کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا لیکن تو یہ شفقت بھرے سبق
تا حیات پڑھتا رہ۔

مدہ از دست شرع مصطفیٰ را

کز این رہ میشود حاصل کمالات

ترجمہ: اے دوست تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہاتھ سے نہ جانے دے اس
پر کار بند رہ کیونکہ یہ وہ راستہ ہے جو کمالات تک لے جاتا ہے۔

مگر مہرِ قضا افروز عالم

ز نورِ تست روشن وجہ در ذات

ترجمہ: شاید کہ یہ دنیا قضا و قدر کے سورج کی وجہ سے روشن ہے لیکن حقیقت یہ ہے
کہ بندے کا اصل آپ کے نورِ جمال سے روشن ہے۔

بصد محنت شدم واقف ازیں حال

دل من نیست قادر بر محالات

ترجمہ: میں اس حال سے بے حد و بیشمار محنت کے بعد آشنا و واقف ہوا۔ لیکن میرا
دل بے حقیقت باتوں پر قدرت نہیں رکھتا۔

بزن نغمہ نیازِ غم بصد ناز

کہ یابم مست دہم رقصانہ حالات

ترجمہ: اے دوست تو بڑے ناز سے غم کے نیاز کا نغمہ یا گیت گائے جا کیونکہ مجھے
مستی کا حال اور رقص کی صورت حاصل ہو گئی ہے۔

گناہے کردئے صابر یقین دان

بجز توبہ دگر نبود مکافات

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا یقین کر لے کہ میں نے گناہ کئے اور گناہ کی
حالت کے حال کی مکافات سوائے توبہ کے کوئی نہیں ہے۔

☆.....☆.....☆.....

رُخِ خُوبِ تُو رُو نِقِ قَمَرِ اسْت

لِبِ لَعْلِ تُو غِیْرِتِ شِکْرِ سْت

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرے کی رونق اور حسن کی وجہ سے چاند پر رونق
ہے اور چاند بھی تیرے لبوں کی رنگت پر رشک کرتا ہے۔

بہر وصل تو از سر سودا

دل من همچو مہر در بدر ست

ترجمہ: اے محبوب تیرے وصل یا ملاقات کے سودا کے حال نے میرے دل کو ایسا
آوارہ کر دیا ہے جیسے سورج کی روشنی گھر گھر میں ہوتی ہے ایسے ہی میں ہر
جگہ تیرے لئے سرگرداں ہوں۔

ہر کہ در گنج عشق شاد نشد

از غم و درد عشق بیخبر ست

ترجمہ: جو کوئی عشق کا خزانہ پا کر خوش نہ ہوا تو وہ گویا عشق کے غم اور درد سے بے خبر ہے۔

رہ نیابد ببزم جان بازان

ہر کہ از درد عشق نوحہ گرسٹ

ترجمہ: وہ بندہ جانباڑوں کی محفل کا راستہ نہیں پاسکتا جو عشق کے درد کا نوحہ گریا ماتم

کرنے والا ہے۔

میدہد آنچه خواہد از سر لطف

آنکہ از درد دل شکستہ تراست

ترجمہ: وہ جو اپنا دل توڑ بیٹھا اور اُسے دردِ دل کی مرض لگی ہے۔ وہ نہایت مہربانی

سے جو چاہے دے دیتا ہے۔ یعنی جن کے دل ٹوٹ جائیں وہ ہر چیز سے

بیزار ہو جاتے ہیں۔ انہیں کوئی چیز پیاری نہیں رہتی۔

تونہ واقف از حقیقت عشق

جانب عشق درد راہبر است

ترجمہ: اے دوست تو عشق کی حقیقت سے ہرگز واقف و آشنا نہیں ہے کیونکہ عشق کی

جانب جانے کو دردِ رہبر رہتا ہے۔

گاہ خند گہے بگرید زار

دل عشاق راہمین ہنر است

ترجمہ: عاشق کبھی تو ہنس پڑتے ہیں اور کبھی زار و قطار رونے لگتے ہیں عاشق لوگوں کے دل کو ایسے ہنر معلوم ہیں۔

از شب ہجر تو ندارم غم

بخیال تو شام من سر است

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری جدائی کی رات کا کوئی غم نہیں رکھتا ہوں کیونکہ تیرے خیال میں ڈوب کر میری شام صبح ہو جاتی ہے میں ہر لمحہ تیری جدائی کے غم میں بسر کرتا ہوں شام سے صبح تک تیرا خیال رہتا ہے۔

مکشاعقدہ ہائے درد مرا

بوئ مرہم بزخم من ضرر است

ترجمہ: اے میرے محبوب! میرے درد کے مشکل حال کو مت کھول اور حل کر بلکہ میرے زخموں کیلئے مرہم کی بوجہ نقصان دینے والی ہے۔

کن فراموش صابر از دل خود

نیک و بد ہرچہ ہست در گذر ہست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دل سے سب کچھ بھول جا اور انہیں نکال دے جو بھی نیک و بد خیال تیرے دل میں آئے نکال دے گزرا سو گزرا۔

اندر دل ما بجز خدا نیست

از منظر دل خدا جدا نیست

ترجمہ: اے دوست یہ سن لے کہ ہمارے دل میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں ہے اور ہمارے دل کے منظر سے خدا جدا نہیں یعنی ہمارے دل میں محبت الہی کے سوا کچھ جاگزیں نہیں ہے۔

فرمود لطف نَحْنُ أَقْرَبُ

در حکم خدائے ما خطا نیست

ترجمہ: اے بندہ یہ بات سن لے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت لطف و مہربانی سے بندے کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ ہم شاہرگ سے بھی زیادہ بندے کے قریب ہیں تو یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان میں کوئی کسر نہیں یقیناً اللہ ہر لحظہ بندہ کے پاس رہتا ہے مگر بندہ اس سے غافل ہے۔

از ما بطلب ہر آنچه داریم

در ہستی من بجز بقا نیست

ترجمہ: اے دوست مانگ لے جو چاہتا ہے مانگ لے جو کچھ ہمارے پاس ہے کیونکہ ہماری ذات میں سوائے بقا کے کچھ نہیں ہمارے پاس فنا نام کی کوئی شے نہیں بقا ہے بقا مانگ لے۔

در روزِ ازل آسنت گفتمند

گفتیم بلے غیر بلا نیست

ترجمہ: اے بندے یاد کر کہ اللہ نے تجھے پیدا فرمایا تو تجھ سے پوچھا تھا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو بندے کی رُوح نے عرض کیا اے اللہ یقین سے کہتا ہوں کہ تو میرا رب ہے بندے نے مثبت میں جواب دیا اور کہا مجھے کوئی غم اور فکر ہرگز نہیں کیونکہ تو میرا رب ہے۔

در پیکر فانیم نظر کن

جز ماغم و درد آشنا نیست

ترجمہ: اے بندے اپنے پیکر میں نگاہ کر اور اپنے رب کو تلاش کر کیونکہ تیرے پیکر میں اللہ کی ذات کی بقا ہے لیکن ہم انسان ایسے ہیں کہ اس حال کے ہوتے ہوئے بھی غم و درد کے سوا کچھ نہیں پاتے۔

این دل کہ درون سینہ دارم

جز باغم و درد آشنا نیست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ یہ دل جو ہم اپنے سینہ میں رکھتے ہیں سوائے درد و غم کے اور کچھ نہیں جانتا اسے ہر لحظہ یا آخرت کا غم یا دنیا کے غموں سے نجات نہیں ہے۔

در هر دو جہاں بجان پاکت

جز صابر تو ترا گدا نیست

ترجمہ: اے بندے تیری جان اللہ نے پیدا فرمائی وہ پاک ہے کیونکہ خود اللہ نے اسے

بنایا ہے تجھے دونوں جہاں میں جانِ پاک رکھا۔ لیکن اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو تو
ہر لحظہ گداگروں کی مثل ہے۔ اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تجھ سا دونوں جہاں میں
مانگنے والا کوئی نہیں ہے۔



بیخبر از خویش شود زہر چہ مست

زانکہ توئی محرم سرّ السّمت

ترجمہ: اے دوست! سن لے جو کوئی ہر چیز سے مست ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ سے
بے خود ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ تو تو اللہ کے اس راز سے آشنا ہے جو اللہ نے
فرمایا تھا کون ہے تیرا رب؟ تو بندے نے اللہ کے روبرو کہا تھا کہ تو میرا رب
ہے بندے اس امر کے راز سے بھی تو آگاہ ہے۔

طالب مائی اگر از صدق دل

درد مراد زود بیاد رب است

ترجمہ: اے بندے جو تو موت کا طالب ہے اور صدق دل سے یہ مانگے تو ہمیں درد ہوتا
ہے رب کی یاد میں میرا درد ہے یعنی میں اپنے رب کو ہر درد و غم میں یاد کرتا ہوں۔

خاک صفت باش اگر عاشقی

راہ نیابد بر ما خود پرست

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں عشق و محبت ہے تو خاک ہو کر رہ جا کیونکہ
ہمارے ہاں خود پرستوں اور تکبر کرنے والوں کو راہ نہیں ملتی ہے اللہ کی ذات
کے طالب متکبر لوگ نہیں ہو سکتے۔

رہ بسلامت نہ برو ہیچ کس

زانکہ کس از نفس پرستی ترست

ترجمہ: اے بندے اُس آدمی کو سلامتی کا رستہ نہ ملا جو نفس پرست رہا اور اُس کا دل

اس سوچ میں رہا کیونکہ سلامتی تو خاکساری میں ہے نہ کہ اترانے اور بڑائی

اپنانے میں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ”فقر میرا

فخر ہے“ پس خاکساری میں بڑائی ملتی ہے۔

می نتوان وید رخ خوب تر

طلعت رویت رہ نظارہ بست

ترجمہ: اے دوست! حسین چہرہ کا جمال نہیں دیکھا جاسکتا ہے لیکن تیرے حُسن کے

جمال نے مجھے دوسرے سارے نظارے دیکھنے سے ہٹا دیا۔

ایدل اگر عاشقی از رو صدق

نیستی آورکہ شوی جملہ هست

ترجمہ: اے دل اگر تو کسی سے عشق کرتا ہے اور سچا عشق رکھتا ہے تو ٹھیک اور اگر

صدق و صفا نہیں تو تو کچھ بھی نہیں ہے۔

دل بسر کوئی تو مستی نمود

غمزنہ شوخ تو سر دل شکست

ترجمہ: اے محبوب میرے دل نے تیرے کوچہ میں آکر مستی اختیار کی اور مست ہو

گیا۔ گویا تیری آنکھ کا اشارہ ایسا تھا کہ میرا دل ٹوٹ کر رہ گیا میں تیرے ابرو
کے اشارہ پر دل ہار گیا اور آورہ دل ہو گیا۔

بادئہ از جام می ات خوردہ ام

مست شدم مست شدم مست مست

ترجمہ: اے دوست! میں نے تیری دید کی شراب کا ایک جام پیا ہے جس سے مجھے
مستی آگئی میں مست و مدہوش و بے ہوش ہو گیا۔

صابر شوریدہ بصد آرزو

کوہ صفت بر سر کویت نشست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اے محبوب تو نے شوریدہ و مست کر دیا ہے وہ اب تیری
گلی کے سرے پر پہاڑ کی مثل بے حس و حرکت بیٹھ رہا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

شراب وحدتِ جام شریعت

کشیدم من چومستانِ طریقت

ترجمہ: اے محبوب! وحدت کے شراب کا جام شریعت کا جام ہے۔ یعنی جو وحدت
کے قائل ہیں وہ شریعت کے احکام پر ہیں۔ میں نے یہ شراب کا جام ایسے
پی لیا ہے جیسے طریقت کے کار بند مست لوگ پیتے ہیں۔ یعنی طریقت اور
وحدت ایک ہی حوض کے جام ہیں۔

بہر سُوجوون نظر افتاد والہ

ندیدم من بجز سر حقیقت

ترجمہ: اے محبوب! اللہ گواہ جب میری نگاہ ہر طرف اٹھی تو میں نے سوائے حقیقت کے کچھ نہ پایا۔ یعنی مجھے شریعت پر کار بند ہونے پر ہر طرف حقیقت ہی حقیقت نظر پڑی۔

بسر لامکان از نفس ہستی

رہے یابی بسودائے محبت

ترجمہ: اے دوست! تو اپنی ذات میں سے ہی لامکان کا راستہ پاسکتا ہے وہ راستہ یقیناً محبت کا سودا ہے۔ اگر محبت ہوگی تو نفس کے ذریعہ اپنی ذات میں مقام لامکان پالے گا۔

اگر عاصی و گرناجی ست بگذر

مکن باہیچکس زین رہ ملامت

ترجمہ: اگر تو گنہگار ہے یا بے دین ہے جو بھی ہے سارے افکار چھوڑ دے۔ میں ایک بات کہوں گا کہ کسی کو کوئی ملامت نہ کر کسی کی بُرائی مت بیان کر یا اُس کے لئے بُرائی نہ بول۔

بفعل و حال قال مصطفیٰ باش

کہ ہست ایس پیشہ اہل سلامت

ترجمہ: اے بندے سُن تو اپنا ہر فعل اور اپنا حال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان

کے مطابق کر لے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ راہ ہی سلامتی پانے والوں کی راہ ہے۔ اسی میں سلامتی اور بھلائی ہے۔

بروز حشر می آید بکارت

زبد کردن ز کردار ندامت

ترجمہ: اے دوست! اگر تیرا ہر فعل اور حال سبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو گیا تو یہی کچھ تمہیں روزِ حشر کام آئے گا۔ کیونکہ یہ فعل اچھا ہے ورنہ بُرے کام کرنے سے اور بُرے کردار سے اُس دن شرمندگی ہوگی۔

چو صابر بیخبر از خویشتن شو

کہ تابیابی رہ کوئے خرامت

ترجمہ: اے بندے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل تو اپنے آپ کو کھول جا اپنی میں ختم کر لے تاکہ اُن کے آرام دہ کوچہ گلی کی راہ پر چل سکے۔ یعنی جو اپنی تکبر کی زبان بند کر لے اُسے اللہ اور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضری کی سعادت نصیب ہوگی۔

.....☆.....☆.....☆.....

کسی کہ عشق ندارد زبد گھر سنگ ست

بطالبان محبت ہمیشہ در جنگ است

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ جس دل میں عشق نہیں ہے وہ تو ایک بداصل پتھر ہے۔ انسان یا جاندار نہیں ہے محبت کرنے والے طالبوں سے اُسے ہمیشہ جنگ رہتی ہے۔

مرزا روز ازل تا ابد ہزاراں شکر

کہ دامن غم عشقت ہمیشہ در جنگ ست

ترجمہ: میں روزِ ازل سے آخر دن تک اللہ کا ہزاروں بار شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ تیرے

ساتھ جس کی محبت اور عشق ہو گیا لوگ اُس سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہا کرتے ہیں۔

ہزار جان برد از کف ببزم اہل دلان

بگوشِ دل شنواز ذوقِ نغمہ جنگ ست

ترجمہ: وہ اہل دل کی مجلس سے اُن کی ہتھیلی پر رکھی ہزاروں جانیں لے کر بھاگ گیا۔

اے دوست تُو دل کے کانوں سے شوق سے سُن لے کہ اُس کیلئے نغمہ یا گیت

ایک گرفت ہے جب وہ نغمہ الاپے تو سننے والے گرفت میں آجاتے ہیں۔

خیال می نرسد در حریم تو جانان

چگونہ وصل بیابم کہ راہ پُرسنگ ست

ترجمہ: اے میرے محبوب میرا خیال تیرے مقدس حرم تک نہیں پہنچ سکتا ہے میں کس

طرح تجھ سے مل سکتا ہوں کہ یہ راستہ سنگِ خار سے بھرا پڑا ہے۔

ز ظلم غمزئہ شوخت رہِ ملامت را

خدا پناہ دہد زان کسی کہ سرہنگ ست

ترجمہ: تیری شوخ نظر دید یا آنکھ کی دید پر بڑی ملامت ہوتی ہے لوگ ملامت

کرتے ہیں کہ تم کیا غلط کام کر رہے ہو۔ اللہ ایسے لوگوں سے بچائے کیونکہ

وہ لوگ تو ایسے ہیں جیسے سپاہی جو لوگوں کو بازار کھنے پر مامور ہوتے ہیں۔

کسی کہ نیست در ا جامہ پارہ از سر درد

چگونه جان بدہد زانکہ این گران سنگ ست

ترجمہ: وہ جس نے اس سر دردی میں اپنا جامہ پارہ پارہ نہ کر لیا ہو۔ تو وہ کیسے جان دے گا کیونکہ یہ کام یعنی کسی کو جان پیش کرنا دل پر پتھر باندھنے سے ہو سکتا ہے یہ عام آدمی کا عمل نہیں۔

نمیرسد ب کمالات عشق ای صابر

ہراں کسیکہ ز خواری عشق ورننگ ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ وہ بندہ عشق کی منزل میں کمالات کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ جس نے عشق میں پڑ کر ذلت و خواری اور اپنی عزت کو برباد نہ کیا ہو۔ گویا کہ عشق میں پڑنے والوں کی لوگ عزت و قدر نہیں کرتے انہیں دوسروں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ظہور عشق سر لامکانی ست

جمالِ حُسنِ نورِ جاودانی ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ عشق کا ظہور لامکان کا بھید ہے۔ کسی حسین کا دیدار نور جاودانہ ہے یعنی عشق کا میدان لامکان تک ہے اور کسی نیک حسین کا دیدار ہمیشہ کا نور پاتا ہے۔

اگر تو عاشقی نبشین بصد ذوق

بکنج غم متاعِ شادمانی ست

ترجمہ: اگر تجھے کسی کا عشق ہو گیا تو سینکڑوں ذوق و شوق سے بیٹھ جا کیونکہ غم کا کونہ

اختیار کر کے بیٹھ رہنا ہمیشہ کی خوشی بھرا سرمایہ پانا ہے سچی محبت ہمیشہ کی

سدا بہار دولت پانا ہے۔

انانیت نمی گنجد دران بزم

کہ بے ہستی درانجا زندگانی ست

ترجمہ: اُس کی بزم میں غرور و تکبر کرنا زیب نہیں دیتا ہے بلکہ اُن کی محفل میں تو بے

حیثیت ہو کر جانا ہی زندگی پانا ہے عشق کی بھاری منزل میں تکبر کرنا اور بڑا

بنا زندگی نہیں شرمندگی ہے پس عاجز بن جا۔

مراروئے غم و غربت بصد ذوق

بحق من کمالِ مہربانی ست

ترجمہ: مجھے اُن کی محفل میں جانا اور وہاں کا غم اٹھانا اور اجنبی پن میں رہنا ہزار بار

ذوق و شوق سے پسند ہے اُن کا مجھے اس حال میں قبول کر لینا اُن کی کمال

مہربانی اور احسانِ عظیم ہے۔

بجز حرفے نداند ہیچ مردے

کلامِ عاشقانِ دربی زبانی ست

ترجمہ: کسی کو کوئی حرف تک معلوم نہیں ہوتا یا کوئی ایک حرف بھی نہیں جانتا ہے

کیونکہ عاشقوں کا کلام تو معشوق و محبوب کے پاس بے زبان ہو جاتا ہے یعنی کوئی عاشق محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر لب کشائی نہیں کرتا۔ اُس کا کلام تو محبوب کی دید کرتے رہنا ہوتا ہے۔

نشانِ عاشقان ہرگز نیابی

نشانِ عاشقان در بے نشانی ست

ترجمہ: اے دوست تجھے عاشقوں کی نشانی اور پتہ ہرگز نہیں ملے گا۔ کیونکہ عاشقوں کی نشانی اُن کے لاپتہ ہونے میں ہے جیسے لامکان کو دیکھا نہیں جاسکتا ایسے ہی عاشقوں کے نشان کو لامکان کی مثل پاسکتے ہیں۔

بہ بحرِ فکرِ یکدم آشنا شو

کہ سیرم سر بسر بحرِ معافی ست

ترجمہ: اے دوست تو فکر کے سمندر سے فوراً آشنا ہو جا۔ یعنی عالمِ استغراق میں رہ کیونکہ میری سیر اور میرا سفر بحرِ معافی میں ہے جس نے سوچا اور انصاف کیا وہ مطلب پا گیا۔

بیاضابردگر صدقی تو

بکوئے دلبران راہِ نہانی ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور اس مطلب کو حاصل کر لے اگر تیرا صدق کامل ہے تو تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ محبوب لوگوں کی گلی کا راستہ پُر اسرار ہے۔

اُسے پانے کیلئے صدق و صفا کی صفت ہونا لازم ہے تب جا کر کسی محبوب کی
گلی کی راہ اختیار کی جاسکتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی کنی باحق کلامات

بخوان قرآن دین گیران مرادات

ترجمہ: اے دوست اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو قرآن پڑھ۔ اس
سے تجھے دین ملے گا اور بامراد ہوگا۔

بیا ازمن طلب مستی بے کیف

خراباتم خراباتم خراباتم

ترجمہ: اے دوست آ اور مجھ سے مستی حاصل کر اور وہ بھی بے کیف مستی ہے کیونکہ میرا
دل تو ویرانہ ہے ویرانہ اور صرف ویرانہ اس میں کوئی کیف و نشاط نہ ملے گا۔

زمن تو ہر چہ میخواہی بیابانی

کراماتم کراماتم کراماتم

ترجمہ: اے دوست میرے پاس آ اور جو تو چاہتا ہے حاصل کر لے کیونکہ میرا دل
کرامات کا خزانہ ہے کرامات کا خزانہ اس میں سوائے اس کے کچھ نہ ملے گا۔

شوم اندر زمین عشق پیدا

نباتاتم نباتاتم نباتاتم

ترجمہ: اے دوست میں عشق کی زمین میں پیدا ہوا ہوں میرا خمیر عشق ہے مجھ سے سراپا جو
نباتات پیدا ہوگی وہ بھی میرے جیسے ہی ہوگی پس آ اور مطلب حاصل کر لے۔

مرا دریا اب اگر خواہی

کمالاتم کمالاتم کمالات

ترجمہ: اے دوست اگر تو سلامتی کا خواہاں ہے تو مجھ سے ربط رکھ لے۔ تو سراپا سلامتی ہو جائے گا کیونکہ میرا وجود سراپا کمالات ہے کمالات کا خزانہ اور کمالات کا مخزن۔

نہان اسرار عشق آموز از من

خفیاتم خفیاتم خفیات

ترجمہ: اے دوست تو مجھ سے عشق کے اسرار نہانی آ کر سیکھ لے۔ کیونکہ میری ذات سراپا مخفی خزانہ ہے مخفی حال و قال اور مخفی اسرار سے میری ذات پُر ہے۔

تو غفارے بیامردان ز صابر

خطیاتم خطیاتم خطیات

ترجمہ: اے میرے اللہ تیری ذات غفور اور رحیم ہے تو مجھے معافی دے دے۔ میں تیرے در پر اپنا حال لے کر آیا ہوں میں سراپا خطا ہوں خطاؤں کا پتلا ہوں اور خطاوار ہوں معافی دے دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

شرابِ بیخودی خوردم ز جامت

فتادم از سرِ مستی بدامت

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیرے جامِ پیا لے سے بے خودی کی شراب نوش کی جس کی وجہ سے میرا سرمستی کی حالت میں تیرے دامن پر گر پڑا۔

بچوگانِ ارادت از سر ذوق

رہبوم از ہمہ گونے سلامت

ترجمہ: میں بڑے ذوق شوق سے ارادہ کر کے عقیدت سے چوگان کھیلا اور میں نے

یہ کھیل اور اس کا گیند سب سے چھین لیا یعنی عشق کے میدان میں میں نے

چوگان کھیلا اور بازی جیت گیا۔

اگر خواہی کمالِ عشق و مستی

مکن براہل زین رہ ملامت

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کے میدان میں کمال درجہ کی مستی چاہتا ہے تو اہل دل

پر ملامت کرنے کی عادت سے باز رہ کیونکہ عشق کی دنیا والوں پر طعن و

ملامت کرنا نااہل و بے شعور لوگوں کا کام ہے۔

کمالِ عشق رانیست انتہائے

مشو مغرور بر سرِ کرامت

ترجمہ: اے دوست عشق کی منزل میں کمال حاصل کرنے کی کوئی انتہا نہیں ہے پس

تجھے چاہیے کہ تو اپنے کرامت و عجیب حال پر مغرور نہ ہو۔ عشق کی واردات

ہر کسی کی دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور عجائب و کرامات بھی ایک

دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

اگر خواہی کہ گردی محرم عشق

دلت پُر کن ز سودائے محبت

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کے رموز سے آشنا ہو جائے تو اپنے دل

میں محبت کا سودا بھر لے تاکہ تو اس میدان میں آجائے اور پھر وارداتِ عشق

کے رموز کی آگاہی میں کوشاں ہو۔

بیابانی راہ در اہل سلامت

ز سر تا پا اگر گروی ندامت

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے اہل سلامت و عافیت کی محفل نصیب ہو جائے تو بہت

بہتر ہے اور اسے اپنی خوش بختی گردان تجھے سر سے پاؤں تک شرمندگی ہونی

چاہیے کیونکہ تُو نے یہ سعادت اہل سلامت کے وسیلہ سے حاصل کی۔

اگر ندامت بگوش صابرافتد

دل و جانرا فدا ساز بنامت

ترجمہ: اے دوست دہریاں اگر تیرا نام صابر رحمۃ اللہ علیہ کے کانوں میں پڑ جائے تو وہ تیرے

نام کی آواز پر اپنا دل اور جان قربان کرتا ہے وہ دل و جان سے تیرا جان نثار ہے۔

..... ☆..... ☆..... ☆.....

جلوۂ نورِ حقیقت بر رخ من ظاہر ست

شاہد ست و باطن ست و غائب مست و حاضر ست

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تری ذات کا جلوہ میرے چہرہ سے ظاہر ہے سچ یہ

ہے کہ تیری ذات شاہد ہے باطن میں موجود ہے غائب میں باقی ہے تو ہر جا حاضر و ناظر ہے۔

سِرِّ اشیارا اگر خواہی کہ بینی در جہاں

چشم دل بکشاد بنگر ہرچہ خواہی ظاہر ست

ترجمہ: اے دوست اگر تو موجوداتِ دنیا کے بھید سے آشنائی چاہتا ہے تو چل پھر کر

دُنیا دیکھ لے ﴿فیرونی الارض﴾ یعنی دنیا جہاں میں چل پھر کر دیکھ لے تو

اس منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے دل کی آنکھ کھول اور دیکھتا رہ جو کچھ تو

چاہتا ہے تو اُس سے شناسا ہو جائے گا۔

کے تو اند دید چشم غرہ نور وجہ او

تابشِ مہرِ رُخ او حُسن خود راسا ترست

ترجمہ: اے محبوب تیرے نور بھرے چہرہ کو جو چاند ماہ کے پہلے دن نکلتا ہے اُسے

کیسے آنکھ دیکھ سکتی ہے کیونکہ جب اُس کے حسین و جمیل چہرہ کی نورانیت کو

اُس کے حُسن نے خود چھپا رکھا ہے۔

روح قالب از صفاتِ ذاتِ حق دار و نشان

ہر کہ زین رہ منکرست آن رہ مریم آمرست

ترجمہ: اے بندے انسانی جسم میں روح اللہ تعالیٰ کی ذاتِ حق کا نشان ہے اور جو

اس سے انکار رکھتا ہے وہ گویا گستاخ مرد ہے۔

ہر کسی را جلوہ خود می نمایم مختلف

در ہمہ اشیاء شہود وحدت ما قادرست

ترجمہ: ہر جسم میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ مختلف صورت میں نظر پڑتا ہے اے بندے جان لے کہ ہر ایک شے میں اللہ کی وحدت کا نشان موجود ہے وہ ہم پر ہر امر میں قادر و با اختیار ہے۔

انچہ اندر لوح محفوظ ست می بینم عیان

کے شود پنہاں زمن در چشم من حق ناظرست

ترجمہ: جو کچھ بھی لوح محفوظ میں اللہ نے رکھا ہے میں اُسے واضح طور پر دیکھ لیتا ہوں یہ چیزیں کیسے مجھ سے پوشیدہ رہ سکتی ہیں وہ سب کچھ میری آنکھوں میں واضح نظر پڑ رہی ہیں۔

عاقبت واقف شود از سرّ حال ہر کسے

ہر کہ از شب تا سحر در گوئی عشقت ذاکرست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس وہ ذات ہے جو آخر ہر شے کے ہر بھید سے آشنا ہے جو کچھ تو یا میں جو بھی کہے اُس کا بیان اُس کے عشق سے بیان کیا جاتا ہے۔

در دلم عصیان ندارد راہ تا روز جزا

زانکہ دل را حق تعالیٰ حافظ ست و ناظرست

ترجمہ: میرے دل میں قیامت تک کوئی گناہ داخل ہونے کی راہ نہ پائے گا کیونکہ میرے دل کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اور وہ میرے دل کو دیکھتا ہے۔

گر بخواہی نورِ عرفان چشم دل را یار کن

مصدر سرّ الہی ہر دو عالم صابرست

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ تعالیٰ کے نور کا عرفان حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنے دل

کی آنکھ سے دوستی بنا لے کیونکہ صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے بھید و اسرار کا

منبع تیری ذات ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بده بادہ نواب از جام وحدت

شوم مست بیخود بہ بزم محبت

ترجمہ: اے میرے محبوب مجھے اپنے ہاتھ سے وحدت کے جام سے خالص شراب

پلا دے تاکہ میں محبت کی محفل میں بے خود اور مست ہو کر رہ جاؤں یعنی

میرے حال پر وحدت کے اثر سے حال و قال بدل جائیں۔

کمال از چہ حاصل شود در رہ دین

بیاض برو بر صراط شریعت

ترجمہ: دین کے راستہ میں کس چیز سے کمال حاصل ہو جائے پس تو مجھے یاد رکھ اور

شریعت کی راہ پر گامزن کر دے۔

ندارم نظر بر رخ ماہ و خورشید

منم شمع نور صفائی حقیقت

ترجمہ: میں چاند اور سورج پر نظر نہیں کرتا ہوں میں نور کی شمع ہوں اور حقیقت کی صفائی والا

اگر گوہر راز خواہی زمن خواہ

منم گوہر از کان نور نبوت

ترجمہ: اگر تجھے کسی گوہر یا موتی کی طلب ہے تو مجھ سے مانگ کیونکہ میں خود نبوت کے

نور کی کان کا موتی ہوں یعنی حسنی حسینی سید ہوں میں نبوت کے گھر سے پیدا ہوں۔

اگر يك رہ از تو نظر بر من افتدا

شوم در هر دو عالم ز اهل سعادت

ترجمہ: اگر ایک بار بھی آپ کی نگاہ کرم میرے جسم پر پڑ جائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو

میں دونوں جہاں میں خوش نصیب ہو جاؤں گا۔

مدہ خویش را در کفِ نفس بدکیش

مکن تا تو ہستی ظہورِ کرامت

ترجمہ: اے اللہ کے نیک و پارسا بندے اپنے آپ کو بد خصلت اور بد مذہب کے

حال میں نہ ملا۔ ایسا ہرگز نہ کر کیونکہ اگر تو میری سُنے گا تو یقیناً تجھ سے کرامات

کا ظہور ہوگا یعنی اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اولادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ہمیشہ اچھے حال میں ہونے پر کرامات ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

پشیمان شوا ز ہرچہ کردی بسودا

بنہ سربزانوے از ندامت

ترجمہ: اے بندے جو کچھ تُو نے سودایا وہم سے غلط کام کئے ہیں ان پر شرمندہ ہو اس

شرمندگی کے عالم میں اپنا سر شرم سے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر رو اور عاجزی کر۔

بریں عمر فانی مشو غرہ یکدم

کہ تاراه یابی بکنج غرامت

ترجمہ: اے بندے اپنی اس فنا ہونے والی زندگی پر مغرور نہ ہوتا کہ تجھے اپنے

نقصان کی تلافی کرنے کی راہ مل جائے اور تیری اپنی غلطیوں اور گناہ پر توبہ

کی قبولیت جلد مل جائے۔

یقین وان یقین دان چو صابر یقین دان

کہ نیست اندرین دہر جائے اقامت

ترجمہ: اے دوست تو یقین سے میری بات مان مجھ پر یقین کر اور صابر رحمۃ اللہ علیہ

کی مثل یقین والا ہو جا کیونکہ اس دنیا میں بے یقینی رکھنے والوں کیلئے کوئی

جائے پناہ نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عشق تو عیشِ شادمانی ماست

مایہ عمر جاودانی ماست

ترجمہ: اے محبوب تیرا عشق اور محبت ہماری ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی خوشی کا باعث اور وجہ

ہے اور تجھ سے پیار کا معاملہ ہماری ہمیشہ رہنے والی عمر کی خوشی کا باعث ہے۔

نتوان زیست بے سرکویت

باد کوئی تو زندگانی ماست

ترجمہ: اے محبوب تیری گلی میں بے ہوش ہو کر گر جانا زندگی نہیں ہے تیری سرپرستی

اور ہم پر شفقت بھری نگاہ رکھنا ہے ہماری زندگی کا موجب ہے۔

پردہ برافگن از رخ زیبا

گر ترا ذوق خونفشانے ماست

ترجمہ: اے محبوب دوست اپنے حسین و جمیل چہرہ انور سے پردہ ہٹا دے ہم تیرا

دیدار کر لیں اور گرتھے ہمارا خون بہانے کا ذوق و شوق ہے تو ازراہ مہربانی

اپنے رخ زیبا سے پردہ ہٹاتا کہ تو بھی راضی ہم بھی خوش۔

شب درد ترا چہ شرح و ہد

شور عشق تو یار جانی ماست

ترجمہ: اے محبوب ہماری وہ رات جو ہم دکھ درد میں بسر کر دیتے ہیں تجھے اُس کی

تفصیل اور مکمل کہانی کیا حال بتائے آپ سے عشق کا شور اور آوازہ ہماری

جان کا ساتھی ہے۔

بے عبادت شاہدت صابر

کز ازل بر تو مہربانی ماست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں آپ کا شاہد و گواہ ہے روزِ ازل سے تیرے

ساتھ محبت کرنا ہماری مہربانی کی دلیل ہے یعنی ہمارا تمہارا ساتھ ایک مہربانی

کا نشان ہے۔

ماہ و مہر از رُخ تو حیران ست

بر جمالِ تو حسن قربان ست

ترجمہ: اے محبوب تیرے چہرہ انور کے جمال پر چاند اور سورج بھی حیران ہیں وہ

تیرے جمال و حسن پر قربان ہوتے ہیں۔

در ہوائے رخ تو از سرِ درد

چشم من ہمچو ابر گریاں ست

ترجمہ: تیرے جمیل چہرہ سے ہو کر آنے والی ہوا میں درد کا ایک بھید پوشیدہ ہے اسی

وجہ سے میری آنکھ بادل کی مثل رو رہی ہے۔

بر سرِ کوئے تو روزِ ازل

دست ہر فرد و گریباں ست

ترجمہ: پہلے ہی روز سے تیری گلی کے کونہ پر پہنچتے ہی ہر کسی کا ہاتھ اپنے گریبان کو جاتا ہے

یعنی جو کوئی تیری گلی میں تیری دید کو گیا وہ تیرے حسن کی زنجیر کا اسیر ہو کر رہ گیا۔

گرد و از تاب روئے توئی تاب

گرچہ خورشید ماہ تابان است

ترجمہ: اے محبوب تیرے چہرہ کی آب و تاب سے ہر چیز میں تاب و جمال آ گیا

اگرچہ سورج جہاں کو تاباں کرتا ہے لیکن تیرے جمال و تاب سے جہاں میں

روشنی اور تابانی آئی۔

بر مرا دود کون می خندد

هر که در ملک داد سلطان ست

ترجمہ: جو کوئی انصاف کے ملک میں بادشاہ بنا بیٹھا ہے وہ بھی میرے خاندان پر ہنستا

ہے بھلا بتا وہ کون ہے؟

بحر عشق تو دردم جوشید

چشمہ ہایش جو آب حیوان ست

ترجمہ: اے محبوب میرے دل میں ترے عشق نے جوش مارا اُس سے آبِ یہ ان

جیسے چشمے پھوٹ نکلے ہیں۔ جن سے سیراب ہونے والے تاقیا۔ ت زندہ و

سلامت رہیں گے۔

هر چہ در کون وور مکان دیدم

جلوئہ نور ذات یزدان ست

ترجمہ: اے محبوب میں نے کون و مکان میں نگاہ ماری اور دیکھا مجھے ہر شے میں اللہ

تعالیٰ کی ذات پاک کا نور جلوہ مارتا نظر آتا ہے۔

ورہمہ کائنات از سر لطف

مظہر سر ذات ایشان ست

ترجمہ: اے محبوب اللہ کی ساری کائنات میں اُس کی ذات کا لطف و کرم کا بھید

موجود ہے اور ہر چیز میں مجھے اللہ کی ذاتِ اقدس کا راز نظر پڑا ہے۔

لذتِ درد کے دھند اورا

ہر کہ در آرزوئے درمان ست

ترجمہ: اے محبوب اُسے لذتِ درد کون دیتا ہے جو اپنے درد کے علاج کا آرزو مند

ہے جیسے دردِ عشق ہو وہ اُس کا علاج طلب نہیں کرتا اور جو طلب کرے اُسے

لذتِ درد کون دیتا ہے۔

دُشمنی ہائے کس ضرر نکند

ہر کرا لطف تو نگہبان ست

ترجمہ: اے دوست اُس بندے کو دشمنی سے کوئی ضرر و نقصان نہیں ہوتا ہے جس پر

تیری شفقت نگران اور پاسبان ہو اُس پر دشمن حاوی نہیں ہو سکتا۔

از کمالات احمد و محمود

ذات پاک تو چون سلیمان ست

ترجمہ: اے محبوب احمد و محمود صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و احسانات کی بدولت تیری ذات

پاک حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثل تا جدار ہو گئی ہے۔

رحم بر حالِ او بکن یارب

صابر از کردہا پشیمان ست

ترجمہ: اے اللہ اُس بندے پر اپنا رحم و کرم فرما دے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے اعمال کی

وجہ سے پریشان و شرمندہ ہے۔

ہر کس کہ درین جہان فانی ست

در بحر محیط زندگانی ست

ترجمہ: اے بندے سُن لے یہ دُنیا فانی ہے جہاں فانی ہے ہر جاندار جسے زندگی ملی ہے فانی ہے یہ جہاں فانی ہے

حالِ دلِ خود نمتیوان گفتم

در کشمکش و غم نہانی ست

ترجمہ: اے سننے والے سُن لے کہ اپنے دل کا حال کہا یا بیان نہیں کیا جاسکتا ہر کوئی کوشش میں ہے اور پوشیدہ غم میں ہے۔ یعنی اس دُنیا میں ہر کوئی مصروف ہے اور اُسے غم و الم نے گھیر رکھا ہے۔

کار تو بروز محشر آید

شائستگی کہ در جوانی ست

ترجمہ: اے بندے روزِ قیامت کو تیرے اعمال سامنے رکھے جائیں گے اور تیرے جوش و جوانی کی اچھائی تجھے دکھائی جائے گی یعنی قیامت کے روز اعمال کا محاسبہ ہوگا جو ان وہ ہوگا جس کے اعمال میں اچھائی ہوگی۔

گر نکتہ عشق را بخوابی

دانی کہ کلام بے زبان ست

ترجمہ: اے بندے اگر تو عشق کے نکتہ اور رمز کو پڑھ لے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ

کلام بے زبان ہے عشق میں بندہ اپنے محبوب کے سامنے نہیں بول سکتا
عاشق محبوب کے سامنے نہیں بولتے۔ اُن کی نظروں سے کلام ہوتا ہے پڑھا
اور پڑھایا جاتا ہے۔

از خویش نہاں نشین بخلوت

زین خلوتِ خاص لا مکانی ست

ترجمہ: میرا اللہ ہم سے پوشیدہ بیٹھا ہے وہ ہم میں ہم نشین ہے اُس کی خلوت خاص
اور لامکان ہے اللہ کی ذات ہم میں موجود ہے وہ ہم سے پوشیدہ ہے اُس کا
مقام لامکان ہے جسے کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

در من تو مجو نشان ہستی

نورِ دل ما زبئی نشانِ ست

ترجمہ: اے بندے میری ذات میں اُس ذات کی حقیقت تلاش نہ کر بلکہ ہمارے
دل میں جو نور ہے وہ اللہ کا ظہور و نشان ہے اُسے دیکھ اور اُس سے درس لے
تا کہ تو فہیم ہو جائے۔

در عالم کائنات ذات

یکسر ز نشان مہربانی ست

ترجمہ: اے بندے تیری ذات کا وجود اس عالم کائنات میں موجود ہے اور یہ نشانی
اور تیرا وجود اور ذات کا ہونا اُس کی خاص مہربانی سے ہے۔

صابر ز ازل بذات خوبت

با درد و غم تو یار جانی ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری ذات اصل اچھائی سے ہے جو روزِ ازل کو بنایا

گیا تھا اور تیرے دل میں درد اور غم تیری جان کا جز کئے گئے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

مکان من جہانِ لامکان ست

نمودم از ظہور بے نشان ست

ترجمہ: اے بندے سُن تیرا مکان جہانِ لامکان ہے تیری میری پیدائش بے نشان

ہے سورۂ دہر میں ارشادِ رب ہے کہ اے بندے ایک وقت وہ تھا کہ تیرا نام و

نشان بھی نہ تھا یہ بیان اُس حکم کی تفسیر ہے۔

بہر صورت کہ دیدم یافتم من

دل اندر غم عم اندر دل نہاں ست

ترجمہ: میں نے جدھر بھی نظر کی میں نے پایا کہ دل غموں میں پڑا ہے اور غم دل میں

پوشیدہ ہے یعنی بندہ کو دنیا میں کوئی ایسا نہ ملے گا جسے دُنیا یا عقبیٰ کا غم نہ لگا ہو ہر

دل میں غم لگا ہے۔

درین وحدت گر آئی عالم کون

تخم از جان و جان از تن عیان ست

ترجمہ: اگر بندہ اس عالم کون و مکان کو دیکھے تو اُسے ہر شے میں وحدت ملے گی یعنی

ہر شے میں واحد اللہ موجود ہے اِجان سے بندہ کی شناخت ہے اور جان کا

نشان بندے کا جسم ہے جو ظاہر ہے۔

بہارِ جملہ خوبانِ دو عالم

خزان اندر خزان اندر خزانست

ترجمہ: اے بندہ! اس دُنیا کے حسین چہرے اس دنیا میں ہی ہیں۔ جنہیں خزاں ہی

خزاں ہے اور ہر لحظہ خزاں اُن پر محیط ہے جس میں کوئی بہار نہیں یعنی دُنیا کے

خُسن اور حُسن کو خزاں اور زوال ہے۔

زہر راہی کہ رفتن یافتم من

رہ اہل سلامت بیکران است

ترجمہ: میں اس دنیا میں ہر راہ سے ہو کر چلا اور گیا اور آگے بڑھا مجھے یہی ملا کہ اہل

سلامت کا راستہ ہی سلامتی کا راستہ ہے اور جو اس راہ پر نہ چلے وہ سلامتی

سے دُور رہا۔ اُسے نقصان و زوال ہے۔

اگر چشم تَخدا بین است بنگر

ظہور ذاتِ وحدت بی نشان ست

ترجمہ: اے بندے! اگر تو اللہ کی نظر سے یا حق نگاہ سے دیکھے تو تجھے باور کرنا ہوگا کہ

ہر شے میں ذاتِ وحدت اللہ تعالیٰ کی پاک ذات موجود و مستور ہے اور وہ بے نشان ہے اور بے نشان اس لئے کہ تیری بصر میں اُسے دیکھنے کی صلاحیت یا عنصر نہیں اس لئے تو اُسے نہیں پاتا ہے جب کہ وہ موجود ہے۔

ز چشم غیر ذاتت در دو عالم

نہان ست و نہان ست و نہان ست

ترجمہ: اے بندے اللہ کی ذاتِ مقدس تیری آنکھوں سے پوشیدہ ہے تو اُسے اس جہاں میں نہیں دیکھ سکتا ہے وہ نہاں ہے وہ پوشیدہ ہے وہ چھپا ہوا ہے تیری نظر کا قصور ہے کہ وہ تجھے پوشیدہ معلوم ہوتا ہے وہ تیری آنکھ سے پوشیدہ ہے جب کہ وہ ظاہر و باہر ہے۔

ز صدق دل یقین در بستہ ام من

غم عشقت دوائے بیدلان ست

ترجمہ: میں نے نہایت کامل یقین سے یہ بات دل میں بٹھار رکھی ہے کہ تیرے عشق کا غم بے دل لوگوں کی دوا ہے وہ لوگ جن کے دل میں عشق الہی ہے وہ کسی اور پر دل نہیں لگاتے۔ اُن کی بیماری کا علاج اللہ کے عشق میں غم کرنا ہے۔

ترا خواہد کس و ناکس بصدراہ

دل صابر سرائے بیکساں ست

ترجمہ: اے محبوب تجھے ہر کوئی چاہے گا ہزار راہ سے ہو کر تیرے پاس آئے گا لیکن صابر رحمۃ اللہ علیہ کا دل تو صرف بے کس لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔

مدہ شراب محبت بمن بیا ایدوست

کنیم بھر سر موئے تو جان فدا ای دوست

ترجمہ: اے میرے پیارے مجھے اپنی محبت کی شراب نہ دے بلکہ آ اور میں تو تیرے

سر کے ہر بال پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔

نشستہ ام بسرِ کوئے تو بصد امید

کہ مہر روئے تو بنیم یکے بر آیدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تو تیری گلی میں سو امیدوں سے بیٹھا ہوں کہ مجھے تیرا

دیدار ہوگا۔ میں اس لئے بیٹھا ہوں کہ میں تیرا روشن چہرہ دیکھوں ایک بار

باہر آتا کہ میں تیرا دیدار کر لوں۔

بہ بندگی تو سر در نہادہ ام ز ازل

ترحمے بکن آخر برین گدا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تو اوّل روز سے ہی تیری غلامی میں اپنا سر جھکائے

بیٹھا ہوں۔ خد ارحم کھا اے دوست آخر کار تو اس گدا پر ترس و رحم کھا۔

رسم بکوئے وصالِ تو باہزاران ذوق

کہ لطف هست تو ماراست پیشوا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے تیرے وصل کیلئے اور تیری گلی میں تیرے دیدار

کیلئے ہزار بار شوق کا سوچا اور منصوبہ بنایا ہے پس اے محبوب تو ہمارے لئے

مہربانی ہے تو ہمارا پیشوا ہے اے مہربان تو ہمارا دوست ہے۔

ہزار جان و دل و دین کنم فدائے ہست

بہ بینوائے غنادارم و وفا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست میں ہزار جان و دل سے تیری ذات پر قربان ہوں میں اپنا دین بھی تجھ پر قربان کرتا ہوں میں بے نوا ہوں، میں کنگال ہوں مجھے مالدار کر دے مجھے اپنی وفا عطا کر دے اے دوست میں تیرا ساکھ ہوں۔

اگر نقاب کشائی زرخ دلم بہ بری

بملك حُسن نہ چوں تست دلربا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان اگر تو میرے دل سے پردہ ہٹا دے تو یہ تیری نیکی ہے کیونکہ حُسن کی دُنیا میں تجھ سا کوئی حسین نہیں ہے۔ اے میرے دلبر تو بڑا حسین ہے اے دوست مجھ پر یہ احسان کر دے۔

نمودہ بود جہان از وجود تو پیدا

تو خود بگو کہ جدائی زمن چرا ایدوست

ترجمہ: اے میرے رب یہ جہاں تیری ذات نے بنایا ہے اس جہاں کی تخلیق تیرا امر ہے تو خود ہی کہہ دے کہ تو مجھ سے جُدا ہے یہ جُدائی کیسی میں تیرا مخلوق تو میرا خالق مجھے اپنے سے جُدا نہ کر۔

نمیتوان بکسی لذتِ فراق تو گفتم

چہ راحت است بدل دروے دوا ایدوست

ترجمہ: اے دوست تیری جدائی کی لذت کا بیان کس سے کروں کیسے اور کس حال سے کروں میرے دل کے درد کو تیرے نام اور تیری ذات سے راحت و

آرام ہے تو میرے دل کے درد کی دوا ہے۔

من ارفناء فنائہ گشتہ ام چو تو یابی

کمالِ عشق تو دارد بدل بقا ایدوست

ترجمہ: میرے دوست اگرچہ مجھے فنا ہے اور فنا جب میں نے تجھے پالیا تو تیرے عشق کا کمال

یہ ہے۔ میرے دل کو تجھ سے بقا ہے تو مجھ پر مہربان ہو جا مہربان اے دوست۔

بشہر عشق تو با صد ہزار درد و بلا

چو من کسی نبود طالب جفا ایدوست

ترجمہ: میرے مہربان تیرے عشق و محبت کے شہر میں مجھ جیسے لاکھوں کروڑوں درد

اور بلا میں مبتلا پڑے ہیں مگر مجھ جیسا تیری جفا اور سختی کا طالب نہ ہوگا اے

مہربان دوست مجھ پر نگاہ فرما۔

توئی ز فکر و رائے جہاں و رائے جہان

تو خود بگو کہ بیابم ترا کجا ایدوست

ترجمہ: اے دوست تو میری سوچ ہے سارے جہاں کی سوچ اور فکر ہے تو خود مجھے بتا

دے کہ اے دوست میں تجھے کہاں تلاش کروں اور تجھے کہاں پاؤں۔

ہزار سجدہ کنم ہمچو صابر از سر ذوق

بیایا کہ توئی مظهر خدای دوست

ترجمہ: میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہزار بار سجدہ کرتا ہوں اور بڑے ذوق اور شوق

سے اے دوست آ جا آ جا تو اللہ کا مظہر اور نشان ہے۔

خداوندا بجز ذات تو کس نیست

بجز ذات تو کس فریاد رست نیست

ترجمہ: اے میرے رب اے میرے خالق تیری ذات کے سوا کوئی نہیں ہے جو

میری فریاد سن لے۔ تو میرا رب ہے پس میری فریاد اور عرض سن لے۔

مخواہ از ہر دو عالم جز غم عشق

ترا گنج غم سودا ش بس نیست

ترجمہ: اے دوست تو سوائے عشق کے غم کے دونوں جہاں میں اور کچھ نہ مانگ۔

پس دعا ہے کہ تجھے اُس کے سودا یا جنون کا خزانہ نصیب رہے اور اس کے سوا

میری کوئی تیرے لئے دعا نہیں ہے۔

ورین رہ پائے نہ برپوئ دلہا

ترا ہادی رہ بانگ جرس نیست

ترجمہ: اے دوست عشق کی راہ میں محبوب کے پیچھے چلتا ہے تو اُس کے پاؤں کے

نشان پر بھی پاؤں نہ رکھ یہ فعل بھی بے ادبی ہے تیرا تو اُس کے قدم کا نشان

رہبر ہے تجھے کسی آواز دینے والے نے رہبری نہیں کرنی تیرے محبوب کے

قدموں کے نشان تیرے رہبر ہیں۔

زبہر مسکن مرغ دل تو

بصدق ذوق و طرب کنج قفس نیست

ترجمہ: اے دوست ٹھکانے کیلئے تیرے دل کے مرغ کو نہایت صدق و صفا سے اور

بڑے ذوق و شوق سے نہایت طرب و طمطراق سے آشیانہ یا پنجرہ نہیں ملے گا
بلکہ اس مرغ کو اپنے قفس کیلئے محنت درکار ہوگی۔

دریس رہ جان نباید داد صابر

بکوئے دلبران رفتن ہوس نیست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اس راہِ عشق و محبت میں جان پیش نہ کی جائے بیشک وہ

جان پیش نہ کرے جسے محبوب کی گلی میں جانے کی تمنا نہ ہو۔

☆.....☆.....☆.....

بدہ ساقی شراب از خم وحدت

کہ کردم مست تا روز قیامت

ترجمہ: اے شراب پلانے والے ساقی مجھے وحدت کے مٹکا سے ایک جام شراب پلا

دے جو مجھے تا قیامت مست حال بنا دے۔

اگر یک جرعه یابم از لب تو

کنم من از سر مستی عبادت

ترجمہ: اے محبوب اگر تیرے ہونٹوں سے مجھے ایک گھونٹ شراب مل جائے تو

مست و سرشار ہو کر عبادت میں لگ جاؤں۔

بمستانِ خدا بات الہی

شوم ہمدوش و گردم ظل رحمت

ترجمہ: اللہ کے مست بندوں سے کلام بلاشبہ اُس سے ملا دیتی ہے مجھے پلاتا کہ میں

رحمتِ ربی کے سایہ تلے طواف کروں۔

ز شب تا صبح از ذوق مناجات

نشینم مست در کوئے ملامت

ترجمہ: میں عبادت کے ذوق و شوق میں ساری رات بسر کردوں۔ میں لوگوں کی

ملامت کا ہرگز فکر نہ کروں جب وہ مجھے تیری گلی میں دیکھ لیں۔

دل خود را چو مستان پاک گردان

کہ گردو مصدر سرّ محبت

ترجمہ: اے دوست مست لوگوں کی طرح اپنے دل کو بے نیاز اور بے فکر کر لے۔

تاکہ تجھے محبت کا بھید مل جائے۔

وضو کن از شراب خود فراموش

کہ گردی سر بسر نور حقیقت

ترجمہ: اے دوست اپنے آپ کو بخلا دینے والی شراب سے وضو کرتا کہ تو خود بھی

سراپا نور علی نور ہو جائے۔

ولاگر طور باشی نور گردی

اگر ہستی تو لایق در شریعت

ترجمہ: اے دل اگر تو طور بن جائے تو بلاشبہ تو نور ہو جائے۔ اگر تیری ذات میں

اچھائی ہے تو شریعت پر چل۔

بجائے بادہ خون دادن چہ لائق

چنین کردن بمانبود مروت

ترجمہ: شراب کی بجائے خون دینا کیا اچھا ہے؟ اور ایسا کرنا تو ہمارے نزدیک مروت اور مردانگی اور بہادری نہیں ہے۔

ترا بخشید صابر ایزد از لطف

کہ تو بر حال خود داری ندامت

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بڑی مہربانی سے بخش دیا جب کہ تو بذاتِ خود خودداری کے عالم میں شرمندہ ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دردِ عشق دلبر خوانخوارہ غمخوار من ست

شکرِ لہ تا قیامت درد غم یار من ست

ترجمہ: اے دوست میرا خون کرنے والے معشوق کے عشق کا درد بھی میرے لئے غم خوار ہو گیا ہے میں اس پر اللہ کا تا قیامت شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ اُس کی جدائی کے غم میرے دوست بن گئے ہیں۔

در میانِ بزمِ مہ رویاں بصدِ عرو شرف

بادشاہے دلبران از حسنِ دلدارِ من ست

ترجمہ: اے دوست! حسین لوگوں کی مجلس میں ہزار عزت و تکریم پائے ہوں میرا معشوق اپنے حُسن کے عالم میں حسین لوگوں کا بادشاہ ہے یعنی میرا محبوب تمام محبوبوں سے حُسن کی وجہ سے قابلِ عزت بنا ہے۔

کے تو اند برد در و در و تو از من کسے

پاسبان گنج عشقت چشم بیدار من ست

ترجمہ: اے محبوب تو کس لئے مجھ سے دُور ہی دُور چلا جا رہا ہے۔ جب کہ میری جاگتی ہوئی آنکھ تیرے عشق کے خزانے کی پاسبان ہے۔

کے کنم روسوے گلزار جہان تا زندہ ام

درد و غربت محبت غم جملہ گلزار من ست

ترجمہ: اے دوست میں جب تک زندہ ہوں کیسے اس دُنیا کے باغ سے روگردانی کر سکتا ہوں میرے باغ کے پودے درد پر دیس بے وطنی محبت اور غم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

من ندارم ہیچ عم از ہجر تو تارد زحشر

زانکہ اندر بیکسی ہجرت خریدار من ست

ترجمہ: اے دوست مجھے تا قیامت تیری جدائی کا کوئی غم نہ ہوگا اس لئے کہ بے کسی میں ہجرت میری خریدار ہے۔

در میان بزم مشتاقانِ بصد ذوق و طرب

جان برائے عشق تو دریافتن کار من ست

ترجمہ: میں مشتاق لوگوں کی مجلس میں ہزار ذوق و عیش سے رہ رہا ہوں تیرے عشق کیلئے جان کو پیش کرنا ہی میرا کام ہے۔

نیست حاجت همچو منصور از کفن برادر عشق

آہ ورد آلودائے عشق تو ہم دارمن ست

ترجمہ: عشق کی منزل میں کفن نہ لینا مثل منصور حلاج کے ضروری نہیں ہے افسوس

تیرے عشق میں آسودہ بندے میرے ہمنشین ہیں۔

گرنگریم خونِ دل در کوئی تو باشد عجب

بحر ہاھر سور وان از چشم خونبار من ست

ترجمہ: اگر ہم تیری گلی میں دل کا خون گرا ہوا دیکھیں تو عجیب بات ہے میرا خون

بہانے والی آنکھ سے ہر جانب خون کے سمندر رواں ہیں۔

گفت صابر با حریفان غم عشق بتان

ھرچہ خواهد از غم و غربت بباز ارمن ست

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) نے محبوب و معشوق لوگوں کے عشق کے غم کے حریفوں سے

پوچھا کہ دوستوں جو چیز تمہیں درکار ہے مثلاً غم و اذیت تو ایسا سامان میرے

بازار میں دستیاب ہے۔



در عالم ما کسی تو مانست

اندر دل ما بجز خدا نیست

ترجمہ: اے مہربان! یہ دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں تیرے جیسا ہمارے نزدیک کوئی

نہیں ہے اور ہمارے دل میں تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی نہیں ہے۔

سر حلقہ انبیاء مرسل

در دو جهان چو مصطفیٰ نیست

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کے حلقہ و دائرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سب کے سردار و تاجدار ہیں اور سچ یہ ہے کہ دونوں جہاں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے مثل کوئی نہیں ہے۔

از روزِ ازلِ بصد غم و درد

در حضرت او چو ماگدا نیست

ترجمہ: اے اللہ ہم روزِ ازل سے ہزاروں غم اور درد میں مبتلا ہیں اور حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہم جیسا کوئی مانگنے والا نہیں ہے۔

در ہستی ما اگر بجوئید

ہاں از سرو پا بجز وفا نیست

ترجمہ: اگر کوئی ہماری ذات میں کسی چیز کی کوئی تلاش کرے تو بلاشبہ ہم کہیں گے کہ

ہماری ذات میں سر تا پاؤں وفا کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اور انتوان شمر آدم

کو عاشق درد بے دو انیست

ترجمہ: اے بندے اے شوہر گز آدمی نہ شمار کر جس کو کسی کا عشق ہو اور اس عشق کے

درد میں مبتلا ہو اس کے درد کا کوئی علاج نہیں ہے۔

در خلوت او نہ بار یابد

هر کس کو بدرد آشنا نیست

ترجمہ: اے مہربان! جو اپنے محبوب سے خلوت اختیار کر لے اُسے کوئی غم اور بوجھ

باقی نہیں رہتے ہیں کیونکہ جسے درد سے آشنائی نہیں ہے وہ عاشق نہیں ہے۔

خواہ ز غمت جدا نگردم

ہیہات کہ در جہاں بقا نیست

ترجمہ: اے مہربان! اگر میں چاہوں کہ تیرے فراق کے غم کو دور کر دوں تو یہ کبھی بھی

ممکن نہیں ہے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس دُنیا میں کسی چیز کو بقا و قیام

نصیب نہیں ہے۔

صابر تو بساز باعم عشق

معشوق اگرچہ با وفا نیست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ یاد رکھ ہمیشہ ہمیشہ عشق کے غم سے رابطہ قائم رکھ یعنی تو

عشق کے غم میں جئے جا اگرچہ معشوق کے دل میں وفاداری نہیں ہے لیکن تو

اپنے حال عشق پر قائم رہ۔

..... ☆..... ☆..... ☆.....

نور چشمان من ظہور علی ست

مایہ جام من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست سُن کہ میری آنکھوں میں نور و بصیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کی ذات سے ہے میری ذات یا ہستی کے ظرف میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کی ذات سے ظہور ہے۔

از ازل تا ابد بروے یقین

جان جانان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے مہربان میں از روئے یقین و ایمان کہتا ہوں کہ ازل سے ابد تک میری

جان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا ظہور جاری و ساری ہے۔

تو نگہ دار یارب از آفات

زیب بستان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے اللہ تو میری ہر طرح کی آفات سے حفاظت فرمائے رکھ میرے قالب

کے باغ کی رونق اور زینت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

روز محشر اگر مرا پرسند

سر ایمان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے دوست اگر فرشتے مجھ سے حشر کے روز کچھ پوچھیں گے تو میں

بلا تکلف کہوں گا کہ میرے ایمان کا سر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

بخشش یارب مرا از لطف قدیم

نور برہان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے رب تو مجھے اپنی خاص رحمت اور کرم سے بخش دے میرے حال کی

دلیل اور ذات پر جو نور کی چادر ہے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے۔

بخدائے کہ خالقِ دلہاست

سرو سامانِ من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست سن! اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم وہ ذات ہی دلوں کو پیدا کرنے والی

ہے اور میری متاع کا سارا سرو سامان اور حقیقت بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کی ذات کا مظہر اور کرم ہے۔

در چمن زار گلشن احمد

گل و ریحان من ظہور علی ست

ترجمہ: حضرت احمد مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے باغ کے گل و گلزار میں جو گلاب و ریحان خوشبودار

پھول کھلے ہیں وہ سبھی کے سبھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا صدقہ ہیں۔

چشم غیر از کجا تواند دید

زیر و امان من ظہور علی ست

ترجمہ: کوئی بھی کسی آنکھ سے کیا اور کہاں دیکھے میرے زیر اور میرے امان میں جو کچھ

سونپا گیا ہے وہ سبھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کا عطیہ ہے میں کسی اور چیز

پر کیوں نظر کروں۔ میرے لئے آپ کی ذات امان بھی ہے اور احسان بھی۔

در گلستان مصطفیٰ دیدم

گل خندان من ظہور علی ست

ترجمہ: میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ میں مسکراتے پھول دیکھے۔

میرے من میں بھی وہی پھول مہکتا ہے یہ سبھی بہاریں حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کریمہ سے ہیں۔

نکنم سوئے مہر و ماہ نگاہ

شمع تابان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست میں ہرگز چاند اور سورج پر بھی نگاہ نہیں کرتا ہوں کیونکہ میرا من جو

روشن و منور ہے اس کا ظہور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات پاک سے ہے۔

تحت جان و فوادے صابر

گوہر کان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ میری جان میں اور میرے فائدے اور نفع میں جو کچھ

ظہور پذیر ہے اور جو کچھ موجود و تخلیق ہے یہ سبھی کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کی ذات مبارکہ کی برکت اور کرم سے ہے۔

☆.....☆.....☆.....

بدرِ عشق جانان میتوان ساخت

بدین رہ جان روشن میتوان ساخت

ترجمہ: اے دوست! محبوب کے عشق کے درد میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے اس راستہ پر

چل کر ایک روشن جان زندہ و باقی رہ سکتی ہے۔ اس کے بغیر گزارہ محال ہے۔

زکف بادہ زول مستی زسر ہوش

بہ لشکر گاہ مستان میتوان ساخت

ترجمہ: اے دوست اپنے محبوب کے ہاتھ سے شراب کا جام اور اس کے دل و نگاہ کی مستی

اور ہوشمند سر سبھی مجبب کا اٹاشہ ہیں۔ اگر عاشق کو یہ سامان حرب میسر آجائے تو

یقیناً وہ مست لوگوں کے میدان میں اتر سکتا ہے معشوق کو یہ سامان عاشق سے
مل جائے تو یہی اُس کی فتح اور نصرت اور مدعا و حیات اور مالِ غنیمت ہے۔

بصد ذوق و طرب جان زاہد از تو

بدست خود چو مستان باید انداخت

ترجمہ: اے محبوب میں ہزار ذوق و شوق اور خوشی سے تجھ سے یہ طلب کرتا ہوں اگر تو
مجھے نواز دے تو میں مست لوگوں کی مثل اپنے آپ کو تیری ذات پر نچھاور
اور قربان کرتا ہوں۔

کنم شور و شغب فریاد و افغان

زبھر دیدنت صد گونہ پردازت

ترجمہ: اے میرے محبوب میں بڑا شور غل فریاد اور آہ و زاری کرتا ہوں یہ بھی پریشانی
کے سامان صرف تیرے دیدار کی خاطر کرتا ہوں میں یہ بھی سو بار بھی تیرے
لئے برداشت کرنے پر راضی و راغب ہوں۔

چگونہ جان و دل پیشش ببازو

چو صابر را رہ دور نشناخت

ترجمہ: اے دوست سن! ذرا دیکھ اُس کی خدمت میں اپنی جان اور دل کیسے پیش و
قربان ہوں جب کہ وہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ جیسے قربان ہونے والے کو دور
سے شناخت نہیں کرتے ہیں محبوب تو وہ جو کسی کے دل و جان کو دور سے ہی
پہچان لے کہ یہ میرا ہے۔

مظہر سر خدا حضرت خوند کار ماست

مطلع نور خدا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! اللہ تعالیٰ کے راز کا مظہر یا واضح نشانی ہمارے مرشد ہمارے رہبر

ہیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نور کا ظہور ہیں اور ہمارے رہبر ہمارے دستگیر ہیں۔

ہرچہ بخواہ میدہد از رہ لطف بی طلب

مالک گنج بقا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! ہمارے آقا ہمیں نہایت احسان مندی سے بغیر مانگے عطا

کرتے ہیں اور جو مانگیں وہ بھی دیتے ہیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے

والے خزانہ سے بانٹنے والے ہمارے آقا و مرشد پاک ہیں۔

طلعت رویش مگر ہر دو جہان در گرفت

مہر صفت پر ضیاء حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! سنو آپ کا نورانی چہرہ دونوں جہاں میں ظاہر و مہربان ہے آپ کی

ذات بلاشبہ بے حد مہربان پُر نور اور رہبر ہے یہ ہیں میرے آقا میرے خواجہ۔

درہمہ اصحاب دین نزد خدا ذی کرم

واقف سر خدا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دوستو! میرے آقا اللہ تعالیٰ کی نہایت کریم ذات سے ہیں وہ دین حق کے

بڑے باوقار حیثیت ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کے جاننے والے ہمارے

خیر خواہ اور بڑے رہبر ہیں۔

نیست غم از روز حشر خاطر خود جمع دار

حامی روزِ جزا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دوستو! ہمارے آقا و ہادی کو روزِ قیامت کی ہولناکیوں کی کوئی فکر نہیں ہے

ہمارے آقا کو اُس روز بلاشبہ ہماری پریشانی اور فکر لاحق ہوگی۔

دیدئہ از چشم دل در صفِ مروانِ دین

دمبدم مصطفیٰ حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دین کے مرد لوگوں کے دل کی آنکھ روزِ قیامت بندوں کی تلاش اور فکر میں ہو

گی ہر لحظہ ہمارے ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق کی صفوں میں

اپنے پیروکاروں اور محبوں کی تلاش و فکر ہوگی۔

در ہمہ سگانِ عرش از کرم ذوالجلال

محرم اسرارِ ہا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: وہ اللہ کے عرشِ عظیم پر آرام کرنے والے اور عزت پانے والے لوگوں میں

ہیں۔ لوگوں کے بارے میں سوچنے اور فکر کرنے والے خیر خواہ ہمارے آقا

ہیں جنہیں اللہ نے اپنی حکمت و قدرت سے وہاں کے جملہ اسرار اور راز سے

آشنا کر رکھا ہے۔ انہیں وہاں اپنے غلاموں اور چاہنے والوں کی سوچ ہوگی۔

صابر گویدز صدق از دل و جان تا ابد

قبلہ ہر دوسرا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ صابر رضی اللہ عنہ یہ باتیں صدق و یقین سے کہتا ہے وہ

تادم آخردل و جان سے نثار اور قربان ہے نیز یہ کہ ہمارے پیشوا ہمارے

رہبر ہمارے قبلہ و احترام کا مقام ہمارے آقا کی ذاتِ ذوالکرام ہے۔

در عشق تو جاودان توان زیست

بادرد تو شادمان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی بسر کئے جاسکتا

ہوں اور تیرے درد میں ہمیشہ خوش خوش زندگی بسر کر سکتا ہوں۔

بنماریخ خویشتن زمانے

تا پیش تو کامران توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا ایک زمانہ تک تجھے دیکھ کر ہم

کامیاب زندگی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

از لطف نظر بحال من کن

در کوئی تو جان جان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے حال پر اپنی لطف و کرم کی نگاہ کر تیرے اس کرم

فرمائی کے بدلہ میں میری جان ہم تیری گلی میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

منصور صفت بذوق مستی

در پیش تو کامران توان زیست

ترجمہ: اے مہربان ہم مستی کے ذوق و شوق بھرے عالم میں منصور حلاج کی مثل رہ

سکتے ہیں اور ہم اس حال سے ہو کر آپ کی خدمت میں ایسی کامیاب زندگی

گزار سکتے ہیں۔

بیجان بھوائے وصل جانان

در زمرئہ عاشقان توان زیست

ترجمہ: ہم اپنے مہربان کی ملاقات کے خیال میں بے جان ہو کر گرے پڑے ہیں
ہم اپنے محبوب کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ ہم اُس کے عاشق لوگوں کی
صف اور اس زمرہ میں زندگی گزار سکتے ہیں۔

بیجان عزیز بردل و دین

در کوئی تو ہمچنان توان زیست

ترجمہ: اے مہربان جان ہم بے جان و بد حال ہو گئے ہم تیری گلی میں دل اور دین
ہار بیٹھے پس ہم اس حال میں بھی تیرے ہو کر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

در غم کدائے خیال رویت

شادان چو خیال جان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے پُر نور چہرہ کی دید کے خیال میں ہم ڈوبے ہوئے
ہیں اور تیری دید کا غم کدہ ہمیں پریشان کئے ہے لیکن تیری دید کا خیال ہمیں
خوش رکھتا ہے اور اس خوشی میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

بگذر و زجان عاریت ہان

درد ہر تو میہمان توان زیست

ترجمہ: اے مہربان ہماری جان اپنی نہیں رہی یہ تیری ہے ہم نے تو تجھ سے مستعار

لے لی ہے تیرا ہر درد ہمیں قبول ہے اور ہم درد کے مارے مہمان کی مثل
زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جان و دل و دین بباد دادہ

صابر بخدا نہاں تو ان زیست

ترجمہ: میرے مہربان ہم نے اپنی جان اور دل اور دین سبھی کچھ قربان کر دیئے۔
ہمارے پاس کچھ نہیں رہا۔ اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اب ہم چھپ چھپا کر
زندگی گزار سکتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

سو ختم از دردِ دلبرِ الفیثا

غمزئہ او مست و جان بر الفیثا

ترجمہ: اے میرے مہربان اور مددگار میں اپنے دلبر محبوب کی جدائی کے درد سے
جل گیا ہوں میری مدد کر میں اپنے محبوب کے ابرو کے اشارہ پر مست ہوں
اُن پر جان قربان ہے اے میرے مددگار میرے حال پر شفقت فرما۔

عالمی برہم شود اندر دمے

گر شود زلفِ تو ابتر الفیثا

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر تیری زلف گھل جائے اور بال بکھر جائیں تو
اُن کی دید پر سارا جہاں ایک دم میں ہی درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

از غم غربت بسوائے تو من

میکشم افتادہ بر در الغیث

ترجمہ: اے مہربان میں تیری جدائی کے غم میں بد حال ہو کر رہ گیا ہوں میں اس حال

میں بھی تیرے در پر گرا پڑا ہوں تو میرے حال پر شفقت اور رحم فرما رہ۔

روئے بنما تا شود تکسین دل

آتش سوزان ست در بر الغیث

ترجمہ: اے مہربان تو مجھے اپنے چہرہ انور کی زیارت کرا دے تاکہ میرے دل کو

تسکین اور راحت ملے تیرے گھر کی چوکھٹ کی دید سے میں دل جلا ہوں تو

مہربانی کر اور مجھ پر شفقت اور رحم فرما۔

از ہوائے روئے تو در کوئی تو

کردہ ام بس خاک بر سر الغیث

ترجمہ: اے مہربان میں تیری گلی میں تیری دید کو جاتا ہوں مجھے تیری دید نہیں بلکہ

تیرے چہرہ سے گزر کر آنے والی ہوا ملتی ہے جس نے میرے سر کو مٹی کر دیا

ہے میں اپنے سر پر خاک ڈال لیتا ہوں کیونکہ تیری دید تو میسر نہیں آتی اے

مہربان تو میرے حال پر شفقت کر اور کرم فرما ہو جا۔

کس ندیدم همچو تو دیدم بسی

نیست اندر هفت کشور الغیث

ترجمہ: اے مہربان محبوب میں نے تیرے جیسا کوئی بندہ نہیں دیکھا ہے میں نے تو

سات ملکوں میں تیرے مثل کوئی نہیں دیکھا ہے پس تو میرے حال پر مہربان
اور شفیق ہو جا اے مہربان۔

بے تو صابر دار دار سودائے تو

جائے گل آتش بہ بستر الفیاض

ترجمہ: اے مہربان تیرے سوا اور تیری فرقت میں میں تو بُرے حال میں ہو کر رہ گیا
ہوں کیونکہ میں تیرا سودائی ہوں میرے لئے تو پھولوں کا مقام بھی آگ کا
بستر ہو گیا ہے کیونکہ تو میرے پاس نہیں مجھے تو نہ پھول اچھے اور نہ نرم بستر
فائدہ مند ہے پس اے مہربان میرے حال میں میری مدد کرتا کہ میں خوش
حال اور خوش دم ہو جاؤں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداند از گنج خویشتن گنج

بدہ یک جلوئہ این صورت پنج

ترجمہ: اے میرے اللہ اپنے خزانہ رحمت سے مجھے خزانہ عطا فرما دے اور آپ اپنی ذات
کا واسطہ قبول کر کے مجھے پنجتن پاک کی شکل میں اپنا دیدار عطا فرما دے۔

گذشتہم از سرِ عرشِ معلیٰ

بگوشم تار سیدہ نغمہ خنج

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری رحمت سے پرواز کرتے عرشِ معلیٰ کے اوپر چلا

کیا۔ وہاں اس کی راہ میں میرے کانوں میں خوش آئند نغمہ پہنچا۔ میں نے
وہاں دل کو خوش کرنے والا نغمہ سنا۔

خداوند امرا در روز محشر

بنور عشق خود با دوست در سنج

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق مجھے اپنے کرم سے روز محشر کو اپنے عشق کے نور
سے آشنائی بخشنا جو میرے دل کو لبھاتی ہے۔

مرا راہ بہ بزم قدس صابر

شد ازیں من فرید الدین شکر گنج

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھ ناچیز صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اُس عالی مقام بزم کی راہ پر رکھ
کیونکہ میں اُس عالی قدر و مرتبت آقا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ
سے اِس بزم قدس میں چل کر آیا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ببزم درد کشان یافتم نشان صلاح

بکوہ پیر مفان دیدہ ام مکان صلاح

ترجمہ: اے مہربان سُن لے کہ میں نے اپنے دکھ درد میں شریک ہونے والوں کی
محفل میں نیکی اور مصلحت دیکھی اور پائی ہے اور میں نے مدہوش کر دینے
والی شراب کا جام دینے والے کے مکان میں مصلحت دیکھی ہے۔

زمان و مکان نبود در طریق سر میدان

برون زہر دو جہاں ست آن جہاں صلاح

ترجمہ: اللہ کے حضور جانے اور حاضر ہونے والے میدان کی راہ میں نہ زمان ہے

اور نہ مکان یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں کوئی زمان و مکان کا تصور ہی نہیں

ہے وہ مقام تو دونوں جہاں سے الگ جہاں ہے۔

فغان و درد عزیز تراہل دلان

بروز حشر بکار آیدت فغانِ صلاح

ترجمہ: اے اہل دل لوگو! آہ و فغان اور دردِ عشق کی حالت بہت بہتر ہے یہ یاد رکھئے

کہ آہ فغان جو نیکی کیلئے کی جائے اس میں مصلحت ہے اور یہ حال ہی روز

حشر کام کی چیز اور فائدہ دینے والی ہے۔

ز جام لعل لب دلبران شدم مدهوش

روم بعرش محبت بنرد بانِ صلاح

ترجمہ: اے دوستو! میں محبوب لوگوں کے اُس لب سے جو سُرخ جام پی لینے سے

ہوتے ہیں میں اُن کی اس صفت کے طفیل جو اُن میں ہے اس نیکی اور

شفقت کے صدقہ عالی مقام ہوا میں محبت کے عرش پر جا پہنچا ہوں۔ اس

بلندی کیلئے نیکی اور مصلحت ہی سیرمی ہے۔

بہ بند خویش نگہداشتم ز دولتِ عشق

ہوئے حرص کہ ہستند رہ زنانِ صلاح

ترجمہ: میں عشق کی دولت سے اپنے حال کی حفاظت کرتا ہوں جنہوں نے اپنے

آپ کو عورتوں کی حرص سے بچایا وہ مصلحت و نیکی پا گئے۔

ز چشمِ خویش بدیدم بصد ہزار نظر

ز عرشِ رفت مرا پیش کاروانِ صلاح

ترجمہ: میں نے اپنی آنکھوں سے ہزاروں نظروں کو دیکھا میں عرش سے بھی آگے

گیا۔ نیکی سکھانے اور نیکی کی راہ پر لانے والوں کی نیکی اور بھلائی کی بدولت

وہ میرے آگے آگے تھے۔

بدستِ نفسِ ہوا و ہوس مدہ دل را

زمن شنو تو اگر طالبی بیان صلاح

ترجمہ: اے دوست اپنے دل میں ہوا و ہوس کو ہرگز ہرگز جگہ نہ دے۔ میری یہ بات

سن لے کہ تو اگر نیکی کا طالب ہے تو تیرے لئے یہ بہتر ہے کہ تو اپنے نفس

سے لالچ اور حرص پرے کر دے۔

چو صابر از سر سودا بصد ہزاراں صدق

نہادہ ام سر سودا بر آستانِ صلاح

ترجمہ: اے دوست تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنے سر میں ہزار صدق و صفا رکھ لے کیونکہ

میں نے بھی نیکی کے آستانہ پر اپنی نظر لگا رکھی ہے جس میں صدق و صفا ہے۔

نشین در بزم سلطان مشائخ

کہ ذاتِ اوست ایمانِ مشائخ

ترجمہ: اے دوست حضرت سلطان مشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھ۔ کیونکہ اُن کی

ذاتِ اقدس مشائخ کا ایمان ہے۔

ظہور گنج شکر در رخِ اوست

ازین وجہ ست سلطان مشائخ

ترجمہ: اُن کے چہرہ انور پر حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نور کا ظہور ہے یہی وجہ ہے کہ

وہ سلطان مشائخ ہوئے ہیں۔

نظام الدین نظام الدین بگوئید

کہ یاد اوست سامانِ مشائخ

ترجمہ: لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ جناب کو حضرت نظام الدین نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے

پکارتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی دید اور یاد مشائخ کا سامان اور روپ ہے۔

تو نامش را درونِ دل نگہدار

کہ نامِ اوست در مانِ مشائخ

ترجمہ: اے میرے دوست و مہربان تو اُن کے نام گرامی کو اپنے دل میں رکھ لے۔

کیونکہ اُن کا نام تو مشائخ کا علاج ہے اور سکونِ مشائخ ہے۔

زمن بشنو نظام الدین چشتی

کہ هست اندر جہاں جاں مشائخ

ترجمہ: اے خواجہ نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے یہ بات سن لے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

ذات دُنیا جہاں میں مشائخ کی جان ہے۔

بخاکِ کوئی تو سر بر نہادم

کہ کوئے اوست بستانِ مشائخ

ترجمہ: اے میرے بھائی میں تیری گلی کی خاک میں اپنا سر بچھاتا ہوں کیونکہ میرے

خواجہ کی گلی تو مشائخ کا باغ ہے۔

چہ می پرسی زمن از سز پنہاں

منم صابر نگہبانِ مشائخ

ترجمہ: اے دوست مجھ سے کیا پوچھتا ہے کہ پوشیدہ راز کیا ہے میں صابر ہوں اور

مشائخ کے در پر خدمت گار۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز عشقت شد دلم مدهوش چوں باد

گھسی در جوش گہہ خاموش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان میرا دل تیرے عشق کی وجہ سے ہوا کی مثل مدهوش ہو گیا

ہے۔ اس دل کی یہ حالت کبھی بڑے پُر جوش حال میں ہوتی ہے اور کبھی ہوا

کی مثل پُر سکون و خاموش۔

ازان روزیکہ دیدم روئے خوبت

برفتہ از در من جوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان جس روز سے میں نے تیرے روشن چہرہ کو دیکھا ہے
میرے حال کا جوش ختم ہو گیا اور ہوا کی مثل تھم گیا اور مدہوش ہو گیا ہے۔

کرم ہائے کہ کردی در حق من

رسد از ہر طرف در گوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان وہ کرم اور مہربانی جو تو نے میرے حال پر کی ہے اُس کرم
نوازی کی آواز مجھے ہر جانب سے ہوا کی مثل سنائی دے رہی ہے۔

نمیدانم چرا با من چنیس کرد

نرفتہ از در من جوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نہیں جانتا ہوں کہ تو نے میرے حال پر یہ کرم کیوں
کر کمایا ہے تیرے احسان کی بدولت میرے دل کا جوش ختم نہیں ہو رہا جیسے
ہو اساکن نہیں ہوتی۔

بسوائے محبت ہمچو صابر

برائے وصل او نیکوش چون باد

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل محبت کے سودا میں ہو جا۔ اُس کے وصل کیلئے نیک
خصال ہو جا ایسے جیسے ہوا مہربان ہوتی ہے۔

جہاں از طلعتِ رویت سراسر نور میگردو

در کون اندر دو چشم من بیکدستور میگردو

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا یہ جہاں آپ کے پُر نور چہرہ کے دیدار سے نور ہو

جاتا ہے۔ میری دونوں آنکھیں اس دنیا میں تیرے دیدار سے ایک دستور یا

طریق بن جاتی ہیں۔

بینرم مانباشد حاجت بادہ بیابنگر

چنان مست از شراب نغمہ تیور میگردد

ترجمہ: ہماری بزم و مجلس میں شراب و شراب خوری کے قصے بیان کرنے کی ضرورت

نہیں ہوتی ہے اور اگر شراب کا بیان کیا جائے تو شراب جیسی مستی آجاتی ہے

اور چکور کے نغمہ کا سرور محفل پر چھا جاتا ہے۔

بیادر خلوتم یکدم اگر داری یقین بشنو

دل شوریدہ ات از درد و غم معمور میگردد

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے یقین ہے تو میری محفل کی تنہائی میں آ اور پھر سن کہ تیرا

شور کرنے والا دل درد و غم سے بھر جائے گا۔

اگر کفرست و گرایمان بدرگاہ کریم از صدق

ہر انچہ می بری آنجاہمہ منظور میگردد

ترجمہ: اے مہربان اگر تو صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا حال دل کفر کی حالت کا

یا ایمان بھرا لے کر حاضر ہو جائے تو دیکھ کہ وہاں جو کچھ تو وہاں لے جائے سارا
حال و قال منظور ہو جاتا ہے مگر صرف صدق والا حال اور قال مطلوب ہے۔

میفگن از رُخِ زیبا نقاب از روئے رعنائی

تجلائے مہ و خور پیش تو مستور میگردد

ترجمہ: اے میرے محبوب تو اپنے رُخِ انور سے نقاب ہٹا دے تاکہ تیرے حسین
چہرہ کا جمال بھی کوٹے۔ تیرے نقاب ہٹانے سے چاند کی تجلی اور سورج کا
جمال بھی تیرے حسن کے سامنے مٹ چکے جاتے ہیں۔

کجا یا بد کمال عشق بازی یافتن معنی

ہر آنکو خویش را خواہد ازین دور میگردد

ترجمہ: اے مہربان جو تیری ذات سے اپنے آپ کو دور کر لے وہ کب عشق بازی
کے کمال کو حاصل کر سکتا ہے۔

بریزاز جامِ رحمت آب تسکین بخش ہاں ورنہ

زسوز ہجر درد تو تنم تنور میگردد

ترجمہ: اے میرے اللہ اپنی رحمت کے جام سے میرے حال پر تسکین دینے والا پانی
انڈیل دے۔ ورنہ میرا حال تو تیرے ہجر کے درد کی وجہ سے تنور ہو کر رہ
جائے گا۔ یعنی میں جل جاؤں گا۔ میں بچ سکتا ہوں صرف تیرے رحمت کے
پانی کے پڑنے سے۔

غم و غربت مکن حاصل اگر خواہی وصال او

ہر آنکو خویش را خواہد ازین رہ دور میگردد

ترجمہ: اے دوست! اگر تو اُس کی ملاقات کا خواہش مند ہے تو اس ملاقات سے

تجھے نہ کوئی غم رہے گا اور نہ ہی تیرے حال پر اذیت آئے گی۔ مگر جو اس راہ

سے دُوری اختیار کرے اُسے یہ حال نہ ملے گا۔

اگر خواہی سر دیوانگی صابر بمانبشیں!!

ازیں رہ نفس شیطان عاقبت مقہور میگردد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو دیوانگی کا بھید اپناتا چاہتا ہے تو ہمارے ساتھ محفل

کر۔ کیونکہ انسان جو اچھائی سے بھاگے اُسے آخر کار شیطانی نفس کی راہ چلنا

ہوتا ہے اور اُس پر اللہ کا قہر آ کر رہتا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی محفل اللہ کے

اسرار کی محفل ہے اور شیطان کے پیروکاروں کیلئے غضب و قہر مقدر بنتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

بزم عشق بیباتاکہ برقرار کند

بصد ہزار تمنای دل نیاز کند

ترجمہ: اے مہربان آ آ اور بزم عشق میں آتا کہ تیرا یقین قرار پائے اور تیرا دل

لاکھوں بار دلی نیاز مندی حاصل کرے۔

زفرق تا بقدم جملہ گوشم از سر صدق

بزلف آن بت زیبا سخن دراز کند

ترجمہ: اے مہربان میں تو سر کی چوٹی سے قدم تک مکمل طور پر صدق و صفا والے کان

بن گیا ہوں۔ پس آ اور محبوب کی بات کر اور لمبی باتیں کہتا جا کیونکہ میرے

محبوب کی حسین زلف کی داستان کوئی ایک مفصل داستان ہے۔

زگریہ شب ہجران متاب سینہ گرم

بکنج غم دل مسکین خود گداز کند

ترجمہ: اے دوست اپنا سینہ محبوب کی جدائی کی راتوں میں زار زار رونے سے گرم نہ

کئے جا۔ بلکہ غم کے گوشہ میں اپنے مسکین دل کو جگہ دے تاکہ وہ اُسے یاد کرتا

رہے اور اُس کا تصور بندھا رہے۔

جہان جہان شود داز بیخودی فدا تا حشر

اگر زور و دل خویش نغمہ ساز کند

ترجمہ: تو اپنی بے خودی کے عالم پر تا حشر قربان ہو جا یہ تیرا جہاں ہے اگر تو اپنے دل

کے زور سے یہ کام کرے تو یہ دنیا میں ایک نغمہ ہو جائے۔

اگر کمال بخوائید از سر سودا

بگوش دلبر عنایت راز کند

ترجمہ: اگر تو اپنے جنون میں کمال درجہ کو چاہتا ہے تو تو دل کو لبھانے والے محبوب

کے راز و نیاز کی باتیں سنتا رہے۔

زبندگیِ دل محمود را فرانگرفت

نظر بجانب سرمایہ ایاز کند

ترجمہ: محمود کے دل کو بندگی سے فرار نہ حاصل ہوا۔ اس لئے اُس نے اپنے مہربان کی

جانب ہی جھکاؤ رکھا اور ایاز کے سرمایہ و مال کی جانب ہی ٹھکارا۔

متاع ہر دو جہاں گر طلب کند از ما

نظر بجانب الطاف کار ساز کند

ترجمہ: اے دوست اگر تو ہم سے دونوں جہاں کا مال و متاع چاہتا ہے تو تو اپنی

مہربانی کی نظر ہماری جانب رکھ۔

بسوئے کعبہ دل از کمال سحر نگاہ

ز شام تا بسحر ہمچو من نماز کند

ترجمہ: اے محبوب اپنے کمال درجہ کے جادو بھرے انداز سے میرے دل کے کعبہ پر

نگاہ کر اور شام سے صبح تک میری مثل نمازِ محبت ادا کئے جا۔

بغیر حق نتوانند یافت مقصد دل

بہ پیش حضرتِ دوستِ دل فراز کند

ترجمہ: بغیر حق و اچھائی کے دل کا مقصود حاصل نہیں کیا جاسکتا اس کیلئے اپنے

پیارے کے حضور دل بچھا دے۔

اگر حقیقت اشیامت بر شما ظاہر

بیرم هر که در آئید احتراز کند

ترجمہ: اگر تجھے چیزوں کی حقیقت نظر آجائے اور تجھ پر باطن ظاہر ہو جائے تو تو ہر ممکن یہ کوشش کر کہ تو جو حقیقت تجھے نظر آجائے اس کے بیان سے باز رہ کیونکہ جو ذات اصل کو دیکھ لے وہ اس کے بیان سے اس کو بے نقاب نہ کرے پردہ پوشی لازم ہے۔

خبر دهد بصابر بصد ہزار امید

سبک نگاہ بروئے گدا تو آز کند

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو لاکھوں امیدوں سے یہ خبر سنا دے کہ تو گدا کی جانب تیزی سے نگاہ کر مگر تو اُسے دکھ کی نگاہ سے نہ دیکھ تیرے دکھ میں لالچ نہ ہو جس لالچ سے اُسے دکھ ملے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بچوگان شریعت گوئی بر بود

زچوگان طریقت سوئے معبود

ترجمہ: اے دوست تو شریعت پر کار بند ہو کر جیت سکتا ہے تو کامیابی کا گیند حاصل کر سکتا ہے مگر یاد رکھ کہ طریقت کی پیروی کرنے سے تو اپنے معبود کی طرف منزل کو پاسکتا ہے۔

رسا نیدم بسر حدی طریقت

مرا زین حال شد تا جملہ مقصود

ترجمہ: میں طریقت کی حدود کے سروں تک جا پہنچا مجھے اس حال سے میرا دلی مقصود

اور مدعا حاصل ہو گیا۔

چو گشتم آگہہ از حال دل خویش

شدم از فرق تا پا جملہ محمود

ترجمہ: جب میں اپنے دل کی حالت اور حقیقت سے آگاہی حاصل کر گیا تو میں سر تا پاؤں

تک مکمل محمود ہو گیا۔ محمود سے مراد حمد کیا گیا بے حد تعریف کے لائق بن گیا۔

بی آذر بزم مستانِ خردمند

اگر خواہی مراد خوستان زدو

ترجمہ: اے مہربان آ عقل مند مست لوگوں کی محفل اختیار کر ان کی صحبت سے

مستفید ہوا اگر اپنے دلی مدعا کو جلد از جلد حاصل کرنا چاہتا ہے تو میرے اس

مشورہ کو قبول کر لے۔

زسرّ نفسِ بد کردار دستی

کہ آواز حکم حق گشت ست مردود

ترجمہ: اے دوست بد کردار نفسِ امارہ سے نجات حاصل کر۔ اُس کی مرضی پر نہ

چل۔ کیونکہ اُس نے اللہ کے حکم حق کو نہ سنا اُس کی پروا نہ کی۔ اس بناء پر

مردود ہوا جس نے نفسِ امارہ کی پیروی کی اُس نے حق کو نہ مانا لہذا وہ مردودِ
حق کے مقام کو پہنچ گیا۔

چہ حال ست این بایں سودا کہ واری

نبردہ ہیچکس از ذات او سود

ترجمہ: اے دوست جس کسی نے یہ خیال باندھ لیا۔ اُس کا اس کے سوا اور کیا حال
ہوا یعنی جس نے نفسِ امارہ کی مانی وہ خسارہ میں گیا۔ آج تک کسی نے فائدہ
نہ حاصل کیا جس نے نفسِ امارہ کی مان کر بسر کی۔

بیاصابر نشین برمسندِ عشق

ہر انچہ خواستی در تست موجود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور عشق کے تخت پر بیٹھ یعنی مہربان کی رہبری سے
عشقِ حق میں ڈوب جا۔ جو کچھ چاہتا ہے جو کچھ بنتا چاہتا ہے اس کیلئے تیرا
من سب کچھ رکھتا ہے جو چاہتا ہے ہو جائے گا اگر تو اچھا بنتا چاہتا ہے تو بھی
اچھائی کا عنصر تیرے حال میں ہے اور بُرائی کا مادہ بھی تیرے اندر ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دل در طلب راز نکوشد کہ نشد

در ہجر تو خونخوار نکوشد کہ نشد

ترجمہ: میرا دل راز معلوم کرنے یا راز کی طلب میں خوب پُر جوش ہوا یا نہ ہوا۔ یہ
خون پینے والا تیری جدائی میں کوشاں ہوا یا نہ ہوا۔

بیہوش فتاد این دل دیوانہ من

از مستی ہشیار نکوشد کہ نشد

ترجمہ: میرا دیوانہ دل بے ہوشی کے عالم میں ہو کر رہ گیا یہ مستی کے عالم سے بہتر
حال کی طرف ہوا یا نہ ہوا۔

در وادی عشق تو چوں موسیٰ بجہاں

دل طالب دیدار نکوشد کہ نشد

ترجمہ: تیرے عشق کی وادی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہو گیا۔ تیری دید کے
طالب کے دل میں تیرے دیدار کا ولولہ اٹھایا نہ اٹھا۔ میں تو مثل
موسیٰ علیہ السلام تیرا ہو کر رہ گیا ہوں۔

منصور صفت بدارِ غم میر کشید

جان محرم اسرار نکوشد کہ نشد

ترجمہ: میں منصور حلاج کی طرح تیرے غم میں مر گیا بتا کہ بھید کے علم رکھنے والے کی
جان ٹھیک ہوئی یا کہ نہیں ہم نے راز پایا اور تیرے فراق میں گھائل ہو گئے۔

رفت ست زدست دشمن جان عزیز

مادل شدگان کارنگوشد کہ نشد

ترجمہ: میری جان عزیز کا دشمن میرے ہاتھ سے نکل گیا ہم نیک و اچھے کام میں لگ
گئے یا نہ لگے۔ مگر ہم اپنے محبوب کو کھو کر افسوس کرتے ہیں۔

با ایس غم و اندوہ کہ دارد دل من

اندر دل دلداری نکوشد کہ نشد

ترجمہ: میرے دل میں انتہا درجہ کا غم اور دکھ ہے کیونکہ محبوب سے دور ہوں پتہ نہیں کہ

ہمارے محبوب کے دل کو یہ بات اچھی لگی یا بُری لگی لیکن ہم تو بے حد دکھی ہیں۔

صابر تو بگو شکر کہ در زیر فلک

باکج روشن نکوشد کہ نشد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو شکر یہ ادا کر اس دنیا میں کہ پتہ نہیں کہ ہماری ادا

انہیں پسند آئی یا آنا پسند ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہر کہ در عشق تو بیکام و زبان خواہد بود

جان او محرم اسرار نہان خواہد بود

ترجمہ: اے محبوب جو تیرے عشق میں ڈوب گیا اُس کی خواہش تو پوری ہوگی اُس

نے زبان پر تیرا عشق وارد کر لیا وہ سراپا تیرا ہوا گویا کہ اس کی جان پوشیدہ

بھید کے جاننے والی ہو جائے گی۔

واقف از سر خفیات نہان خواہد بود

ہر کہ در کوئے تو بے نام و نشان خواہد بود

ترجمہ: جو تیرے عشق میں ڈوب گیا اُس نے گویا نہایت پوشیدہ راز پالنے وہ پنہاں

اسرار سے واقف ہو گیا۔ جو تیرے کوچہ گلی میں گم ہوا وہ کامران و کامیاب ہوا۔

ہر کہ در کوئی تو چون خاک فتاد از غربت

بر فلک مہر صفت نور فشان خواهد بود

ترجمہ: جو پردیسی ہو کر تیری گلی میں خاک کی مثل گر گیا اس میں وہ آسمان پر نور فشاں
و تاباں سورج کی مثل ہو کر رہ گیا۔

می ندانم چہ شود عاقبت کارِ من

حالت خویش ندانم کہ چسان خواهد بود

ترجمہ: میں نہیں جانتا ہوں کہ آخر کار میرا انجام کیا ہوگا میں اپنی حالت کو نہیں جانتا
کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔

از ازل تابہ ابد چشم دلم ارسر ذوق

ہمچو نرگس بجمالت نگران خواهد بود

ترجمہ: شوق کے خیال و عزم سے میرے دل کی آنکھ پہلے دن سے آخر دن تک
نیری دید پر ایسے لگی ہے جیسے نرگس کا پھول تیرے حسن و جمال کی دید میں
اپنی آنکھ کھولے اور ہمہ تن چشم بنے دیکھ رہا ہے۔

صاحب جنت فردوس شود از سر خاک

ہر کہ خاک رہ آن سرورداں خواهد بود

ترجمہ: وہ بندہ جو تیرے درِ نواز پر جھک جائے وہ صاحب جنت فردوس کا مکین ہو

جاتا ہے جس نے بھی تیرے درِ بندہ نواز کے راستہ کی خاک لی وہ عظمت کی

حقیقت کو جانتا ہے۔

تاقیامت بسرا پردئہ و صلت نرسم

روز محشر ہمہ از شرح بیان خواہد بود

ترجمہ: اے میرے آقا میں قیامت تک تیرے گھر جو نہایت باپردہ ہے وہاں تک

میری رسائی نہیں ہو سکتی۔ میرا دل تیرے غم کے درد سے کیسے مُرد سکتا ہے۔

مشکلات کہ در الفاظ قراقم پیدا است

روز محشر ہمہ از شرح بیان خواہد بود

ترجمہ: وہ مشکلات جو لفظ قم کہنے میں برداشت کرنی پڑتی ہیں وہ تمام قیامت کے

دن تفصیل سے بیان ہو جائیں گی۔

صابر از درد و فراق آہ بکش تادم حشر

شعلہ آہ تو در کون و مکان خواہد بود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو دکھ درد اور جدائی کی تکلیف پا کر آہیں بھرا اور یہ عمل تادم

آخر کرتا رہ کیونکہ تیری آہوں کا شعلہ کون و مکان میں ایک دن رنگ لائے گا۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشقان از شراب غم مستند

در عشرت بدیگران بستند

ترجمہ: عاشق لوگ غم کے شراب میں ڈوبے مست و مدہوش ہیں اور دوسرے عیش و

عشرت میں پڑے ہیں۔

گفتگوے است اندرین معنی

از ازل تا ابد ہمین ہستند

ترجمہ: اس بارے میں یہ گفتگو ہے کہ وہ ازل سے ابد تک اسی حال و قال اور خیال میں غرق ہیں۔

عاشقان از کمالِ صدق یقین

ہمہ باوردِ دوست پیوستند

ترجمہ: عاشق لوگوں کی یہ حالت ہے کہ ان میں کمال درجہ کا صدق ہے وہ بھی اپنے دوست یا محبوب کے درد میں ڈوبے پڑے ہیں۔

عاشقان سوئے لامکان از عرش

ہمچو معنی ز لفظ برجستند

ترجمہ: عاشقوں کا قیام لامکان کی جانب عرش ہے ان کا یہ درجہ ایسے واضح ہے جیسے ان الفاظ کے معانی ہیں۔

لذتِ درد رانمیدانند

زاہدان از غمت تھی دستند

ترجمہ: زاہد لوگوں کو درد کی لذت معلوم نہیں ہے اور زاہد تیرے غم سے خالی اور دور ہیں۔

عارفانِ کمال حضرت تو

ہمچو صابر ز خویش بگستند

ترجمہ: اے خواجہ تیرے عارف جو اپنے مقام میں کمال پر فائز ہیں وہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنے آپ سے بھی گئے ہوئے ہیں۔

مستان رسید عید بیاران ندا کنید

باصد ہزار ذوق خدارا ثنا کنید

ترجمہ: اے دوستو! مست لوگوں کی عید آگئی تم اپنے دوستوں کو اس کیلئے پکارو۔

لاکھوں بار ذوق و شوق سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کئے جاؤ۔

عصیان نہماند در بدنم تا بروز حشر

شکرانہ خدائو رسول خدا کنید

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ بار شکر ادا کرتا ہوں اس میرے فعل کی برکت سے

میرے بدن پر کوئی گناہ تا قیامت نہ ہوگا پس تم اللہ تعالیٰ کا اور اس کے سچے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا شکر یہ ادا کرو۔

دربار گاہ حضرت حق زود تر رسید

خود رابہ بزم بادہ فروشان رہا کنید

ترجمہ: بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں جلد پہنچ سکتا ہے تمہیں چاہیے کہ تم شراب

بیچنے والوں کی محفل میں حاضری دیتے رہا کرو اس فعل سے آخر کار اللہ تعالیٰ

کی رحمت کا شرف مل جائے گا۔

آمد ندا بنگوش دل ماز سوی حق

دلہائے خویش را بدر ماگدا کنید

ترجمہ: دوستو! اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف سے ہمارے کانوں میں بابرکات کلمات

پہنچے ہیں پس تم اپنے دل کو ہمارے آستانہ کا گداگر بنا دو تا کہ تمہاری آخرت
سنور جائے۔

بامارسید در دو جہاں از سر نیاز
یکدم اگر ز صدق و صفا رو بمانید
ترجمہ: دوستو! ہم نے آقا کے در پر اپنا سر نیاز جھکا دیا تو دونوں جہاں کی سعادتیں
حاصل ہو گئیں یہ اسی صورت میں ممکن ہو جائے گا اگر تم صدق و صفا کو خیر باد
کہہ کر ہماری جانب جھک گئے۔

در بزم بادہ جان گراں کردہ ایدگر
تقصیر ہائے کردہ خود را قصا کنید
ترجمہ: اے دوستو! اگر تم نے شراب کی محفل میں شراب نوشی سے اپنی جان پر بے حد ظلم
کر لیا پس اب تم اپنے قصور کی قضا کرو یعنی بار بار شراب عشق کے جام پی لو۔
خواہد اگر قبول شود روزئہ و نماز
در کوئے مے فروش دو گانہ ادا کنید

ترجمہ: اے دوست اگر تم اپنے نماز و روزہ کی قبولیت کی تمنا و خواہش کرتے ہو تو ایسا کرو
کہ شراب فروشوں کی گلی میں جا کر ان کی شفقت پر شکرانہ کے دو نفل ادا کرو۔

ایے عارفان زبہر خدا از کمال لطف
برہان عشق را بدل ما عطا کنید
ترجمہ: اے عارف لوگو! خدا کیلئے نہایت لطف و احسان سے عشق کی دلیل کو ہمارے
دل کے ساتھ بدل لو تمہارے اس کام سے تم یقیناً بامراد ہو جاؤ گے۔

صابر کمال قرب دلت با خدا

رحمت بحال خستہ این بینوا کنید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیرے دل کو اللہ تعالیٰ سے نہایت قرب حاصل ہے پس تو اس بے یار و مددگار کی خستہ حالت پر شفقت کرتا کہ یہ بھی قرب حاصل کر لے اور اس کی حالت بہتر ہو جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشقان را درد تو شادی بود

بیدلان را لطف تو ہادی بود

ترجمہ: تیرا ذیادار عاشق لوگوں کی خوشی کا سبب ہو جاتا ہے اور بے دل لوگوں کیلئے تیری مہربانی رہنما ہو جاتی ہے۔

نیست لایق باچنین لطف و کرم

بردل من از تو بیدادی بود

ترجمہ: تیرا ایسا سلوک جس میں ایسا لطف و کرم تجھ سے واقع ہوتا ہے اگر تو ایسا کرے تو گویا تیرا ایسا کرنا میرے حال پر بے رحم ہونا ہے۔

نیست خط بر صفحہ رخسار تو

بہر ما ایس خط از روائے بود

ترجمہ: تیرے چہرہ انور پر جوانی کے آثار کے بال کوئی اصل حقیقت کے بال نہیں ہیں بلکہ یہ تیرے چہرہ پر جوانی کے بال تو تیرے منہ کو ڈھانپنے والی چادر ہیں۔

رہ نمی یابد بیزم ما کسے
 ہر کہہ بر خونِ تو فریاد سے بود
 ترجمہ: اُس بندے کو ہماری محفل میں آنے کا رستہ نہیں ملتا ہے جو تیرے خون کرنے
 پر فریاد کر کے آئے۔

شکر گویم صابر از روئے نیاز
 عشق در گوشِ دلم نالے بود
 ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ میں تو نیاز مندی کی رُو سے شکر گزار ہوں کیونکہ عشق
 نے میرے دل کے کان میں یہ آواز دے دی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداوند اسوالِ من مکن رد
 قبولش کن اگر نیک ست و گر ہد
 ترجمہ: اے میرے اللہ تیرے حضور میں ایک سوال کرتا ہوں تو اپنی رحمت سے
 اُسے رد نہ کر اے اللہ میرے اُس سوال یا آرزو کو قبول فرما خواہ وہ اچھا ہے یا
 بُرا سوال ہے۔

من از روز ازل امید وارم
 بدہ مار از گنجِ خویش بے حد
 ترجمہ: اے میرے اللہ میں تو روزِ اول سے ہی یہ امید کرتا ہوں کہ تو ہمیں خزانہ
 سے بے حد و حساب عطا کرے گا۔

من از تو هر چه میخوامم بدہ زود

بعزت ذاتِ پاکِ شاہِ احمد

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تجھ سے جو کچھ طلب کرتا ہوں وہ مجھے جلد عطا فرما دے اور یہ تیری عنایت و عطا حضرت احمد مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی پاک عزت و تکریم کے صدقہ ہو جائے۔

ازان ردِ قربِ حق ممتاز گشتیم

کہ ہستم عاشقِ دلِ محمد

ترجمہ: اے اللہ اس وجہ سے ہم تیرے قرب میں بڑی امتیازی اور عزت بھری جگہ پاتے ہیں کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے عاشق ہیں۔

خداوند از لطف و رحمتِ خود

بنہ ورسینہ من عشقِ سرمد

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے خصوصی لطف و کرم اور رحمت کو میرے سینہ میں رکھ اور وہ عشق جو ہمیشہ رہنے والا اور غیر فانی ہے وہ مجھے عطا کر دے۔

بدہ سرورہ سودائے خوبان

نمی یابی تو ملکِ عشقِ بے کد

ترجمہ: اے اللہ ہمیں نیک لوگوں کا سودائی بنا اور ان کی حضوری کا راستہ دکھلا مگر اے دوست تجھے عشق کے ملک کا راستہ بغیر مشکل نہیں ملے گا۔

بیابا صابر نظر کن بر دل ما

کہ دل از غیر حق گشتہ مجرد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور ہمارے دل پر نگاہ کر کیونکہ دل حق کو چھوڑ کر اکیلا

ہو کر رہ جاتا ہے یعنی دل میں حق ذات کا ڈیرا چاہیے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ماہ محرم رسید درد و الم تازہ شد

بر دل ہر انس و جان زخم ستم تازہ شد

ترجمہ: اے دوستو! محرم کا مہینہ آپہنچا اور اس ماہ میں ہمارے درد ورنج تازہ ہو گئے

اس میں نہ صرف ہمارے دل کو دکھ ہوا بلکہ اس ماہ کی آمد سے ہر انسان و ذی

روح کے دل پر ظلم کے زخم تازہ ہو گئے۔

تا کہ درین گوش من نام محرم رسید

بر دل شوریدہ من آتش غم تازہ شد

ترجمہ: جب میرے کان میں ماہ محرم کا نام پہنچا تو میرے شور کرنے والے دل میں غم

کی آگ تازہ ہو گئی ہے۔

از ازل ست تا ابد شور و فغان در جہان

از غم درد حسین شور الم تازہ شد

ترجمہ: دنیا میں یہ شور و آہ و بکا کا حال روزِ ازل سے قائم ہے لیکن حضرت امام

حسین رضی اللہ عنہ کے درد کے غم سے اس رنج و الم کا شور اور بھی تازہ ہو گیا ہے۔

بہر جمالش چناں پردہ بہ بستند ہاں

از قدم شاہ دین باغ ارم تازہ شد

ترجمہ: ضرور اُس ذات کے جمال کے لئے پردہ پوشی کی گئی ہے حضرت امام

حسین رضی اللہ عنہ جو اس دین حق کے بادشاہ ہیں اُن کی ذات کے صدقہ یہ باغ

ارم تازہ ہو کر رہ گیا ہے۔

گشت بصد تیغ کین یعنی یزید لعین

بر دل خونین دلان حزن قدم تازہ شد

ترجمہ: یزید لعین و پلید کے بغض اور عداوت کی ہزاروں تلواروں نے یہ کام کیا اُس

نے گویا دکھ بھرے دلوں پر تلوار چلا کر خون کیا اُس کے اس اقدام نے

سارے دکھ و غم تازہ کر دیئے۔

ہر کہ بہ حسین گریہ و زاری کند

بر سر او از خدا لطف و کرم تازہ شد

ترجمہ: جو کوئی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں گریہ و زاری کرتا ہے اس کے سر پر اللہ

تعالیٰ کا خاص لطف و کرم تازہ ہو جاتا ہے۔

صابر گوید زود و شب ہمہ شب شد بدرد

ماہ محرم زسید درد و الم تازہ شد

ترجمہ: صابر رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ محرم میں غم کی وجہ سے دن رات

اندھیرا ہو جاتا ہے اے دوستو! ماہ محرم آ پہنچا اور ہمارے سارے دکھ درد اور

رنج تازہ ہو گئے۔

در گلشنِ ما خزاں نہ گنجد

وصفش بسر زبان نہ گنجد

ترجمہ: اے دوست ہمارے باغ میں خزاں نہیں داخل ہو سکتی ہے اور ہمارے محبوب کی صفت کے بیان کو زبان کی گنجائش نہیں ہو سکتی ہے۔

ہر کس کہ بدل خیال تو بست

اونیز بہ لامکان نہ گنجد

ترجمہ: ہر کوئی جس کے دل میں تیرا خیال بندھ گیا وہ تو ایسا سرشار ہوا گویا وہ لامکان میں بھی نہیں سما سکتا۔

ہر کس کہ ترا شناخت در حشر

در حلقۂ عاشقان نہ گنجد

ترجمہ: اے میرے اللہ جس کسی نے تیری پہچان کر لی وہ حشر کے روز عاشق لوگوں کے حلقہ میں نہیں سما سکے گا۔

مرغے تو کہ کرد ورفس جا

در باغچہ جنان نہ گنجد

ترجمہ: اے اللہ وہ بندہ جو تیری ذات میں غرق ہو گیا وہ تو گویا جنتوں کے باغچے میں بھی خوشی سے سمانہ سکے گا۔

در هر دو جهان بصد لطافت

جز نام تو در جهان نہ گنجد

ترجمہ: وہ بندہ جو تیرے عشق میں غرق ہو کر تیرا ہو گیا وہ اس ہزار بار رحمت کی خوشی سے دونوں جہاں میں کامران ہوا کیونکہ تیرے نام کی بدولت وہ اس دنیا میں نہیں سا سکتا ہے۔

خاموش در آگر تو انسی

ور دیر فغان فغان نہ گنجد

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے تو اب خاموشی اختیار کر کے آ جا اگر آ سکتا ہے تو کیونکہ عبادت گاہ میں شور و غل کے ساتھ کوئی نہا نہیں سکتا ہے۔

در سینہ من ز دولت عشق

جز آہ شرر فشان نہ گنجد

ترجمہ: میرے سینہ میں عشق کی دولت ہے اس میں سوائے آہ و فغان جو آگ لگا دینے والی ہو اس کے سوا اس کی گنجائش نہیں ہے۔

بلبل بھوائے وصل رویت

در گلشن بوستان نہ گنجد

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرہ کی زیارت کی غرض سے باغ میں بلبل آتی ہے وہاں اُسے پھولوں پر دل لگانے کی گنجائش و ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

صابر تو کجارسی باین جسم

در بزم وصال جان نہ گنجد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اس جسم کے ساتھ کہاں پہنچ سکتا ہے کیونکہ وصل کی

بزم و محفل میں تو جان کی گنجائش تک نہیں ہوتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دل بے نور خود خبر ندارد

در دیدہ خود بصیر ندارد

ترجمہ: اے دوست سن کہ وہ دل جس میں نور نہ ہو۔ وہ اپنی خبر بھی نہیں رکھتا ہے کوئی

پیروں کا کیا خیال کرے۔ ایسے لوگوں کی اپنی نظر بھی دیکھنے کی قوت سے

خالی ہوتی ہے۔

در بست خدائے بیچگونم

چوں تو بجهان دگر ندارد

ترجمہ: اُس بندے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ جب کوئی

دوسروں کی حالت سے بے دھیان ہو کر سر پھیر لیتا ہے۔

عاشق بہوائے وصل رویت

در سینہ بجز شرر ندارد

ترجمہ: وہ عاشق جس کے دل میں تیرے وصل و دید کا خیال نہیں ہوتا۔ تو گویا ایسے

دل اور سینہ میں سوائے آگ کے کچھ دھرا نہیں ہوتا۔

در سینہ عاشقان جانباز

بر غمزه تو ضرر ندارد

ترجمہ: جان دینے والے عاشقوں کے سینہ میں تیرے معشوقانہ ادا کو کوئی ضرر نہیں آتا تیری معشوقانہ ادائیں عاشقوں کے سینہ میں کوئی نقصان نہیں دیتی ہیں بلکہ تیری ادائیں اُن کی خوشی کا سامان بن جاتی ہیں۔

عاشق کہہ بکوئے او قدم زد

جان و دل و وین مگر ندارد

ترجمہ: جو کوئی اس معشوق کی گلی میں قدم رکھتا ہے۔ وہ عاشق ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ اُس کی اپنی جان اپنا دل اور ایمان نہیں رہتا۔ وہ بہت کچھ ہار کر اُس کی اداؤں پر نثار ہو جاتا ہے۔

زاہد بفریب نفس بدکیش

از وردِ خدا اثار ندارد

ترجمہ: وہ زاہد جو اپنے بُرے نفس کی خاطر زہد اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کے فریب میں ہوتا ہے۔

صابر بجز از دیدہ غم

در عشق تو را ہر ندارد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ غم بھری آنکھوں کے سوا۔ عشق کی دنیا میں اور کوئی تیرا رہبر نہ ہوگا۔ یعنی عشق میں غم کے سوا کوئی اور ساتھی نہیں ہوتا۔ غم وہ ساتھی ہو جاتا ہے۔ جو ہمہ وقت ساتھ رہتا اور لئے پھرتا ہے۔

نگار از لطف چون بر من نظر کرد

من دیوانہ را دیوانہ تر کرد

ترجمہ: میرے محبوب نے جب مجھے دیکھا اور ایک نظر بھر دیکھا۔ تو اُس کی اس ادا

سے میں دیوانہ ہی نہ ہوا بلکہ مزید دیوانہ ہو کر رہ گیا۔

حریف من ز جام باده عشق

بیک جرعه جہانرا بیخرد کرد

ترجمہ: میرے حریف نے عشق کے شراب سے بھرے ایک پیالے سے ہی نہ صرف

بے خود کیا۔ بلکہ صرف ایک گھونٹ شراب پلانے سے سارے جہاں کو بے

خبر اور بے بس کر کے رکھ دیا۔

ہمہ حوران بسجدہ سر نہادند

شب بجننت چون گزر کرد

ترجمہ: میرے مہربان کی دید سے جنت کی حوروں نے اپنے سر سجدے میں رکھ

دیئے۔ یہ میرے مہربان کا حال ہے جب وہ ایک رات جنت سے سیر

کرتے کرتے گزرے۔

اگر ذوق وصال ما بدارید

زا بریدہ خون دل ببارید

ترجمہ: اے سامع اگر تو ہمارے وصل کا ذوق و شوق رکھتا ہے۔ تو اپنے دل کے خون

کی آنکھوں سے ہم پر بارش برسا دے۔

نہ بارید از شما بارید برما

بدست خود دل و جانرا سپارید

ترجمہ: یہ آنسوؤں کی بارش تم نے نہیں برسائی بلکہ یہ ہم پر برس پڑی ہے۔ ہم نے اپنے ہاتھ سے دل اور جان اُن کے سپرد کر دیئے ہیں۔

غم و غربت زما خواہید باران

ندارید اگر ندارید اگر ندارید

ترجمہ: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہم سے غم اور غربت برس کر ختم ہو جائے۔ تو ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں۔ تم نہیں کر سکتے۔ نہیں کر سکتے۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔

ہزاران تخم درد و غم زہر جنس

بصحرائے وجود من بکارید

ترجمہ: ہر قسم کے درد و غم کے بیج اور ہر جنس کے بیج میرے وجود کے صحرا میں اُگے ہوئے ہیں یا اس سے ہر قسم کا بیج تم حاصل کر سکتے ہو۔

ہزاران جان فدا سازیم دردم

اگر ر عاشقان مارا شمارید

ترجمہ: میری جان میں درد ہی درد ہیں ایسی درد بھری ہزاروں جانیں ہم فدا کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے عاشقوں کو شمار کر سکو تو ہم ان کیلئے یہ جانیں قربان کرنے پر راضی ہیں۔

بکن لہ جان صابر تو تماشا

دمی اورا بدست او سپارید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی پیاری جان تو تماشا کر یاد کیجھ کہ کیسے ہم اُس کے

ہاتھ میں ایک دم بھر کیلئے اپنے آپ کو سپرد کرتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

مراور کوئے دل برراہ داوند

در عشرت بروئ من کشادند

ترجمہ: انہوں نے مجھے اپنے محبوب کی گلی کی راہ کی رہبری کر دی۔ گویا کہ انہوں

نے میرے حال پر عیش و عشرت کو کشادہ اور وسیع کر دیا۔

غریبان سر کوئے تو از جان

درین محنت سرا بس نامرا دند

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری گلی کے سرے پر بیٹھنے والے غریب اپنی جان ہار چکے

ہیں۔ وہ گویا کہ اس دنیا کی مشقت بھری زندگی سے مایوس ہو کر رہ گئے۔

غلام حضرت عشق تو مستند

نخست زان سبب سربپا نہاوند

ترجمہ: اے محبوب تیرے عشق کے غلام تیرے اس کرم نوازی کے عمل پر مست ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پہلے اس سفر میں اپنا سارا زور اور جان کھپا دی ہے۔

چو در وحدت سرایت رہ نداوند

زردی بیخودی از پافتاوند

ترجمہ: جب انہیں تیری وحدت سرائی میں راہ نہ ملی۔ وہ اس وحدت کے فلسفہ کو نہ پا

سکے۔ تو گویا وہ اس بے خودی کے عالم میں اپنے پاؤں سے گر گئے۔

بکوائے عاشقان از ذوق وملت

ز شب تا صبح برپا ایستادند

ترجمہ: وہ عاشقوں کی گلی میں محبت کے ذوق اور اس کی لذت میں گہرے گہرے

پڑے رہے۔ انہوں نے یہ حالت رات کے آغاز سے صبح تک ایسے بسر کی

گویا وہ اپنے پاؤں پر کھڑے منتظر دید بے حس رہے۔

بمکتب خانہ رندان بیاجون

ہمہ در عشقاری اوستاوند

ترجمہ: اے مہربان تو رند لوگوں کی محفل میں سیکھنے کیلئے آ تو وہاں دیکھے گا کہ بھی لوگ

عشق بازی کیلئے پڑے ہیں۔

مقیمان حریمت از سر صدق

چو صابر بردر عشق تو شادند

ترجمہ: حرم محترم میں رہنے والوں کے حال میں صدق و صفا کا بھید ہے۔ پس تو بھی

صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ان کے عشق کے دروازہ پر شاد و خوش رہ۔

ای اہل دلان شما کجا ئید

در کوئے مغان دمے بیائید

ترجمہ: اے اہل دل لوگو تم کہاں ہو۔ ایک آدھ لمحہ کیلئے ان آتش پرستوں کے کوچہ گلی میں چلے آؤ۔

مستی بکنید ہ چو بادہ

از رشتہ دل گرہ کشائید

ترجمہ: اے اہل دل تم بھی شراب کی مثل مستی کے عالم میں ہو جاؤ۔ اور اپنے دل کی گرہ اور گانٹھ کو تھوڑے وقت کیلئے کھول دو۔

از حال دلم بکس چگوئید

گر بندہ خاصہ خدائید

ترجمہ: اے اہل دل میں اپنے دل کا حال کس سے کیسا بیان کر دوں۔ یہ دل کا بیان تو اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب کوئی سننے والا اللہ کا خاص بندہ ہو۔

مفتاح خزینۃ الہید

سوئے در دوست رہ نمائید

ترجمہ: دوستو! یہ اہل دل لوگ تو اللہ تعالیٰ کے خزانہ کی چابیاں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ حقیقی دوست کی جانب بڑھنے کیلئے راہ نمائی کرنے والے ہیں۔

تالذات درد سابدانید

یک لحظہ بپر مائدرائید

ترجمہ: دوستو! ان کی محفل اس لئے کی جاتی ہے کہ لذت درد کم ہو جائے۔ میں تو ان کی محفل میں لمحہ بھر کیلئے اسی وجہ سے حاضر خدمت ہوتا ہوں۔

سامانِ دل خراب ہستند

سرمایہ مفلسان شمائید

ترجمہ: یہ لوگ دل کا سامان برباد کئے ہوئے ہیں۔ ان کے دل مفلس نہیں ہوتے ہیں۔ وہ غریب لوگوں کی دستگیری کا سامان رکھتے ہیں جس سے وہ بدل و جان ساتھ ہوتے ہیں۔

زان در دلِ عاشقانِ نگنجد

چون مہر سپہر در ہوائید

ترجمہ: یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ عاشقوں کے دلوں میں سما نہیں سکتے۔ یہ ہوا میں ایسے لہراتے ہیں جیسے چمکتا سورج آسمان پر۔

بمینید جمالِ حسنِ جانان

از ہستی خویشتن درائید

ترجمہ: یہ محبوب لوگوں کے حسن و جمال کا جیتا جاگتا روپ ہوتے ہیں اور یہ اپنی ذات کی منفی کرتے ہیں۔

زہاد بیاد و عشق سزاید

بیدرد ہمیشہ در جفائید

ترجمہ: زاہد لوگ ہر لحظہ یادِ الہی میں مگن و مصروف اور اللہ سے عشق لئے پھرتے

ہیں۔ جیسا کہ بے درد لوگ ہمیشہ دوسروں پر جفا کرنے میں رہتے ہیں۔

افتد بجہان عشق غوغا

از حسن نقاب برکشائید

ترجمہ: دنیا جہاں میں عشق کا شور و غل پھیل جاتا ہے۔ اور اس پر وہ حسن سے اپنا

نقاب اٹھا دیتے ہیں۔

صابر ز کمال عشق گوئید

اے اہل جہان چاہے وفائید

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ حسن والے اپنے عشق کے کمال بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر

دنیا والے بھی عجیب ہیں وہ بڑے بے وفا ثابت ہوتے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

من باوہ نوش کردم ائ طالبان بدایند

چون بادہ جوش کردم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! سن لو میں نے عشق کی شراب پی لی ہے۔ تمہیں میرا یہ حال معلوم

ہے۔ اب میری حالت شراب کی مستی کی ہے۔ تمہیں میرا یہ حال معلوم ہے۔

من صاحب و فائیم در عشق پیشوائم

گہ بندہ گہہ خدائیم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں وفا کا بندہ ہوں اور اپنے پیشوا کے عشق میں غرق ہوں۔ کبھی میری حالت بندہ کی سی ہوتی ہے اور کبھی میں اللہ کی یاد میں مستغرق ہوتا ہوں۔ تم نے میرا حال معلوم کر لیا ہے۔

من عشق جانگدازم باھیچ کس نمسازم

چون حسن بے نیاز ایطالبان بدانید

ترجمہ: میں اپنی حالت میں نہیں میری جان عشق میں گھل گئی ہے اب مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے اب میں سراپا حسن بے نیاز ہو گیا ہوں۔ تم میری اس کیفیت و حالت کو جانتے ہو۔

بر عرش جائے دارم در عشق شہریارم

با حسن یار غارم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! سن لو میں کسی وقت اللہ کے ہاں عرش پر رسائی والا ہوتا ہوں۔ کیونکہ میں شہر عشق کا بندہ ہو گیا ہوں۔ میں اُس ذات کے ہمراہ مثل یار غار کے ہوتا ہوں۔ اے طالبو میرے حال سے تم آشنا ہو۔

سلطانِ وین پناہم گہہ مہر گہہ چوماہم

بخشنده گناہم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں تو دین پناہ سلطان خواجہ شیخ الحداد کا ہوں۔ کبھی میری حالت

سورج کی مثل ہوتی ہے تو کبھی چاند کی مثل میری تابانی۔ اے طالبو میں اللہ سے گناہ معاف کراتا ہوں میرے رب نے میرے گناہ میری معافی پر معاف فرمادیئے ہیں۔ تم میری اس حالت و کیفیت سے واقف ہو۔

در کوئے میفر و شان مستم چو بادہ نوشان

از درد در خرو شان ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے میرے متوالو! میں شراب بیچنے والوں کی گلی میں شراب میں مست و مدہوش ہوں۔ میں فراق کے غم اور درد سے بیتاب رہتا ہوں۔ تم میری اس صورت حال سے آشنا ہو۔

کے ذوق عشق دارید دلرا بغم سپارید

از دیدہ خون ببارید ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو سنو! تم کیسا ذوق عشق رکھتے ہو۔ تم اپنے محبوب کا غم کیسے لیتے ہو۔ کیا تم اپنی آنکھوں سے خون برساتے ہو۔ میری حالت کا تمہیں علم ہے۔ میں کیا ہوں۔

سو وائے عشق دارم از دیدہ خون ببارم

از ہجر بیقرارم ایطالبان بدانید

ترجمہ: طالبو! میں وہ ہوں جسے عشق کا سودا ہے۔ میں ہمہ وقت اپنی آنکھوں سے غم

اور خون برساتا ہوں۔ میں اپنے محبوب کے فراق میں ہمہ وقت بے قرار

ہوں۔ تمہیں میرا حال پتہ ہے۔

من کفرنید ندانم در عشق مہو شانم

در لامکان مکانم ایطالبان بدانید

ترجمہ: میں عشق کی منزل میں خالص ہوں۔ میرے پاس عشق میں کفر و بناوٹ و دوٹی نہیں۔ میں محبوب کی دید میں محو و مدہوش ہوں۔ اُس کی شان کا خیال ہے۔ میری حالت سے تم آشنا ہو۔

من عشق عاشقانم من حسن جاودانم

چون و چرا ندانم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں اپنے محبوب کے عشق میں سراپا سرشار و غرق ہوں۔ میرا عشق صادق ہے۔ میرا خالص عشق ہمیشہ رہنے والا اور صدق بھرا ہے۔ میرے ہاں عشق میں چون و چرا نہیں۔ اے طالبو! میرے حال سے تم آگاہ ہو۔

من درد را دوایم من عشق را وفایم

من حُسن را صفائیم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں اپنے درد کی آپ دو ہوں۔ میں عشق کی واردات میں وفادار ہوں۔ میں عشق میں سچا طالب ہوں۔ میرا عشق صاف و شفاف صفت والا ہے۔ اے طالبو! تم میرے حال سے خوب آگاہ و آشنا ہو۔

من مرغ بیزبانم جز نام تو ندانم

خاموش ورفانم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں عشق و جذب کی منزل میں اُس پرندہ کی مثال ہوں جو بے زبان

ہوتا ہے اُس کے منہ سے کوئی آواز نہیں آتی اے آقا میں صرف تیرے نام پر
زندہ ہوں میرے ذہن و دل سے سب نکل چکا ہے میں شور کرتا ہوں مگر خاموش
نظر آتا ہوں میری کیفیت میں شور ہے تم میری حالت سے آشنا و آگاہ ہو۔

صابر بیابکُویم بنگردمی برویم

من باکسے نگویم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ! آ اور میرا حال دیکھ میں تمہیں کہتا ہوں ایک دم بھر
کیلئے میرا حال دیکھ لے میں اپنی یہ عرض کسی سے نہیں بیان کرتا اے طالبو
میرے حال و قال سے تم آگاہ ہو۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز روز اوّل از حکم خداوند

جہاں راز ابر باران ہست پیوند

ترجمہ: اے دوستو اس کارخانہ جہاں میں اوّل روز سے ہی اللہ کا حکم جاری و ساری
ہے اور اس جہاں میں سرسبز اور شاداب حالت کیلئے اللہ کی رحمت کی بارش
اس کی رحمت سے وابستہ ہے۔

بیابرائے ابر از حکم الہی

کہ تاگردد جہان زین لطف خورشید

ترجمہ: اے دوستو! آ و اللہ کے حکم سے اللہ سے بارش اور رحمتِ باران طلب کرو
تا کہ اس جہاں میں سورج کی مثل روشنی اور رونق ہو جائے۔

جہان شد برہم از خشکی بصد درد

جدا افتادہ اند از جوش فرزند

ترجمہ: دوستو! قحط سالی اور بد حالی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ یہ دنیا کا نظام خشکی کی وجہ سے درہم برہم ہوا جا رہا ہے اور لوگوں کو اس بد حالی سے ہزار ڈکھ درد مل رہے ہیں یہ ایسی خستہ حالی ہو گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بچوں کی محبت کی فکر گھٹ گئی ہے گویا قحط سالی نے دنیا میں نفسا نفسی کا عالم برپا کر دیا ہے اور لوگ بچوں سے بھی محبت نہیں رکھ رہے بھوک اور قحط سالی نے ان کی محبت بھی دلوں میں کم کر دی ہے۔

کریمی تو رحیمی بر خلائق

بجائے آب آتش راتو چینند

ترجمہ: اے اللہ تو کریم ہے تو رحیم ہے اپنی مخلوق پر رحم فرما۔ اب خشک سالی کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ دنیا والے پانی کی بجائے آگ پھانک رہے ہیں۔

تو میدانی نہانی ہرولے را

چگونہ پیش تو گوید خردمند

ترجمہ: اے اللہ تو لوگوں کے دلوں کے خفی رازوں سے آگاہ ہے تو ان کے دلوں کے بھید اور اسرار سے واقف ہے کوئی عقل والا بھی اپنے عقل کے بل بوتے پر تیرے حضور بولنے کی کیا جرأت کرے بلکہ بولنے کی ضرورت ہی نہیں تو ہر مخفی اور مستقبل کے اسراروں سے بھی آگاہ ہے۔

بکن لطفِ ازل اندر حق خلق

بحالِ عاشقانِ درودِ بلا چند

ترجمہ: اے اللہ تو ازل سے مہربان ہے اپنا ازلِ رحم اپنی مخلوق کے حق میں کر دے
عاشق لوگوں کی حالت سے تو آگاہ ہے اُن کے درد اور غم جو اور جتنے ہیں اُن
کے حال پر رحم کر۔

ہمیگوید بہ پیشت سا بر از عجز

تو راہِ ابر بارانِ مکن بند

ترجمہ: اے اللہ صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری جناب میں نہایت عجز و نیاز سے لب کشا ہے
تو اپنی رحمت کر اور بارشوں کے سلسلہ کو اپنی مخلوق پر برسانے سے بند نہ کر۔

☆.....☆.....☆.....

تو از کرمِ راہِ بارانِ بہ خلقہائِ مبند

بذاتِ پاکِ تو من میدہم ترا سو گند

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو اپنے کرم و فضل سے اپنی مخلوق پر رحمت کی بارشوں کو بند
نہ فرما اے اللہ میں تیری پاک ذات کے حضور تجھے تیری قسم کا واسطہ دے کر
عرض گزار ہوں میری دُعا سن لے۔

یکے تو از کرمِ کار ساز بندہ نواز

ببارِ ابر شادیِ بذوقِ برق بخند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو کرم فرمانے والا کار ساز ہے تو بندوں کو پالنے والا اور اُن کا

محافظ ہے تو بندوں پر خوشیوں بھری بارش برسا دے اور رحمت سے رحمت کی بجلی
چمکا وہ بجلی بارشوں میں بھیج جو رحمت بھری ہو غضب سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

تو آن کریم و رحیمی بصد ہزاراں ذوق

کہ ہست خلق جہاں بر قضائ تو خورسند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو وہ کریم ذات ہے تو ایسا رحیم ہے کہ اپنی مخلوق پر ہزاروں
خوشیاں برسا دے کیونکہ یہ جہاں تیری خلق ہے اور اہل جہان تیری قضا و
قدر پر راضی ہیں خوش ہیں۔

تو عرض صابر مسکین شنو بردی نیاز

کہ نیست خلق ترا جز تو با کسی پیوند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے نیاز و کرم سے اس عاجز صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دلی دعا
سن کر قبول فرما کیونکہ تیری اس مخلوق کا کسی دوسرے خالق سے کوئی واسطہ
نہیں۔ تو اور صرف تو ہی مخلوق کا خالق ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

از رخسار نور عشق می تابد

آفرینندہ بر تومے نازو

ترجمہ: اے مہربان! تیرے چہرہ نور سے عشق کا نور چمک مارتا ہے تیری صورت
اور سیرت اور خلق و خلق پر خود اللہ تعالیٰ کو ناز ہے۔

سرورِ جملہ قدسیاں گردد

ہرکہ بردے تو نظر دارد

ترجمہ: اے مہربان! تیرا خلق اور خلق سارے فرشتوں کی خوشی کا سامان ہو جاتا ہے

اور جو بھی تیری دید کرتا ہے اُسے بڑی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

گرفتد تابشِ رخت بر مہر

مہر ہم چون رصاص بگدازد

ترجمہ: اے مہربان! اگر تیرے منور چہرہ کی روشنی سورج پر پڑ جائے تو یہ یقینی بات

ہے کہ سورج بھی اپنی سیاہی اور سیسہ پن چھوڑ دے۔

بہ بقائے خدا شود باقے

ہرکہ در کوئے عشق سر بازو

ترجمہ: اے مہربان! یہ بات یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کی دید سے بندہ کی بقا ہو جاتی ہے

یعنی جو اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیتے ہیں اُن کا نام ہمیشہ کیلئے باقی رہ جاتا ہے اور

جو کوئی عشق کی گلی کوچے میں اپنا سر قربان کر دے وہ بھی بقا پا سکتا ہے۔

ہاوی ہر دو کون میگردو

ہرکہ با درد عشق می سازو

ترجمہ: اے مہربان! وہ بندہ دونوں جہاں میں رہ رہتا ہے جو اپنے دل میں درد

عشق اختیار کر لے وہ دونوں جہاں میں رہتا اور ہادی و رحمت ہے۔

میکند آرزوے ہشت بہشت

ہر کہ در بزم دوست رہ یابد

ترجمہ: اے مہربان! جو کوئی اپنے دوست و محبوب کی بزم کی راہ پالیتا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ گویا آٹھوں جنت پانے کے ہم مثل ہے۔ یعنی اپنے محبوب کی بزم میں حاضری آٹھوں جنت پانے کی آرزو کے ہم مثل ہے۔

تیغِ حُسنِ تو از سرِ عبرت

ہر کائی پیش آیدش سر اندارد

ترجمہ: اے مہربان! تیرے حُسن کی تلوار کا وار عبرت و درس عبرت کا راز ہے اور جس کسی پر یہ پڑ جائے تو وہ نہ غوغا کرتا ہے اور نہ چلاتا ہے بلکہ وہ سر تسلیم خم کر کے خاموشی اختیار کر لیتا ہے۔

عاقبت رہ برد خلیوت دل

ہر کہ بر نفس خویش می تازد

ترجمہ: اے مہربان! اُس بندے کا دل خلوت اختیار کر لیتا ہے جو اپنے نفس کی دوڑ لگاتا ہے یعنی دل کو خلوت کا عادی بنا لے تو نفس پر قابو اور اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

عاشق وصلِ دوست چون صابر

جز تو باہیچکس نہ پروازد

ترجمہ: اے مہربان! صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح تو بھی اپنے محبوب کے دیدار سے مشرف ہو کیونکہ تیرے سوا کوئی ایسا نہیں جو اس کام میں پڑا ہو۔

مرادر بزم جانان بار دادند

در بستہ بروئے من کشادند

ترجمہ: انہوں نے مجھے محبوب لوگوں کی محفل میں جانے دیا اس طرح انہوں نے

گویا مجھ پر ایک بند دروازہ کھول دیا۔

شراب وحدت از جام محبت

بالطافت تو ورجام نہادند

ترجمہ: انہوں نے مجھے وحدت کی شراب محبت کے جام میں دی اور پھر یہ تیری

لطافت میرے پیالے میں رکھ دی گئی یعنی میں نے وحدت کو اپنا یا محبت

اختیار کی میرے من میں اس سے لطافت آگئی۔

کشیدم همچو مستان از سر ذوق

ز مستیم ہمہ مست افتاوند

ترجمہ: میں نے نہایت ذوق و شوق سے مست و مدہوش لوگوں کی مثل یہ شراب پی لی

شراب سے میں مست حال ہوا میری مستی نے سبھی کو مستی کے عالم میں کر دیا۔

مرا گفتار چرا افتادی از پنا

نہ آخر بادۂ شکرم بدادند

ترجمہ: ان کے بول اور لب کشائی نے میری گفتگو کو خداجانے کیونکر گرا دیا انہوں

نے تو مجھے کوئی شکر یہ کی شراب تو نہیں دی تھی کہ میں چپ ہو کر رہ جاتا یعنی

ان کی دید نے میری زبان بند کی تو آنکھیں کھل گئیں۔

ملایک سر بسر چون طفل مکتب

کتابِ مستی تو باز خواندند

ترجمہ: اُن کی محفل میں تو سارے کے سارے فرشتے کبھی طفل مکتب حیران اور متفکر

ہو کر رہ جاتے ہیں گویا انہیں میرے محبوب کی ذات کی ہستی نے از سر نو سبق

پڑھائے ہیں وہ آداب اور احوال پڑھنے لگے ہیں۔

ترا دادند سامانِ غم و درد

جہانِ قدسیانِ زینِ لطف شادند

ترجمہ: اے میرے مہربان! تجھے اُنہوں نے غم و الم کا سامان دے دیا ہے اور سارے

جہانوں میں فرشتے اس لطف و کرم سے بے انتہا خوش و خرم ہو گئے ہیں۔

بہ بین صابر چو شانِ ملایک

بہ پیش جنگِ لطف ہمچو بادند

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو ملائکہ / فرشتوں کی شان و شوکت دیکھ وہ تو تیرے

الطاف و اکرام کی جنگ کے سامنے سارا کھیل کھیلے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

زبوئے بادۂ بزم تو عاشقان مستند

ازاں بکوئے تو سر مست برخوردار ہستند

ترجمہ: اے میرے مہربان! تیری بزم میں شراب کی بو محسوس کر کے عاشق لوگ

مست و مدہوش ہو گئے ہیں اور پھر تیری گلی سے سرمست تیرے چاہنے والے مستفیذ ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ نحن نُسبحُ ملك ہمیں خوانند

وہ ز درد محبت ہمہ تھی دستند

ترجمہ: اے اللہ اگرچہ تیری نورانی مخلوق فرشتے ہمیشہ ہمیشہ تیری حمد و ثناء بیان کرتے آرہے تھے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم تیری تعریف و حمد کیلئے کافی ہیں انہوں نے بار بار یہی پکارا۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محبت کے درد سے بالکل خالی ہاتھ اور نا آشنا تھے اللہ کو ایسی مخلوق کی خواہش تھی جو دل میں درد رکھتی ہو اور وہ تھا حضرت انسان۔

بکنج ہجر تو عشاق از سر سودا

ہمہ بہ ماتم دلہائے خویشتن ہستند

ترجمہ: اے اللہ تیری مخلوق تیرا عشق لئے ہے ان عاشقوں کو ہجر و جدائی مل گئی ہے یہی ہجر کا غم اور فراق لئے وہ اپنے دلوں کا ماتم کئے جاتی ہے اب انہیں تجھ سے دُوری بہت محسوس ہوتی ہے اور وہ اسی بنا پر غمناک حال ماتم کرتے ہیں۔

ہزار شکر کہ این طالبانِ حضرت تو

بیک نگاہ تو از ہر دو کون دار ستند

ترجمہ: اے اللہ تیرے یہ عاشق و طالب بندے تیرے کرم پر ہزار بار شکر ادا کرتے

ہیں اب یہ تیرے کرم کی ایک نگاہ کرنے سے دونوں جہاں سے ہٹ گئے
یعنی دونوں جہاں سے بے نیاز ہو گئے۔

فدائیان تو محو جمال چوں صابر

بروئے ہجر ز روز الست و ر بستند

ترجمہ: اے اللہ تیرے قربان ہونے والے بندے تیرے جمال اور تیری دید میں محو

ہو گئے ہیں ایسا ہی حال صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ہجر و جدائی کی وجہ سے یہ

تیرے شیدائی روزِ اول سے ہی اپنے حال پر تالے لگائے بیٹھے ہیں انہیں

دوبارہ تیرے حضورِ حاضری کی تمنا و حسرت ہے۔

☆.....☆.....☆.....

زبان من بزبانِ دگر نمے ماند

بیان من بہ بیانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! میری زبان کسی دوسرے کی زبان کی مانند نہیں ہے میرا بیان

کسی دوسرے فرد کے بیان کی طرح نہیں یعنی میرا حال اور قال دوسروں

جیسا نہ گردانو۔

نشانِ من بطلبِ گر تو عاشقی خویشی

نشانِ من بہ نشانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر تیرے دل میں عشق ہے تو میرا نشان تلاش کر کیونکہ میرا نشان

دوسروں سے مختلف ہے میرے جذبات اور طاب بھی دوسروں سے جدا ہیں۔

زمن پیرس اگر محرمے زھر دو جہاں

جہانِ من بجہاں دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر تو دونوں جہاں سے آشنا ہو گیا ہے تو مجھ سے نہ پوچھ کیونکہ

میرا جہاں میرے من کی دنیا دوسرے حال اور کیفیات جیسی نہیں رہی ہے۔

حدیثِ سر تو از سر دل نہان سازم

نہانِ من نہ نہان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! تیرے بھید کی داستان میں نے اپنے دل کے اسرار و بھید سے چھپائی

ہے اور ان کو اپنے حال میں دوسروں سے الگ رکھنا دوسروں کی مثل عمل نہیں ہے۔

اگر فغان کنم از دل جہان شود برہم

فغانِ من بہ فغانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر میں اپنے دل سے شور و واویلا کروں تو یہ جہان درہم برہم

ہو کر رہ جائے میری آہ و فغان ایسی ہے کہ دوسرے اس کو نہیں جانتے میرے

دل کی آہ و فغان دوسری دنیا کی حالت سے بالکل مختلف ہے۔

زوست من نبرد جان عدو بصد کوشش

سنانِ من بہ سنانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! میرے دشمن کی جان ہزار کوشش کے باوجود بھی میرے ہاتھ

سے نہ بچ سکی کیونکہ میری تلوار اور اس کا وار دوسروں کی تلوار اور حملے کا زور

میرے جیسا نہیں۔

ہزار تیر الم بر دل عدد صابر

کمان من بہ کمانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ مخالف کے دل پر ہزاروں غم و الم کے تیر چلے کیونکہ

میری کمان نے جو تیر چلائے وہ دوسروں کی کمان سے مختلف تھے اس لئے

اُن کا حال میرے حال جیسا نہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

شکر حق را کہ شادمانی داد

برو لم عیش جنادوانے داد

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے میرے دل کو خوش کر دیا یہ خوشی میرے

دل پر ہمیشہ کی خوشی ہو گئی ہے کیونکہ شکر حق ہمیشہ کی نعمت اور دائمی نعمت ہے۔

شاد گشتم بگوش دل از لطف

خبر از المے نہانی داد

ترجمہ: میرے دل نے خوشی محسوس کی اور میں خوش ہو گیا کیونکہ اُسے خوشخبری سنائی

گئی ہے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرے دل کو پوشیدہ بھید سے آشنائی

وواقفیت ہو گئی ہے۔

ہمہ تن گشتہ ام چو گل از ذوق

کہ امرارونق جوانے داد

ترجمہ: میں ذوق و شوق اور خوشی کے عالم میں مہول کی مانند کھل گیا میں بے حد

باغ باغ ہوا اور اس خوشی نے مجھے جوان سال بنایا اور جوانی کی بہار اور
خوشیاں دے دیں۔

مر ترا از کرم خدائے کریم

لطف را بہرِ پاسبانی داد

ترجمہ: اے بندے اگر تجھے اللہ تعالیٰ کریم ذات کا کرم و فضل حاصل ہو جائے تو شکر کر

اور اس لطف و کرم پر اپنی پاسبانی و نگاہ داشت رکھ اور اللہ کو راضی رکھ تا کہ وہ تیرے

حال پر لطف جو ہو چکا وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے شکر کرنے سے یہ باقی رہے گا۔

نہ تنزل ز لطف خود صابر

بہرِ صحبت ترا نشانے داد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے حال پر اللہ کے لطف و کرم کو زوال نہ آنے دے اے

قائم و مستحکم رکھ یاد رکھ یہ لطف و کرم تیرے حال پر تیری نیک صحبت کا ثمرہ اور

علامت ہے اگر تو اسے اپنے حال پر رکھنا چاہتا ہے تو نیک صحبت اختیار کئے رہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

در بزم عشق دوست مرا ہمقرین نبود

جائیکہ بودہ ایم سماء و زمین نبود

ترجمہ: اے دوستو سنو! دوست کے عشق کی محفل میں میں اُن کے قریب نہ تھا جہاں

ہم تھے وہاں نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی یعنی اللہ نے اپنے حبیب کے عشق

کی محفل سجائی ہم میں سے وہاں کوئی نہ تھا وہ لامکان تھا جہاں نہ زمین تھی اور
نہ آسمان یہ اللہ کی اپنے حبیب سے محفل کا منظر بالکل جدا تھا۔

بودست ذات بحت در اینجا بصد نیاز

در بزم عشق سورتِ عرش برین نبود

ترجمہ: دوستو! اُس وقت صرف اللہ تھا اللہ کا رسول ہزار ہزار عجز و نیاز سے اُس کے پاس تھا وہ
عشق کی محفل تھی وہاں عرش بریں بھی نہ تھا اللہ جانے وہ کیا مقام اور کون سا افضل
قیام تھا جہاں صرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر ہم کلامی فرمائی۔

دیدم بصد ہزار تمنانہ یافتم

نقش و نگار گلشن خلد بریں نبود

ترجمہ: دوستو! میں نے اللہ کے ہاں لاکھوں بار ادھر ادھر تلاش کیا مگر مجھے کچھ نہ ملا اور
میں نے کچھ نہ دیکھا وہاں تو کوئی اور سماں تھا وہاں خلد بریں کی آرائش بھی نہ
تھی کیونکہ وہ مقام عرش بریں سے بھی بلند و بالا درجہ و مقام ارفع والا تھا۔

در بزم کن بذوق تماشائی مہوشان

بودیم محو ہیچ دران فکر دین نبود

ترجمہ: دوستو! جب کن کی محفل سجائی گئی ہم سبھی اُس محفل میں ہم تن تماشائی تھے
نا معلوم کس کیلئے یہ اعزاز تیار کیا گیا تھا مگر اتنا پتہ ہے کہ ہم تماشا دیکھنے میں
محو تھے وہاں کسی کو دین کے احکام پر عمل کرنے کی کوئی فکر نہ تھی وہ عالم ایسا
محیط تھا کہ ہم تماشائی تھے ہمیں کسی بات کی فکر اور سوچ نہ تھی۔

بودست ذاتِ پاکِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بصد شرف

دردی بجز جمالِ جہان آفرین نبود

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کو ہزاروں عزتیں اور

مرتب عطا کر دیئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہان کے جمال و حسن کا فکر نہ

تھا مگر دل میں درد تھا جو اپنی امت اور عالمیان کے لئے تھا۔

جائیکہ بود ذاتِ خداوند ذوالجلال

آنجا بجز خداؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم امین نبود

ترجمہ: اے دوستو! سنو جہاں اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی فرمائی وہاں

اللہ تعالیٰ کا فضل و جمال تھا اور اُس ماحول میں صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کا

پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم امین لقب پانے والا موجود تھے اس محفل میں کوئی تیسرا نہ تھا

جو اُس محفل میں شریک تھا۔

بعد از ظہور ذاتِ محمدؐ شد آشکار

این هر دو کون لیک در آنجا چنین نبود

ترجمہ: اے دوستو سنو! پہلے اللہ کی ذاتِ پاک تھی اس کی ذات کے بعد حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کا ظہور ہوا تھا پھر یہ دونوں کون و مکان بنائے

گئے۔ وہاں ایسا ماحول نہ تھا۔ جیسا ہم خیال کرتے یا گمان کرتے ہیں اُس

حال و فضا کی کیفیت خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔

صابر ہزار شکر خدا کن بصد نیاز

جز حظ بند گیش ترا در جبین نبود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر اور نیاز مندی و عاجزی پیش کر کیونکہ تیرے دل کو خوشی حال ہو سکتی ہے تیرا ماتھا اس شکر اور نعمت شکر میں ٹھکانا چاہیے مگر تیری جبین اس شکر کے قابل نہیں پھر بھی شکر پر شکر ادا کئے جا اور بس۔

.....☆.....☆.....☆.....

مرا در کوئے جانبازانِ بجوئید

ازین لذت دگر باکس مگوئید

ترجمہ: آپ لوگ مجھے جانبازوں اور دلیر لوگوں کی گلی میں تلاش کر سکتے ہیں مگر یاد رکھو یہ لذت کسی دوسرے سے نہ کہہ دینا کہ وہ بھی اس منزل کا مسافر ہو کر اپنی منزل سے کنارہ کش ہو جائے۔

ہمہ دیوانہ و شیدا بگردید

اگر خاکِ رہ مارا ببوئید

ترجمہ: اگر تم ہماری راہ کی خاک کو تلاش کر لو تو یقینی بات ہے کہ اس راہ کی طرف سبھی دیوانے اور شیدا کی دوڑ پڑیں کیونکہ اس راہ پر چل کر آخرت کے مقام کو دیکھا جاسکتا ہے۔

اگر خواہید نورِ جاودانے

ز آبِ مہرِ روائے خود بشوئید

ترجمہ: اگر تم ہمیشہ کا نور اور جمال حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہو تو چاند کے پانی

سے اپنا چہرہ دھو لو تا کہ تم بھی اسے حاصل کر سکو یعنی دُنیا و مافیہا سے بے دخل

ہو کر دستِ قدرت پر آؤ غیر ممکن کو ممکن مت جانو۔

بمآزہاد گر کارے نداوند

چرا در حالِ من درگفتگوئید

ترجمہ: اگر زاہد لوگ ہمیں اس کام پر نہ لگاتے تو کیونکر تم لوگ ہمارے حال کی باتیں

اور مباحث چھیڑتے۔

ہمہ خوبان عالم بیوفایند

بایشان منگرید از راست گوئید

ترجمہ: دوستو! اس دنیا کے سبھی حسین بے وفا لوگ ہیں میں تم سے حق بات کہتا ہوں کہ

اُن کیلئے نہ رو دنیا کے حسین لوگ بے وفا ہیں اُن کی بے وفائی پر افسوس نہ کرو۔

ب تسبیح و دعا مشغول باشید

شمالِ زاہدان جملہ بگوئید

ترجمہ: تمہیں چاہیے کہ تم دعائیں کرو و دروٹیفے میں مشغول رہا کرو تم سبھی یہ کہتے

ہو اس کے علاوہ زاہد اور کسی قسم کا وعظ یا تلقین نہیں کرتے۔

فنا کے میکشد سوئے شمارد

ز آبِ زندگی انسی پُر سبوئید

ترجمہ: تم فنا ہونے کے ایام کو کب تک شمار کرو گے جب کہ تمہارا پیالہ و جامِ زندگی

آبِ حیات سے پُر ہے تم تو فنا فی اللہ ہو تمہیں فنا نہیں یہ الگ بات ہے کہ دنیاوی زندگی کے ایام گنتے ہو۔

اگر وارید زلفِ عشقِ شاہد

ببوئید از سر سودا ببوئید

ترجمہ: اے دید کرنے والے اگر تم عشق کی زلف رکھتے ہو تو اُس کی حلاوت سے سرشار

ہو اور اپنے سودا کی حال سے سرشار رہو تمہیں کسی اور حال کی کیا ضرورت ہے۔

خبر داد ست مارا صابر از ذوق

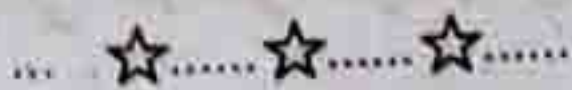
چہ غم دارید با حق رو بروئید

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ذوق و شوق سے یہ خبر دی ہے کہ تمہیں کس بات

کا غم ہے تم حق راہ پر چل رہے ہو بس چلتے جاؤ یعنی جو راہ حق اختیار کر لے وہ

اُسی پر سیدھا چلے کیونکہ یہی راہ مستقیم ہے جو بلا خوف خطر ہے ایسے کو کوئی غم

و فکر در کار نہیں ہے۔



اگر خواہی وصال بادل ہر وردمی باید

کہ بے دردِ غم غربت بمن جانی نیا ساید

ترجمہ: اے دوست! اگر تو اپنے دل سے ہم نوا ہونا چاہتا ہے تو دردِ وظیفہ کرتا رہ۔

کیونکہ میری تو یہ حالت ہے کہ مجھے بغیر دردِ غم کے چین نہیں یعنی میں سراپا

دردِ غم ہوں تو اپنے دل کو آرام دینے کیلئے دردِ وظیفہ سے آرام پہنچا۔

اگر ناگاہ افتد چشم تو بروئے اور در دم

تجلّے خیالِ او ترا از خویش بر باید

ترجمہ: اگر تیری آنکھ ایک لمحہ بھر کیلئے اس کے منور روشن چہرہ پر پڑ جائے تو اس کے

خیال کی تجلی سے تو از خود بے ہوش ہو کر رہ جائے اُس کے خیال کی تجلی ہی

بے ہوش کرنے کیلئے کافی ہے۔

بینرم پاکبازانِ خدا جویاں زخود بیخود

بیاکین سِرّ پنہانِ بر تو آسان روئے بنماید

ترجمہ: دوستو! اللہ کے پاک بندوں کی محفل کی تلاش والے بذاتِ خود اپنے حال

سے بے خود ہو کر رہ جاتے ہیں آئیے پوشیدہ راز کی راہ میں تجھے آسان طریق

سے دکھاؤں کہ اُن کی محفل کا یہ ثمرہ اور اعجاز ہے۔

توئی کز تو اگر در تو نماندہ همچو ستانش

بردیت خود بخود این بستہ دراز ذوق بکشاید

ترجمہ: اے بندے اگر تو اپنے من میں ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھے تو تجھ پر خود بخود

یہ پوشیدہ راہ بڑے ذوق شوق سے کھل جائے یعنی اگر بندہ اپنے آپ کا
یعنی اپنے نفس کا امتحان کرے تو بہت سے مسائل حل ہوں مثل حدیث
مبارکہ ”من عرف نفسه فقر عرفه ربہ“۔

اگر افشائے سرّ راز حق از تو شود دور خلق

جو منصور از برائے تو بمستان دار میشاید

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں حق کا راز جو پوشیدہ ہے اسے دنیا پر ظاہر کر
دے تو تیرا حال منصور حلاج کی مانند سولی پرستانہ وار چڑھنا ہو جائے اور یہ
حال ہی تمہیں زیب ہوگا۔ پس میں تیری خاطرستانہ وار جھوم جاؤں۔

ز شب تا صبح دم در خواب غفلت رفت عمر من

نکردم انچنین کارے کہ روز حشر کار آید

ترجمہ: میں نے رات سے صبح تک غفلت میں رہ کر اپنی سناری عمر بسر کر دی ہے اور میں
نے کوئی ایک کام بھی نہیں کیا جو روز قیامت میرے کام آئے اور مجھے فائدہ ہو۔

نباید کار آنجا بیغم و غربت و گر چیزے

کہ این سنگ فسل رنگ خودی نیک از تو برباید

ترجمہ: وہاں تو یہ چاہیے کہ وہاں کوئی غم اندوہ اور کوئی پریشان حال پر نہ ہو یہ پتھر جو
ذبح کیلئے چھریاں تیز کرنے کیلئے ہے کہ اس تیز ٹھہری سے تیری خودی
کاٹ دی جائے اور تجھ میں اپنی میں باقی نہ رہے تو سراپا وہ ہو جائے۔

اگر آوردہ رو سوئے او صابر یقین میدان

کہ از حسن جمال روئے تو جنت بیاراید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو اُس کی جانب اپنا رخ کر لے تو یہ بات یقین

سے جان لے کہ تیرا اپنا حسن اتنا زیادہ ہو جائے کہ تیرے حسن و جمال سے

جنت آراستہ ہو سکتی ہے یعنی تیرا یقین کامل ہو جائے اور تو اپنے حال کو اُس

محبوب کے حال میں مدغم کر لے تو تو بھی بے حد حسین و جمیل اور جنت کی

آرائش ہو سکتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

جانانِ چو دلم بدست گیرد

غم از دل من شکست گیرد

ترجمہ: دوستو! جب میرا محبوب میرے دل کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے تو میرے دل کے

تمام غم مٹ جاتے ہیں میرے دل میں محبوب کی یاد میرے سبھی غم بھلا دیتی ہے۔

جان نتوان زدست گیرد

گریغ جفا بدست گیرد

ترجمہ: دوستو! جان اپنے ہاتھ سے نکالی نہیں جاسکتی ہے ہاں مگر محبوب کے ظلم کی تلوار سے

یہ جان نکل کر ہاتھ پر آجاتی ہے محبوب کی جفا سے عاشق کی جان دکھی ہو جاتی ہے

گویا کہ اُس کے ظلم کی نگاہ سے جان نکل جاتی ہے لیکن یہ کام تلوار نہیں کرتی ہے۔

از لطف تو بردالم دل من

بر عرش بریں نشست گیرد

ترجمہ: دوستو! جب میرا محبوب مجھ پر مہربان ہو جاتا ہے تو میرا دل نہایت خوشی کے عالم میں ہو جاتا ہے اور اس حال میں وہ عرش بریں پر جا پہنچتا ہے۔

آسان برسد بحضرت حق

ہرکس کہ راہ الست گیرد

ترجمہ: دوستو! وہ بندہ بڑی آسانی اور آرام سے اللہ کے حضور پہنچ جاتا ہے جو الست..... کے جواب میں پلے کہہ دیتا ہے یعنی اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم پر لبیک کی آواز اللہ کے حضور جانے کی آسان راہ ہے۔

از دست کجا و ہد چو صابتر

دامان ترا کہ دست گیرد

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کسی کا ہاتھ کہاں سے آئے کہ تیرا دامن اپنے ہاتھ میں لے لے یعنی کوئی ایسا ہو جو با صفا بن کر تیرے پاک دامن کو پکڑ سکے تیرے دامن کی پاکیزگی پر ہاتھ کی نہ قسمت ہے اور نہ مقدر کی بات۔

☆.....☆.....☆.....

عجب وارم من از حال دل خود

نمیگوید بمن از مشکل خود

ترجمہ: میں اپنے دل کے حال و کیفیت سے حیران ہوں کہ اُس کی عجیب حالت ہو گئی ہے وہ مجھ سے اپنا حال غم اور اپنی مشکلات بیان نہیں کرتا۔

زغیرت غیر تو در ہر دو عالم

کجا راہے وہم در محفلِ خود

ترجمہ: یہ غیرت کی بات ہے کہ دونوں جہاں میں تیرے سوا میں اپنی محفل میں کسی غیر کو آنے نہیں دیتا ہوں۔

ہزاران سِرِّ اسرار الہی

بیایم گر بخواہم از دل خود

ترجمہ: میرے دل میں اللہ کی ذات کے ہزاروں اسرار اور رموز پوشیدہ ہیں میں اُن کو حاصل کر سکتا ہوں اگر میں انہیں حاصل کر کے ظاہر کرنا ضروری سمجھ لوں۔

اگر پرسندہ آید روز محشر

چگویم از دل بیحاصلِ خود

ترجمہ: اگر فرشتہ روز قیامت مجھ سے کوئی سوال کرنے اور پوچھنے آئے گا تو میں اپنے خالی دل سے اُسے کیا کہوں۔

ازین لذت بکس حرفی نگویم

شوم قربان و باشم قایلِ خود

ترجمہ: میں اس لذت کے بارے میں کوئی ایک حرف تک نہیں کہہ سکتا ہوں اگر کہوں تو قربان ہو جاؤں اور میں اس لذت کے قابل کہاں ہوں کہ لذت کا اعتراف کروں۔

شدم مدہوش مستانِ محبت

زلطفِ خاص بہرِ کاملِ خود

ترجمہ: میں محبت کے حال میں ہوں اور مست حال اور مدہوش حال ہوں مجھے محبت کے عالم میں بے حد لطف اور خوشی ہے اور میں اس کیفیت میں از خود کامل حال ہوں۔

بجانانِ گفت صابر من ندیدم

بجز دردِ غم تو مائلِ خود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ میں نے محبت سے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا سوائے غم کے درد کے جو مجھے تیرے ہاتھوں ملتا ہے اور میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھے تیرا اور صرف تیرا غم ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای آفتاب چرخ دینِ مستانِ سلامت مکیند

ای قبلۃ اصحاب دینِ مستانِ سلامت میکینند

ترجمہ: یا خواجہ! آپ دین کے آسمان کے سورج ہیں آپ اپنے متوالوں کی سلامتی چاہتے ہیں اور آپ دین کے دوستوں کے قبلہ و کعبہ ہیں آپ اپنے چاہنے والوں کی سلامتی مانگتے ہیں۔

ای سرورِ کون و مکان وارے نشانِ بے نشان

نام تو دردِ بر زبانِ مستانِ سلامت میکینند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون و مکان کے سردار ہیں اور بے نشان و

نامعلوم لوگوں کی شناخت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی زبانوں پر جاری و ساری ہے بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی فلاح چاہنے والے ہیں۔

ای قبلۃ اہل ولان اے ہادی گم گشتگان

ای کارساز بیکساں مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل دل لوگوں کا قبلہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم راہ گم کردہ لوگوں کے رہنما ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے کس و مجبور لوگوں کے کام کرنے والے ہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی بھلائی کرتے ہیں۔

سامانِ بے سامان توئی درمان بیدرمان توئی

دلدادہ یزدانِ توئی مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مفلس و خالی ہاتھ لوگوں کا سہارا ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی ڈھارس ہیں جن کا کوئی غمخوار نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کے لاڈلے ہیں بلاشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چاہنے والوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔

در آرزوے روئے تو شب تا سحرور کوئی تو

چشمِ دو عالم سوئے تو مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کیلئے رات سے صبح تک دُعاے خیر کرنے اور اُن کی اُمیدیں و مرادیں پوری کرانے میں لگے رہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو دونوں جہاں کی آنکھ ہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چاہنے والوں کی سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔

ای محرم راز خداے نور چشم مصطفیٰ

ای صاحب ہر دوسرا مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے راز کے محرم ہیں اور آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نسل پاک سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو دونوں جہانوں کے صاحب و سردار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیاروں کی سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔

ای قاضی حاجات ما ای رونقِ طاعات ما

ای بادۂ کاساتِ ما مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری حاجات کو پوری کرانے والے ہیں اور ہماری اطاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور رضا کا موجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات کے پیاسوں کو سیراب کرانے والے ہیں اور ہم غلاموں کی سلامتی و بھلائی کے چاہنے والے ہیں۔

ای واقف علم الیقین لے کاشف عین الیقین

ای صاحب حق الیقین مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم یقین کے فلسفہ کے واقف ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عین الیقین کے رموز کو وضاحت سے بتانے والے ہیں اور بلکہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا حق الیقین کے نکتہ کے ماہر ہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہم ناچیز بندوں کی فلاح چاہنے والی ہے۔

ای ساقی کوثر بمارحمی بکن بہر خدا

ہستی ظہور کبریا مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ حوض کوثر سے جام عطا کرنے والے ہیں خدا کیلئے ہمارے حال پر رحم فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ظہور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم ناقصوں کی بھلائی کے خیر خواہ ہیں۔

از لطف تو شاہیم مادر طلعت ماہیم ما

از تو ترا خواہیم مامستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانیوں اور الطاف سے بادشاہ ہیں اور خوش بختی میں چاند کی مثل روشن نصیبہ ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانگتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سر پر رہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بے کس لوگوں کے خیر خواہ ہیں۔

از روز اول ظاہری ہم حاضری ہم باطنی

حکم تو حکم دادری مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم روز اول سے ظاہر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر بھی ہیں اور باطن و غائب میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بلاشبہ اللہ کا فرمان و ارشاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم غریب لوگوں کی بھلائی کے چاہنے والے اور مانگتے رہنے والے ہیں۔

ای زبدۂ میر بشر روشن ز تو شمس و قمر
من آمدم سوت بسر مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ سلطان کی خصوصی چنی ہوئی ذات ہے یہ جہاں جس میں بشر آباد ہیں تیری ہی ذات کے وسیلہ سے ہے چاند اور سورج معرض وجود میں آئے ہیں یہ جہاں اللہ تعالیٰ کی آواز سے بنا یعنی اللہ کے لفظ کُن سے بنا میری حیثیت و حقیقت کوئی نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اپنے دیوانوں کی بھلائی اور خیر خواہی والے ہیں۔

ای مرجع شاہ گدا ای مطلع نور ہدا
ہستی امام و رہنما مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ ہے جس کے حضور بادشاہ اور امیر غریب بھی گدا گر و محتاج کی حیثیت سے حاضر ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذلت نور ہدایت کا منبع ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دنیا کی امام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سب کیلئے رہبر ہے ہم ناقص و کم مایہ لوگوں کی سلامتی و عافیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم سے ہے۔

رو بردرت نبھا دھام جان و دل و دین دادھام
وستم بگیر افتادہ ام مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر بچھا دیا ہے اپنی

جان اپنا دل اور اپنا دین سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وار دیئے ہیں یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گر پڑا ہوں میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سہارا دیں کیونکہ ہم غریبوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی چاہنے والے ہیں۔

ای صاحب عالی نسب داری تو اسد اللہ لقب

عالم ز تواند طرب مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالی اور بڑی شان والے نسب و خاندان سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب اسد اللہ یعنی اللہ کا شیر ہے سارے جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الطاف و اکرام سے خوشیاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی سلامتی و خیر خواہی کرنے والے ہیں۔

بنما مرا آن پاک رواج ہمچورو پاکیزہ خو

عشق تو دارو موبمو مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ خصلت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک ندی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پاک جوڑا یا اوپر لینے والی چادر اوڑھ کر مجھے اپنی زیارت کرائیں میں اپنے بال بال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت رکھتا ہوں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم غمخواروں کی بھلائی اور بہتری کرنے والے ہیں۔

ای بادشاہ مہربان ثانی نداری در جہان

لطف بحال خستگان مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نہایت مہربان بادشاہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اعلیٰ درجہ صفات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا الطاف و اکرام ہم خستہ حال لوگوں پر فرمائیں ہم حقیر لوگوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی اور خیر چاہنے والے ہیں۔

صابر غلام خاص تو ہست از ازل بی گفتگو

رحمے بکن بر حال او مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خاص غلام ہے اور روز اول سے بے جوں چہ اغلام اور بندہ ہے اس کے حال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحم فرمائیں اور شفقت سے نوازیں ہم سب غلام اور بے کس لوگوں کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مونس و خیر خواہ اور سلامتی چاہنے والے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

باش بذوق در جهان ہرچہ کند خدا کند

سجدہ شکر کن بجان ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست اس دنیا میں ذوق و شوق سے رہ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہے تو دل و جان سے اللہ کی جناب میں سجدہ شکر کر کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہے۔

باش بکوئی یار خوبش بادل گرم و سپید ریش

زودبناہ قدم بہ پیش ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست! اپنے محبوب کی گلی میں بیٹھا رہ تو بڑی گرم جوشی سے ہے تیری

داڑھی سفید ہو چکی ہے تو نہایت خوب رو ہے پس تو جلدی جلدی آگے قدم
بڑھا جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

عاشق کارِ خود مشو حالِ دلت بکس مگو

سوئے خدائے خود برو ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست! تو اپنے کام اور عمل پر مت اترا اور اپنے دل کا حال کسی سے
مت کہہ تو اللہ کی جناب میں بذات خود حاضر رہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی
ذات کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔

ای دل درد مند من چون تو شدی بہ بند من

باش فدائے ذوالمنن ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے میرے درد مند دل جب تو میرے قبضہ میں آ رہا پس تو اپنے سخی آقا
پر جان قربان کر کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور اس
کے حکم سے ہوتا ہے۔

ای بت مہربان من رحم بکن بحالِ من

گوش بکن فغان من ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا! میرے حال پر رحم و کرم کریں کیونکہ میں خستہ حال
ہوں میرے خواجہ میری فریاد کو غور سے سنیں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب
سے ہوتا ہے اور اس کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔

من بہوائی روئے تو آمدہ ام بکوی تو

جان بدہم ببوی تو ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے خواجہ! میں تو آپ کے چہرہ انور کی ہوا کی خوشبو سے آپ کے کوچہ میں حاضر ہوا ہوں میں تو آپ کی ذات اور حیثیت پر قربان ہوں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب سے ہی ہوتا ہے۔

سر بدرت نہادہ ام دل بہواندادہ ام

دست دعا کشادہ ام ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: یا خواجہ! میں نے آپ کے آستانہ پر اپنا سر رکھ دیا اور دل بھی تیری نذر ہے میں نے اب اپنا ہاتھ دعا کیلئے اٹھایا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور اُس کے امر و کرم سے ہوتا ہے۔

چوں توئی شدتی فدائی او صابر ہر بلائی او

شوہمہ تن برائے او ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ جب تو ہی اُس کا ہو گیا اور اُس پر فدا ہو گیا تو اُس کی ہر بلا تیری بلا ہو گئی پس تو اپنے آپ کو ہمہ تن اُس کا کر دے جو کچھ ہوگا وہ اللہ کی طرف سے ہی ہوگا۔

آہی بغیر جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آہی بغیر کمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے بغیر کوئی حسن و جمال نہیں

ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے کمال کے بغیر دنیا میں کوئی بلند درجہ

نہیں یعنی دنیا میں ہر حسن و جمال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جلوہ ہے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جو کمال اور سر بلندی ہے اس کا پرتو ہر چیز پر ہے۔

زتوہرچہ خواہم بدہ از سر لطف

آہی بغیر وصالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور جس چیز کی خواہش کرتا ہوں تو اپنے خصوصی لطف و کرم

سے مجھے عطا کرتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ربط کی خواہش ہے پس

وہ مجھے اُن کے واسطے سے دے دے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا سب واسطوں

اور رشتوں سے ربط ہے اصل ذات وصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہے۔

زقہر قیامت نگہبانِ من شو

آہی بغیر نہالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! قیامت کی ہولناکیاں بہت بڑا عذاب ہوگا پس میرے اللہ

مجھے اُس ہولناکی اور بد حالی سے محفوظ فرمانا۔ وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

اولاد کے وسیلہ کے سوا کوئی ذریعہ نجات و شفاعت نہ ہوگی۔

ببین محبت دل و جان خود را

فدا میکنم بر بلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنے دل و جان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت پر نچھاور

کرتا ہوں میری آنکھ اور دل و جان اُن پر نثار۔ میں اپنی جان و دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پیارے غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ذات پر قربان کرتا ہوں۔

مسوزان دل صابر از آتش غم

آہی بغیر جلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی فرقت میں جل رہا ہوں مجھے

ان کی جدائی کا غم جلانے جا رہا ہے پس اے میرے اللہ میرے دل کو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں نہ جلا۔ اُن کا دیدار عطا فرمادے۔ میں حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و شان دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا ہے میرے دل کی دنیا آباد

فرمادے مجھے غم میں ہلاک نہ فرما اُن کی ذات کے صدقہ مجھے باُمراد فرمادے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من بردرت رسیدم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مہر رخت بدیدم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے درِ دولت پر سائل بن کر حاضر ہوا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخ

انور کا سورج دیکھ لیا ہے پس مجھے اپنے نورانی جلوہ سے سرفراز فرمائیں۔

تو رحمتِ خدائی در عشق پیشوائی

ہادی و رہنمائی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ کی رحمت کا پیکر ہے اور عشق کی دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سب کی پیشوا ہے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو ہدایت عطا کرنے والے اور رہنمائی فرمانے والے ہیں۔

تو مظهر الہی در ملک دین چوماہی

در ہر دو کون شاہی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دین اسلام کے ملک میں ایسے ہے جیسے مچھلی پانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دو جہاں میں بادشاہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سلام۔

تو صاحب کمالے خورشید بے زوالے

در ذات بے مثالی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیری ذات بڑی بلند و بالا ذات ہے تجھے اللہ نے باکمال بنایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے وہ سورج ہیں جو کبھی

زوال پذیر نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات میں بے مثال و بے مثل ہیں اے اللہ کے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری شان و مقام کیا بیان ہو۔

تو گفتی ما عرفناک از عشق چشم غمناک

از بہر تست لولاک یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود جو فرماتے ہیں ہم اس کو من و

عن لیتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ کے عشق میں

ہر وقت غمناک حال میں رہتی ہے تیری ذات کیلئے ہی اللہ پاک نے فرمایا

تھا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو کائنات پیدا نہ کرتا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے

ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفیع درجات محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

روئے تو ہر کہ دیدہ بر عرش سرکشیدہ

یکدم بحق رسیدہ یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا

شرف پایا وہ عرش کی بلندیوں پر جا پہنچا وہ ایک ہی لمحہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور

شرف پا گیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بہت عالی قدر و

درجات والی ہے۔

ہر کس کہ خواندہ نامت شد صاحب کرامت

رفت از جہان سلامت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی جس نے صدق و

صفا سے لیا وہ اللہ سے برکتوں والا ہو گیا وہ صاحب کرامت بن جاتا ہے وہ اس جہان فانی سے دایر بقا کو سلامتی سے چلایا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بڑی برکتوں والے ہیں۔

از نور عشق جانت بر لامکان مکانت

من چون کنم ثنایت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا نور حق اور عشق حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام لامکان میں ہے میں تیری کیسے تعریف بیان کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ کے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیا میں سب سے بڑی شان والے ہیں۔

تو نور ابنیائی پنہان درین ردائی

محبوب کبریائی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کا نور ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی نورانی نسل سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردہ و چادر میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند شان والے ہیں۔

از ہستی تو ہستم زان بردرت نشستم

از خویشتن گستم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری ذات و اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسی لئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر بیٹھا ہوں میری ذات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات

سے بھوٹی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک نسل سے ہوں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے حال پر نگاہِ کرم فرمائیں۔

مسجود عاشقانی مقصود عارفانی

در جان و دل نہانی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عشق رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا
عارف ہونا میرا مقصد حیات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جان و دل میں پوشیدہ
ہیں میری جان و دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے حال پر کرم فرمائیں۔

ای خاتم نبوت ای زیب بخش جنت

اے دستگیر امت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر نبوت ختم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
سے جنت کی رونق اور بہار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی دستگیری کرنے
والے ہیں یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بلاشبہ بلند و بالا
درجات والی ہے۔

ہر کس تراندیدہ از خود نہ آرمیدہ

آہے زدل کشیدہ یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے تیری زیارت نہیں کی اُسے حقیقت
میں آرام و سکون دل نہیں ہوتا وہ ہر لحظہ اس غم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار نہ

ملنے سے آہیں بھرتا رہتا ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بلند و بالا درجات والی ہے۔

ای خواجہ دو عالم ای نور بخش آدم
باحق شہدی تو ہمدم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں میں لوگوں کے مددگار ہیں حضرت آدم علیہ السلام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک سے نور و معرفت کا درجہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ حق تعالیٰ کے ہاں درجہ والے اس کے محبوب و محب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

از جلوہ شریعت من یافتم طریقت
گشتم ہمہ حقیقت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے یہ شریعت محمدیہ ہے میں نے یہ طریقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے پائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی حقیقت بنی ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بلا مبالغہ بڑی عزت و درجات والی ہے۔

در ملک حق امینی سلطان بایقینی
بادوست ہم نشینی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے تمام ملائکہ میں امین لقب پانے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحر و بروج و انس کے سلطان

ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے احباب کو شرف عطا کرنے والے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور عالی درجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

نور تو درِ گل من عشق تو درِ دل من

شد حلِ مشکلِ من یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حسدِ خاکی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے اور میرے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا عشق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکل کشائی سے میری مشکلات کا حل ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تو صاحب السستی از عشق تست مستی

دل جز بحق نہ بستی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اللہ کا کلام الست بر بکم ہے تیرے عشق سے میں مستانہ وار زندہ ہوں میرے دل میں سوائے حق کے سودا کے کوئی اُلفت و درجہ نہیں ہے یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ کرم سے ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بلند و بالا ہیں۔

ظاہر ز عنصری تو باطن ازاں بری تو

ختم پیمبری تو یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کا عنصر ظاہر ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطن اطہر ظاہر ہے لیکن باطن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نہیں

ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد پاک ایسا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیاء و پیغمبروں کے آخر میں آنے والے ہیں یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ بڑی شان و مرتبہ والے ہیں۔

چون مہر در سمائی و زحق تو پیشوائی

در چشم ماضیائی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک آسمانوں پر مثل سورج کے روشن و رونق والی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنما و رہبر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہماری آنکھوں میں نور اور بصیرت ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بلند و بالا شان والے محبوب رب تعالیٰ ہیں

در ذوق وصل مردم آب حیات خوردم

خود رابتو سپردم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وصل کے ذوق و شوق میں آب حیات پی لی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حضور میں رہنے کی خاطر اپنی ذات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کر دیا ہے۔

صابر گدائی کویت دل بستہ موعویت

دارد نظر برویت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صابر رحمۃ اللہ علیہ کا گداگر کے کوچہ کا گداگر

ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور شفقت پر دل لگا کر بیٹھ گیا ہے اس کی نظر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر لگی ہوئی ہیں خدارا رحم فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ
اللہ کے سچے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرم کر دیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی بغیر نیاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مرارحم کن از نیاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! میرے حال پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے طفیل
رحم فرما۔ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا خواہش مند اور چاہنے والا
ہوں۔ میرے حال پر رحم فرما کیونکہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
کے صدقہ میں تجھ سے عاجزانہ گزارش کرتا ہوں۔

ہمہ امتان را بہ لطف سپردہ

توئی از کرم کار ساز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ تو نے سب امتوں کا حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نظر کرم پر کر دیا
ہے تو وہ ذات ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنا کرم و فضل کر
دیتی ہے پس تو مجھ پر بھی ایسا ہی کرم کر دے۔

بدرگاہ تو سر نہادم بصد عجز

رہ دوست بہ نمابہ راز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے حضور میں اپنا سر نہایت عجز و نیاز سے رکھ دیا

ہے اور ہزار بار عاجزانہ عرض ہے کہ تو مجھے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حضور راہ دکھا دے اور ازراہ لطف و کرم مجھ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنا کرم کر دے۔

بعونِ خداوند گیتی گذشتہ

ز عرشِ برین پائے ناز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے رب میرے حال پر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کرم کر دے تاکہ اس دنیا کی زندگی میں گزر بسر ہو جائے تیرا عرش بلند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے ناز کے فخر سے ہے یعنی تیرے عرش بلند کو یہ ناز ہے کہ اس نے تیرے سچے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا ہے۔

چو صابر بکش یارب از لطف و احسان

بسوئے خود از اعتزاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہے کہ اے میرے اللہ تو اپنے لطف و احسان سے مجھے اپنی رحمت میں کھینچ یہ میرے حال پر تیرا یہ اعزاز اور عزت افزائی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی کا صدقہ اور وسیلہ ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہست و رکوئے عشق درد ملاذ

بہر تسکین آہ سرد ملاذ

ترجمہ: اے مہربان! عشق کی گلی میں مجھے اپنے دکھ درد کا علاج و سکون اور پناہ ملی ہے اور اطمینان اور تسکین کی خاطر ٹھنڈی سائیس لینا ہی پناہ اور سکون ہے۔

از اذل تا ابد فدائی تو

جز غم عشق تو نہ کرد ملاذ

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں تو شروع سے آخر تک آپ کی ذاتِ اقدس پر قربان ہوں مجھے تو آپ کے عشق کے غم کے سوا کہیں بھی سکون اور پناہ نہیں ہے میرے لئے عشق میں راحت ہے۔

در غم عشق از سر سودا

عاشقان را ہست رنگ زرد ملاذ

ترجمہ: اے مہربان! میں تو عشق میں سودائی ہو گیا مجھے عشق کے غم نے مار ڈالا ہے حق بات یہ ہے کہ عاشق وہ ہوتے ہیں جن میں خون نہیں رہتا پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ عاشقوں کو ایسی حالتِ زار اور لاغری میں ہی پناہ اور علاج ہے۔

عاشقان راست ذوق در سر صدق

از سر کوئے تست درد ملاذ

ترجمہ: اے میرے مہربان عاشق لوگوں کے دل میں سچا ذوق ہوتا ہے وہ سراپا صدق و صفا ہوتے ہیں انہیں اسی حال و قال میں خوشی اور شادمانی ہوتی ہے اے میرے مہربان تیرے گھر کی گلی کے نکڑ پر رہنا اور وہاں سے ہی دید کرتے رہنا ایک درد ہے مگر لذت اور لذت بھرا سکون اور پناہ ہے۔

صابر از فکر رو مشو غافل

نفس بد کیش راست طرد ملاذ

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ فکر سے چل پھر اور اپنے کام سے غافل اور بے دھیان

مت رہ وہ نفس جس میں بُری سوچ اور بُرا طریق ہو گیا وہ سکون اور راحت کو

رد کرتا ہے نہیں ایسا نہیں بلکہ سچے راہ کو رد کرنا لذت و راست بازی نہیں ہے

.....☆.....☆.....☆.....

مراسست از غم عشق تو آہ سرو لذیذ

بکوئے ہجر نباشد بدل چو درد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! مجھے تیرے عشق کے غم نے ٹھنڈی آہیں بھرنا دے دیا

ہے ہجر کی گلی میں میرے دل کو اتنا درد نہ ہوگا جتنا اب میں درد کی لذت محسوس

کر رہا ہوں۔

نہ آرزوئے وصال ست نہ غم ہجران

مگر کہ یافتن از عشق گشت نرد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! اب تو میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ تو میں تیرے

وصال کی آرزو رکھتا ہوں اور نہ ہی مجھے تیری جدائی کا غم و الم ہے لیکن بات

یہ ہے شاید کہ عشق کی وجہ سے میرا عشق بلند سیڑھی ہو گیا ہے جس میں مجھے

لذت ہی لذت مل رہی ہے۔

زرد عشق اگر فارغ ست آدم نیست

بغیر گریہ و غم نیست خشک سرد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! اگر انسان کے دل میں عشق کا درد نہیں ہے تو وہ انسان

نہیں ہے اگر وہ غم و الم اور رونے پینے کی حالت کے بغیر ہے تو وہ کچھ نہیں وہ

ایک خشک لکڑی ہے کیا غم و الم خشک و سرد کے بغیر کوئی لذت ہے۔

ہزار مدت دنیا و دین براہ خدا

جو درد عشق نباشد بمرد فرد لذیذ

ترجمہ: اے مہربان! دنیا کی زندگی کے ہزاروں سال گزر جائیں اور اپنی زندگی میں

دین پر عمل کرتے رہیں تو بھی کچھ حاصل نہیں جب تک کہ بندے کے دل

میں عشق کا درد نہ ہو وہ مرد کیسے لذت پائے جو عشق سے محروم ہے۔

نہ آرزوئے رخ صاحب دلاں ہی ماند

ازان بہ صابر ماگشت ست رنگ زرد لذیذ

ترجمہ: اے مہربان! میرے دل میں حسین چہروں کی دید کرتے رہنے کی کوئی

خواہش اور حسرت نہیں رہی ہے اے صابر رحمۃ اللہ علیہ بہتر تو یہ ہے کہ ہم

فراق کے غم میں پیلے زرد ہو گئے ہیں اور یہ پیلا رنگت کا ہونا ہمارے لئے

لذت ہے نہ کہ بے لذتی اور مایوسی۔

بے خبر شوبے خبر شوبی خبر

کردہ باد صباحت در بدر

ترجمہ: اے انسان بھول جا بھول جا اور بھول وہ حسن و رعنائی جو تو نے ہر لحظہ ہر

جگہ دکھائی اُسے اب بھول جا اُسے چھوڑ دے ذرا ہوش میں آ جا۔

محو شو ہاں محمو شو ہاں محو شو

ہمچو حسنش در جمالش سر بسر

ترجمہ: اے بندہ اب اس طرف راغب ہو جا راغب ہو جا راغب کیونکہ اُس کا حسن

و جمال سراپا نعمت و برکت ہے اُس کا جمال ہی جمال ہے اُس کی طرف توجہ

کر لے تاکہ پاکیزگی اور اصل روپ سے آشنا ہو جائے۔

ہرچہ پیش آید بسورد دردمی

شعلۃ آہِ دلِ من خشک و تر

ترجمہ: اُس کے سامنے جو کچھ بھی آ جائے درد کے سوز سے جل کر خاک ہو جاتا ہے

میرے دل سے اٹھنے والی آہوں کے شعلے خشک بھی ہیں اور تروتازہ بھی پس

اپنا آپ اُس کے سامنے پیش کر دے۔

ہمچو سرمہ خاک پایش میکند

درد و چشم خویشان اہل بصر

ترجمہ: اُن کے پائے مبارک کی خاک کو مثل سرمہ کے استعمال کرتے ہیں یہ وہ

لوگ سرمہ استعمال کرتے ہیں جو آنکھ والے ہیں وہ اپنی آنکھ اور دل کے درد

کیلئے اسے استعمال کرتے ہیں پس تو بھی اپنی آنکھ کھول اور دل کو بیدار کر
کے اُن کی خاک پاک کو سرمہ بنا لے۔

گریہ و زاری بکن گر عاشقے!

ہرچہ خواہی میدہد وقتِ سحر

ترجمہ: اے مہربان دوست اگر تو عاشق ہے تو عشق پر گریہ و زاری کر پس جو کچھ تو

چاہتا ہے اُن سے مانگ وہ دیں گے یہ عمل سحری کے وقت میں چاہیے یعنی

جو اللہ سے رو کر آہ و زاری کر کے سحری کے وقت مانگا جائے وہ دیتے ہیں اور

عاشق صادق اسی حال میں یہی کچھ کرتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔

و در گردان از دل خود غیر حق

چند نازی بر کمالات و ہنر

ترجمہ: اے بندے تو اپنے چند ایک کمالات پر ناز کرتا ہے اس دنیا میں اس زمانے

میں تیرا کیا عمل ہے بتا تجھے یہ سب کمالات و ہنر سوائے اللہ کے کس نے

دیئے ہیں پس ایسا عمل نہ کر دل سے بہتر فیصلہ سوچ کر عمل کر۔

گشتم از تاب جمال ایزدی

گاہ چون خورشید گاہے چون قمر

ترجمہ: میرے حال پر اللہ تعالیٰ کا جمال و نور چمکتا ہے میں اس نور سے چمک گیا کبھی

میں مثل سورج چمکتا ہوں اور کبھی مثل چاند۔

شاہ راہ عشق صابر گیر درد

چند میگردی براہ پر خطر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے درد و فراق میں بڑا راستہ اختیار کر لیا ہے کیونکہ

بڑی مدت سے یہ راہ بڑی مشکل راہ ہو کر رہ گئی ہے اس لئے دوسروں کی مثل

میں نے بھی بڑے دکھ درد سہنا سیکھ لیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیال رونق گلزار اسرار

مرا با خویشتن یک دم نگہدار

ترجمہ: اے میرے محبوب! آ کیونکہ وہ تو بھیدوں کے باغ کی رونق ہے پس مہربانی

کر کے میرے حال زار پر بھی ایک لمحہ کیلئے نگاہ فرما دے کیونکہ تیری ذات

اللہ کے کرم کے بھید سے آشنا ہے پس تو مجھ پر مہربان و شفیق ہو جا۔

بصد ذوق و طرب گرد تو گردم

وفا دارم وفا دارم وفا دار

ترجمہ: اے میرے خواجہ! میں ہزار ذوق شوق اور خوشی کے عالم میں ہو کر تیرا طواف

کرتا ہوں جان لے میں تیرا وفا دار ہوں وفا دار پس تو میری وفاداری کے

اعتبار سے اپنی خصوصی شفقت بھری نگاہ فرما دے۔

من از روز ازل در غم من را

خریدارم خریدارم خریدار

ترجمہ: اے خواجہ! میں روزِ اول سے ہی تیرے غم میں تڑپ رہا ہوں میں تیرے

اس کرم بھرے حال کا خریدار ہوں خریدار خریدار پس مجھے تو اپنا دردِ غم دیئے
رکھتا کہ میں تیری یاد میں رہوں۔

رسم در بزم وصل تو نگارا

سبکسارم سبکسارم سبکسار

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تو تیرے وصل کی محفل کی رسم کا دیکھنے والا ہوں میں
مسلل اس پر لگا ہوں مسلل میں نے اسے اختیار کر رکھا ہے اور مسلل
تیرے وصل دید کا چاہنے والا ہوں۔

بجائے آب از چشم و دل خود

شربسارم شربسارم شربسار

ترجمہ: اے میرے آقا! میں تو اپنے دل اور اپنی آنکھ سے آنسو بہانے کی بجائے
آگ برسا رہا ہوں آگ یعنی میرے دل سے خون اور آنکھ سے آنسو کی
بجائے آگ کے شعلے برس رہے ہیں یہ تیرے فراق میں ہے۔

من از حالِ شوریدائے خود

خبردارم خبردارم خبردار

ترجمہ: اے خواجہ میرا دل اور اس کا حال شور مچا رہا ہے میں اپنے دل کی کیفیت سے
آگاہ ہوں خوب آگاہ کہ میرے دل کی دنیا میں کیسا شور اور غم مچل رہے ہیں۔

بکویت از صدف ہائے دودیدہ

گھربارم گھربارم گھربار

ترجمہ: اے میرے محبوب میری آنکھیں تیری گلی کی طرف لگی ہیں اور ان دو آنکھوں

میں چمکتے موتی ہیں ان دو آنکھوں سے آنسو مثل نایاب موتیوں اور قیمتی
ہیروں کے نکل کر تیری گلی میں بکھر رہے ہیں۔

بہ بخش از لطفِ وصلِ خویش یارب

گنہگارم گنہگارم گنہگار

ترجمہ: اے میرے رب تو اپنے لطف و عنایت سے مجھے اپنا دیدار بخش دے میں تو
بڑا گنہگار ہوں بڑا گنہگار ہوں تو میرے حال پر رحم کر۔

نہ نالم از غم و اندوہ غربت

درین کارم درین کارم درین کار

ترجمہ: اے محبوب! میں غم و اندوہ کی وجہ سے نہ واویلا کئے جا رہا ہوں بلکہ میں تو اس
کام میں لگا ہوں رو نہیں رہا یہ میرا کام ہے میں وقتی طور پر غم و الم نہیں کر رہا
ہوں بلکہ یہ میرا عمل زندگی ہے جو کئے جا رہا ہوں۔

رسم روزی بسودائے محبت

ہوادارم ہوادارم ہوادار

ترجمہ: میں اپنا دن اور رات محبت کے خیال میں بسر کئے جا رہا ہوں مجھے بس یہی
ایک خیال ہے یہی ایک خیال اور کچھ نہیں ہے۔

چو صابر بردت از روز اول

گرفتارم گرفتارم گرفتار

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ میں تو تیرے در پر روز اول سے پڑا ہوں مجھے تیرے عشق
میں گرفتاری ہے میں تیرے عشق و محبت کی زنجیر کا گرفتاری ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

میردم میردم بکوئے نگار

چون نسیم صبا بوقت بہار

ترجمہ: میں تو آپ کی گلی میں نہایت ساکت جسد کی مثل مثل چل کر جاتا ہوں تاکہ

میرے پاؤں کی آہٹ آپ کو ناگوار نہ گزرے میں ایسے حال میں جاتا ہوں

جیسے موسم بہار کی خوشبودار ہوا چلتی ہے اور دلوں کو خوشی دیتی ہے۔

گر تو خواہی خلاص از ہجران

در رہ عشق پابند ہشیار

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محبوب سے جدائی سے خلاصی مل جائے یعنی

تو اُس کے قرب میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہو جائے تو عشق کی راہ میں اپنے

پاؤں باندھ دے اور عشق کے حال میں سراپا ڈوب کر غرق ہو جا۔

زُلف تو شب رُخ تو چو مہر است

چشم بکشابہ بین بہ طلعت یار

ترجمہ: اے محبوب! تیری زُلف رات کی تاریکی کے ماتھے پر سورج کی مانند روشن

ہے اے دوست ذرا آنکھ تو کھول اور دیکھ اپنے محبوب کے ماتھے کو کہ وہ کیسا

ہے وہ رات کے وقت بھی مثل سورج روشن ہے۔

سر اسرار عشق فاش مکن

ہمچو منصور میثوے بردار

ترجمہ: اے دوست عشق کے بھیدوں میں سے کوئی بھید بھی ظاہر نہ کر ورنہ تیرا حال

منصور حلاج کی مثل سولی پر ہوگا۔

کوچہ عشق زہر درود بلاست

گفتہ ام من بگوش تو صد بار

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ عشق کی دنیا میں ہر قسم کے دکھ درد اور بلائیں ہیں میں

تمہیں یہ بات واضح بتاتا ہوں اور میری اس آواز کو بغور کان کھول کر سن لے

گر تو در عشق صادق صابر

خویشتن را بدست ما بسیار

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو عشق کی منزل میں سچا اور پختہ ہے تو ہمارے ہاتھ

پر آ جا کیونکہ ہم نے تیرے لئے ہاتھ پھیلا دیئے ہیں ہم عاشق صادق کے

قدر دان اور جان نثار ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

درد و غم و عشق را بصد ذوق

چوں من نبود کسی خریدار

ترجمہ: میں تو اس وقت بھی درد و غم اور عشق و محبت میں مبتلا تھا جب اس سودے کا

کوئی خریدار نہ تھا۔

در کوچہ ہجر تو نگارا

جز درد تو کس نمی شود یار

ترجمہ: اے محبوب تیری جدائی کی گلی میں میں خود کیے رہا تھا کہ کسی کو تیرے درد سے

کوئی چارہ کار نہ تھا اور میں تیرے ہجر کے درد میں مبتلا تھا۔

دیدم ہمہ جانیا فتم درد

در کوئی تو هست درد بسیار

ترجمہ: میں نے ہر جگہ دردِ عشق کو تلاش کیا مگر میں نے اسے کہیں نہ پایا اگر پایا تو تیری گلی میں عشقِ درد بے انتہا پایا مجھے تیری گلی کے سوا کہیں درد کا سودا نہ نظر آیا۔

هرگز نہ شود دریں جہاں مست

جانان تو ز رخ نقاب بردار

ترجمہ: اے محبوب کوئی کہیں بھی کسی کو دیکھ کر مدہوش و بے خود نہیں ہوتا پس اے محبوب تو اپنے رخِ انور سے پردہ اٹھا دے تاکہ تیری دید سے جہاں مست و مدہوش ہو کر رہ جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

سر خلقہ عارفان کامل

در دین محقق دست عطار

ترجمہ: اے دوست! وہ کامل عارفوں کے حلقہ کے سردار ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اس حلقہ کی سردار ہے۔

او گفست دریں زمین غزل را

از خواندن او شدم چو گلزار

ترجمہ: انہوں نے غزل کی دنیا میں جو بیان کیا ہے میں نے وہ بیانات پڑھے ہیں اور میرے دل کی کیفیت، شش باغ کے ہو گئی ہے۔

من ہم بہمان نـدا کشیدم

این نغمہ تازہ لطف بردار

ترجمہ: میں نے بھی اسی ڈگر پر لب کشائی کی ہے اور میں بھی ایک ایسا لطیف بیان گوہوں

جس کے بیان سے دوسروں کو لطف و فائدہ ہے۔

از لطف بہخوان زردائے معنی

در شعر من ست جملہ اسرار

ترجمہ: اے دوست تو میرا بیان لطف پڑھ اور اس کے معانی و معارف سے حظ اٹھا۔

میرے اشعار میں بھی وہی لطیف رموز و اسرار بیان ہیں۔

باشد کہ بود قبـول دلہا

این خامہ من کہ شد شرر بار

ترجمہ: اے دوست ہو سکتا ہے کہ میرا بیان کچھ دلوں کو پسند آئے میری قلم سے اسی انداز

و طرز کے شرارے آئے ہیں جو دلوں کو گرما دیتے اور دلوں کو منور کرتے ہیں۔

اسرار نہان ز دل نہان کن

منصور مشو زبان نگہدار

ترجمہ: اے دوست اپنے پوشیدہ دل کے پوشیدہ بید خفیہ رکھ اور حضرت منصور

علاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل زبان نہ کھول بلکہ اس کو اپنی نگاہ میں رکھ تا کہ تیرا بھی وہی

حال نہ ہو جو ان کا ہوا ہے۔

رحمے بکنند تا تو انید

بر حال دل شکستہ و زار

ترجمہ: اے دوست اپنے حال پر رحم و مہربانی کئے رہ جہاں تک تجھ سے ہو سکتا ہے۔

اس پر عمل کر تیرا یہ عمل تیرے شکستہ دل اور زاری کرنے والے دل پر رحم کئے رہ۔

زنہار مزن زسرد حق دم

رقصان گردی تو بر سردار

ترجمہ: اے دوست ایک لمحہ کیلئے بھی تو حق کے اسرار کو نہ کھول ورنہ تجھے اور تیرے

سر کو سولی پر رقص کرنا ہوگا۔

صد شکر کہ حق ز لطف احسان

بنواخت مرا ز لطف بسیار

ترجمہ: اے دوست اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کا سو بار شکر ادا کر اور مجھے بھی اس لطف

عظیم سے محظوظ کر کیونکہ اللہ کے الطاف و احسان کا شکر یہ ہم پر واجب ہے۔

صابر تو مناز روز محشر

شرمندہ شوے ز روئے کردار

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو مت ناز کر روز محشر تک۔ ورنہ تجھے اُس روز اپنے

کردار پر شرمندہ ہونا پڑے گا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیدار شو بیدار شو ای خفته جان بے خبر

ہشیار شو ہشیار شور لے غافل شوریدہ سر

ترجمہ: اے سونے والی بے خبر اور بے ہوش جان جاگ جاگ اور اٹھ بیٹھ اے غافل

و بے فکر بندے تو اٹھ ہوشیار ہو جا اور غفلت نہ برت ورنہ تیرا اپنا نقصان ہے۔

گر خواہش درد ست و غم چون عشق شوریدہ سر

یک دم بیا از صدقِ دل در کوئی مستان بے خبر

ترجمہ: اے شور کرنے والے سر اگر تیرے اندر درد کی خواہش ہے اور دل میں غم و

درد اور تمنا ہے تو فوراً چلا آ اور صدقِ دل سے مست لوگوں کی گلی میں چلا آ

بے خبر میری بات سن لے۔

بشنوز من گر عاشقے باگریہ باش و سوزِ دل

تا اشک تو گردد ہمہ بہر تو یک گنج گھر

ترجمہ: اے دوست میری بات سن لے اگر تو عاشق ہے تو رونے اور غم کرنے کے

کام پر رہ اور اپنے دل میں محبت کا سوز ابھار لے۔ تاکہ تیری آنکھوں سے

آنسو موتی بن کر نکلیں اور ایک ایک آنسو موتیوں کا خزانہ ہو کر رہ جائے۔

گر عاشق شوریدہ در گنجِ غم بنشین دمی

حیران مشو چون مہر و مہ تا چند گردی در بدر

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کے غم میں غرق اور عاشق ہے تو ایک لمحہ بھر کیلئے غم

کے خزانہ میں چپ کر کے بیٹھ جا اور حیران مت ہو جیسا کہ چاند اور سورج کرتے ہیں اور تو جگہ جگہ کی سیر اور گردش نہ کر۔

خوبان خوبت سرنگوں گشتند کے باشد عجب

از طلعت رُخسارِ تو شرمندہ شدہ شمس و قمر

ترجمہ: اے محبوب اگر حسین لوگ تیرے حُسن کے سامنے سر جھکا دیں تو کوئی عجیب و انوکھی بات نہیں ہے کیونکہ تیرے رُخسار کے حسن و جمال اور اقبال مندی کے سامنے سورج اور چاند بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔

دیدم پکویت ہر طرف از ذوقِ و صلت سر بسر

خنداں یکے گریاں کے رقصاں یکے مجنون دگر

ترجمہ: اے محبوب میں نے دیکھا کہ تیری گلی میں ہر طرف تیری دید کے ذوق و شوق سے بھرے لوگ گرے پڑے ہیں اُن میں بعض تو خوشی کے عالم میں نہیں رہے ہیں اور کچھ رورہے ہیں ایسے کب رقص کریں گے کیونکہ وہ تو مجنونانہ حال میں پڑے ہیں۔

رحمی بکن برحالِ ماری بادشاہ قدسی پناہ

از آتش ہجر رُخت دارم دل خود پُرشور

ترجمہ: اے ہمارے آقا ہمارے حال پر رحم کریں کیونکہ آپ تو جہاں پناہ ہیں آپ کے رُخ انور کے ہجر میں میں بد حال اور بے حال پڑا ہوں اور میرا حال پُرشور ہے اور جل رہا ہے۔

ہر کس کہ شد منظور تو بیند بچشم دل عیان
از عکس مہر زوئے تو در ہر طرف نور دگر
ترجمہ: اے محبوب جو تیری نگاہ میں منظور ہوا تو نے بلاشبہ اُسے دل کی خاص آنکھ
سے نظر بھر کر دیکھا ہے تیرے روشن چہرے کے عکس و سایہ سے ہر طرف
عجب قسم کا نور چمک رہا ہے۔

پر سید جانان از کرم صابر چرا دیوانہ
من یافتم من یافتم کردہ غم در تو اثر
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ پیارے لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کیونکر
دیوانہ ہو گیا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے پایا میں نے پایا پس میرے غم نے
اُس کے حال پر اثر کیا میں نے وہ حال و کیفیت پالی۔

.....☆.....☆.....☆.....

اللہی رحم کن بر حال صابر
کہ چشم اوست در لطف تو ناظر
ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی حالت پر اپنا رحم و کرم فرما کیونکہ اُس کی
نظر صرف تیری رحمت اور لطف و کرم پر لگی ہوئی ہے۔

بجز ذات تو کس دیندارم
زبان من بذکر نسبت ذاکر
ترجمہ: اے اللہ تیری ذات کے سوا کسی اور پر فعل و کرم کیلئے اُس کی نظر نہیں ہے
اے اللہ تو رحم کر کیونکہ میری زبان پر صرف تیرا ہی ذکر جاری و ساری ہے۔

عصائے موسوی از لطف یزدان

فرد بردہ فسون جملہ ساحر

ترجمہ: اے اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاشی میں جو کرشمہ تھا وہ اللہ تیرا ہی لطف اور کرم تھا اُس لاشی میں جاؤ تو تھا کہ تمام جاؤ گرا اُس کے غلام ہو گئے۔

تو داری قدرتِ کاملِ خدایا

ازاں ہستی تو بر تقدیر قادر

ترجمہ: اے میرے اللہ تیری ذات میں ہی ہر قسم کا کمال اور عجائبات تھے بلاشبہ تو وہ ذات کبریاء ہے اور ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

باشیاً چون نظر کردم بدبدم

تو ہستی از کمال لطف ناظر

ترجمہ: اے اللہ میں نے جس چیز پر بھی نگاہ کی تو میں نے یہ دیکھ لیا کہ تو ایسی بلند و بالا اور قدرت کاملہ ذات ہے کہ میں ہر چیز کی دید سے کمال لطف اندوز ہوا اور میں نے تیرے قادر ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔

من از روزِ اول صابر ز عصیان

شدم از صولتِ عشق تو ظاہر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ میں نے تو روزِ اول سے ہی تیری قدرت کاملہ کا اعتراف کیا بلکہ میں تو اپنے گناہوں کے صلہ میں تیرے عشق پر گر گیا۔ کیونکہ تو رحیم و کریم ہے اور تو نے گنہگار پر فضل کر دیا۔

رحمے بکن لے خدائے صابر

بہرحال دل گدائے صابر

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ کے رب تعالیٰ تو اُس کے حال پر اپنا فضل و کرم فرما اور
اس گدا صابر کے دل پر رحم و کرم کا حال فرما دے۔

دارد ہمہ گنجائے رحمت

در ہر دو جہان گدائے صابر

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تیری ذات کے قبضہ قدرت میں رحمت کے سبھی
خزانے ہیں جسے اور جب اور جتنا چاہے عطا کرے۔ یہ صابر رحمۃ اللہ علیہ تو
اس جہاں میں ہی نہیں بلکہ دونوں جہاں میں تیری رحمت و فضل و کرم کا گدا گرا
ہے اس پر نظر رحمت فرما۔

شد رشنی چو مہر گردن

دادم بدل صفائے صابر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میرے دل میں روشنی آگئی جیسے
دونوں جہاں سورج سے منور ہیں یہ تیرے فضل و کرم سے ہے اور میرا دل
صاف اور منور ہو گیا جب تو نے میرے حال پر رحم و کرم فرمایا۔

سوئے دل من روز اول

لطف شدہ رهنمای صابر

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ روز اول سے ہی جب تو نے میرے حال پر رحم فرمایا تیرے
فضل و لطف سے بھر گیا تیرے فضل کی رہبری نے میری دستگیری فرمادی ہے۔

از لطف کریم خواندہ ام من
اندر قرآن ثنائے صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے قرآن پاک میں تیری ثناء اور لطف و رحم و کرم کا حال پڑھا
تو میرے دونوں جہاں روشن و تابناک ہو کر رہ گئے اللہ یہ سارا تیرا فضل ہے۔

کردم بکتاب لوح محفوظ

در عالم جان بقائے صابر

ترجمہ: میں نے لوح محفوظ پر یہ لکھا پایا ہے کہ ہر عالم کی جان تیری ذات کے وسیلہ
اور تو سل سے باقی ہے اے اللہ دنیا فنا ہوگی تیرے حکم سے مگر تو ہمیشہ سے
ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔

گوئے عرفان بُرد ز میدان

ھر کس کہ شد آشنائے صابر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اُس آدمی نے میدان مارا اور جیت گیا جو اس
دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے عرفان کو پا گیا وہ فتح یاب ہوا اور وہ میدان میں بلند سر
ہوا جس نے تیرا عرفان حاصل کر لیا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بکویت گریبایم راہ از سر

روم چون ذوق مستان سحر اگر

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر مجھے تیرے کوچہ گلی کی راہ مل جائے تو میں سر کے بل

جاؤں اور میرا حال مست لوگوں کا ہو اور میں جادو گروں کی مثل وہاں اپنا
آپ قائم کروں۔

کنم جان و دل و دین ہرچہ دارم

فداے دلبر زیب اسراسر

ترجمہ: اے محبوب میں تو تیرے لئے اپنی جان اپنا دل اور دین سبھی کو جو میرے پاس

ہے وہ قربان کئے دیتا ہوں اے میرے پیارے محبوب میں اسرا سرتیری

ذات پر قربان ہوں۔

نشین از صدق دل گر عاشق تو

بیابی ہرچہ خواہی زود زین در

ترجمہ: اے عاشق صادق سکوں سے بیٹھ جا تجھے وہ سبھی کچھ ملے گا اور جلد ملے گا اس اپنے

محبوب کے در دولت سے تیرا محبوب کی ذات پر صادق و صدق پیش کرنا ضروری ہے۔

منہ پاتا تو ہستی ہمچو مستان

بصحرائے وجود خویش ابتر

ترجمہ: اے محبوب اگر تیرا حال مست لوگوں کا سا ہے تو اس راہ میں قدم نہ رکھ کیونکہ

تیرا وجود اس سے نہایت کم تر درجے کا ہے کیونکہ عشق کی دنیا کے مسافروں کا

من ایسا نہیں ہوتا جو کم درجے کے ہوں عاشق کیلئے بلند دل اور پاک باطن

ہونا لازم ہے۔

اگر خواہی کہ یابی راحت از درد

مشو اندر طریق عشق مضطر

ترجمہ: اے دوست اگر تو چاہتا ہے کہ درد سے نجات حاصل کر لے تو تیرے لئے یہ

بہتر ہے کہ تو عشق کی راہ میں پریشان حال ہو عشق میں پریشانی میں مبتلا ہونا

پہلا قدم اور قرینہ ہے۔

اگر پرسند از تو حال دل را

چہ خواہی گفت اورا روز محشر

ترجمہ: اے محبوب اگر وہ تجھ سے تیرے دل کا حال پوچھیں تو تو کیا جواب دے گا

کیونکہ روزِ محشر میں تو دلوں کے حال اور کیفیت سچی کا محاسبہ ہو کر رہے گا۔

بجز دیوانگی و مستی و ذوق

نخواہد عشق ہاں سامانِ دیگر

ترجمہ: اے دوست جب محبوب سے عشق ہو جائے تو سچا محبوب سوائے دیوانگی اور

مستی اور ذوق و شوق کے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔ عشق کے یہی سامان ہیں

اس کے علاوہ عشق کی دنیا میں اور کوئی سامان اور اثاثہ نہیں ہوتا۔

بہ بیش قدر عنائی تواز ذوق

نہد سر بر زمین سرد و صنوبر

ترجمہ: اے محبوب تیرے حسن کی تعظیم و تکریم کے آگے نہایت ذوق و شوق سے

سرنیچا کرتا ہوں کیونکہ اس حالِ مستی و عشق میں ہوں اس حال میں سرو اور
صنوبر کے درخت بھی سر جھکائے دیتے ہیں۔

چو صابر بردر میخانہ جاکن

کجا اندر رہ تقواے قلندر

ترجمہ: اے دوست تو بھی صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنے محبوب کے مے خانہ پر
دھرنا مار کر اس کا ہی ہو جا جب عشق کیا تو تقویٰ کیا معنی۔ قلندر بھی عشقِ الہی
میں اپنے رب کے در پر دھرنا مار کر گرے پڑے رہتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

مشو غمگین زدستِ ہجر دلبر

زہجر ادیبیابی وصل دلبر

ترجمہ: اے دل اپنے محبوبِ دلبر کے ہجر میں دکھی مت ہو اس کی جدائی سے تجھے
اس سے ملنا حاصل ہوگا۔

اگر خواہی وصلِ جاودانی

قلندر شوقلندر شوقلندر

ترجمہ: اے دل اگر تو اپنے محبوب کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وصل اور قرب چاہتا ہے تو قلندر
ہو جا بس قلندر بن جا اور وہ قلندر جو تارک الدنیا ہوتے ہیں۔

اگر پرسند حال از دل تو
چہ خواہی گفت اندر روز محشر
ترجمہ: اگر وہ تیرے دل سے تیرا حال پوچھیں تو تو کیا کہے گا حشر کے روز کہ میں دل
میں کیا رکھتا تھا۔

اگر تو عاشق صادق قدم بہ اش
مکن دل را ز دست عشق مضطر
ترجمہ: اے دل اگر تو سچا اور مخلص عاشق ہے تو اس میدان میں آگے بڑھ اور عشق
کرنے کے ہاتھوں پریشان دل مت ہو عشق کرنا اور پھر چھپانا کیا۔
بود باطلعت روئے تو خورشید
بہ بینائی با از ذرہ کمتر
ترجمہ: اے محبوب سورج کو بھی تیرے خوش اقبال چہرے سے اور رونق ملی ہے تو اپنی
بینائی سے ذرہ بھر بھی کم نہیں ہے۔

امام ہر دو عالم میثوی تو
بصدق دل بگو واللہ اکبر
ترجمہ: اے دل تو دونوں جہاں کا سردار بن جائے گا اگر تو نے صدق دل سے اللہ
اکبر کا نعرہ لگایا۔

شود روز جزا تاج سر تو
بکن خاک رہ جانان نہ برسر
ترجمہ: اے دل وہ تیرے سر کا تاج روز قیامت کو ہو جائے گا اس لئے تو اگر اپنے

سر پر محبوب لوگوں کے راستہ کی خاک ڈال لے تو یقیناً روزِ قیامت تیرے سر پر عزت کا تاج ہوگا۔

فتد شور و شغب در ہر دو عالم

اگر گرد و سر زلف تو ابتر

ترجمہ: اے محبوب ہر دو جہاں میں شور و غل برپا ہو جائے گا اگر تیرے سر کی زلف اُلجھ جائے یا بکھر جائے۔

بیابانی همچو صابتر در رہ عشق

اگر خواہے دو عالم را سراسر

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تجھے دونوں جہاں درکار ہیں تو وہ تمہیں عشق کی راہ میں ہی مل سکتے ہیں عشق صادق سے دونوں جہاں میں نام باقی رہ جاتا ہے۔ یہ بقا کا نام ہے۔

شکر بدرگاہ تو ای کردگار

میکنم از لطف تو من صد ہزار

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری جناب میں شکر ادا کرتا ہوں تیرے کرم پر میں تیری رحمت کا لاکھوں بار شکر کرتا ہوں۔

ہرچہ تو گوئی کنم از ذوقِ دل

پیش رخت نیست مرا اختیار

ترجمہ: اے میرے محبوب تو کچھ کہے میں کئے جاتا ہوں میرے محبوب تیرے سامنے مجھے کسی اور کام کا اختیار نہیں ہے۔

باید خود گفتم اگر عاشقے

سزِ خدارا کنی آشکار

ترجمہ: میں اپنے دل سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر تو عاشق ہے تو خدا کیلئے اللہ کے کسی بھید کو ظاہر نہ کر۔

درد غم عشق تو از دل مدہ

بی سرو سامان نشوی ہو شدار

ترجمہ: اے دل تو اپنے عشق کے غم کا حال کسی دوسرے دل پر نہ کھول ورنہ اے عقل والے اس طرح تو بے سرو سامان نہ ہوگا۔

شانہ چو بزلف زدی بر زدی

نشر غم بر دل من صد ہزار

ترجمہ: اے محبوب جب تو اپنے کندھوں پر اپنی زلف کھولتا ہے اور زلف پر زلف بکھیرتا ہے تو خدا ایسے کر کے میرے دل پر لاکھوں غم نہ ڈال۔

در چمن باغ جہان هر سحر

نالہ کنم بعاشقی تو چون ہزار

ترجمہ: اس دنیا کے باغ، عیش میں ہر علی الصبح میں غم کے آوازے عشق کی دنیا میں بلند کرتا ہوں اور یہ نالے تیرے عشق میں ہزاروں بار بلند کرتا ہوں۔

دل بہوائی تو بیباغ جہاں

بی سرکوئی تو نداد و قرار

ترجمہ: اس دنیا میں تیری یاد کے سوا دل ٹھوکریں کھائے تو ایسے سر کو بھی کبھی قرار اور سکون نہیں ہوتا۔

بخش مرا مرہم دل نازنین

بودہ ام از تیر غمت دل فگار

ترجمہ: اے میرے نازنین محبوب مجھے میرے زخمی دل کیلئے مرہم عطا کر دے کیونکہ میں تیرے غم فراق کے تیرے زخمی دل ہوں۔

دای مرا نیست کسی در جہاں

جز دل خون خوارہ من یار غار

ترجمہ: اس دنیا میں میرا کوئی طبیب نہیں ہے اور کوئی دوا نہیں۔ اور میرا خون پینے والے کے سوا میرا کوئی دلی یار نہیں ہے۔

من نتوانم بہ غمت رونمود

بسکہ منم از تو شر مسار

ترجمہ: میں تیرے غم کے سامنے منہ نہیں لے کر حاضر ہو سکتا کیونکہ اکثر میں سوچتا ہوں تو میرا دل تیرے سامنے آنے سے شر مسار ہوتا ہے۔

ہست امید کہ بہ پایت رسم

خاک شدم خاک شدم خاکسار

ترجمہ: میں امید کرتا ہوں کہ میں تیرے پاؤں میں حاضری کیلئے رسائی حاصل کر

لوں میں جب یہ سوچتا ہوں تو یہ خاکسار خاک ہو کر رہ جاتا ہے۔

رحم بحال دل صابر کن

ہست بکنج غم تو خوار زار

ترجمہ: اے محبوب صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر رحم و ترس کھاوہ تو تیرے غم فراق کے

کونہ میں خستہ حال ہو چکا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

توئی رحمتِ خاص صدیق اکبر

توئی از ازل یار غار پیمبر

ترجمہ: یا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصی رحمت ہیں

اور آپ رضی اللہ عنہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے روزِ اول سے یارِ غار ہیں۔

سپردم بدستتِ دل و جان خود را

توئی مظهر ذات اللہ اکبر

ترجمہ: یا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اپنی جان اور دل کو آپ رضی اللہ عنہ کی ذات

اقدس کے سپرد کرتا ہوں آپ رضی اللہ عنہ بلاشبہ اللہ کی ذات کے مظہر و نشان ہیں۔

بِعَزِّ عَمْرٍ بِخَشِّ اِدْرَادِلٍ وَجَانِ

بِعَزِّ ابوبکر صدیق اکبر

ترجمہ: میں اپنی عمر کی قسم کھا کر دل و جان آپ رضی اللہ عنہ پر قربان کرتا ہوں اور اے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اپنی عزت حضور کے نام پر وارتا ہوں۔

بِحِلْمِ كِهْ وَادِي بَعَثْمَانَ عِفَانَ

بِكُنْ لَطْفٍ وَاحْسَانٍ تَوْبِرْمَا سِرَاسِرٍ

ترجمہ: اے اللہ میں اُس حلم و حیا کا واسطہ پیش کرتا ہوں جو تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

بن عفان کو عطا فرمایا پس اے اللہ تو میرے حال پر اپنا لطف و احسان کر دے۔

خَدَايَا تَوَازِ لَطْفِ احْسَانِ كَرْدِي

بِعَشْقِي عَلِيٍّ وَلِيٍّ تَابَهُ مَحْشَرٍ

ترجمہ: اے میرے رب وہ لطف و اکرام جو تو نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا

فرمائے ہیں اس عشق و محبت کے صدقہ جو تو نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ولی

کو بخشے ہیں روز قیامت تک ہم پر کر دے۔

طَفِيلِ عَلِيٍّ هَمْ بَدَهَ الْفِتْرِ خَوْدِ

بِجَزِّ ذَاتِ پَاكِتِ نَدَارِيْمِ دِيْغَرِ

ترجمہ: اے اللہ ہمیں اپنے پیارے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طفیل اپنی محبت عطا

فرمادے کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں جو ہمیں یہ عطا فرمائے۔

بدرگاہ تو رد نہ ادم چو مستان

پناہ دل کو نہ دیدم جز این در

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے مست و مدہوش بندوں کی مثل تیرے در پر

ما تھ رکھ دیا ہے مجھے سوائے تیرے در کے اور کوئی پناہ گاہ نظر نہیں آتی ہے۔

زِ روز ازل تا ابد ہم چو مستان

ندارم بجز سوز عشق تو در سر

ترجمہ: میں مست لوگوں کی مثل پہلے دن سے قیامت تک کوئی ذات نہیں پایا ہوں

میرے سر میں سوائے تیرے عشق کے سوز اور رحمت کے کوئی چیز نہیں آتی ہے۔

ندارم گم از فرقت تو نگارا

خیال دل رُخ خوب ہست در بر

ترجمہ: اے میرے نگہبان میرے پاس تیری جدائی کے غم کے سوا کچھ نہیں ہے

تیرے حسین و جمیل چہرے کی دید کے خیال ہی ہر لحظہ تیرے در کی دربانی

پر مجھے مامور رکھتے ہیں۔

ترامی شود یار تو یار جانی

مکدر مشو در غم و درد دلبر

ترجمہ: اے محبوب تیرا جگری دوست تیرا ساتھی رہے یہ میری دعا ہے پس یہ کتنا اچھا

ہو کہ تو اپنے دلبر کے غم و درد میں نہ پریشان ہو۔

بہ صابر کشادیدہ رحمتت را

الہے بعز کمالات سرور

ترجمہ: اے اللہ تجھے تیرے پیارے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا واسطہ ہے تو

اپنے رُخ انور کی دید کیلئے صابر رحمۃ اللہ علیہ کو آنکھ عطا فرما۔

.....☆.....☆.....☆.....

یارب تو مرا ز غم نگہدار

از درد دل و الم نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ تو مجھے ہر قسم کے غم و الم سے محفوظ فرمائے رکھ اور مجھے ہر دل

کے درد و دکھ سے اپنی امان میں رکھ۔

گر عمر ابد بخواہے از حق

در وقت خلا تو دم نگہدار

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ تعالیٰ سے ابدی زندگی چاہتا ہے تو اپنے سانس کو تنہائی

کے عالم میں خرابی سے بچا کر رکھ۔

خود میدہد او ز داد مینہا

دستت بدعات و کم نگہدار

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک وہ ہے جو ہر قسم کا امن اپنے خاص فضل و انصاف

سے عطا فرماتا ہے اس کے لئے تو اپنے ہاتھ مانگنے کو اٹھانے کا خیال رکھ یعنی

دُعا کی بجائے اپنے ہاتھ سے انصاف کرتا رہ۔

گر عاشقی صادق صد ذوق

دل را بـراہِ حـرم نگہدار

ترجمہ: اے بندے تو عشق صادق رکھتا ہے تو بڑے شوق و ذوق سے اللہ کے حرم پر نگاہ لگائے رکھ۔

امید قویست یارب از لطف

در روز جزا کرم نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے تیرے الطاف و اکرام پر پورا اور پکا یقین و ایمان ہے پس تو اس صفات کے طفیل میرے حال پر جزا کے دن خیال و رحمت رکھنا۔

ای کاتب خیر و شربہ محشر

از بہرِ خدا قلم نگہدار

ترجمہ: اے میری اچھائیاں اور بُرائیاں لکھنے والے اللہ قیامت کے روز میرے حال پر رحم فرمانا کیونکہ تو خدائے حلیم و کریم ہے میرے نامہ اعمال جو ٹوٹنے لکھ رکھے ہوں اُن پر میرا خیال فرمانا۔

در پیش پیغمبر دو عالم

از حکم خدا حالم نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے سامنے اپنے حکم کا خیال فرمانا اور حلم و حیا سے میرا حال کھول کر اُن کے حضور رسوا ہونے سے بچانا۔

داد ست ترا کریم صابر

ملك عرب و عجم نگہ دار

ترجمہ: اے میرے کریم آقا آپ کو داد دیتا ہوں تو اپنے لطف اور کرم سے عرب

اور عجم ہر جگہ اپنی شفقت اور مہربانی روارکھ۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی رحم کن برجان صابر

تو ہستی واقف از ایمان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جان پر اپنا رحم فرمانا تو صابر رحمۃ اللہ علیہ

کی ذات سے واقف ہے اور اس کے ایمان کی کیفیت سے بھی شناسا ہے۔

زسر حکمت دانم الہی

توئی برتخت دل سلطان صابر

ترجمہ: اے میرے رب میں تیری حکمتوں کے حال سے آگاہ اور آشنا ہوں اے

میرے اللہ بلاشبہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دل کے تحت کا سلطان و بادشاہ ہے

تو اپنا اس پر فضل رکھنا۔

ز درد عشق تو غم نیست دلرا

کہ لطف تو شدہ برجان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے دل کو تیرے عشق کا کوئی غم نہیں کیونکہ تو میرے حال

پر مہربان ہے غم تو حال بد حالی کی صورت پر ہوتا ہے تیرا خاص انعام ہے
میرے دل پر میں تیرے رحم سے خوش ہوں۔

ازین شادی نگنجد در دو عالم

کہ شد درد و بلا مہمان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ صابر رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں جہاں میں خوش ہے اُس کی
خوشی دونوں جہاں میں نہیں سماتی ہے خوشی یہ ہے کہ اُس کے پاس درد و بلا دو
مہمان مہمانوں کی مثل ہیں۔

من از ازل غم عشق تو دارم

ہمین باشد سرد سامان صابر

ترجمہ: اے اللہ میں تو روزِ ازل سے ہی تیرے عشق کے غم میں مبتلا ہوں شاید کہ یہ
سامان اور اثاثہ ہی اُس کے پاس ہو جو وہ تیرے حضور پیش کرتا ہے۔

نخواہی یافتن گر نیک یابی

بجز خونِ جگر در خونِ صابر

ترجمہ: اے دوست اگر تو کوئی اچھی اور بہتر شے حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے
صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ خونِ جگر پر سوائے خونِ جگر کے اور کچھ نہ ملے گا یہی
کچھ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی املاک ہے اور بس۔

تعالی اللہ چو حسن اینکہ ہر دم

زند صد شعلہ اندر جان صابر

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہر دم یہ تیرا حسن و جمال اُس پر شعلہ زن ہے یہ اُس کی جان پر

شعلے مار رہا ہے یہ اُس کی جان کے اندر شور مچا ہے اس کے سوا اُس کے پاس

حسنِ خلق و خلق نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی کہ گردی محرم راز

بکن جانرا فدائی جانرا یار دمساز

ترجمہ: اے بندے تو چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے راز جان لے تو اس کے لئے یہ کر کہ

تو اُس کیلئے اپنی جان فدا کر دے کیونکہ وہ تو قابل اعتماد مالک و خالق ہے۔

مرد عاقل درین راہ خطرناک

اگر تو عاشقے باسوز میساز

ترجمہ: اے بندے وہ انسان جو عقل والا ہے وہ راہِ عشق جو ایک خطرناک منزل ہے

اُس میں پڑنے سے دل جلانے والا ہو کر رہ جاتا ہے اور اگر تو عاشق صادق

ہے تو دل جلانے اور اُسے اس جلانے والے عمل میں ڈوبا چلتا رہے۔

منم شہباز صحرائی حقیقت

رسم در لامکان واریم پرواز

ترجمہ: اے سامع سن لے کہ میں حقیقت کو سمجھنے کے صحرا میں ایک سب سے بڑا پرواز

کرنے والا پرندہ ہوں یہی وجہ ہے کہ ہم لامکان تک پرواز کی خصوصیت سے ہیں۔

امیدم هست از لطفت کہ سازے

مرادر بندگانِ خویش ممتاز

ترجمہ: اے اللہ وہ الطاف و اکرام جو تو میرے حال پر رکھتا ہے مجھے اُس کی امید ہے

پس تو اپنی اُس رحمت خاصہ سے مجھے دوسروں پر امتیازی مقام عطا فرما دے۔

اگر خواہی کہ گردی شمع دلہا

مشو در بزم رندانِ قصہ پرواز

ترجمہ: اے بندے اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل دوسرے دلوں میں مثل شمع کے ہو کر

امتیازی صورت میں آجائے تو خدا کیلئے رند لوگوں کی محفل میں منہ سے بیان

کرنے والا نہ ہو۔

اگر خواہے کہ باشی ہمچو صابر

در آدر بزم مامستانِ سر باز

ترجمہ: اے سننے والے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو جا تو آ اور ہم

مست لوگوں کی بزم میں آ اور اپنا سر اُن کے اشارہ پر جھکا دے کیونکہ ہماری

حالت سر کی بازی لگانے والوں کی محفل میں آ جانا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی وصال یار جاندر باز جاندر باز

قدم نہ ہمچومن ہشیار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اگر تو اپنے دوست سے ملنے کی تمنا رکھتا ہے تو اے میری جان

اپنی جان کی بازی لگا۔ جان کی بازی لگا اے میری جان اس طرح سنبھل
سنبھل کر قدم نہ رکھ۔

در آدر بزم میخواران بہ محشر گاہ جانبازان

نمی پرسند از کردار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست شراب پینے والوں کی محفل میں آ جا کیونکہ قیامت میں ہو سکتا
ہے کہ کردار کے بارے میں نہ پوچھیں پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا
دے جان کی بازی لگا دے۔

مگوباہیچکس از لذت اسرار جانبازی

خبر کردم ترا صد بار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست کسی سے بھی بھید معلوم کرنے اور جان دینے کی داستان نہ کہہ
میں نے تو تجھ سے یہ راز سینکڑوں بار کہہ دیا پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا
دے بازی لگا دے۔

بدہ جان و دل و دین همچو منصور از سر مستی

بعشق او مترس از وار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: مستی کے حال میں ہو کر اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین قربان کر دے سولی پر
چڑھنے کیلئے اُن کے عشق کے حال سے نہ ڈر پیاری جان اپنی جان کی بازی
لگا دے بازی لگا دے۔

بیاد بزم چون مستان شراب بیخودی درکش

مگر دارو جهان مکار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اس بزم کی یاد میں اپنا دروازہ کھول دے جیسے بے خودی کے عالم میں شراب کے مست ہوتے ہیں لیکن اس جہان سے سروکار نہ رکھ پیاری جان کی بازی لگا دے۔

اگر خواہی وصال جاودان در بزم خونخواران

نشین با درد و غم بسیار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اگر خون پینے والوں کی مجلس میں ہمیشہ کا وصل چاہتے ہو تو پیاری جان درد و غم لے کر بیٹھ جا اور اپنی پیاری جان کی بازی لگا دے جان کی بازی لگا دے۔

بکوئی دلبری رعنا بکن جاز سر سودا

بیابی دولت دیدار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اے حسن و جمال کے پیکر محبوب کی گلی میں دھرنا مار کر بیٹھ جا اور پورے عزم سے تاکہ تجھے اپنے دوست کی ملاقات یا زیارت کا شرف حاصل ہو پس پیاری جان کی بازی لگا دے لگا دے۔

اگر خواہی رسی باما بگوشِ دل شنواز من

مشو چون چرخ کج رفتار جاندر باز جاندر

ترجمہ: اگر تو ہمارا ساتھ چاہتا ہے تو میری بات دل کے کان کھول کر سن لے کہ کج رفتار آسمان کی مثل نہ ہو جائے جان عزیز اپنی پیاری جان کی بازی لگا دے لگا دے۔

شوی چون مہر روشن در جهان عشق اگر خواہی

چو صابّر بدر جبار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کی دنیا میں روشن سورج کی مثل چمکے تو

صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل جبار آقا کے در پر اپنی پیاری جان کی بازی لگا دے

بازی لگا دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بکوی عشق اگر آمدی زدار مترس

قدم براہ جنون نہ زشرّ کار مترس

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کی گلی میں چلا آیا تو سولی سے مت ڈرتو اپنا قدم جنون

کی راہ میں رکھ دے اور پھر اس کام کے شر سے مت ڈر۔

ز ذوق وصل بدہ صد ہزار جان برباد

اگر تو عاشقے مستی ز ذوالفقار مترس

ترجمہ: اے دوست وصل کے ذوق و شوق میں اگر ہزار جان بھی ہو تو قربان کر

دے۔ اگر تو سچا عاشق ہے تو تلوار کے وار کی مستی سے ہرگز خوف نہ کھا کہ

تلوار تیرا سر قلم کر دے گی۔

چگونہ روئے دل آرام راتوانی دید

زگریۃ چشم دل خویش باز دار مترس

ترجمہ: اے دوست تو دل کو آرام و سکون دینے والی ہستی کو کیسے دیکھ سکتا ہے پس

اپنے دل کی آنکھ سے رونے سے اپنے آپ کو باز نہ رکھ یعنی اُس کی دید کیلئے
کھلے دل سے آنسو بہاتا جا۔

اگر تو راحت کونین خواہی از ور دوست

نشین چوکوہ ز سودا بوئے یار مترس

ترجمہ: اے دل اگر تو چاہتا ہے کہ تو دونوں جہاں کا سکون اور راحت حاصل کرے تو
یوں کر کہ مثل پہاڑ سا کن ہو کر بیٹھ جا مگر اپنے دوست کی یاد کی بو سے بے خبر
نہ رہ اُس کی یاد سے دل تازہ رکھ۔

در آشوق بآتش کدہ زروے نیاز

تو آتشے ہمہ تن از شرار نار مترس

ترجمہ: اے دوست آتش کدہ میں شوق سے آ اور ابھی نہایت نیاز مندی و عاجزی
سے تو ہمہ تن آگ میں جل جا اور آگ سے مت ڈر۔

ترحمے بکند آخر از کرم بر تو

زہر چشمی آن دیدہ نگار مترس

ترجمہ: اے دوست تیرا محبوب آخر تجھ پر بڑا مہربان ہے اور رحم کرتا ہے اس لئے تو اُس کی
ہر نگاہ جو وہ تجھ پر کرتا ہے اُس سے مت ڈرتا رہ اُس کی نگاہ تو شفقت بھری ہے۔

اگر ز جام لب لعل یار هست ترا

برقص از سر مستی ز سنگ بار مترس

ترجمہ: اگر تیرے لب تیرے محبوب کے شراب سے لعل کی مثل ہیں تو اس احسان پر

خوش ہو تو اُس کے پتھر پھینکنے کے عمل سے مت ڈر اُس کا تیرے حال پر یہ کام
تیرے لئے بہتر ہے۔

اگر تو عاشق دل خستہ زراہ وفا

بیاتو بر در ماصد ہزار بار مترس

ترجمہ: اے دوست اگر تو وفاداری کی راہ میں آ کر بد حال و پریشان حال عاشق بھی
ہے پھر بھی ہماری چوکھٹ پر اور ہزار بار بھی آنے سے نہ شرم کر اور نہ ڈر۔

شود کہ رحم کند بر تو آشکار و نہاں

نشین چو صابر مسکین درین دیار مترس

ترجمہ: ہو سکتا ہے تیرا محبوب تجھ پر ظاہر یا چھپے مہربانی کرے پس تو صابر رحمۃ اللہ علیہ
کی طرح بیٹھ جا اس کے وطن میں اور نہ ڈر۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای دل تو نشستہ چہ خاموش

فریاد و فغان بکن بصد جوش

ترجمہ: اے دل تو کس طرح بیٹھا اور خاموش ہے اٹھ فریاد کر رو پیٹ اور سینکڑوں بار
ایسا ہوش سے کرتا رہ۔

باشد کہ رہے وصال یابی

کن انچہ تو خواندہ فراموش

ترجمہ: ہو سکتا ہے تجھے تیرے محبوب کا وصال حاصل ہو جائے پس تو سب کچھ کئے
جا جو تو نے پڑھا ہے جو تجھے بھول گیا ہے۔

خاموش نشین بہ بزم رندان

بخروش ز در عشق بخروش

ترجمہ: اے دل تو رند لوگوں کی محفل میں جائے تو خاموش بیٹھ مگر جب تو عشق کے دروازہ پر جائے تو شور و غل مچائے جا۔

گر روئے نگار خوابہ بینے

ہشیار مشوز دست دہ ہوش

ترجمہ: اگر تو اپنے محبوب کے نقش و نگار دیکھے تو ہوشیار نہ ہو ساکت و بے دم ہو کر رہ اور اپنے حواسِ خمسہ کو بھی ساکت و جامد کر کے دیدار کر۔

از دیدن جلوئے مماش

ہوش از سر ذوق گشتہ مدہوش

ترجمہ: اپنے محبوب کے حسن و جلوہ کے جمال اور شان کو دیکھتے وقت اپنے سر اور دماغ سے ہوش اور عقل نکال دے اور اُسے جسدِ بکل کی مثل دیکھتا رہ تا کہ سیر ہو۔

مارا بہ بلا چہ آزمائے

ہستم بغم تو دوش بدوش

ترجمہ: اے محبوب ہم بلاؤں اور آزمائشوں کو کیا آزمائیں ہمیں وہ آزمانا نہیں۔ ہم تو محبوب تیرے غم میں سراپا ڈوبے پڑے اور غرق ہیں۔

خواہی کہ شوی ز قد میانش

از جام شب نگار مے نوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ اُس کے قدموں میں پڑا رہے تو تو آغاز

رات سے ہی شراب کے نشہ میں ہو جا اور جام پر جام پی کر مدہوش ہو کر رہ جا۔

از روزِ ازل فکِ رِده ام من

جز حرفِ محبت تو در گوش

ترجمہ: اے محبوب میں نے تو اول روز سے اور کچھ نہیں پڑھا پڑھا ہے تو جو حرف پڑھا

وہ تیری محبت کا حرف پڑھا ہے اس کے سوا میرے کانوں میں کچھ نہیں آیا۔

خوردم ز هوائے وصل صابتر

از خمِ شرابِ هوش بر هوش

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے تو محبوب سے ملنے کی ہوا سونگھی ہے وہ اس کی محبت کی

شراب پیتا ہے پھر مدہوش ہوتا اور پھر ہوش میں آ کر پھر محبت کی شراب پی کر

مدہوش ہو جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

گر عاشقِ کاملے بصد ہوش

در جامِ شے بیار مے نوش

ترجمہ: اگر تو عاشقِ کامل ہے تو سو بار ہوش کر اپنے پیالہ میں شراب ڈال لے اور پیتا رہ

بر روئے نگار ہمچو ز نفس

مخروش و مغان باش خاموش

ترجمہ: اُس کے چہرہ کو دیکھتا رہ جیسے کسی بے مثل نقش و نگار کو دیکھتے ہیں دیکھتے ہوئے

مت بول اور پوجا کرنے والے کی مثل ہو جا اور خاموشی میں ڈوب کر رہ جا۔

گر طـالب درد عشق ہستی

از درد و غم نگار مخروش

ترجمہ: اگر تیرے دل میں کسی کے عشق کا ڈر ہے تو تو درد اور غم سے اُسے دیکھتا رہ اور

شور نہ کر بلکہ چپ سادھ لے۔

عالم ہمہ خاک راہ عشق ست

خود را تو بنور عشق و رپوش

ترجمہ: یہ دنیا عشق کی راہ کی مٹی ہے یعنی یہ دنیا کسی کی محبت کے صلہ میں بنی ہے پس

تجھے چاہیے کہ تو اپنے آپ کو عشق کے نور میں لپیٹ دے۔

از عشق ہمیشہ گفتگو با ست

لیکن تو بند درین سخن گوش

ترجمہ: یہاں تو ساری گفتگو عشق سے ہی متعلق ہے لیکن تو اس قسم کی گفتگو میں رہ اور

سنتا بھی یہی رہ۔

جزیاد خدا ہر انچہ خواندم

از دولت عشق شد فراموش

ترجمہ: میں نے جو کچھ اللہ کی ذات کی یاد کے سوا پڑھا ہے اُس میں سے سوائے عشق

کے اور کچھ یاد نہیں سبھی فراموش ہو گیا ہے۔

از جلوۂ حسن دوست دردم

در بزم الست رفتم از ہوش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے حسن و جمال کے جلوہ و دید سے زندہ ہوں میں الست

بر بزم محفل میں موجود وقت سے ہوش میں ہوں۔

در بزم وصال رفتم از ذوق

از جلوۂ حسن دوست مدہوش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے وصل کی خاطر ان کی محفل میں بڑے ذوق اور شوق سے

گیا۔ وہاں دیدار پا کر خوش حال ہوا اور اسی وقت اور اسی دن سے میں

مدہوش حال ہوں۔

دارم ز ازل بحکم تقدیر

بارے ز امانت تو بردوش

ترجمہ: اے میرے رب میں روزِ اول سے ہی تیرے حکم اور تقدیر کے تابع ہوں

میرے کندھوں پر تیرے حکم و فرمان کا بوجھ امانت کے طور پر پڑا ہے۔

ز اهد تو برو بگار خود باش

اینجان خرنند زہد مفروش

ترجمہ: اے زاہد یہاں سے چلا جا اور اپنا کام کر یہاں زاہدوں کا کیا کام یہاں لوگ

زہد نہیں خریدتے تو یہاں زہد نہ بیچ یہاں زہد کا کام اور کاروبار نہیں پکتا۔

بَاعِرِشِ بَرِیْسِ وَعَرِشِیَانِ هَم

صَابِرِ هَسْتِیْمِ دُوشِ بَرْدُوشِ

ترجمہ: یہ وہ مقام ہے جہاں عرش بریں والے اور عرشوں کے بھی کے بھی کندھے سے کندھا ملائے ہوئے حاضر ہیں ہم بھی اُن کے ہمراہ ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

بَكْوِیِّ وَلَا رَامِ هَشِیَارِ بَاشِ

زَشَبِ تَاسَحَرِ گَآهِ بَیْدَارِ بَاشِ

ترجمہ: اے دوست محبوب کی گلی میں جا کر ہوش سے رہ یہاں تو لوگ رات سے صبح تک جاگ کر گزارتے ہیں۔

اَگَرِ وَصَلِ خَوَاہِیِ بَصْدِ آرزو

چَوِ یوسفِ دَرِیْنِ چَاہِ غَمِ خَوَارِ بَاشِ

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب سے ملنا چاہتا ہے بصد آرزو اور خواہش سے مل لیکن تو محبت کے کنوئیں میں غم کھانے والے یوسف علیہ السلام کی مثل رہ تا کہ بہتر انجام نصیب ہو۔

زَمِستِیِ چَوِ مَنْصُورِ ازِ بَیخودِیِ!!

اِنَالْحَقِّ زَنِ بَرَسَرِ دَارِ بَاشِ

ترجمہ: اے دوست خودی کے عالم میں حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کی مثل انا الحق کا نعرہ لگا اور یہ نعرہ تو سولی پر چڑھتے وقت تک لگاتا رہ۔

بغم آشنا شو اگر عاشقی
زسوزِ غم ہجر خونباز باش
ترجمہ: اگر تو عاشق صادق ہے تو غم سے آگاہ رہ اور جذائی کے غم کی آگ میں اپنا
خون جلاتا رہ۔

چو سودائیاں خون بریزد دو چشم
چو دیوان گان بردر یار باش
ترجمہ: اے دوست تو سودائی لوگوں کی طرح آنکھوں سے کیونکر خون بہاتا ہے بہتر
یہ ہے کہ دیوانوں کی مثل دریا پر پڑا رہ۔

اگر لذت درد خواہی ز عشق
ز سرتابیا راست کردار باش
ترجمہ: اگر تجھے عشق میں رہنے کی لذت کی خواہش ہے تو سر سے پاؤں تک اپنا
آپ سراپا عشق ہو جا۔

بعرش برین گرتو آسان رسی
چو صابر برین رہ سبکسار باش
ترجمہ: اے دوست اگر تو آسانی سے عرش بریں پر جا پہنچے تو تجھے چاہیے کہ ایسے حال
کیلئے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل نہایت سبک رفتار چلتا جاتا کہ منزلِ مُراد پالے

.....☆.....☆.....☆.....

دلا بادرد مندان آشنا باش

زخود بیخود چو مساتن با خدا باش

ترجمہ: اے میرے دل درد مند لوگوں کا ساتھی بن جا۔ اپنے آپ کو بھلا دے اور

مست لوگوں کی طرح اللہ کا خاص بندہ بن جا اپنی میں مار کر رہ۔

غم و غربت بکن حاصل درد

اگر داری سراپا بنیوا باش

ترجمہ: ہزار دکھ درد لے کر غم و الم کی دنیا کو بسالے یہ دنیا غم سے ملے گی اگر تو یہ رکھتا

ہے تو سب کچھ چھوڑ کر بے آواز و خاموش ہو جا۔

اگر خواہی کنی بر عرش مسکن

ز شب تا صبح دم از کوئی ماباش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ عرش پر تیرا ڈیرا و مقام ہو جائے تو رات سے صبح تک ہماری

محفل میں رہ۔

اگر خواہی شوی ہمسر بمستان

بکوئے میفروشان خاکپا باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ مست الست لوگوں کے ساتھ ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ

شراب بیچنے والوں کی گلی کی خاک ہو جاتا کہ یہ مقام و مقصد حاصل کر لے۔

اگر خواہی شوی در عشق ممتاز

ببزم دلبران عین حیا باش

ترجمہ: اگر تیری خواہش ہو کہ تو عشق کی دنیا میں امتیاز حاصل کرے تو محبوب لوگوں

کی محفل میں بیٹھ کر دیکھنے والا اور صرف آنکھ سے کام لینے والا بن جا۔

اگر خواہی تھی از دست عصیاں

بکار بیکساں مشکل کشا باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ تو گناہوں سے پاک ہو جائے تو بے کس اور بے نوالوگوں

کے کام آتا رہ۔

اگر خواہی رسی در بزم قدسی

ز خود بر خیز چون من بینوا باش

ترجمہ: اگر تو پاک محفل میں پہنچنا چاہتا ہے تو مجھ بے آسرا بندے کی مثل حوروں کا

خیال چھوڑ دے۔

اگر خواہی کہ یابی دولت عشق

بکوئے دلبر رونا گدا باش

ترجمہ: اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کی دولت حاصل کر لے تو تو پیارے لوگوں کی گلی کا

گدا گر بن جا۔

بیاضابتر بکنج عشق جاکن

دمے از خود پرستی با جدا باش

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور عشق کے کونہ میں جگہ بنا لے اور دم بھر کیلئے اپنی

میں مار کر دنیا اور اس میں ہر موجود سے کنارہ کش ہو جا۔

.....☆.....☆.....☆.....

سخن اہل دل بکن درگوش

عیب مومن چو حق بحق در پوش

ترجمہ: اے دوست اہل سخن کی بات غور سے سن کر دماغ میں جگہ دے اور مومن

کے کسی عیب کو خواہ کیسا ہی ہو اُس پر پردہ ڈالے رہ۔

بحرِ یفان عشق گر برسی

باش چون کوہ بیخود و خاموش

ترجمہ: اگر عشق کی منزل میں تو اپنے حریفوں کے ساتھ چل رہا ہو تو بالکل خاموش رہ

اور ایسا جیسا کہ کوئی پہاڑ بے خود اور جامد ہوتا ہے۔

بادہ در بزم آن پری ز خسار

نوش کن نوش ہاں مشو بیہوش

ترجمہ: اُس اپنے حسین اور جمیل محبوب کی بزم میں تو اگر شراب خوری کرے تو شراب

پی لے مگر شراب خوری کے عالم میں اپنے ہوش گم نہ کر اور بے خود نہ ہو۔

سزّ اسرار حق مکن بیرون

گر تو گردی چو خم مے در جوش

ترجمہ: اے دوست اللہ کے اسرار معلوم ہونے پر انہیں دوسروں پر مت پھیلا۔ اگر

تُو نے ایسا کیا تو گویا ایسا ہے جیسا کہ شراب میں کسی پر جوش اُبھر آتا ہے۔

بادئہ عشق جام گر نوشی

سر بسر سر بسر تو کردی ہوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو نے شراب کا جام نوش کر لیا تو گویا تو سارے کا سارا ہوش

میں آ گیا۔

نبود ہیچ غم زمستے عشق

گر نہی پائے عشق تو بردوش

ترجمہ: عشق کی مستی سے کوئی غم نہیں ہوتا ہے اگر تو عشق کا پاؤں اپنے کندھے پر رکھ

لے تو کوئی فکر نہیں۔

شب ہمہ شب بہ بستر غم من

جائے تو بہ نشست در آغوش

ترجمہ: میرے غم کے بستر پر ایک رات ہی نہیں بلکہ ساری راتیں ایک جیسی ہیں

میری گود میں تو ہر لحظہ یہ پڑی ہوئی ہے۔

ہمچو صابر اگر شوے باحق

سیرِ اسرار عشق کن درگوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح حق تعالیٰ کا بندہ بن جائے تو

تجھے ہر لحظہ تیرے کانوں میں عشق کے اسرار آتے رہیں گے یعنی تیرا سرا سرا

الہی پاتا رہے گا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیا بیزم حریفانِ عشق بادہ نبوش

من انچہ گفتہ ام از ذوق دل بکن درگوش

ترجمہ: اے دوست آ اور عشق کرنے والے حریفوں کی محفل میں آ کر شراب پی

لے اور جو کچھ میں نے نہایت ذوق شوق سے تجھے کہا ہے توجہ سے وہ

میری باتیں سن لے۔

تو ہر چہ رانگری جز ظہورِ خویش مبین

کہ تو در ہر دو کون روی باہوش

ترجمہ: اے دوست جو کچھ تجھے نظر پڑتا ہے سوائے تیرے اپنے کے اُسے مت دیکھ

اس طرح کرنے سے تو دونوں جہاں میں باہوش چلتا پھرتا رہے گا۔

اگر حقیقت اشیاء بہ پر سد از تو کسی

بگو بگو تو از اسرار عشق باش خموش

ترجمہ: اے دوست اگر کوئی تجھ سے اشیاء کی حقیقت دریافت کرے تو کہہ دے بتا

دے بتا دے وہ عشق کے بھید تجھے معلوم ہیں مگر تو خاموش رہ خاموش۔

نمٹیوان زرخ خوب تو نظر۔ کردن

بیاد جلوہ رویت نماںدہ رش بهوش

ترجمہ: اے دوست تو حسین منظر اور چہرہ سے اپنی نظر کیسے ہٹا سکتا ہے ایسے جلوہ کی دید سے تو کیسے ہوش سلامت و سالم بچا سکتا ہے۔

بکنج ہجر نشین باہزار عجز و نیاز

اگر تو سزّ خدائے زدرد ہم مخروش

ترجمہ: ایک بندہ جو اپنے محبوب سے جد ایک کونے میں ہزار بار عجز و نیاز سے بیٹھ جائے۔ اگر تو اللہ کے ایک راز سے آشنا ہو جائے تو بھی ایک غم ملنے پر بھی اپنے درد کا غم نہ ظاہر کر۔

ازین جہان بجہان دگر بذوق و طرب

پپائے فرق بہ تمکین بیا بجئبان دوش

ترجمہ: اس جہاں سے اگلے جہاں کو نہایت ذوق و شوق سے قدم بقدم چل کر بڑی شان بان سے جا لیکن ڈرتے ڈرتے سر کندھوں میں چھپا کر آ۔

بصد ہزار امید آورم زروئے کرم

بدہ بہ صابر خود از ہم ولا سر جوش

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیرے فضل و کرم سے ہزاروں امیدیں وابستہ کئے ہوں اے اللہ تو خود صابر رحمۃ اللہ علیہ کو یہ عطا فرما اور صراحی انڈیل دے لیکن

اُس سے اُسے جوش نہ آئے وہ تیرے فضل و کرم کے لامنتہا منگے نوش کرے

مگر اُسے ذرا بھر بھی آپے سے باہر ہونا نہ آئے۔

تن مجروح و جان افگار و دلریش

شد از تیغ نگاہ دلبر خویش

ترجمہ: اے دوست میرا بدن زخمی ہو گیا اور جان زخمی اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا یہ سب کچھ میرے اپنے محبوب کی نگاہ کی تلوار کے طفیل ہوا ہے۔

بکویت اندرین سودا خرابم

نمیدانم چہ خواہد شد ازین پیش

ترجمہ: یہ میرا بُرا حال تیری گلی میں جانے سے ہوا۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس سے آگے میرے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔

شدم از دست نفس خویش عاجز

چو کژدم میزند ہر دم بدل نیش

ترجمہ: میرا یہ بُرا حال میرے عاجز نفس کی وجہ سے ہوا ہے یہ میرا حال تو ایسا ہے جیسے کسی کو ہر لحظہ بچھوڑنگ مارتا رہتا ہے میرا یہ حال تو ایسا ہے۔

مرا دریا بگر خواہی سلامت

منم در عالم مستان و فاکیش

ترجمہ: مجھے پکڑ لے اگر تو سلامتی کا خواہش مند ہے کیونکہ میں تو وفادار مست لوگوں کی حالت میں ہوں مجھے اپنا حال خود بھی معلوم نہیں ہے۔

بکن رحمے بحال من کہ ہستم

بکویت او فتادہ ہمچو درویش

ترجمہ: اے دوست میرے حال پر رحم کھاؤ میں جیسا بھی ہوں بس میں تو ایک درویش کی مثل تیری گلی میں پڑا ہوں۔

بیابانی راہ در بزم حقیقت

باین حال کہ داری باید اندیش

ترجمہ: تجھے حقیقت کی محفل میں جانے کو راہ مل جائے گی لیکن یاد رکھ کر اس حال

میں جو تیرا حال ہے اسے سوچ اور دماغ میں رکھ لینا۔

بکوئے ہجر تو چوں صابر از ذوق

بخواہم درد عشقت بیش از بیش

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح نہایت ذوق شوق سے تیرے ہجر کی گلی میں حد

سے زیادہ تیرے عشق کے درد کی خواہش اور تمنا رکھتا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

من میروم بذوق بکوئی نگار خویش

گر صد ہزار زخم زند گوئیش کہ بیش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے کوچہ میں بڑے ذوق شوق سے جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھے

ہزاروں باتیں کہہ کر زخم پہچائے بھر بھی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بے شک اس

سے زیادہ بھی کر لیں فکر مند نہیں ہوں۔

سلطان دہر در دل من جاگرفتنہ است

زان بر سر عرش وقارم بود بہ بیش

ترجمہ: دنیا کے بادشاہ نے میرے دل میں جگہ لے رکھی ہے اسی وجہ سے میں عرش پر

وقار سے ہوں اور میری قدر ہے اور یہ قدر اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

افتاده ام بخاک درت از سر نیاز

رحمی بکن بحال من خستہ سینہ ریش

ترجمہ: میں بڑی نیاز مندی و عاجزی سے تیرے در کی خاک پر پڑا ہوں میرے

حال پر کرم و مہربانی فرمائیں میرا سینہ پھٹ چکا اور خستہ حال ہو گیا ہے۔

از خنجر مژہ بہزاراں ہزار ناز

کژدم صفت زدی تو بجانم ہزار نیش

ترجمہ: اے میرے محبوب تو نے اپنی نازک پلکوں کے ہزار ناز کے خنجر سے میرے

سینہ کو چیر دیا ہے اور تو نے میری جان پر بچھو کی مثل ہزاروں ڈنگ مارے ہیں۔

از کوئی من ببر اگرت جانعزیز ہست

پامال میشوی تو چو صابر ببزم عیش

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر تجھے اپنی جان عزیز و پیاری ہے تو آ کر میری گلی سے

یہ میری جان لے جا۔ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل پامال ہو جائے جیسے میں

عیش کی بزم میں ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر تو عاشق مستی بکوئے یار برقص

برقص لیک چو طائوس ہوشیار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو کسی کے عشق میں مست ہے تو رقص کرتا اس کی گلی میں جاتا تو

رقص کئے جا ایسا رقص کر جیسے مور خوش ہو کر پائل بناتا مستی کے عالم میں کرتا ہے

زمن شنو اگر تہست مرترا ذوقی

چو زلف او برخ نازنین نگار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے ذوق و شوق ہے تو مجھ سے یہ بات سن لے تو اپنے

محبوب کی زلف کی دید پر رقص کر جیسا کہ نازنین کو چاہنے والے کرتے ہیں۔

اگر تو طالب وصلے زخویشتن برخیر

بصد ہزار غم و درد و اشکبار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب کے وصل کی خواہش رکھتا ہے تو اٹھ اور ہزار غم دکھ

درد اور آنسو بہا کر رقص کر تا کہ تیرا محبوب تجھ پر مہربان ہو جائے۔

اگر قبول فتد باہزار عجز و نیاز

تو آتش کہ تو داری شرر بیار برقص

ترجمہ: اے دوست تو دل میں محبت رکھتا ہے اگر وہ اُسے قبول ہو تو ہزار بار عجز و نیاز

مندی سے اُس کے پاس پیش کر اور جو محبت کی آگ تیرے سینہ میں ہے

اُسے ہزار بار پیش کر اور رقص کر کے پیش کر تا کہ قبولیت حاصل کرے۔

اگر تو محرم رازی بصد ہزاران ذوق

زمستی دل خود برسساں بیار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے سینہ میں محبت کا راز ہے تو ہزار بار ذوق اور شوق سے

اُن کی خدمت میں پیش کر تو اپنے دل کی مستی کا حال اُن پر پیش کر اور یہ راز

اور مستی دل اپنے محبوب کو رقص کر کے پیش کر۔

اگر وصال بخواہی بصد ہزار طرب

ببزم دوست بیابادِ فگار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب کا وصل چاہتا ہے تو ہزار بار خوشی سے کر پس تو اپنے زخمی

دل کے ساتھ آ اور دوست کی محفل میں رقص کر کے اُسے نذرانہ دل پیش کر۔

بود کہ بہر تماشا فتد نظر بر تو

بہ پیش آن بُتِ رعنا ہزار بار برقص

ترجمہ: ہو سکتا ہے کہ وہ منظر جو وہاں تو دیکھے تو تیرے لئے یہ ہے کہ تو ہزار بار رقص

کرتا ہو اپنے حسین محبوب کی محفل میں پیش ہوتا کہ قبولیت کا درجہ پائے۔

چو صابراز سر سودا بذوق ہر نغمہ

در آ برقص و لیکن بروئے یار برقص

ترجمہ: اے دوست تو ہر ایک گیت بڑے ذوق شوق سے اُن کے پاس پیش کر تو یہ

نغمے رقص کرتا پیش کر اور محبوب کے حضور رقص کرتے ہوئے جا۔

.....☆.....☆.....☆.....

رفتن پائے دیدہ بکوئی نگار فرض

آمد بدیدہ و دیدن روئے نگار فرض

ترجمہ: عاشق پر محبوب کی گلی میں آنکھوں کے بل جانا فرض ہے اور پھر وہاں سے

آنکھوں کے بل چل کر آنا اور محبوب کے چہرہ منور کو دیکھنا فرض ہوتا ہے۔

آمد خبر ز غیب کہ رفتن ز خود نہان
 بر عاشقان وصال بکوئی نگار فرض
 ترجمہ: مجھے غیب سے یہ خبر ملی ہے کہ اپنے آپ سے چھپنا فرض ہے مگر عاشقوں سے
 ملنے کیلئے محبوب کی گلی میں جانا فرض ہے یعنی عاشق کیلئے محبوب کی گلی فرض
 مقام کی مثل ہے۔

آمد بطالبان تو از صدق جان و دل
 دادن ہزار بار بیوے نگار فرض
 ترجمہ: تیرے طالبوں پر نہایت صدق و صفا سے حکم آیا ہے کہ وہ ہزار بار سانس لیں
 جس میں تیری اُن کے دل میں خوشبو آئے عاشق پر محبوب کی دید میں سوچ
 کرتے رہنا فرض ہے۔

کردن فدا ہزار دل و جان عاشقان
 از بہر وصل موئی بموئے نگار فرض
 ترجمہ: محبوب پر ہزار دل و جان سے قربان ہونا چاہئے محبوب کی ہر زلف کی دید
 عاشق پر فرض ہے۔

در مذہب یگانہ پرستان زروے حال
 بودن رواست بخوئی رسنجو نگار فرض
 ترجمہ: محبوب سے محبت کرنا مذہب میں جائز ہے جس حال میں کوئی ہو محبوب کی
 خود اداؤں پر فدا ہونا فرض ہے۔

خوردن بعاشقان ست مئی عشق رامدام

شب تا سحر ز جام و سبوی نگار فرض

ترجمہ: عاشق اپنے محبوب کی دید کی شراب کو ہمیشہ پیتے ہیں اُن پر رات سے صبح تک اُن کے ظرف یعنی قفسِ عنصری کی دید کے پیالے پیتے رہنا فرض ہے یعنی عاشق ساری ساری رات اپنے محبوب کی دید سے سیراب ہوتے اور لطف اٹھاتے رہتے ہیں۔

برعاشقان غمزدگان صابر آمدہ

مردن بیزم عشق و ہوائے نگار فرض

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ وہ عاشق جو محبوب کی دید میں غم اٹھاتے رہتے ہیں اُن پر اپنے محبوب کے عشق میں مرنا اور اُن کی دید کی ہوا کھاتے رہنا فرض ہے۔

☆.....☆.....☆.....

نکنم در رہ تو راہ غلط

نکند راہ خیر خواہ غلط

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں تیری راہ میں کوئی غلط قسم کا اقدام نہیں کرتا ہوں اور اُس کی ذات بھی ایسی ہے کہ وہ بھی اپنی اچھائی کو مجھ سے نہیں موڑتا خواہ میں غلط ہی کروں۔

از رہ عقل و رائے ملک ستان

نکند ہیچ بادشاہ غلط

ترجمہ: عقل اور مشورہ سے مُلک کو اپنا کیا جاسکتا ہے جو ایسا کرے وہ بادشاہِ غلطی پر نہیں ہوتا۔

نتواند برابری کردن

بتوانوار مهر و ماه غلط

ترجمہ: اے آقا تیری برابری نہیں ہو سکتی تجھ پر سورج اور چاند کے انوار و برکات کم نہیں ہو سکتے ہیں۔

اگر تو خواہی شوی زاہل یقین

تو مکن بر رخ نگاہ غلط

ترجمہ: اگر تو یہ چاہے کہ تو اہل یقین لوگوں میں ہو جائے تو تجھے چاہیے کہ تو کسی خراب چیز کی طرف نگاہ نہ کر۔

درد و غربت بخواہ تا بدھم

بس نخواہی زمن تو جاہ غلط

ترجمہ: اگر تو مجھ سے دکھ اور درد اور مسافری کی خواہش کرے تو میں تجھے یہ دے دوں لیکن تجھے چاہیے کہ تم مجھ سے غلط چیز نہ طلب کرو۔

عذر ہا میکنی بطرز گناہ

بس مشورہبری گناہ غلط

ترجمہ: تو مجھ سے گناہ کی طرح کے عذر اور بہانے کرتا ہے۔ لیکن تجھے چاہئے کہ تو مجھے غلط قسم کے کام کی رہبری نہ کرے۔

دخل و خرجے تو نیک بین صابر

تتا نباشد مگر سیاہ غلط

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری آمدنی اور تیرا خرچ پاک و میرا ہے۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط کام واقع ہو جائے۔

ہرچہ خواہی بمن بگو واعظ

در جہاں نیست کن چو تو واعظ

ترجمہ: اے واعظ تو جو کچھ چاہتا ہے مجھ سے کہتا جا۔ دنیا میں تجھ جیسا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

از من خستہ و شکستہ دل

غیر درد بلا مجو واعظ

ترجمہ: میں خستہ حال اور ٹوٹے ہوئے دل والا ہوں۔ اے واعظ تو مجھ سے سوائے درد اور تکلیف کے کچھ نہ پائے گا۔

راہ حق را اگر تو میگوئی

میروم میروم بگو واعظ

ترجمہ: اے واعظ اگر تو کوئی حق بات بیان کرتا ہے تو میں بلاشبہ وہ کرتا ہوں وہی کرتا ہوں۔

گفتنت را نامتیوانم کرد

وان یقین خود بکن برد واعظ

ترجمہ: اے واعظ میں تو ایسا نہیں کر سکتا ہوں جیسا تو کہتا ہے۔ تو اس بات پر پختہ یقین کر لے ورنہ چلا جا۔

انچہ خواہی زمن نمی آید

گوش کن گوش شنو واعظ

ترجمہ: وہ جو تو چاہتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا سن لے اور ہوش کرو واعظ مجھ سے ایسی توقع نہ کر۔

نکنم انچہ توہمے گوئی

دست ازمن دگر بشو واعظ

ترجمہ: میں وہ نہیں کرتا ہوں جو تو مجھے کہتا ہے۔ اے واعظ بس تو مجھ سے اپنا ہاتھ دھو ڈال۔ میں تیرے ہاتھ نہیں آتا ہوں۔ اور میں تیرے کام کا نہیں ہوں۔

گفت صابر بصد ہزار زبان

تو بمن رد برد شنو واعظ

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہزار بار تجھ سے یہی کہتا ہے کہ تو میرے پاس آ۔ مگر چلا جا۔ میری بات واعظ سن لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر تو راسخی بر جادہ شرع

نشینی زود بر سجادہ شرع

ترجمہ: اے دوست اگر تو شرع و دین کے احکام پر کار بند ہے اور سختی سے کار بند ہے تو تجھے بہت جلد شریعت کے مصلے پر بٹھایا جاسکتا ہے۔

شوی چون شبلیے دبازید دایم

چشی یک جرحہ گراز بادہ شرع

ترجمہ: اے دوست اگر تو پختہ انداز سے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بایزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مثل شرع کا پابند ہے۔ اور اگر تو ایک گھونٹ بھی شریعت کا

نوش کر لے تو تیرا مقام مثل اکابرین کے ہو جائے۔

کجا برسرنہم تاج مکلل

اگر بایم لباس سادہ شرع

ترجمہ: کیا میں اپنے سر پر زیورات سے مزین تاج رکھ سکتا ہوں۔ اگر میں شریعت

کی تعلیمات کا سادہ لباس زیب تن کر لوں۔

شود ور عالم قدسی مکرم

هران کو میرود برج اوہ شرع

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ جو شریعت کی راہ پر چلتا ہے۔ وہ بلاشبہ عالم بالا میں

نہایت عزت و تکریم حاصل کر لیتا ہے۔

روم ور بزم شرع پاکبازان

نیاید رہ زپا افتادہ شرع

ترجمہ: وہ بندہ جو پاک باز لوگوں کی محفل میں شرع کے احکام پر کار بند ہو کر چلے تو

یقینی بات ہے کہ وہ راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا ہے۔

نگنجد درود عالم همچو صابر

کہ مے نوشد دمادم جام شرع

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل دونوں جہاں میں وہ سمانہیں سکتا۔ جو شریعت کے جام پر جام پیتا جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

وارم از ہجر رخت در سینہ داغ

باغ باغم باغ باغم باغ باغ

ترجمہ: اے دوست میں اپنے سینہ میں ایک داغ رکھتا ہوں تیرے چہرہ انور کی دوری کی وجہ سے میرا گلزار غم والا ہو گیا۔ میرا باغ دکھی ہے۔ گلزار آخر گلزار ہوتا ہے۔

ہست اندر دل بصد ذوق و طرب

از خیالِ روئے جانان صد چراغ

ترجمہ: میرے دل میں دوست کیلئے بے حد و شمار ذوق شوق اور خوشیاں ہیں۔ محبوب کے منور چہرہ کا خیال میرے لئے سینکڑوں چراغ لئے ہے۔ یعنی میرا خیال اُس کی یاد سے روشن اور روشنیوں کا مقام بن گیا ہے۔

درو را خواہم ز تو ای جانمن!

گردد سد از بادۂ غم یک ایباغ

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تجھ سے درد مانگتا ہوں۔ اگر غم کے شراب سے مجھے ایک پیالہ بھر در دل جائے تو کیا ہی بہتر ہو۔

بدرخ زیبا منہ خال سیاہ

نیست اندر باغ جنت جائے زاغ

ترجمہ: اے میرے محبوب اپنے حسین و جمیل چہرہ پر سیاہ رنگ کا داغ مت بنا۔ کیونکہ باغ جنت میں کوئی کیلئے کوئی جگہ اور گنجائش نہیں ہے۔

درد خواہم درد خواہم درد درد

درغم غربت بسے دارم فراغ

ترجمہ: اے دوست میں تجھ سے درد مانگتا ہوں۔ درد اور درد کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پردیس میں رہتے ہوئے اکثر ہجر کا درد سے فراغت و فرصت پانا مشکل ہے۔

از رہ صبر و رضا صابر پرس

یافتہ من زین رہ بزم فراغ

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو صبر و رضا کی راہ نہ پوچھ کہ صبر و رضا کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں نے یہ راہ تو صرف فراغت کی محفلوں میں پائی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

رفتہ از کوہ یار خویش دریغ

ماندہ ام جان زار و ریش دریغ

ترجمہ: میں اپنے محبوب کی گلی سے نہایت افسوس سے چلا۔ اب میری حالت خستہ خراب ہے اور میں زخمی حال اور افسوس ناک حال میں ہوں۔

مرہمے بخشش از کرم جانان

خوردنم از غم تو نیش دریغ

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے مہربانی کر کے مرہم عطا کر دے تاکہ میرے دل کا زخم ٹھیک ہو جائے۔ کیونکہ میں نے تیرے غم کے ڈنگ سے بہت بڑا زخم کھایا ہے۔

کفر و اسلام رفت ہر دوز دست

حیرتم واد این ووکیش دریغ

ترجمہ: میرے ہاتھ سے اسلام اور کفر دونوں چلے یعنی میں دونوں ظاہر سے باہر ہو گیا۔ اور میں افسوس کرتا ہوں کہ دونوں راہوں نے مجھے حیرانی کے عالم میں کر دیا۔

ہیچ گفتن مرانمی آید

کہ بہ پرسی ز حال پیش دریغ

ترجمہ: مجھے کچھ کہنا نہیں آتا۔ میں حیران ہوں کہ کیا کہوں۔ کیونکہ زیادہ بیان کرنے اور پوچھنے پر مجھے افسوس ہوتا ہے۔

صابر از درد دل ہمیگوید

رفتیم از کوئے یار خویش دریغ

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دل کو دکھی رکھتے یہ کہتا جاتا ہے کہ افسوس میں اپنے دوست کی گلی سے چلا آیا۔ اور اس کا دیدار نہ کر سکا۔

منہ قدم بسر کوئے یار خود بخلاف

اگر تو عشق نداری بہ بزم درد ملاف

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں عشق نہیں ہے تو درد بھری محفل میں غلاف

اوڑھ کر مت جا اور اپنے دوست کی گلی میں ایسے قدم مت رکھ جو اس کی طبع

کے خلاف ونازیبا ہوں۔

قدم براہ حقیقت نہادۂ ہرگز

بہ بزم اہل سلامت سخن مگو بخلاف

ترجمہ: اے دوست تو حقیقت کی راہ میں قدم رکھ کر چل اور سلامتی والوں کی محفل

میں کوئی ایسی بات خلاف معمول اور خلاف قاعدہ نہ کر۔

زصیقل غم عشق آنچنان بکن خود را

کہ تاچو آئینہ باشی تو در جہان و صاف

ترجمہ: اے دوست اپنے دل کو عشق کے غم سے صاف شفاف کر لے۔ تاکہ تیرا

حال اس دنیا میں نہایت صاف اور شیشہ کی مثل ہو جائے۔

چنان بکوش زسرتا قدم شوی ہمہ نور

اگرچہ سید علویستی زسرتاناف

ترجمہ: حضرت اپنے آپ سے خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ تو اس طرح کی

کوشش اور عمل کر کہ تو سر سے پاؤں تک نورانی جسد بن جائے۔ اگرچہ تو

علوی سید ہے اور خالص سید نسل سے ہے۔

ہزار جان بدھم گر تو بہر کشتن ما

زخشم خنجر ابرو بر آوری زغلاف

ترجمہ: اے محبوب اگر تو ہمارے مارنے کا عزم کرے تو میں اپنی جان ہزار بار پیش

کرتا ہوں۔ اگر تو اپنے نقاب کو ہٹا کر غصہ کی حالت میں اپنے ماتھے کو ننگا

کردے تاکہ میں زیارت کر لوں تو اس حال میں میں اپنی ہزار جانیں تیری

راہ میں قتل کئے جانے کیلئے پیش کرتا ہوں۔

بکنج ہجر تو جا کردہ ام ز دولت تو

پس ست خون جگر در غم تو وجہ کفاف

ترجمہ: میں نے تیری مہربانی سے تیرے ہجر کے کونہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔

پس تیرے غم میں میں خون جگر پیش کرتا ہوں۔ اور یہ میرے لئے کافی ہے۔

ز صابر این سخنے یاد ارتا باشی

بغیر نفس ستمگر مکن بکس تو مصاف

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات یاد رکھ اور اس کو دل میں گرہ دے لے۔ کسی

بندے سے جنگ نہ کر سوائے اس کے جو ظالم ہو۔ یعنی ظالم کے خلاف جہاد

کر۔ اور صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات کو دل و دماغ میں گرہ دے کر رکھ۔

تاکہ کل تیرے کام آئیں۔

عاشق من بدرو مندی عشق

ذوق دارم زخود پسندی عشق

ترجمہ: میں عشق کے میدان میں ایک دردمند دکھی دل عاشق ہوں۔ میں نے اپنی

مرضی اور رضا سے عشق کی منزل کو پسند کیا ہے۔

او بکون و مکان نہ می گنجد

ہر کرا دادہ شد بلندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ اس ارض و سما اور کون و مکان میں نہیں سماتا۔ جسے عشق نے ایک بلند

مقام اور رفعت بخش دی ہو۔

بر مراد دو کون می خندد

ہر کرا گشت ارجمندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ جسے عشق کی منزل میں ایک بلندی اور رفعت مل گئی وہ ان دو جہانوں

پر ہنستا ہے کہ ان کی تو کوئی قیمت و مقام نہیں میں بہت بلندی پر آ گیا ہوں۔

جان فشانی کند بہہ نفسے

گر کند گوش نقشبندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ اپنی ذات پر بہت سخت محنت و تنگی کرتا ہے۔ اگر اے عشق میں اس منزل

کی نقش و نگاری کرنی پڑے۔ وہ ایسی بات سن کر بہت محنت کئے جاتا ہے۔

گریہ کن گریہ کن تو صابر دار
تازہ دست مستمندے عشق
ترجمہ: اے دوست تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل رو اور چیخ و پکار کر۔ تاکہ تجھے عشق کی
مصیبت اور تنگی ملے اور یہ زہر تیرے لئے تریاق ہو جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی رحم کن بر حال ادراک
فرست او را دوا از اوج افلاک
ترجمہ: اے اللہ اس عقل و فہم پر اپنا فضل کر دے اور اس کی خستہ حالی پر اسے دوا
عطا کر دے اور آسمان سے اس کی دوا بھیج دے۔ تاکہ اس کی خستہ حالی و
بد حالی بدل جائے۔

باسم ذات خود یارب بساحل
رسان او را زین بحر خطرناک
ترجمہ: اے میرے اللہ تو اس بد حالی اور خستہ و خراب حالت کو اپنے اسمائے پاک
کے طفیل طوفان سے ساحل و کنارے پر سلامتی سے لا۔ کیونکہ یہ دنیا کا
خطرناک سمندر بہت تکلیف دہ اور خطروں سے بھرا ہے۔ اس سے بچ نکلنا
نہایت مشکل حال ہے۔

بدہ صحت مراد راتامبادا
کنم زین غم گریبان جگر چاک
ترجمہ: اے اللہ تو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ بخش دے ہو سکتا ہے کہ میں اس غم

سے اپنا دامن جگر چاک کر کے چھٹکارا حاصل کر لوں۔ اور مجھے پریشانیوں سے نجات مل جائے۔

بدرگاہ تو رو آورده ام من

مکن یارب مرآزین درد غمناک

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے حضور اپنا منہ کر کے تجھ سے دُعا کی ہے۔ اب تو مجھے اے

میرے رب غمناک اور پریشان حال نہ کر اور درد و غم سے چھٹکارا بخش دے۔

زلطف خاص تو امید وارم

بکن اورا ازین رنج بلا پاک

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری خاص رحمت اور تیرے فضل کا امیدوار ہوں۔

پس تو مجھے تمام قسم کے رنج اور الم سے پاک اور صاف فرما۔ تاکہ سکون و

راحت حاصل ہو۔

سرایت دروے روے زہر سودا

زلطف خاص خویشش بخش تریاک

ترجمہ: اے میرے اللہ تو میرے حال سے ہر قسم کا درد دور فرما دے اور میرا ہر سودا

اور فکر ختم فرما دے۔ تو اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے تریاق عطا فرما۔ تاکہ

میرے حال و حال سے ہر قسم کے زہر نکل جائیں اور تیرا کرم میرے حال پر

تریاق ہو جائے۔

ہمی گوید زشب تا صبح صابر

آہی رحم کن بر حال ادراک

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ رات سے صبح تک یہی دعا کرتا ہے۔ کہ اے میرے رب

میری سمجھ اور عقل پر خاص فضل و کرم کر دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

رحیمی و کریمی ای خالق پاک

فرست از لطف بارانے ز افلاک

ترجمہ: اے اللہ تو رحیم و کریم ذات ہے۔ تو سب کا خالق ہے۔ پس تو اپنی مہربانی

سے کرم کا بادل اپنے آسمانوں سے ہم پر نازل فرما دے۔

بدہ باران کریم بندہ پرور

کہ از ذاتش باین مست جگر چاک

ترجمہ: اے اللہ تو کریم اور بندوں کو پالنے والی ذات ہے۔ اپنے رحم کے صدقہ ہم

پر رحمت باران بھیج دے۔ تاکہ تیرے اس فضل سے یہ اپنے حال سے گئے

گزرے بھی پاک و صاف ہوں۔

مشو بر بندہائے خویش قاہر

بہ غفاری تو گشتند بیباک

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے غضب کے بند کو نہ سخت فرما۔ بلکہ غضب ٹال دے۔ تو

بلاشبہ غفار ذات ہے۔ اسی لئے بُرے تیری اس صفت کے صدقہ میں نڈر ہو

گئے ہیں۔ اور تیرے حکم کی خلاف ورزی پر نڈر اور بے پروا ہو چکے ہیں۔

تو صابر را بفضل خویش یارب

بر آ از قید این مکر خطرناک

ترجمہ: اے اللہ تو فضل و کرم والا ہے۔ تو اپنے فضل و احسان سے مجھے اس دنیاوی

مکر و فریب سے نکال دے۔ کیونکہ یہ صورت حال بڑی خطرناک ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دل من در غم عشق تو شد چاک

ازین شادی شدم بر اوج فلاك

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا دل تیرے عشق و محبت میں ٹکڑے ہو گیا ہے۔ مجھے اس

حال سے خوشی ہے اور میں اس خوشی سے آسمانوں کی بلندی پر چلا گیا ہوں۔

بدین امید تاروزے نہی پا

فتادم بر در پاک تو چون خاک

ترجمہ: اے میرے رب میں اس امید سے کہ تو مجھ پر فضل فرمائے گا میں روز اول

سے ہی اس راہ پر لگا ہوں میں اس خیال سے ہی تیرے پاک گھر کے

دروازہ پر خاک کی مانند گرا پڑا ہوں۔

ز سودائے بتان از صیقلِ عشق

ز سرتا پاشدم آئینہ سان پاک

ترجمہ: اے میرے اللہ میں موحد ہوں میرے دل میں کوئی اور نہیں ہے میں تیرے

عشق و محبت میں شفاف ہوں اور میں سر سے پاؤں تک آئینہ کی مثل صاف
ہوں اور تیرا بس تیرا ہوں۔

زغفلت شد غم غربت زسینہ

ازان افتادہ ام برخاک غمناک

ترجمہ: میں اپنے سینہ میں غفلت سے کسی اور کو لئے بیٹھ گیا جو مجھ سے غلطی ہو گئی اس
غلطی کی سزا میں اور ازالہ کی خاطر تیرے در کی خاک پر غمگین حال میں پڑا ہوں۔

شنیدم من شنیدم از ازل پیش

خدا فرمود در شانِ تو لولاک

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سنا میں نے روز ازل سے یہ
سُن لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی شان والا بنایا ہے اور تیری
تعریف میں ہی یہ فرمایا ہے۔ ”اگر میں تجھے نہ پیدا فرماتا تو یہ ارض و سما نہ
بناتا“ ﴿حدیث قدسی﴾

چگونہ وصف ذات میتوان کرد

ندارورہ در آنجا فکر و ادراک

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی صفات میں
کیسے بیان کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہایت ارفع و اعلیٰ ہے وہاں
تک میری فکر اور عقل کو راہ نہیں مل سکتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بلند اور بے مثل
رفعت پر فائز ہیں۔

شدم قربان دست تو کہ از لطف

بہ بستنی صد ہزاران دل بفتراک

ترجمہ: اے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک بڑا مہربان ہے کہ ہزاروں لوگ گھوڑوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و عطا حاصل کرنے کو کمر کس کر آتے ہیں۔

نمی آید بدستت وصلِ جانان

منہ سر اندرین راہِ خطرناک

ترجمہ: اے دوست تیرے ہاتھ میں محبوب لوگ نہیں آتے پس بہتر یہ ہے کہ تو اس خطرناک سفر اور راہ میں نہ پڑ ورنہ کامیابی بھی محال اور جان بھی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

زخون دل بسودائے محبت

شدم در خاک و خون با چشم نمناک

ترجمہ: میں محبت کے خیال میں ہو کر اپنے دل کا خون کڑ چکا ہوں میرا دل ہلاک ہو گیا میں اس بد حالی میں زمین پر گرا پڑا ہوں اور میری آنکھیں سخت غمناک حال میں ہیں۔

بردگوائے غم غربت چو صابر

کسے کو هست در عشق تو چالاک

ترجمہ: وہ بندہ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل گھر سے دُوری کے غم کی گیند لے چلا جو تیرے عشق میں ہوشیار اور تیز رفتار ہو کر نکلا جس نے تیری ذات سے عشق کر لیا۔ وہ کامیابی کی گیند لے چلا اور وہ اس منزل میں کامیاب رہا۔

بنبرم دلبر رونا اگر روم بخیال

خیال نقش بہ بند دور آرزوے وصال

ترجمہ: اگر میں اپنے محبوب کی محفل میں جانے کا خیال کروں تو مجھے چاہیے کہ میں

اُس کے وصل کی آرزو اور خواہش کو اپنے دل میں نقش کر کے جاؤں۔

نمیر سد بسرِ اوج وصل مرغِ خیال

اگر پرد بھوائے تو صد ہزاراں سال

ترجمہ: تیری ذات تک میرے خیال کا پرندہ اونچا اڑے تو بھی نہیں پہنچ سکتا اگر وہ

ہزاروں سال تک تیرے پاس جانے کے خیال سے اڑتا رہے۔

ابوالمکارم مارا سرِ سلیمانی ست

ہزار شکر کہ دیدم کمالش از سر حال

ترجمہ: ہمارے نیک اعمال کی بنیاد ہی ہماری شان و شوکت کا راز ہے۔ میں اس پر

ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اُن کے خیال میں یہ کمال حاصل ہو گیا یعنی اُن

کے خیال میں غرقابی ہی بڑا کمال اور کامرانی ہے۔

ہزار دیدہ کنم از برائے دیدن تو

اگر بر افگنی از رخ نقاب بھر مثال

ترجمہ: اے محبوب میں تیری دید و زیارت کیلئے ہزار بار آنکھیں کھولتا ہوں اور

اگر تو اپنے چہرہ انور سے ایک بار بھی نقاب اٹھا دے تو میں ہزار آنکھوں

سے تجھے دیکھوں۔

بیک نظارہ روئے تو کامران گردم

اگرچہ از غم تو کُشتہ ام همچو ہلال

ترجمہ: اگرچہ میں تیری دید کا متمنی ہوں اور تیری دید کے غم میں سوکھ کر پہلی رات

کے چاند کی مثل باریک ہو گیا ہوں اگر تیرا دیدار ایک بار ہو جائے تو میں

کامیاب ہو جاؤں گا۔

شود بعرش برین همچو مہر و مہ روشن

براہ عشق تو کاہید آنکہ ہلال

ترجمہ: آپ کی تشریف لانے پر عرش بریں بھی سورج اور چاند کی مثل روشن ہوتا ہے

اور وہ مثل پہلی رات کے چاند کے تیرے عشق کی راہ میں گھٹ کر رہ گیا۔

زفرق تا بقدم گوش گشتم از سر ذوق

مگر گند بمن از حال و فعل خویش مقال

ترجمہ: میں تیری دید کے ذوق و شوق میں سراپا کان بن گیا لیکن وہ تو مجھ سے صرف

اپنی باتیں اور عمل کہتا ہے۔

بسوزاز سر سودائے عشق تا دم حشر

اگر تو عاشق مستے زورِ د عشق منال

ترجمہ: اے دوست عشق کے سودا سے تو تا قیامت جلتا رہ اگر تو عاشق صادق ہے تو

عشق کے درد سے مت رو۔

اگر نگاہ تو افتد بمرغ گشته کباب

یقین ز لطفِ نگاہت بر آور پر دبال

ترجمہ: اگر تیری نگاہ پرندے پر پڑ جائے تو وہ جل کر کباب ہو جائے۔ تیری نگاہ کی مہربانی سے پرندے کے بال و پر نکل آئیں یہ سب اس کی یقینی نگاہ کا اعجاز ہے۔

عدو چگونہ تو اند کہ جان برداز من

فتد بذاتِ شریرش ز غیب کوہ زوال

ترجمہ: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا دشمن میری جان لے لے۔ گویا کہ اس کی شریر جان غیب سے زوال کے پہاڑ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔

چو صابتر براز سر سوداے عشق جان در باز

وزین صفت کہ تو داری نمیرسی بکمال

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل تو بھی عشق کے سودا سے ہاتھ دھولے اور دیکھ تو جس حال میں ہے۔ اس سے درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی جو عشق و محبت کرتے ہو اس سے زیادہ کر کے منزل مراد کو پہنچو۔

☆.....☆.....☆.....

ز عشقت شادمانی دارد این دل

بفم راز نہانی دارد این دل

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست تیرے عشق و محبت سے میرا دل خوش و خرم ہے۔ اور اس دل کو ایک پوشیدہ راز غم لگا ہے۔

بہ بزم دلبران از مستی عشق
بسر شور جوانی دار داین دل
ترجمہ: مجھے پیارے لوگوں کی محفل سے عشق و پیار ہے۔ اور اس دل میں جوانی کے
شور کا بھید چھپا ہے۔

بسووائے وصال از سردرد
بکویت جانفشانی دارو این دل
ترجمہ: میرے سر میں جو درد ہے وہ تیرے وصل کے خیال سے ہے۔ اور میرا دل ہر
وقت تیری گلی میں اپنی جان کھیپاتا اور گھلاتا رہتا ہے۔

بگوشِ ہر کہ اُفتد قال شاہد
فغانِ جانفشانی دارو این دل
ترجمہ: اے دوست سن جو کوئی اٹھتا ہے وہ کہتا ہے۔ دیکھ اور افسوس کر اس دل کو کتنی
تکلیف ہے۔

کتاب دل نجوان گر عارفی تو
عجب گنجِ معافی دارو این دل
ترجمہ: اگر تو علم و معرفت والا ہے تو دل کی کتاب پڑھ اور دیکھ کہ یہ کیسے عجیب معانی
ہیں جو دل رکھتا ہے۔

کجا راہے بیاید غیر آنجا
ز خود ہم پاسبانی دارو این دل
ترجمہ: اُس جگہ کہاں کوئی غیر آدمی آسکتا ہے۔ کیونکہ اُس کی چوکیداری تو خود دل کر
رہا ہے۔ اور چوکیدار کی موجودگی میں کوئی غیر وہاں کیسے پہنچ سکتا ہے۔

نمیرو ہرگز از ہجر دل آرام

حیاتِ جاودانی دارو این دل

ترجمہ: بغیر ملاقات و زیارت محبوب کے کسی دل کو کیسے آرام مل سکتا ہے اس حال

میں بھی رہ کر اس دل کو حیات جاوید ملی ہے۔

بستِ دل بگ و لبیک بشنو

زبانے بے زبانی دارد این دل

ترجمہ: اے دوست تو اپنا راز کہہ سنا بلانے پر لبیک کہہ سن۔ کیونکہ اس دل کی زبان

بیان کرتی ہے مگر بغیر بولے یہ دل بولتا نہیں سنتا ہے اور بے زبان کلام کرتا ہے۔

بشہرِ عشق جا کرد است از ذوق

امید کامرانی دارد این دل

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے شوق سے عشق کے شہر میں ڈیرے ڈال دیئے

ہیں اور اس دل کو کامیابی کی بڑی امید ہے۔

بصد ذوق و طرب از درد عشقت

امید مہربانی دارد این دل

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اس دل میں تیرا دردِ عشق ہے اور یہ درد بڑے شوق اور عیش

و نشاط سے دل میں لگا ہے اس دل کو تیری مہربانی اور خصوصی شفقت سے

مہربانی کی امید ہے۔

زتو صابر اگر پرسند برگو

مکانے لامکانی دارد این دل

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تجھ سے اس دل کا مقام و پتہ پوچھیں تو کہہ دے

اس کا مکان لامکان میں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

کشیدہ درد عشق پر جفا دل

شنید از ہر طرف ہاں مرحبا دل

ترجمہ: ایک دل جس نے عشق کے درد کے ظلم کو برداشت کیا ہوا تھا اُس نے ہر

طرف سے یہ آواز سنی کہ اے دل تیرا حال جو ہے اس پر تجھے شاباش ہے۔

ازاں روزے کہ تاغم ہمنشین شد

نکرده اندرین سودا خطا دل

ترجمہ: جس روز سے غم میرا ساتھی ہوا ہے اس دن سے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اس

سودا بازی میں دل کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

درین عالم بسے کردم تماشا

درآمد در نظر مشکا کشا دل

ترجمہ: میں نے اس حال میں ہو کر اکثر یہ دیکھا ہے کہ مجھے تو میری مشکلات کے حل

اور مدد میں میرا دل ہی میرا مہربان مونس اور ڈھارس دلانے والا ہے۔

بَدین اُمید تاروزے بہ بینی

فتادہ بر در توبے نوال

ترجمہ: جب تک تو اُن سے امید رکھتا ہے اس دن تک یہ بے چارہ دل تیرے در پر

گرا پڑا رہے گا۔

اگر صد جان بہ بنجشد تادم حشر

نخواہم اندرین رہے وفادل

ترجمہ: اگر وہ مجھے ﴿اللہ تعالیٰ﴾ سو جانیں بھی قیامت تک عطا فرمادے تو میں یہ نہ

کہوں گا کہ اس راہ میں ﴿محبت﴾ دل بے وفا ہے یعنی دل محبت کیلئے جان

بھی قربان کرنے سے نہیں ہٹتا وہ محبوب کو نذرانہ دل کا پیش کر ہی دیتا ہے۔

اگر خواہی شوی اہل سلامت

مشو با خود پرستان آشنادل

ترجمہ: اے دوست اگر تو سلامت رہنے والے لوگوں میں ہونا چاہتا ہے تو تجھے

چاہیے کہ تو خود پرست نہ ہو اور خود پرستوں سے دل آشنا نہ ہیں۔

بیک نظارۃ لطف خداوند

شد اندر هر دو عالم مقتدادل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک نظارے سے دل دونوں جہاں کے اندر اقتدا کرنے

والا ہو گیا۔

ببین نور جمال خویش جانان

کہ شد از صیقل عشقت صفادل

ترجمہ: اے محبوب تو اپنا حسن و جمال جو تجھے نصیب ہے اس پر نگاہ کر دیکھ کہ یہ

تیرے صاف دل کی چمک اور تیرے عشق کی کار فرمائی سے ایسا ہوا ہے۔

رسد صابر بمنزل گاہ قدسی

اگر دستم بگیرد بے نوال

ترجمہ: اے فرشتے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اگر کوئی بے نوا

بے آسرا دل میری دستگیری کرے تو میں یقیناً اپنے مشن میں کامیاب ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ما عاشق ظہور جمال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

سر مست از شراب وصال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے دوستو ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا جمال اور دیدار چاہتے ہیں

ہمیں اُن کا عشق ہے ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا وصل چاہتے

ہیں ہم اس وصل کے شراب کے نشہ میں مست اور ہمہ تن حال ہیں۔

از آفتاب حشر نداریم غم کہ ما

در زیر ظل مہر جلال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ہمیں روز قیامت آفتاب کی گرمی کی کوئی فکر اور اندیشہ نہیں ہے کیونکہ ہم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال اور مہر کے سایہ تلے ہوں گے۔

اہل سلامتیم ازان روز صدق دل

ور قول و فعل مال بحال محمّدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ہم نہایت خلوص اور صدق سے پہلے ہی دن سے اُن کے ہیں ہمارا کہنا اور ہر

کام کرنا سبھی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے عین مطابق ہے۔

از بھر کار سازی ما انیقدر بس ست

کز صدق خاکپائے بلال محمّدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ہمارے لئے اتنا ہی بہت ہے مزید کی خواہش نہیں ہے ہم محمد الرسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی مٹی سے صدق و ایقان رکھتے ہیں۔

باصد ہزار شوق و طرب تا بروز محشر

مانبدۂ جمال کمال محمّدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ہم روز قیامت تک لاکھوں بار شوق اور محبت سے اُن کے ہیں ہم خلوص نیت

سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے دیکھنے اور اُن سے محبت و

عقیدت کے بندے ہیں۔

از من بجز محبت آل نبی محو

ما مصدر محبت آل محمّدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے دوست تو مجھ سے سوائے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے محبت کے سوا

کچھ نہ پائے گا بلکہ ہم تو آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا منبع اور ماخذ ہیں ہم آل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا منبع ہیں۔

صابر ز فرق تابقدم گشتہ ایم گوش

از ذوق در ہوائے مقال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہم سر سے پاؤں تک کان بن گئے ہیں ہم ہمیشہ حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سننے کے شوقین ہیں اور اُس ہوا کے حال و حال اور

اُن کی ذات سے وابستہ ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

چونتو بجہان دگر ندیدم

مثلش بخدا بشر ندیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے تیری مثل دنیا میں اور کوئی نہیں دیکھا اور خدا کی

قسم تیرے جیسا میں نے کوئی انسان نہیں دیکھا۔

سوئے در حق ز لطف و احسان

جزوردتو را ہر ندیدم

ترجمہ: الطاف و اکرام اور احسان کے حال والا اللہ کی راہ میں کوئی نہیں اور تیرے

درد کے سوا میں نے کوئی رہنما اور ہمدرد نہیں دیکھا۔

غیر از رہ حق ہمہ ضرر ہاست

در راہ خدا خطر ندیدم

ترجمہ: اللہ کی راہ حق کے سوا ہر جگہ نقصان ہی نقصان اور خرابیاں ہیں اور اللہ کی راہ

اور راہ مستقیم میں میں نے کوئی خوف خطر نہیں دیکھا ہے۔

راہے بوصول کے توان یافت

در راہ دگر اثر اندیدم

ترجمہ: تیرے وصل کا رستہ کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے تیری راہ کے سوا دوسرے رستے

ایسے ہیں کہ اُن میں کوئی اثر اور فائدہ نہیں دیکھا گیا۔

در خود زہواے مہر رویت

خفاش صفت بصر ندیدم

ترجمہ: میرے اندر تیری دید کی خواہش اور حسرت ہے میں تیری دید کا متمنی رہتا

ہوں میں نے چمگاڑ صفت لوگوں میں بصارت نہیں دیکھی۔

در کنج غمت بہ بستر درد

جزیاس دگر بہ بر ندیدم

ترجمہ: میں تیرے غم میں پڑ گیا اور گوشہ اختیار کیا اور محبت کا درد لے کر بستر پر پڑ گیا

ہوں سوائے مایوسی اور حسرت کے کوئی فائدہ مجھے نظر نہیں آیا ہے۔

چوں تو بجانِ حسنِ حقا

در خاور و باختر ندیدم

ترجمہ: اللہ کی قسم حسن کی دنیا میں تجھ جیسا حسین میں نے اور کوئی نہیں دیکھا میں نے

مشرق اور مغرب سب سمتوں میں تجھ جیسا کوئی نہیں پایا ہے۔

وصفِ حسننت نمیتوان کرد

مثل رُخ تو قمر ندیدم

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے حسن کو کیا بیان کروں میں ایسا نہیں کر سکتا میں نے تیرے چہرہ کی مثل چاند بھی خوبصورتی کے لحاظ سے نہیں دیکھا۔

جز درد و غم و ہراس و حرمان

در برم تو ما حاضر ندیدم

ترجمہ: اے محبوب مجھے تو تیرا درد اور غم ہے میں ڈر اور مایوسی کا شکار ہوں میں نے تیری محفل میں اپنے جیسا خادم و ناچیز نہیں دیکھا۔

از مسجد و صومعہ بہ پرہیز

در کوئے مغان ضرر ندیدم

ترجمہ: تیرے لئے تیری وجہ سے میں مسجد اور گرجا میں جانے سے پرہیز کرتا ہوں میری سنو میں نے کلیسا کے پیشوا کی گلی میں کوئی درد اور نقصان نہیں دیکھا ہے۔

صابر بھوائے ماہردیاں

در سینہ بجز شرر ندیدم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ معشوق لوگوں کی خواہش رکھتا ہے اُس کے سینہ میں سوائے محبت کی چنگاری کے اور کچھ نہیں دیکھا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

مَاعَاشِقُ كَالْعَذَارِ دَرْدِيمِ

مَارُونِقُ سَبْزَه زَارِ دَرْدِيمِ

ترجمہ: ہم اُس کے عشق کے درد میں ہیں جو نہایت پھول کی مانند حسین و جمیل ہے

ہم اُس سبزہ زار کی رونق کا درد رکھتے ہیں جس میں ہمارا محبوب ہے۔

كَزْبِهْرِ غَمِّ وَالْمِ بَصْدِ ذَوْقِ

كَدَسْتِنَا نُوْبَهَارِ دَرْدِيمِ

ترجمہ: ہم اُن کیلئے جو غم و الم رکھتے ہیں اس میں ہمیں بڑا ذوق و اشتیاق ہے ہم تو

اُن کے درد میں ہیں جو نئی بہار کے پھولوں کا گلہ ستہ ہے۔

از دوزخ و جہنم فِی مَفَارِغِ

سَرورِ قَدَمِ نِگارِ دَرْدِيمِ

ترجمہ: ہمیں نہ دوزخ اور نہ جنت کی پروا ہے ہم ان سے بے نیاز ہیں ہم تو اپنے

محبوب کے قدموں میں قربان ہیں ہمیں یہی درد و محبت ہے۔

جَانِ و دِلِ و دِیْنِ ز دَسْتِ دَا دِیْمِ

بَا اَیْنِهْمَا سَر شَارِ دَرْدِيمِ

ترجمہ: ہم نے محبت میں اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین قربان کر دیئے ہیں ہم ان کو

چھوڑ چکے اس کے باوجود بھی ہم خوش و خرم ہیں ہمیں صرف درد و محبت ہے۔

با اهل جهان سرنداریم

از روز ازل بکار دردییم

ترجمہ: ہمیں دنیا والوں سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں ہے ہم پہلے ہی روز سے اس کام پر لگے ہیں۔ ہمیں صرف دردِ محبت ہے اور بس۔

از ماطلبید سوزش دل

آتش کدہ شرار دردییم

ترجمہ: وہ ہم سے دل کی جلن اور دل طلب کرتے ہیں ہم اس جلن کی وجہ سے آتش کدہ بن گئے جس میں شرارے ہی شرارے ہیں ہمیں اُن کی محبت کا درد ہے۔

شد فاش بما حقیقتِ عشق

منصور صفت بدار دردییم

ترجمہ: ہم پر عشق کی حقیقت آشکار ہو گئی ہے پس تو ہمیں حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل سولی پر چڑھا دے ہمیں تو اُن کی محبت کا درد ہے۔

از ماطلبید لذتِ درد

مامصدر صد ہزار دردییم

ترجمہ: اے دوستو تم ہم سے درد کی لذت پوچھتے ہو بات یہ ہے کہ ہم ہزاروں درد کا منبع ہیں کس درد کی بات کرتے ہو۔

در مذهب عشق ہم چو صابر

سرمایۂ روزگار در دیم!!

ترجمہ: ہم صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح عشق کے مذہب میں ہیں یہی ہماری زندگی

اور یہی ہماری زندگی کا سرمایہ ہے ہم تو صرف محبت کا در در رکھتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

باز در کوئے یار میرفتم

بیخود و بیقرار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں پھر اپنے دوست کی گلی میں جاتا ہوں میں اُس کی محبت میں

بے خود اور بے قرار ہو کر وہاں جاتا ہوں۔

باہوائے اے وصال جانانہ

با دل خونفشار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں اپنے محبوب کے وصال کے خیال میں رہتا ہوں اور اپنے

حال میں نہیں ہوں میں اپنے دل کا خون کر چکا ہوں اس دل سے خون بہہ

رہا ہے میں اس حال میں اپنے محبوب کے خیال میں وہاں جاتا ہوں۔

ہمچو پروانہ گرد شمع رخت

مست و مدھوش و زار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں اپنے محبوب کے گرد چکر لگاتا ہوں ایسے جیسے شمع کے گرد

پروانہ اڑتا ہے میں اُس کی محبت میں مست و مدہوش اور حالتِ زار میں ہوں
اور اُس کے گرد گھومتا ہوں۔

بہر ایثار راستی کہ مرست

از دو چشم اشکبار میرفتم

ترجمہ: میں نہایت ایثار اور اخلاص سے جو میرا حال ہے اس حال میں ہو کر جاتا
ہوں اور میری دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں میں یہ حال لئے ادھر
جاتا ہوں۔

اندین بزم از رہ مستی

دوستان بانگبار میرفتم

ترجمہ: میں اُن کی محفل میں مستی کے عالم میں ہو کر جاتا ہوں میں ان دوستوں کے
ساتھ وہاں جاتا ہوں جو نہایت خوب و اور دلربا ہیں۔

ہمچو بلبل بروئے گل صابر

اندین مرغزار میرفتم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اُس بلبل کی مانند ہے جو پھولوں پر قربان و عاشق ہے میں
اس شاداب سرسبز میدان میں اسی حال میں ہو کر جاتا ہوں۔

مشو آر یجر دلبر محو در غم

ندیدم ہیچ عاشق را بماتم

ترجمہ: اے میرے دوست اپنے محبوب کے بجز وجدائی کا غم ہرگز نہ کر کیونکہ میں

نے کبھی بھی کسی عاشق کو اپنے محبوب کے ماتم کرتے نہیں دیکھا ہے۔

مدہ دردیکہ ہرگز کم نگردد

نخواہد عاشق درد تو مرہم

ترجمہ: اے میرے دوست اپنی محبت کا وہ درد نہ دے جو کم ہو جائے کیونکہ جو تیرا

عاشق ہے وہ تجھ سے بجز کم کرنے کی مرہم نہیں مانگے گا۔

نثار خاکِ راہ ماہر دیاں !!

بکن صد جان اگر ہستی تو آدم

ترجمہ: میں حسین لوگوں کی راہ کی خاک پر قربان ہوں اگر تو بندہ ہے تو اپنی جان کو سو

بار مت قربان کر اپنی جان کو اُن کی راہ میں نثار کرتا رہ۔

مرا غم نیست از سودائے عشقت

اگر برہم شوہ این ہر دو عالم

ترجمہ: مجھے تیرے عشق کے سودا کا کوئی غم و فکر نہیں ہے اگر یہ دو جہاں درہم برہم بھی

ہو جائیں مجھے اس کی کوئی پروا اور فکر نہیں ہے۔

اگر جوئی دو عالم رانیابی

کسے راہمچو من در عشق اعظم

ترجمہ: اگر تو دونوں جہاں کو تلاش کرے تو بھی تو انہیں نہیں پاسکتا میری مثل عشق کی مثل میں کوئی بڑی مثال نہیں ہے۔

ببرگر عاشقی باصد غم و درد

کہ میخواستند آنجا چشم پر نم

ترجمہ: اگر تو کسی کے عشق میں ہے تو اس غم و درد کے بوجھ کو سو بار برداشت کر کیونکہ وہاں تو آنسو بھری آنکھیں ہی مانگی اور طلب کی جاتی ہیں اور انہیں ہی چاہت کرتے ہیں جو کسی کے لئے دل میں درد اور آنکھ میں آنسو رکھے۔

اگر خواہی وصال جاودانی

بدہ جان و دل و دین صابر از ہم

ترجمہ: اے صابر تو ہمیشہ کا وصل محبوب سے چاہتا ہے تو اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین سبھی ان کے حکم پر قربان کر دے اور ان سے خالی ہاتھ ہو کر رہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

بجز درد تو سامانے ندارم

بجز عشق تو من شانے ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے پاس تیرے درد کے علاوہ اور کچھ مال نہیں ہے میرے پاس تیرے عشق کے علاوہ اور کوئی شان و وقار نہیں ہے۔

بأورنگِ دل خود تا بمحشر

بجز حسنِ تو سلطانے ندارم

ترجمہ: اے مہربان اُس کے پاس اپنے دل کے رنگ و روپ کے علاوہ قیامت تک

کچھ نہ ہوگا اے دوست میرے لئے تو تیرا حسن ہی میرا بادشاہ ہے۔

من و ذوقِ کمالِ سرِّ محمود

بجز نورِ سلیمانے ندارم

ترجمہ: میں ہوں اور میرے لئے ان کی تعریف کے راز کا شوق ہے میرے پاس

بڑی شان والے بادشاہ کے نور کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اگر پرسی ز اعمال نگارا

بجز سودات بُرہبانے ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر تو میرے اعمال کا حال مجھ سے پوچھے تو یوں

ہے کہ تیرے سودا اور سوچ کی دلیل و نشانی کے علاوہ میرے پاس کوئی مال

نہیں ہے۔

دل و دین رفت از دستم ز عشقت

درین خم خانہ جز جانے ندارم

ترجمہ: اے محبوب میں نے تیرے عشق میں پڑ کر اپنا دل اور دین دے دیئے اس

شراب خانہ میں اب تو سوائے میری جان کے اور کچھ نہیں جو تجھے پیش کروں۔

کجا یابم رہ اندر بزم جانان

کہ من در خویشتن شانے ندارم

ترجمہ: میں محبوب لوگوں کی محفل میں جانے کیلئے کہاں راستہ تلاش کر لوں۔ کیونکہ میرے

اندر اب کوئی شان و شوکت اور بڑائی نہیں جو تیری محفل میں قدم رکھ سکوں۔

بسوزانم ز تاب این سینہ دل

اگر دوستے بدامانے ندارم

ترجمہ: میں تو اپنے دل کی جلن جس سے میرا سینہ گرم ہے میں اس میں جل رہا ہوں

لیکن میں اپنا دامن دوست کے سامنے نہیں پھیلاتا ہوں۔

مرادر حفظ خود یارب نگہدار

کہ جز ذات نگہبانے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے اپنی حفاظت میں محفوظ و مامون رکھ کیونکہ میرا کوئی نگہبان

نہیں تیری ذات اقدس کے جو میری اور میرے دل کی حفاظت کرے۔

ازان روزے کہ دیدم روے جانان

چو صابتر ذوق بستانے ندارم

ترجمہ: اے محبوب جب سے میں نے تیری زیارت کی ہے میں کہتا ہوں کہ مجھے

اب اس دن سے کسی گلزار اور باغ کی سیر اور کسی مقام سے دل خوش کرنے

کی کوئی حسرت نہیں ہو رہی۔

چوں خود بجہاں کسے مذیدم
 سر پنہاں زول شنیدم
 ترجمہ: جب میں نے خود کسی کو اس کی دنیا و جہاں سے نہ دیکھا تو گویا میں نے اپنے
 دل سے ایک پتھپا بھید سن لیا۔

از بطنِ عدم چو سر کشیدم
 پستانِ غم و بلا مکیدم
 ترجمہ: جب میں نے عدم سے اپنا سر کھینچا میں اُس وقت سے ہی غم و بلا کے دودھ
 سے پل رہا ہوں یعنی جب سے میں اس دنیا میں آیا ہوں اس وقت سے میں
 نے غم و بلا برداشت کرنا اپنے نصیب میں پایا۔

چوں رہ بمراد دل نہ بروم
 پیراہن صبر را دریدم
 ترجمہ: جب میں وہ جو میرے دل کی مراد ہے اس پر نہ چلوں تو گویا میں نے صبر کا
 لباس پھاڑ ڈالا ہے یعنی جب میری دلی مراد میرے سامنے آتی ہے اور اس
 کے مطابق کر گزرتا ہوں گویا میں صبر کی راہ سے ہٹ کر ایسا کرتا ہوں۔

بستنِ درہ وصال بر من
 آہ سوزان زول کشیدم
 ترجمہ: انہوں نے مجھ پر اپنے وصل کی راہ بند کر دی اس پر میں نے دکھی ہو کر جلا
 دینے والی آہ بھری اور بہت دکھ و غم کیا۔

در جملہ رہے بسے بلاہاست

در راہ خدا خطر ندیدم

ترجمہ: اکثر یہ دیکھا ہے کہ میری تمام راہوں میں بلا و خطرات وارد ہوتے ہیں لیکن

میں نے اللہ کی راہ میں کوئی خطرہ نہیں دیکھا یعنی میں دنیاوی کاموں میں

خطرات کا سامنا کرتا رہتا ہوں لیکن اللہ کے حکم کو ماننے پر کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

از دل خبرے نیافتم من

صابر سوز سرد دیدم

ترجمہ: مجھے اپنے دل کی کوئی خبر نہیں ملی ہے جب کہ میرا ہر سوز و گداز سرد ہے یعنی میں غم و

الم سے ٹھنڈی سانس لیتا ہوں لیکن مجھے اپنے دل کی کوئی خبر تک نہیں ہوتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

از گلشن حُسن تو نگارا

یک بمراد دل نہ چیدم

ترجمہ: میں نے اے محبوب تیرے حُسن کاملہ کو کامل طور پر دیکھا ہے لیکن افسوس ہے کہ

مجھے دل کی ایک مراد بھی نہیں حاصل ہوئی اور میں نے با مرادی کا مزہ نہیں چکھا۔

خود راہ مراد شدہ ویدا

از نفسِ مرید چوں رمیدم

ترجمہ: میری مراد کی راہ خود بخود ظاہر ہو گئی جس میں اپنے نفس سے بھاگ نکلا یعنی

جب میں نے کوئی خواہش دل میں نہ کی تو اس طرح میں نے اپنے نفس کی مخالفت کی تو میں اپنے مقصد و مراد میں کامران ہو گیا۔

گفتن نتوان بر دیت اے دوست

از ہجر تو انچہ من کشیدم

ترجمہ: اے میرے دوست میں تیرے در پر کوئی بات نہیں کر سکتا ہوں میں وہ کچھ بھی بیان نہیں کر سکتا کہ میں نے تیرے ہجر اور تیری جدائی میں کیا مصائب و مشکلات جھیلی ہیں۔

از دستِ فراقِ یار صابر

جان دادم و درد سر خریدم

ترجمہ: صابر کہتے ہیں کہ میں نے دوست کے ہجر و فراق میں جان دے دی اور میں نے سر دردی خریدی ہے یعنی جان اُس کے حوالے کی اور اپنے لئے سر کا درد اور پریشانی مول لے لی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خدایا بجز تو پناہ ندارم

بجز ذاتِ تو تکیہ گاہ ندارم

ترجمہ: اے میرے رب میں تیرے سوا کوئی پناہ اور مدد نہیں رکھتا ہوں اور تیری ذات کے سوا مجھے کسی ذات پر کوئی بھروسہ اور امید نہیں ہے۔

بہ تختِ دل خویش از روزِ اول

بجز اسمِ ذات تو شاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں روزِ ازل سے ہی اپنے دل کے تخت کو سوائے اسمِ ذات

رَبِّی کے کسی اور جگہ نہیں لگاتا اور بٹھاتا ہوں کیونکہ اے میرے اللہ تیرا اسم

پاک ہی میرا بادشاہ ہے میرا اور کوئی بادشاہ و مالک نہیں ہے۔

ز تو نیست پنہاں خداوندِ عالم

کہ جز درد و غم زاد راہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میرے غم اور درد میرے

ہمزاد ہیں میرے لئے ان سے نکلنے کی میرے پاس اور کوئی راہ نہیں ہے۔

سراپردہ حفظ تو مامن شد

بجز سایہ ات بارگاہے ندارم

ترجمہ: میری ذات کی حفاظت کا بندوبست صرف تیری ذات ہے اے میرے اللہ

میں تیری بارگاہ کے سوا کوئی سایہ اور آسرا نہیں دیکھتا ہوں۔

ز شرکِ خفی و جلی پاک ہستم

بجز تو آہا الہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں کسی قسم کا کوئی شرک نہیں کرتا نہ کوئی پوشیدہ و ظاہر اور نہ

چھوٹا یا بڑا اے میرے اللہ تو میرا الہ ہے اور تیرے سوا میرا کوئی الہ نہیں ہے۔

متاع دل من چہ پرسی تو از من

بدل انچہ دارم جز آہے ندارم

ترجمہ: اے میرے پیارے تو مجھ سے اور میرے دل کی دولت کی کیا بات پوچھتا

ہے میرے دل میں جو کچھ ہے وہ سوائے آہ کے کچھ نہیں ہے۔

چو صابز بدرگاہ تو از دل و جان

بجز کوئے تو رو براہے ندارم

ترجمہ: اے میرے پیارے محبوب تیری بارگاہ میں دل و جان سے حاضر ہوں میرا

رخ بھی صرف تیری گلی کی جانب ہے میں کسی اور طرف منہ نہیں کئے ہوئے

میں تیرے حضور دل و جان سے حاضر ہوں اور تیرے کوچہ میں بیٹھا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

من دگر گفت گونہ می وانم

از ازل عاشق سلیمانم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں کوئی اور بات نہیں جانتا میں تو اول روز سے اپنے

شان و شوکت والے بادشاہ کا عاشق اور چاہنے والا ہوں۔

از ازل تا ابد زروئے یقین

جز در پیر خود نمیدانم

ترجمہ: میں تو از روئے یقین و ایمان بات کرتا ہوں کہ شروع سے آخر تک میں

سوائے اپنے پیر و مرشد کے کچھ اور علم نہیں رکھتا ہوں۔

آنچنان عاشق کزہر سوئے

قبلہ را سوئے خود بگردانم

ترجمہ: میں تو اپنے مہربان کا ایسا عاشق ہوں کہ ہر طرف سے کٹ چکا ہوں میں نے

اپنا قبلہ بھی اسی جانب بنا لیا ہے۔

از کمال عنایت لطف

در ہمہ کائنات سلطانم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیری کمال خصوصی شفقت و اکرام سے میرا حال ہے اور

میری ساری کائنات میں آپ میرے سلطان ہیں۔

روز و شب در صحیفہ ازلی

آیتے عشق توہمی خوانم

ترجمہ: میں یہ کہوں گا کہ دن رات جو مجھے ازل سے صحیفہ اور اللہ کا خصوصی پیام ملا

ہے اس میں تو میں تیرے عشق کی ہی ہمیشہ آیات پڑھتا رہتا ہوں۔

از خیال جمال تو تا حشر

سر بسر بر برگستانم

ترجمہ: اے میرے مہربان تا قیامت تیرے حسن و سیرت کے خیال میں ہوں

میرے لئے تو باغ ہی باغ اور گلزار ہے۔

من ازو دستِ دل نہ بردارم

مستم از بادۂ کۂ نوشانم

ترجمہ: اے مہربان میں اپنے محبوب سے ہرگز دست بردار نہیں ہوتا ہوں میرے لئے اُن سے جدا ہونا ناممکن ہے میں اُس شراب کے پینے سے مست ہوں جو میں اُن کی دید سے پیتا ہوں۔

در تمنائے زلف و روئے چوماہ

گاہ کافر گھے مسلمانم

ترجمہ: میں اُس چاند جیسے مکھڑے کی زلف اور حسین چہرہ کی دید کی ہر لحظہ تمنا رکھتا ہوں اسی سوچ میں کبھی تو میری سوچ کافرانہ اور کبھی مسلمانوں کی مثل ہو کر رہ جاتی ہے۔

صابر از من پدرس حالِ ما

محرّم راز سزّی زدانم

ترجمہ: صابر مجھ سے ہمارا حال نہ پوچھ کہ ہم کس حال میں ہیں ہم تو راز کے علم والے اور اللہ کے بھید کا علم و عرفان رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی ہم پر ہر طرح سے عطا و رحمت ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

زبسکہ از غم ہجر تو کامران شدہ ام

ز عشرتِ دل دیوانہ من بجان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے ہجر کے غم میں اکثر کامیاب و کامران ہوا ہوں اس دیوانہ دل کی عیاشی سے میری جان پر بن گئی ہے۔

اگر بکوئے تو تا حشر جاکنم برجاست

زبھر عشق تو من از عدم بجان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان اگر میں تیری گلی میں تا قیامت ڈیرہ ڈال کر بیٹھ رہوں تو جائز ہے کیونکہ میں تو عدم سے تیرے عشق کی خاطر مر جا رہا ہوں۔ یعنی تیرے عشق سے میری جان پر آئی ہے۔

مرا چگونہ نیا بند در طریقت عشق

ہنوز زسر خدا مشربان نہاں شدہ ام

ترجمہ: مجھے وہ عشق کی راہ میں کیسے پاسکتے ہیں کیونکہ ابھی تک تو اللہ کی ذات سے تعلق والوں سے بھی میں چھپا ہوا ہوں۔ یعنی وہ جو موحد ہیں انہیں بھی اسرارِ نہانی نہیں ملے ہیں۔

بکوئے عشق تو پنہاں نمیتوان ہم رفت

من از فغانِ دل خویش در فغان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان تیرے عشق کی گلی میں کوئی چھپ کر کیسے جاسکتا ہے میرا دل شور کرنے والا ہے اور میں اپنے دل کے شور پر بذاتِ خود شور مچا رہا ہوں۔

نشد بقید دل من بصد ہزار افسوس

ز شام تا بدم صبح داستان شدہ ام

ترجمہ: وہ میرے ہزاروں بار بھی افسوس کرنے پر میرے دل کے قابو میں نہ آئے ہیں تو شام سے صبح تک رات کی کہانی کہے جاتا ہوں۔

اگر بعرش نشنیم مراد شد امروز

زلطفِ عشق تو ہمدوش فدسیان شدہ ام

ترجمہ: اگر میں آج عرش پر جا بیٹھوں تو کُلّی مراد اور مقصد پورا ہو جاتا ہے اور میں تو

تیرے عشق کے لطف و اکرام سے فرشتوں کا ہم جلیس و ہم نشین ہو گیا ہوں۔

زبسکہ شورش عشق تو دارم اندر دل

بجائے آب زدیدہ شرر فشان شدہ ام

ترجمہ: میں اپنے دل میں تیرے عشق کا شور رکھتا ہوں جس کی وجہ سے میری آنکھوں

سے آنسو کی بجائے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

ازان گھے کہ خیال تو دردم جا کرد

ز فرق تا بقدم نور جاودان شدہ ام

ترجمہ: جب سے میرے دل میں تیرے خیال نے قیام کر لیا ہے میں اُس وقت

سے سر تا پاؤں ہمیشہ کا نور ہو گیا ہوں۔

نماند ظلمتِ عصیان بخانۂ دل من

ازان زمان کہ بدل ہمد و قرآن شدہ ام

ترجمہ: میرے دل کے خانہ میں کوئی تاریکی نہیں رہی جب سے میرا دل تیرے

خیال کا ساتھی ہو گیا ہے اور اُس میں اُس وقت سے دل و جان سے پڑھا

جا رہا ہوں۔

بکنج عشق در آیم ز خود نہان باشم
 زدست کجر و شان بسکہ دلگران شدہ ام
 ترجمہ: میں عشق کے گھر میں جب سے آیا ہوں میں اپنے آپ سے چھپ گیا مجھے
 اپنی کوئی ہوش نہیں مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ میں اٹے چلنے والوں کی
 وجہ سے دکھی ہو کر رہ گیا ہوں۔

چو صابر از سر اخلاص تا بروز جزا
 بوصف ذات تو من سر بسر زبان شدہ ام
 ترجمہ: صابر کی مثل قیامت تک اخلاص و محبت کا پیکر ہو کر رہا اے میرے آقا و محبوب
 میں تیری ذات کی عالی ظرفی کے طفیل سراپا تیرے وصف بیان کرنے والی
 زبان ہو گیا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز بس در کوئے عشق از سر دویدم
 پس از عمرے بکام دل رسیدم
 ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق کی گلی میں بے تحاشا دوڑ پڑا۔ اس طرح
 میں ایک طویل مدت کے بعد مقصد کو پاسکا۔

شدم آرایش گلزار رضوان!!
 چو اسم خویشان از تو شنیدم
 ترجمہ: اے میرے مہربان جب میں نے تیری زبان مبارک سے اپنا نام سنا تو میں
 آراستہ جنت کی فضا کی مثل خوش ہو گیا۔

باشیا چون نظر کردم نہانی

بجز بور جمال خود ندیدم

ترجمہ: جب میں نے پوشیدہ چیزوں کی طرف نگاہ کی تو میں تیرے نور و جمال کی دید سے دنگ رہ گیا مجھے تیرے جمال و انوار کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔

ز درد ہجر تو ہرگز نہ نالم

ز دل از بے خودی آہے کشیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے ہجر و جدائی کے درد سے نہیں شور مچاتا بلکہ میں آپے سے باہر ہو کر دل سے سرد آہیں کھینچتا ہوں۔

ز سوداے رُخت پیرا ہن صبر

دریادم من دریادم من دریادم

ترجمہ: میں نے تیری دید اور رُخ انور کی زیارت کے سودا میں صبر کا لبادہ پھاڑ ڈالا۔
پھاڑ ڈالا پھاڑ ڈالا میں بے صبر ہو گیا۔

زلطفِ سرّ خود در ہر دو عالم

سعیدم من سعیدم من سعیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان مجھے دونوں جہاں میں اپنا راز معلوم ہو گیا پس میں بڑا خوش

نصیب ہوں بڑا خوش نصیب کیونکہ حدیث مبارکہ ہے ﴿مَنْ عَارَفَ رَبَّهُ﴾

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا ﴿پس میں بڑا

خوش نصیب ہو گیا۔

ز فکِرِ ناکسانِ زشت کردار

بعیدم من بعیدم من بعیدم

ترجمہ: میں بُرے کردار اور ناکس لوگوں کی فکر سے تیرے فضل سے بہت ہی بعید ہو گیا ہوں بہت بعید بہت دور۔

نمیرم تا ابد ہرگز نمیرم

کہ زخمِ خنجرِ چشمت کشیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو نے اپنی شفقت بھری نگاہ میرے حال پر فرمائی تیری نظر کے خنجر سے میں نہیں مرا ہوں میں ہرگز نہیں مرا ہرگز نہیں مرا تا ابد ہرگز نہ مروں گا۔

ید اللہ فوق ایدیہم چو فرمود

مریدم من زدست حق مریدم

ترجمہ: جب اُس ذات نے فرمایا کہ میرا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر ہے یہ بیعت کی گئی میں اُس اقرار کے وقت سے اُن کی ذاتِ اقدس کا مرید اور مرید صادق و غلام ہوں۔

گریزدان بود از من دشمن دین

ز اسپ بادِ پادِ بردے رسیدم

ترجمہ: میرے دین کا دشمن مجھ سے بھاگ گیا جب میں نے ہوا کے گھوڑے پر اپنا پاؤں رکھا میں کامیاب ہو گیا۔

ز الطافِ خواوندِ دو عالم

بہ تیغِ دل من او راسر بریدم

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت سے اُسے دل کی تلوار کے ساتھ قتل کر دیا

میں اس کے حال پر قابو پا گیا یہ میرے اللہ کا میرے حال پر احسان ہے جو مقصد میں کامران رہا۔

زیاران از غم غربت بصد ذوق

بجان و دل غم عشقت خریدم

ترجمہ: میں نے غربت کے غم سے اور ہزار بار خوشی سے اور دل و جان غم کر کے اُس کے عشق کا سودا کیا اور یہ سودا سلف خرید کر لیا جس کیلئے میری جان اور میرے دل نے ہر غم کر کے یہ عشق کا سودا خریدا۔

ہمین گوید شب تا صبح صابر

فرید الدین رابع فریدم

ترجمہ: صابر رات سے صبح تک یہی لاپتار ہوتا ہے کہ میں فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام ہوں اور بے مثل غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بے مثل۔

☆.....☆.....☆.....

جَزَبَرِخ تَوْنِظَرِندارم

جَزَبَرِدِر تَو گَزَرِندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں سوائے تیرے چہرہ انور کے کسی اور پر نگاہ نہیں کرتا اور میں بغیر آپ کے در کے کسی اور دروازے پر نہیں گیا۔

از من تو پرس حال دہا

من از دل خود خبر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان مجھ سے تو کسی اور دل کا حال معلوم نہ کر کیونکہ میں خود اپنے دل کی بھی خبر نہیں رکھتا۔

ای ہجر برو تو از بر من

در بر بجز از شرر ندارم

ترجمہ: اے جدائی تو مرے حال سے گزر جا اور ہٹ جا کیونکہ یہاں تو سوائے انگاروں کے اور کچھ نہیں ہے۔

در تاپ جلال مہر رویت

خف اش صفت بسر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے چاند کی مثل چہرے کے جلال اور رعب سے خوف آتا ہے اور میں تو چمگا در صفت بندے کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

دل از تو چگونہ باز وارم

مٹش بجهان دگر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے چہرہ انور سے اپنا دل کیسے ہٹالوں جب کہ مجھے تو جہاں میں کسی اور سے کوئی تعلق و مطلب تک نہیں ہے۔

سرمایہ ہر دو کون ہستی

جز شیوہ این ہنر ندارم

ترجمہ: ان دونوں جہاں کے سرمایہ و مال میں کوئی اور ہنر نہیں آتا ہے کہ کہیں اور کا
زخ کر لوں۔

سوئے در تو بصد لطافت

جز بوئے تو را ہر ندارم

ترجمہ: اے مہربان میں تو تیرے در کی طرف نہایت خوشی اور لطف سے آتا ہوں
مجھے تیری خوشبو کے سوا اور کسی خوشبو کی سمجھ اور رہنمائی تک نہیں ہے۔

وصل تو گئے گھے فصلیم

در دل ز غم اتاں ندارم

ترجمہ: اے مہربان تیرا وصل تو گا ہے گا ہے نصیب ہو جاتا ہے لیکن میرے دل میں
اس کا غم رہتا ہے لیکن اس کا اثر میں قبول نہیں کرتا ہوں۔

از دولت عشق صابر از کس

در ہر دو جہان اتاں ندارم

ترجمہ: صابر کہتے ہیں کہ دنیا میں وہ کون فرد ہے جسے عشق کی دولت کا اثر نہیں ہے۔
میں تو فرد فرید ہوں جسے دولت عشق کے سوا چارہ نہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

دستگیر من هست رب کریم

زانکہ ورد من ست اسم کریم

ترجمہ: اے میرے دوست اللہ کریم ہی وہ ذات ہے جو میری مدد فرماتی ہے اور اسی

اسم کریم سے ہی میرا درد دور ہوتا ہے بس یہ میرے درد کا مداوا ہے۔

شد فراموش ذوق ہشت بہشت

تار سیدہ زلف دوست نیسم

ترجمہ: اے مہربان مجھے تو آٹھوں جنت میں جانے کی خواہش اور ذوق نہیں رہا ہے

جب سے میں نے اپنے محبوب کی زلف کی ہوا کھائی ہے یہ خواہش محو اور

کا اعدام ہو کر رہ گئی ہے۔

من بخویشم ز صور اسرافیل

گشتہ ام برورت بصدور مقیم

ترجمہ: میں صور اسرافیل کی آواز سے ہوش میں آ گیا ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے

تیرے گھر کے بڑے دروازہ کی دربانی اختیار کر لی ہے۔

از من اسرار او بیاموزی

از ازل واقفم ز سرقدیم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو مجھ سے اُس کے بھیدوں کا علم سیکھ لے کیونکہ میں تو

روزِ اوّل سے ہی اس قدیم بھید سے آشنا ہوں۔

چون بیابم شفائے ہر دردے

یافتم درد از کریم رحیم

ترجمہ: جب میں ہر قسم کے درد کی شفا اور علاج معلوم کر چکا ہوں تو یاد رکھ کہ میں نے

یہ سب درد کی دوا اور شفا کریم اور رحیم رب سے پائی ہے۔

بدردت میکنم ز ذوق نثار

از صدف ہلے دیدہ دریتیم

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے در پر ہر چیز ذوق اور شوق سے قربان کرتا ہوں کیونکہ

تیری چشم کے چمکتے موتی در حقیقت نہ ملنے والے موتی ہیں۔

بشنواز من بگوشِ صدق و یقین

رہ نیابد ببزمِ عشق لئیم

ترجمہ: اے مہربان تو بڑے صدق اور یقین و ایمان سے میری بات سن لے کہ گھٹیا

انسان کبھی عشق کی محفل کی راہ پر نہیں لگ سکتا ہے۔

انچہ در سر جان و دل داری

می نگرددنہاں ز ذاتِ حلیم

ترجمہ: اے بندے یاد رکھ جو کچھ بھی جان اور دل کا راز تو اپنے اندر رکھتا ہے وہ راز

ذات رب العالمین سے کبھی پوشیدہ و چھپے نہیں رہ سکتے ہیں۔

عشق گوید ز سرِ غیبِ خبر

گوش کن صابر از رہِ تعظیم

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ جو بھی تو غیب کا راز رکھتا ہے عشق وہ بیان کر دیتا ہے اے

صابر یہ حکمت کی بات نہایت احترام و قدر سے سن لے اور اس کو گرہ دے لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز درد عشق تو در دل فغان نمی یابم

ز کاروانِ محبت شیان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے عشق کا درد میرے دل میں ہے میں اُس پر شور اور

واویلا نہیں کرتا اور ان کی محبت کے کاروان و قافلہ سے میں نہیں مل سکتا۔

ازان بکنجِ فراق تو ساختم از ذوق

کہ گنجِ وصل تو من جاودان نمی تابم

ترجمہ: میں نے بڑے شوق و ذوق سے تیرے فراق و جدائی پر ایک گوشہ تلاش کر لیا

ہے کیونکہ تیرے وصل کا خزانہ جو ہمیشہ کی چیز ہے مجھے تلاش کرنے سے بھی

نہیں مل رہی ہے۔

بیادِ سرد نہادم سرِ نیاز کہ من

خیالِ قد تو در دل عیان نمی یابم

ترجمہ: میں نے تیرے سر کے سامنے اپنا سر نیاز رکھ دیا ہے کیونکہ تیرے دل کی

مخالفت میرے دل پر ظاہر ہے جو مجھے معلوم نہیں ہو رہی ہے۔

چگونہ وصفِ کمال تو میتوانم کرد

زبھر وصفِ تو درخود زبان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں آپ کے کمالات کی کیسے توصیف کر سکتا ہوں میں کیا بیان کروں میرے جسم میں زبان تیری صفات بیان کرنے کیلئے نہیں گھل سکتی ہے۔

بزن تو تیر مترس از شکستن پیکان !!

کہ من بستی خود استخوان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو تیر چلانے سے مت ڈرا اور نہ اس خیال سے ڈر کہ تیری کمان ٹوٹ جائے گی میں تجھے بتاؤں کہ میں اپنی ہڈیوں کے جوڑنے کی طاقت و تاب نہیں رکھتا۔

بکوئے عشق تو ذوقیکہ یافتم تا حشر

بآن خدا کہ زباغ جنان نمی یابم

ترجمہ: اے دوست! تیرے عشق کی گلی میں جب سے مجھے وقت ملا ہے جاؤں گا اور تا قیامت جاؤں گا۔ اس لئے خدا را سن کہ مجھے جنوں کے باغ کی راہ نہیں ملی ہے۔

ز جام وصل گھے غمزہ لے صابر شو

کہ جز غم تو بخود مہربان نمی تابم

ترجمہ: اے صابر تو محبوب کے وصل کیلئے غمگین و حیران کبھی کبھار ہو جایا کر کیونکہ تیرا غم جو بذات میرے حال پر ہے کبھی بھی میرے حال پر مہربانی نہیں کرتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

گر دولتِ وصل تو مذارم

بادرد و غم تو ہم کنارم

ترجمہ: اے مہربان اگر مجھے آپ کے وصل کی دولت و نعمت نہیں ملتی لیکن میں تیرے

فراق کے درد میں مبتلا ہوں مجھے تیری جدائی اور دُوری کا ہر وقت غم رہتا ہے۔

از من تو پرس حالت دل

واللہ ازان خبر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو مجھ سے میرے دل کی حالت نہ معلوم کر اللہ بہتر جانتا

ہے مجھے تو اپنی بھی کوئی خبر نہیں۔

از روزِ ازل چو بابل مست

در ذوقِ جمالِ گلِ عذارم

ترجمہ: میں پہلے ہی دن سے بابل کی طرح تیری یاد سے مست ہوں اے میرے

پیارے پھول کی مثل شکل و حال والے میں تیرے دیدار کے شوق و ذوق

میں مست زندگی گزار رہا ہوں۔

من از سر صدق تا دم حشر

در کوئے غم تو خاکسارم

ترجمہ: میں قیامت تک تیرے لئے صدق و صاف دل اور مخلص ہوں میں ہمیشہ

سے تیری جدائی کے غم میں گلی گلی میں خاک چھان رہا ہوں۔

خم خم تو بریز در گل ویم

از مستی عشق ہوشیارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے منہ میں قطرہ قطرہ شراب ڈالتا رہ میں تیری اس

مہربانی سے تیرے عشق کی مستی میں باخبر و ہوش مند ہوں۔

سوز دوزخ از آتشِ من

گمراہ ز دل او بر آرم

ترجمہ: میرے سینہ سے جو سانس نکلتی ہے وہ مثل آگ کے گرم ہے وہ دوزخ کے

جلادینے والے شعلوں کی مثل ہے اگر وہ اپنے دل سے آہ نکالیں تو خدا

جانے کیسی ہو۔

از دید بجائے آب صابتر

از آتش عشق غم بیارم

ترجمہ: صابر اپنی آنکھوں سے پانی کے آنسو بہانے کی بجائے آگ کے شعلے اُگلتا

ہے اور یہ آگ بلاشبہ محبوب کے عشق کے غم اور جدائی کی وجہ سے ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

میردم در کوئے جانان میردم

سایہ سان پیچان و پیچان میردم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں اپنے محبوب کی گلی میں جاتا ہوں میں گلی میں سایہ کی

مثل پھرتا ہوں اور بے چین پھرتا رہتا ہوں۔

از غمت دارم خجالت ہا بسے

زان سبب سرد در گریبان میردم

ترجمہ: اے مہربان مجھے اکثر تیرے غم میں شرمندگی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں اپنا سر بہت نیچے کر کے چلتا ہوں۔

آنچہ میباید ندارد زاد راہ

بے سرو سامان و حیران ببرددم

ترجمہ: وہ سامان اور سفر کا سامان جو ضروری ہوتا ہے وہ میرے پاس نہیں ہے پس میں اس بے سرو سامانی میں اور حیرانی کے عالم میں چلا جاتا ہوں۔

باہزاران لشکر درد و الم

بردر سلطان خوبان میردم

ترجمہ: میں ہزار قسم کے ڈکھ اور درد کا لشکر لے کر اپنے حسن و جمال والے شاہ کی جناب میں جاتا ہوں۔

از کمال غیرت سر نہان

یوسف مصرم بزندان میردم

ترجمہ: میں سر چھپائے نہایت عزت و شرمساری کے ساتھ جاتا ہوں اور میری حالت حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل ہے جو نہایت شرمساری کے عالم میں مصر کے قید خانہ میں گئے تھے۔

بہر جانبازی بکوئے دلستان

باہزاراں ذوق خندان میبردم

ترجمہ: میں بہت بڑی ہمت و دلیری کے ساتھ دل لینے والے لوگوں کی گلی میں جاتا

ہوں میں وہاں جانے کے لئے بڑے ذوق شوق سے خنداں پیشانی اور ہنستے

چہرہ سے ادھر جاتا ہوں۔

من ز سودائے رخت زیبانگار

سوئے او حیران و گروان میبردم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے تیرے حسین چہرہ کے دیکھنے کا سودا ہے

بلاشبہ تو حسین ہے میں اپنے محبوب کی دید کی خاطر ہر جگہ حیران و پریشان

پھرتا رہتا ہوں۔

برسر کوئے توای صابر بذوق

ہر سحر گریان و نالان میبردم

ترجمہ: صابر بڑے شوق و ذوق سے محبوب کی گلی میں چکر لگاتا ہے اور وہ وہاں پر صبح

سورے روتا جاتا اور واویلا کرتا جاتا ہے۔ وہ تیرے فراق میں ایسے حال

میں ہو کر رہتا اور پھرتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از نورِ آہی مہرِ دنیہ

ز نورِ خاصِ حق ماہِ زمینم

ترجمہ: اے دوست میں اللہ کے نور سے دینِ حق کا سورج ہوں اور خاصِ حق کے

نور سے اس زمین پر چاند کی مثل ہوں۔

نباشد در دو عام ہمقرنیم

امامِ ہادی اہلِ یقینم

ترجمہ: اے مہربان دونوں جہان میں میری مثل کوئی قرینہ والا نہیں ہوگا میں بلاشبہ

اہلِ یقین کا ہدایت دینے والا امام ہوں۔

بکنج دردِ گو خلوتِ گزنیہ

ببزمِ قدسیانِ بالانشینم

ترجمہ: اگرچہ اپنے دکھوں کی وجہ سے خلوت نشین ہو گیا لیکن پھر بھی میں عالمِ بالا میں

رہنے والے فرشتوں کا ہم نشین اور ہم محفل ہوں۔

گہے دردم گہے آہِ حزینم

گہے نیشم گہے چون انگینم

ترجمہ: اے میرے دوست میری حالت یہ ہے کہ کبھی تو میں درد سے دکھی ہوتا ہوں

کبھی میں آہیں بھرتا دکھ کا مارا ہوتا ہوں کبھی میں سخت ڈنگ کی مثل دکھ دینے

والا اور کبھی شہد کی مثل میٹھا ہو جاتا ہوں۔

گہے خاکم گہے عرش برنیم

گہے خاتم گہے نقش نگینم

ترجمہ: کبھی تو میں زمین پر عام بندوں کی طرح کبھی میری حالت عرش بریں پر بنے والوں کی ہوتی ہے اور کبھی محبوب لوگوں کی انگٹھی کی مثل پیارا اور کبھی میں انگٹھی کے بے مثل گننے کی طرح ہوتا ہوں۔

گہے گلبرگ گاہے یاسمینم

بچشم و جان حاسد خارکنم

ترجمہ: میں کبھی تو باغ و گلستان اور کبھی چنبیلی کی مثل دل کو پیارا لگنے والا ہوتا ہوں جس سے میرے حاسد کی آنکھ اور جان کو کانٹے کی مثل چمھنے والا ہوتا جاتا ہوں۔

گہے سنگ ستم گہے آبگینم

ببزم جان مگر بس نازینم

ترجمہ: اے مہربان دوست میں کبھی تو مثل سخت پتھر کے ہوتا ہوں اور کبھی پانی کے بلبلہ کی طرح میں جان کی محفل اور جان ہوتا ہوں لیکن اکثر میں نہایت محبوب لوگوں کی مثل ناز کرنے والا بن جاتا ہوں۔

گہے دستت گہے در آستینم

ترا بـر تـارک افلاک بینم

ترجمہ: میرے مہربان میں کبھی تیرے ہاتھ کی طرح نازک اور کبھی تیری آستین میں چھپانا یاب جوہر اور میں تو تجھے آسمانوں سے اتر اہوا پاتا ہوں۔

مرا دریا صاب صابتر از جبینم

ز خدام سراج العارفینم

ترجمہ: صابر تو مجھے اپنی جبین سے اتر اہوا موتی پائے گا اور میں تو عارف لوگوں کے سورج کا ایک ادنیٰ غلام ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداوندا بجز تو کس مذارم

زلطف خاص تو امید دارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیرے سوا کسی سے مدد اور شفقت نہیں حاصل کر سکتا اور میں تو تیری خاص مہربانی و کرم کا امیدوار ہوں۔

بجز لا تقنطو من رحمة اللہ

بروز حشر می ناید بکارم

ترجمہ: اے میرے اللہ و مولا بروز قیامت سوائے اس تیرے خصوصی انعام کے کوئی مدد نہ ہوگی کہ ”بندے میری رحمت سے مایوس نہ ہو“۔

باین روچوں توانم رفت در حشر

من از عصیان خود بس شرمسارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تو صرف اس صورت میں قیامت کے روز چل سکتا ہوں کہ تو مجھے معاف کر دے ورنہ میں تو اپنے گناہوں کی وجہ سے بے حد شرمسار اور بُدے حال میں ہوں۔

چہ میپرسی ز احوال من زار

زدستِ نفسِ کافر کیش زارم

ترجمہ: اے دوست تو میرے بُرے حال اور نامہ اعمال کے بارے میں کیا پوچھتا

ہے میں تو اپنے سیاہ اعمال والے نفس کے ہاتھوں لاچار و بد حال ہوں۔

زہجر روئے تو از آتشِ غم

زدستِ نفسِ کافر

ترجمہ: مجھے تو تیرے ہجر کے غم نے مار ڈالا ہے مجھے تیرے عشق کی آگ لگی ہے میں

آگ کی چنگاری کی مثل ہوں آگ کی چنگاری آگ کا شعلہ ہو گیا ہوں۔

خیال رہے تو تاد در دل افتاد

بہارم من بہارم من بہارم

ترجمہ: اے محبوب جب سے میرے دل میں تیری دید کا خیال اُبھرا ہے میں بے حد

خوش ہوں میرے دل میں بہار آگئی بہار آگئی بہار۔

چو تو صابر ندارم در دو عالم

کہ من باتو ہمیشہ یار غارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب میرے لئے ان دونوں جہانوں

میں تیری مثل کوئی نہیں ہے میں ہمیشہ تیرے پاس ہوں تیرے پاس جیسے یار

غار۔ گویا کہ تم میرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔

☆.....☆.....☆.....

عاشق روئے یار خویشتم

مست در بوئے یارِ خویشتم

ترجمہ: اے مہربان میں اپنے پیارے دوست کے چہرہ کی دید کرنے کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے دوست کے منہ کی خوشبو کو محسوس کرتا ہوں۔

از ازل تا ابد زروئے یقین

ساکن کوئے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں شروع سے آخر تک اور از روئے یقین اپنے محبوب کی گلی میں ڈیرا ڈالنے والا ہوں۔

چون نہ رقص بذوق ازین شادے

محرم کوئے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں اپنے دوست کی گلی کا خوب واقف و آشنا ہوں لیکن پھر بھی شوق سے وہاں پر رقص نہیں کرتا۔

روز محشر مرا چہ غم از مہر

زیر گیسوئے یارِ خویشتم

ترجمہ: مجھے قیامت کے روز سورج کی گرمی کا کیا فکر ہے میں تو اپنے دوست کی زلف کے زیر سایہ ہوں وہاں مجھے سورج کی گرمی تکلیف اور دکھ نہ دے گی۔

می نہ پرسد خدا بروز جزا

زانکہ ہندوئے یار خویشتم

ترجمہ: میرا اللہ مجھے قیامت کے روز نہ پوچھے گا کیونکہ میں اپنے یار کے تل کی پناہ رکھتا ہوں۔

نکنم روئی سوئی ہشت بہشت

مائیل ابروئے یار خویشتم

ترجمہ: میں آٹھوں جنت کی طرف جانے کا نہ قصد کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے دوست کے ابرو کی طرف رغبت و توجہ رکھی ہوئی ہے۔

شکر لاکہ باہزار نیاز

حسن نیکوئے یار خویشتم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا ہزار عجز و نیاز سے شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ میرے حال پر میرے دوست کی شفقت اور حسن معاملہ ہے۔

نیست صابر مرا غم جبران

زانکہ بازوئے یار خویشتم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ مجھے جدائی کا کوئی غم اور دکھ نہیں ہے اور یہ اس لئے ہے کہ میں نے اپنے مہربان کا بازو اور سہارا اختیار کر رکھا ہے۔

بیاد روئے تو چوں گل شگفتم

ازین شادی بکس حرفے نگفتم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے حسین و جمیل چہرے کی یاد کی بنا پر کھلے ہوئے پھول کی مثل خوش و خرم ہوں میں اس وجہ سے بے حد خوش ہوں اور یہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔

ز چشم از ہجر تو در رشتہ دل

ز شب تا صبح مروارید سُفتم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں دل کی تسبیح میں تیری جُدائی کی وجہ سے رات سے صبح تک قیمتی موتی پڑوئے جاتا ہوں۔

ز چشم ناکسانِ زشت کردار

غم عشق ترا در دل نہفتم

ترجمہ: بُرے لوگوں کی بُری آنکھ سے میں تیرے عشق کو اپنے دل میں چھپائے رہتا ہوں۔

بیادِ قلا زبائے توجانان

گرفتیم ناامیدی را و خفتم

ترجمہ: میں مہربان محبوب کے حسین و جمیل قد و قامت کی یاد رکھتا ہوں میں اسے اپنا بنانے سے ناامید ہوں اور ناامید ہو کر سو رہا ہوں۔

بصد ذوق و طرب جانان چو صابر

سر کوے ترا از دیدہ رفتم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے ہزار خوشیوں اور ذوق شوق سے صابر رحمۃ اللہ علیہ

کی مثل تیرے کوچے کے سراپردے دیکھا اور وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از ذوق وصال یار شادم

دل خود را بدستِ غم بدادم

ترجمہ: میں اپنے محبوب دوست کے وصل کے شوق سے از خود خوش ہوا میں نے

اپنے دل کو گویا غموں کے قبضہ و قدرت میں کر دیا۔

زبانِ ظاہری ناید بکارم

بوصف تو زبانِ دل کشادم

ترجمہ: میری ظاہری زبان میرے کام نہ آتی ہے اے اللہ میں نے اس لئے اپنے

دل کی زبان کھول کر عرض کی ہے۔

بصد امید در کوئے توجانان

سر خود را بخاکِ غم نہادم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے سو امیدوں سے تیری گلی میں اپنا سر رکھ دیا اور

میں نے وہاں غم ناک حال میں اپنا سر رکھا ہے۔

مگر روزے فتد بر من نگارا

ازاں اندز رہ تو او فتادام

ترجمہ: اے محبوب شاید مجھ پر ایک دن ایسا گزرا جس کی وجہ سے میں تیری راہ میں آپڑا۔

خبر از سرّ وحدت پرس از من

کہ من در علم وحدت اوستادام

ترجمہ: اے مہربان تو مجھ سے وحدت کے بھید کی خبر پوچھ کیونکہ میں نے علم وحدت کو

اختیار کر رکھا ہے۔

بگیر از لطف دست من نگارا

ترحم کن کہ من بس نامرادام

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میرا ہاتھ اپنی مہربانی سے تھام اور تو مجھ پر رحم کر

کیونکہ میں ناکام و بے مراد ہوں۔

نہ تو بُردی زمن جانان دل و دین

بذوق خواہشت من خود بدادام

ترجمہ: اے میرے محبوب تُو نے مجھ سے دل و دین نہیں لئے بلکہ میں نے خود یہ خوشی

کی خاطر دیئے ہیں۔

ندارم در رہ عشق تو جانان

مگر دردی کہ بادردے تو شادام

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے عشق کی راہ میں اپنے پاس کچھ نہیں رکھتا مگر صرف

ایک درد ہے اور وہ درد جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

چہ میپرسی ز صابر حال مارا

بذوق وصل سرگردان چو بادم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہمارا حال کیا پوچھتے ہو میں تو اُن کے وصل کے ذوق میں

ایسے گھوم رہا ہوں جیسے ہوا چلتی دکھوتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگرچہ از غم عشق تو بیخبر ہستم

زیہر وصل تو چوں مہر در بدستم

ترجمہ: اے مہربان اگرچہ میں تیرے عشق کے غم سے بے خبر ہوں لیکن پھر بھی

تیرے وصل کے لئے سورج کی مثل کھل تیرے رحم و کرم پر ہوں۔

نقاب از رخ زیبائی کو دہم بروار

ہزار جان دہم از ذوق گر بشر ہستم

ترجمہ: اے مہربان محبوب اپنے حسین چہرہ سے ایک لمحہ کیلئے ہی نقاب اٹھا دے میں

اس کے بدلہ میں انسان ہونے کے ناطہ سے شوق سے ہزار جانیں قربان

کرتا ہوں۔

عجب نہاشد اگر ز آہ من فلک سوزد

ز تابش رخ خورشید تو شرر ہستم

ترجمہ: اگر میری آہ سے آسمان جل جائے تو کوئی عجیب نہیں ہے کیونکہ تیرے منور

اور روشن چہرہ کی گرمی سے میں شعلہ ہو کر رہ گیا ہوں۔

نگاہ کن بمن خستہ ای نگار ز لطف

ترحمے بکن آخر کہ درگزر ہستم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تو پیارا اور محبت سے میرے حال پر نگاہ کر۔ تو مجھ پر

رحم کا میں تو تیری گزر گاہ میں پڑا ہوں۔

دل ست در بر من همچو آئینہ روشن

ازان ز جلوہ حسن تو چون قمر ہستم

ترجمہ: اے مہربان مجھ لے کہ میرا دل مثل آئینہ کے روشن ہے یہ سب حال تیرے حسن کا

منظر ہے کہ میں چاند کی مثل چمکتا ہوں یہ ساری تیری برکتیں اور نوازشات سے ہے۔

ز سوز ہجر تو وور کنج غم ز گرمی عشق

ز برق تاب قدم آتش دگر ہستم

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے ہجر کے غم سے غم کے گوشے میں بیٹھ گیا ہوں۔ اور یہ

کہ مجھے عشق کی گرمی کھا رہی ہے میں اس آگ سے سر تا پاؤں آگ ہو کر رہ

گیا ہوں۔

غلام کوئے توام همچو صابراز سر ذوق

ز خاک پائے تو گرنیستم بتریستم

ترجمہ: میں بڑی خوشی سے تیری گلی کا غلام بن گیا ہوں اگرچہ میں تیرے پاؤں کی

مٹی سے نہیں ہوں مگر میں اس کے لئے ترس رہا ہوں۔

خلیفہ چہارم داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کے اقوال پر مبنی

اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ”میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے“
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کا جائزہ لیا جائے تو ایک کامل مرد حق کی شخصیت
 عیاں ہوتی ہے اُن کا بیان زبان دانی، فصاحت اور بلاغت اپنی مثال آپ ہیں
 رُشد و ہدایت سے بھرپور حکیمانہ اور عارفانہ رُموز اپناتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے عربی
 زبان میں اُسوۂ حسنہ کا اتباع کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں جو ارشادات بیان
 فرمائے ہیں وہ یقیناً پڑھنے سے اور عمل کرنے سے تعلق رکھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا ایک
 ایک قول سچائی کیساتھ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔ اس کی ماہیت اور مقام
 رُموز انداز بیان سے اہل علم ہی مستفید ہو سکتے ہیں ایسی کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری
 ہے تاکہ ہم ایمان و یقین کے ساتھ اقوال عالیہ کی روشنی میں زندگی گزار سکیں۔

مرتب

سید ذیشان نظامی عفی عنہ

من آن نیم کہ ز عشق تو روے گردانم

متاع هر دو جہاں را بیہج نستانم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں وہ نہیں ہوں جو تیرے عشق و محبت سے منہ موڑ لوں

میں اس سوئے کے بدلے میں دونوں جہاں بھی ہرگز نہیں لیتا ہوں۔

درین دیار مرا نیست با کسے کارے

کہ من ز روز ازل عاشق سلیمانم

ترجمہ: اس ملک میں مجھے کسی سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں ہے کیونکہ میں تو پہلے ہی

دن سے اپنے شان و شوکت والے بادشاہ کا عاشق ہوں۔

چگونہ از دل من محو گردد این سودا

حکایت غم عشق ترا ہمین خوانم

ترجمہ: یہ خیال میرے دل سے کیسے اتر جائے اور مٹ جائے میں تو تیرے ہی عشق

کے غم کی کہانی ہی پڑھتا رہتا ہوں۔

تو گوشتہ گیز من کز فراق میسوزی

ز آتش دل کود من ترا نگہبانم

ترجمہ: تو مجھ سے ہٹ کر گوشہ نشین ہو جا کہ تو جدائی میں جل رہا ہے میں اپنے دل کی

آگ سے تیری نگہبانی کر رہا ہوں۔

بیادِ رنج تو در کوئی تو بصد غم و درد

ز شام تا بہ سحر همچو ابر گریانم

ترجمہ: میں ہزار غم اور درد سے تیرے چہرہ کی یاد کر کے تیری گلی میں شام سے صبح

تک بادلوں کی مثل گردش کرتا ہوں۔

اگر ز حال من آگہ نہ زمن بشنو

مدہ زدست کہ من بلبل زبان دانم

ترجمہ: اے دوست اگر تو میرے حال سے آگاہ نہیں تو میری بات سن لے کہ ہاتھ

سے نہ جانے دے اسے کیونکہ میں بلبل کی زبان کو جانتا ہوں۔

چگونہ جان نیا بدخزان بگلشنِ جان

بیادِ رنج تو من سر بسر گلستانم

ترجمہ: باغ کیسے میری جان پا کر بارونق نہ ہو اور اس کی خزاں ختم نہ ہو میں تیری یاد

سے مکمل طور پر پھولوں کا باغ ہو گیا ہوں۔

حکایت شب ہجران چہ پردسی زمن زار

زمن مہرس تو چیزہ کہ من نمی دانم

ترجمہ: مجھ خستہ حال سے تو جدائی کی رات کی کیفیت و حال کیا پوچھے تو مجھ سے وہ

چیز نہ پوچھ جو میں نہیں جانتا۔

اگر بکوئے تو راہے بیابم از سر درد
 زویدہ خون جگرہم چو صابر افشانم
 اگر مجھے درد کے حال میں تیری گلی کی راہ مل گئی ہے یہ تو دیکھ کہ میں اپنی
 آنکھوں سے خون جگر گراتا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

در پییش رخت نیاز مندیم
 جز ذات تو دل بکس نہ بندیم
 ترجمہ: اے مہربان آقا ہم آپ کی ذات کے سامنے نہایت نیاز مند و مخلص ہیں ہمارا
 تیری ذات کے علاوہ کسی سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

در عشق تو مچو ابرو برقیم
 کہ گریہ کنیم و گہ نچندیم
 ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم تیرے عشق و محبت میں ہادل و بجلی کی مثل ہو گئے ہیں
 اس حال میں کبھی تو ہم روتے ہیں کبھی ہم حرکت تک نہیں کرتے ہیں۔

یک رہ بنما جمال خود را
 در آرزوئی تو درد مندیم
 ترجمہ: اے مہربان محبوب مجھے اپنا جمال ایک بار دکھا دے۔ ہم تیرے دیدار کی
 امید میں درد بھری زندگی بسر کئے جا رہے ہیں۔

در بزم وصال تو بصد ذوق

از جام لب تو ہو شمنندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم سو بار ذوق و شوق سے تیری محفل میں تیرے ملنے کی خواہش

رکھتے ہیں اور ہم تیرے لبوں کے جام پینے کیلئے بڑے ہوش و عقل سے ہیں۔

از آتش عشق تو ز غیرت

بر غیر رہ در تو بنندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم تیرے عشق و محبت کی آگ میں پڑے ہیں ہمیں غیرت و

شرم محسوس ہوتا ہے اسی لئے ہم نے غیروں پر تیرے گھر کی راہ کو بند کر دیا ہے۔

جان بازی من بین نگارا

در دل و جان خود پسندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب دیکھ کہ میں نے تیرے لئے اپنی جان کی بازی لگادی ہے

اور اپنے لئے اپنی جان اور دل کو درد دینے کیلئے پسند کر لیا ہے۔

صابر ز ازل بکو جانان

ہستیم و لیک در دگر نندیم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ تو روز ازل سے محبوب کی گلی میں پڑا ہے اور یہ

بات بھی ہے کہ ہم نے کسی اور پر نگاہ تک نہیں کی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداوندا ہمدین چشمے کہ دارم

بجائے ابر تارکے بیارم

ترجمہ: اے میرے اللہ جو میں آنکھیں رکھتا ہوں ان سے بارش سے بھرے بادل

کی جگہ کب تک بارش کی طرح آنسو بہاؤں گا۔

ہمیشہ در ہوائے ابر باران

ببین بر بستر غم خوار و زارم

ترجمہ: ہمیشہ بادل برسائے والی ہواؤں کو دیکھ اس غمخوار اور دکھی کے بستر کو دیکھ جو

مثل بادل برسائے والی ہواؤں کے بستر گیلا کر گیا۔

بود کانوں آتش سینہ من

ازان از دیدہ آتش ہبّارم

ترجمہ: اے مہربان میرا سینہ آگ کی کان تھا یہی وجہ ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے

آگ برسا رہا ہوں۔

بحق بندگی نتوان رسیدن

ازان در بندہ ایت شر مسارم

ترجمہ: اے اللہ میں تیری بندگی کے حق تک نہیں پہنچ سکتا یہی وجہ ہے کہ میں تیری

پابندیوں سے شرمسار ہوں۔

چو بر مالک بود مملوک راحق

مشو غافل کزین رہ بیقرارم

ترجمہ: اے اللہ جب مالک کا مملوک پر حق ہوتا ہے تو اس لئے غافل نہ ہو بندے اور اس کی راہ میں بے قرار رہ۔

فیرست از لطف ابر رحمت خاص

بدہ باران کہ من امید وارم

ترجمہ: اے اللہ اپنی خاص رحمت سے اپنا ابر رحمت بھیج دے ہارش بر سادے کیونکہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔

نبات از تشنگی سر بر نیلورد

زبے آبی ہمہ صحرائے نازم

ترجمہ: اس دنیا میں نباتات پانی نہ ملنے کی وجہ سے آگ نہیں رہی بغیر پانی کے صحرا بھی آگ ہو گیا ہے۔

بدہ آب از کرم ای تازگی بخش

ز گلزار رخت من لالہ زارم

ترجمہ: اے اللہ اپنے کرم سے پانی بر سادے تاکہ ہر چیز تروتازگی حاصل کرے میں بھی تیری رحمت کے گلزار سے لالہ زار کی مثل تروتازہ ہو جاؤں۔

شنو فریاد بیکس اے خطا بخش
 در رہ ضائع فغان بے شمارم
 ترجمہ: اے خطاؤں کے بخشے والے مجھ بے کس کی فریاد سن لے کیونکہ میں تیرے
 حضور بے شمار بار آہ فغان کئے جا رہا ہوں۔

مکن صابر سوال از بہر باران
 کہ پذیرد دعا پروردگارم
 ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو نہ صرف بارش کے بادل کیلئے دعا کر بلکہ اللہ سے ہر دعا
 کی قبولیت کی دعا کر کیونکہ تیرا رب سب کا پالنے والا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من بسوداے یار می نازم
 بر جمالِ نگار می نازم
 ترجمہ: میں اپنے محبوب کے سودا اور خیال پر بڑا فخر کرتا ہوں میں اپنے محبوب کے
 حسن و جمال پر بڑا ناز اور فخر رکھتا ہوں۔

مچو منصوتر از سر مستی
 بستانِ ہلے دار می نازم
 ترجمہ: میں حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کی مثل مستی کے عالم میں ہوں میں اپنی سولی
 کے باغوں پر بڑا ناز اور فخر کرتا ہوں۔

دشمنِ مابخویش می لازم

بادمِ ذوالفقار می لازم

ترجمہ: میں اپنے دشمن کے حال پر ناز کرتا ہوں اور میں اُس کی تیز تلوار کے تیز وار

پر ناز کرتا ہوں۔

غیر حق را بحق نمیگیرو

بدلِ خاکسار می لازم

ترجمہ: میرا مہربان غیر حق کو حق نہیں گردانتا اُس وجہ سے میں خاکسار کے دل پر ناز

کرتا ہوں

تا خیال تو در کنار آمد

زان سبب در کنار می لازم

ترجمہ: اے محبوب جب سے مجھے تیرا تصور و خیال دامن گیر ہو گیا ہے اسی سبب سے

میں تیرے ہمکنار ہونے پر ناز اور فخر کرتا ہوں۔

ہر کسے بر کسے نظر دارد

من بیاد دربار می لازم

ترجمہ: اے مہربان اس دنیا میں ہر کوئی دوسرے پر نگاہ تکیہ رکھتا ہے میں بھی یہ چیز

دل میں رکھتا ہوں اور میں اپنے محبوب کے در کی یاد پر ناز کرتا ہوں۔

گوش کن گوش صابر از من زار

بلبلم بر بہار می نازم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر کان رکھ اور توجہ سے اُس حالِ زار

کی بات سُن لے اے دوست میں ایک بلبل کی مثل ہوں جسے بہار پر ناز ہوتا

ہے میں بھی ویسا ہی ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خدایا بجز تو اگھے ندارم

بجز ذاتِ پاکت پناہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے سوا کسی کو نہیں جانتا ہوں اے پاک ذات

رب میں تیری پناہ کے سوا اور کوئی پناہ و مدد نہیں رکھتا ہوں۔

نیم پاک دامن ز عصیان بہ پیشت

بجز لطفِ تو عذر خواہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے حضور حاضر ہوں میں گناہوں سے پاک و

صاف نہیں ہوں اور اے اللہ میں تیری خاص مہربانی کے سامنے کوئی عذر و

بہانہ نہیں کر سکتا ہوں۔

ببین از ازل تا ابد از سر صدق

بجز تو دگر بادشاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا حال دیکھ میں نہایت صدق اور صاف دل سے عرض

گزار ہوں کہ میں شروع سے آخر تجھے ہی مانتا ہوں اور میرے نزدیک تیرے سوا میرا کوئی بادشاہ و حاکم نہیں ہے۔

گناہ تو دارم بکن ہر چہ خواہی

ولیکن گسے داد خواہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں ضرور گنہگار ہوں تو مالک و مختار ہے جیسے چاہے کر لیکن ایک بات یہ ہے کہ میں سوائے تیرے کسی سے اپنے حال پر رحم و انصاف نہیں حاصل کر سکتا کیونکہ میرا تیرے سوا کوئی اور نہیں اور میرے حال پر تیرے جیسا رحیم و کریم کوئی نہیں ہے۔

بگیر از کرم دست من تابہ محشر

بجز قدرتت من سپاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب اپنے فضل و کرم سے تاقیامت میرا ہاتھ پکڑ اور رستہ دکھا کیونکہ تیری قدرت کے آگے اور کوئی میرا محافظ و نگہبان نہیں ہے۔

توئی واقف از حالت من خدایا

کہ در دہر من دستگاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ تو ہی میری حالت و کیفیت کو جانتا ہے اس دنیا میں مجھے تیری ذات کے سوا کوئی پناہ گاہ کہیں نہیں ملتی ہے۔

ز درد و غمت من بجان شرمسارم

کہ در سینہ خویش آہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں دل میں تیرا درد اور غم رکھتا ہوں اور میری جان اپنی

حالت کی وجہ سے تجھ سے شرمسار و شرمندہ ہے میں اپنی حالت پر آہیں بھرتا
ہوں اور سوائے ان کے میرے سینہ میں کچھ نہیں ہے۔

ترایم ترایم ترایم چو صابر

بجز نام تو زاد راہے ندارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عرض گزار ہے کہ اے میرے اللہ میں تیرا ہوں، ہم تیرے
ہیں اور سوائے تیرے نام پاک کے آخرت کے گھر کو جانے کا کوئی سامان
نہیں ہے تو رحم فرمادے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از بادۂ جام لعل تو مستم

چو مستان بہ عرش برین برنستم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیرے سُرخ ہونٹ جو لعل و گوہر کی مثل ہیں
اُن کی دید سے شرابی کی مثل مست ہوں اور ایسا مست جو عرش بریں پر مست
ہیں میں بھی ایسا مست پڑا ہوں۔

نشستم نشستم بکویت نشستم

ز غیرت در دیدہ بر غیربستم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیری گلی میں ڈیرا لگا بیٹھا ہوں بیٹھا ہوں میں
نے غیرت سے آنکھوں کا درغیروں پر سے بند کر لیا ہے صرف آنکھ تیری ہی
دید پر لگا رکھی ہیں۔

گھے بت گھاہ درگاہ بتخانہ ہستم

گھے برہمن گہ بت و بت پرستم

ترجمہ: میرے مہربان میری یہ حالت ہے کہ میں کبھی تو تیری دیدایے کرتا ہوں جیسے

کوئی بُت کی دید کرتا ہے اور کبھی میں تیرے لئے درگاہ پاک پر جا کر دُعا کرتا

ہوں کبھی بُت خانہ میں تیرے لئے بیٹھ جاتا ہوں میری حالت کبھی مثل برہمن

کے ہے کبھی بُت کی مثل ہو جاتا ہوں اور کبھی بُت پرست بن جاتا ہوں۔

ز شب تا سحر من ازین غم ہلاکم

کہ از درد عشقت تھی دست ہستم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں رات کے آغاز سے صبح تک اسی غم میں ہلاک ہوتا

رہتا ہوں کہ میں تیرے عشق کے درد سے خالی ہاتھ پڑا ہوں۔

شدم خاک پا از دل و جان ہمہ رو

ز بد گفتن بد نہادان نہ رستم

ترجمہ: میں ہر لحاظ سے دل و جان کو اُن کے پاؤں کی خاک بنا چکا ہوں میں اپنے آپ

کو بُرا کہنے اور بد حال صورت میں رکھنے سے اپنی جان نہیں چھڑا سکتا ہوں۔

چہ گویم ز احوال خود باتو جانان

بیاد رگھے دامن تو بدستم

ترجمہ: اے مہربان میں تجھ سے اپنا حال کیسے بیان کروں آمیرے ہاں آ کیونکہ میں

نے تیرا دامن ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ تو میرے حال کا نگران ہو جا۔

نہ امروز سرد در نہادم بکویت

فدائے سرتوز روز الستم

ترجمہ: میرے مہربان میں نے نہ صرف آج تیری گلی میں اپنا سر رکھا ہے بلکہ میں تو اُس دن سے تیرا ہوں جس دن میری رُوح نے الست بر بکم کے جواب میں ہاں کہا تھا۔

تو ہرگز نہ پرسیدی از من کہ چون من

زبہر تو من ازدو عالم گستم

ترجمہ: تو نے مجھ سے یہ ہرگز نہیں پوچھا کہ میں کیسا ہوں یا درکھ کہ میں تو تیرے لئے دونوں جہانوں سے یکسر لائق ہو کر رہ گیا ہوں۔

چو صابر بکوے تو از روز اوّل

بہ ہجر تو مردم زبہر تو خستم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ تو تیری گلی میں روزِ اوّل سے پڑا ہے یہ تیرے ہجر و جدائی میں مر رہا ہے اور تیرے ہی لئے یہ خستہ حال زندگی بسر کر رہا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بخلو تگاہ مستان چون رسیدم

در آنجا جز غم و غربت ندیدم

ترجمہ: اے مہربان دوست جب میں سرمست لوگوں کی محفلِ خاص میں گیا تو وہاں میں نے سوائے غم اور مسافری کے کچھ بھی نہ دیکھا۔

چو پرسیدم ز ایشان کین چہ حالت

جواب شان بگوش دل شنیدم

ترجمہ: جب میں نے ان لوگوں سے یہ حالت و کیفیت پوچھی تو انہوں نے جواب

میں جو کہا وہ میں نے اپنے دل کے کانوں سے سُن لیا۔

مزا گفتند میخواہی اگر تو

زخم عشقے سر جوشی دیدم

ترجمہ: انہوں نے مجھے کہا کہ اگر تو بھی یہ حال چاہتا ہے تو عشق کے زخم کھانے کیلئے

بڑے جوش سے سر کی بازی لگا کر اس دوڑ میں چلا آ۔

بصد ذوق و طرب رقصان وستان

گرفتیم از کف ایشان کشیدم

ترجمہ: میں بھی بڑے ذوق شوق اور خوشی سے رقص کرنے لگا اور اس حال میں میں

نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

گریبان قبائے ہستی خود

چومستان از سر مستی دریدم

ترجمہ: میں نے اس حالت میں اپنی ہستی کی قبا کا گریبان پکڑا اور مست لوگوں کی

طرح مستی کی حالت میں اسے پھاڑ ڈالا۔

من ازوکان بازارِ حقیقت

بجان و دل غم عشقت خریدم

ترجمہ: میں نے حقیقت کے بازار کی دکان سے بڑی خوشی سے تیرے عشق کا غم خرید کر لیا۔

شراب مستی از جام حقیقت

چشیدم من چشیدم من چشیدم

ترجمہ: میں نے حقیقت کے جام سے مستی کی شراب چکھ لی میں نے چکھ لی میں نے

یہ شراب چکھ لی۔

زسوائے محبت در دو عالم

من از ہستی و نیستی دار ہیدم

ترجمہ: میں نے دونوں جہاں تیری محبت میں ہارے اور اپنی ہستی کو مٹا کر رکھ دیا۔

میں نے دل سے ہستی و نیستی کا دم بھرنا ختم کر دیا ہے۔

زندانِ قفسِ صابر بصد ذوق

چو بلبلِ سوئے بستانِ بر پریدم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے قید کے پنجرہ سے بڑے شوق سے اڑان لی جیسے ایک

بلبلِ باغوں کی جانب اڑ کر جاتی ہے۔

جَزَ ذَاتِ خِدا بِشَرِّ نَدَارم

جَزَ ظَلِّ خِدا بِشَرِّ نَدَارم

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ میں سوائے اللہ کی ذات کے کسی کو دوست نہیں رکھتا ہوں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت کے سوا کوئی ساتھی نہیں رکھتا ہوں۔

وَارم نَظَر سَے بِذَاتِ بِيچوں

صَد شِکْر جَز این ہنر نَدَارم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر بے چون و چرا تکیہ رکھتا ہوں میں اُس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں میرے پاس شکر کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں ہے۔

دَرِیابِ مَراکَہ دَستَم از دَست

جَز بَر کَرمتِ نَظَر نَدَارم

ترجمہ: میں نے یہ بات اپنے من میں باندھ لی ہے کہ میری کوئی پناہ گاہ نہیں سوائے اللہ کے میں نے اُس کے کرم پر ہی نظر رکھی ہے کسی اور پر نظر نہیں ہے۔

تَا لَطَفِ تَوَشِدِ نِپاہِ ذَاتِم

از بَد گَہرانِ حَذر نَدَارم

ترجمہ: اے اللہ جب سے میں نے تیری رحمت کو پناہ گاہ بنا لیا ہے تو ہی میری پشت پناہ ہے اور میں اپنے بدخواہوں سے اب کوئی ڈر نہیں رکھتا ہوں۔

مَحَرَمِ شَدہ ام زہستی تو

از ہستی خود خبر نَدَارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری ذات کی پہچان رکھتا ہوں مگر افسوس کہ میں اپنے

حال اور ذات سے بے خبر و ناواقف ہوں جب کہ حدیث میں آیا ہے ”جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا“ مجھے چاہیے کہ اپنے نفس کی فکر پہلے کروں۔

از تـابـش آفتاب رویت

در بستہ بجز شرر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تیرے آفتاب کے مثل چہرہ کی تپش کا دروازہ میرے حال پر بند ہے مجھے کوئی اس کی تپش محسوس نہیں ہوتی ہے۔

خفاش صفت چگونہ بینم

مہر رخ تو بصر ندارم

ترجمہ: میں تو مثل چمکا ڈردیکھنے والا ہوں میں تیرے رُخ انور کو کیسے دیکھ سکتا ہوں کہ جب تیرا چہرہ چمکتا ہے تو میری آنکھ بند ہو جاتی ہیں میں تیرے چہرہ پر اپنی نظر ہرگز نہیں کر سکتا ہوں۔

از حالِ من تو ہستی آگاہ

من بر ورکس گزر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان اللہ تو میری حالت و حال سے آگاہ ہے کہ میں کسی اور کے در پر نہیں جایا کرتا۔

کے دست دہد وصال صابر

در دل زغمش اثر ندارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو تیرا وصل کیسے نصیب ہو سکتا ہے کیونکہ اُس کے دل میں

تیرا کوئی رنج و غم اثر نہیں کرتا وہ پھر تجھے کیسے پاسکتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از درد عشق تو بیدار بودم

ز شب تا سحر گاہ غم خوار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق کے درد سے بیدار و واقف تھا میں ہمیشہ

رات سے صبح تک تیرے فراق کے غم میں رہا۔

ز سودائے عشقت بصد رقص و مستی

ز آہ دل خود شرر بار بودم

ترجمہ: اے مہربان محبوب میں سو بار ناپنے اور مستی کی حالت میں تیرے عشق کے

خیالوں میں بسا رہا اور میں اپنے دل کی آہ کے انگاروں میں پڑا ہوں۔

شدم ناگہاں مست از ہستی عشق

خود از ہستی خویش بیزار بودم

ترجمہ: میں عشق کی وجہ سے اچانک مستی کی حالت میں ہو گیا میں خود بھی اپنی اس

صورتِ حال سے بیزار تھا۔

بدست من امروز آمد غم عشق

من از روز اول خریدم

ترجمہ: مجھے آج عشق کے غم نے آیا بلکہ میں تو پہلے ہی روز سے اس سودے کا

خریدار تھا۔

چہ شد گردسہ روز دورم بظاہر

بیاطن من اندر دل یار بودم

ترجمہ: میں کیا بتاؤں کہ میری زندگی کے تین ظاہری دن کیسے گزرے ہیں میں باطنی

طور پر تو اپنے محبوب کے دل میں رہ رہا تھا۔

چہ شد گربہ غفلت مرا بردہ از رہ

من از نفس بدکیش ہشیار بودم

ترجمہ: کیا ہوا جو میں غفلت کے عالم میں ہو کر گزر بسر کئے رہا لیکن بات یہ ہے کہ

بدفطرت نفس و ذہن سے ہوشیار رہا تھا۔

نہ عابد نہ زاہد نہ صادق نہ کاذب

بکارِ دل خویش مختار بودم

ترجمہ: میں نہ عابد عبادت گزار اور نہ ہی سچ بولنے والا اور میں جھوٹ بولنے والا تھا بلکہ

میں تو اپنے دل کا خود مختار تھا میں نے جو کیا وہ اپنی مرضی اور رضائے دلی سے کیا

گھے آئنہ گاہ حسن نگھے روے

گھے جامہ و گاہ دستار بودم

ترجمہ: اے محبوب میری یہ حالت رہی ہے کہ کبھی تو میں شیشہ بنا کبھی حسین مجسمہ

اور کبھی خوبصورت تصویر ہو کر رہا کبھی میں لباس میں ستر بنا اور میں مقام

عزت و افتخار ہوا۔

نہ مومن نہ کافر نہ ملحد نہ ترسا

چو صابر درین رہ سبکسار بودم

ترجمہ: میں نے اپنی روش ایسی رکھی کہ نہ تو میں مومن کی مثل ہوا اور نہ کافرانہ حال

میں رہا نہ میں بے دین اور آگ کی پوجا کرنے والا ہوا میں اُس حال میں

صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل میانہ روی سے رہا تھا۔

.....☆.....☆.....☆.....

مادر طلب وصل تو از خویش جدائیم

گھتہ خاک گھے باد گھے آتشدمائیم

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ذات میں ڈوبنے کو اپنے آپ سے جدا ہیں ہم کبھی مٹی

میں کبھی ہوا میں کبھی آگ میں اور پانی میں مل ملتے ہیں کہ تجھ سے مل سکیں۔

گر طالب مائی بحقیقت زسر صدق

بنگر اگر تہست نظر درمہ جائیم

ترجمہ: اے دوست اگر تو صدق دل سے ہمارے حال میں شفقت فرمائی کرنا چاہتا

ہے تو ہمیں دیکھ ہم ہر جگہ تیری نگاہ کے سامنے فدا اور قربان ہیں۔

ماسرّ خدائیم ز انوار حقیقت

در عین فنا مظهر سلطان بقائیم

ترجمہ: ہم حقیقت میں اللہ کے راز کے انوار سے ہیں ہم کلی طور پر اُس کی ذات میں

فنا ہیں ہم سلطانِ عالمین کی بقا سے ہیں یعنی بندہ کو فنا نہیں وہ اللہ کی قدرت

سے باقی رہتا ہے۔

داریم ہمہ جلوۂ انوار جمالش

گرود ہمہ تن نور بھر دل کہ در آئیم

ترجمہ: ہم سب اللہ تعالیٰ کے انوار کے جلوہ سے ہیں ہم مکمل طور پر نور ہو جاتے ہیں

جس دل میں ہم سما جائیں۔

در عالم خاکیم اگرچہ بحقیقت

ماسرّ خدائیم ازین خاک ورائیم

ترجمہ: اگرچہ ہم درحقیقت خاکی دنیا سے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کا راز ہیں اور ہم پھر اسی

خاک سے بنے ہیں۔

ما بادہ کشایم بخلوت گہہ عرفان

زاهد تو بیاتاد در تحقیق کشائیم

ترجمہ: ہم عرفان کی دنیا و محفل میں پہنچنے کو شراب کا جام لیتے ہیں اے پرہیزگار تو بھی

آ جاتا کہ ہم تجھ پر تحقیق کا دروازہ کھولیں کہ عرفان کیسے اور کہاں سے ہے۔

با ایم ہمہ مستی کہ زسودائے تو داریم

شاہِ دو جہانیم بکوے تو گدائیم

ترجمہ: اے محبوب ہمارے اندر جو مستی ہے وہ تیرے خیال سے ہے آپ ہمارے دو

جہاں کے بادشاہ ہیں لیکن تیرے کوچہ میں ہم گداگر ہیں۔

گاہے بدر میکدہ گاہے بدرِ مغ

گاہے بسوے بتکدہ سالار ہدائیم

ترجمہ: کبھی ہم شراب خانہ کے دروازہ پر جاتے ہیں تو کبھی ہم مجوسی کے دروازہ پر

جاتے ہیں کبھی تو ہم مندر کی جانب جاتے ہیں تو کبھی ہم ہدایت دینے

والوں کے سردار کی مثل عمل پیرا ہیں۔

ما از سروپا چون ہمہ نوریم بہ تحقیق

صابر نتوان دید کہ خورشید بقائیم

ترجمہ: درحقیقت ہم سر سے پاؤں تک نورانی حال میں ہیں صابر آپ ہمیں اس حال

میں نہیں دیکھ سکتے جب ہم باقی رہنے والے سورج کے حال میں ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ظہور ذاتِ حقیقی ست مظهر ذاتم

بہ بین اگر تونداری یقین بمر آتم

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست میری ذات کا مظہر اللہ تعالیٰ کی ذاتی حقیقت کا

اظہار ہے اگر تجھے یقین نہیں آتا تو آ کر دیکھ میں اُس کی ذات کا مظہر ہوں۔

اگر تو خواہی زردم رہ بملک بقا

زروشنی مصابیح من بمشکاتم

ترجمہ: اے دوست اگر تو میرے درد سے ملک بقا کی راہ دیکھنا چاہتا ہے۔ تو آ اور

میری روشنی میرے روشن دان میں دیکھ ﴿﴾ یعنی میرے صاف ظرف میں

تجھے روشنی ورہبری ملے گی ﴿﴾

ببیس بدیدہ معنی ہر آنچہ میخواہی

ببش برسر سودائے نفی و اثباتم

ترجمہ: جو کچھ تو چاہتا ہے تو میرے معانی کی آنکھ سے دیکھ اور ہمیشہ نفی اور مثبت کے

فلسفہ کی سوچ فکر سے رہ۔

بیاب ہرچہ طلب میکنی ز حضرت ما

اگر زببخودی خود رسی بمیقاتم

ترجمہ: آ اور ہمارے حضرت سے طلب کر جو بھی تیری خواہش و طلب ہے اگر تو

چاہتا ہے کہ تو اپنی بے خودی کو سمجھ لے تو میرے مقام مقررہ یا ارشاد پر چل۔

گھے قدیم و گھے حادثم بملک وجود

گھے تجلی عشقم گھے طلسماتم

ترجمہ: کبھی میرا حال بہت قدیم ہوتا ہے اور کبھی میں حادث حال میں ہوتا ہوں کبھی

میں عشق کی تجلی و نور میں ہوتا ہوں اور کبھی میری کیفیت طلسماتی ہوتی ہے۔

زحادثاتِ جہاں فارغ ست ہستی ما

یکے نظر بکن از چشمِ دل بلمعاتم

ترجمہ: اے دوست ہمارا حال تو زمانے کے حادثات سے دور ہے یعنی ہمیں زمانے

کے حالات کی کوئی سوچ نہیں پس اسے دیکھنے کو میری چمک والی دل کی آنکھ

سے ذرا دیکھ کر مطالعہ کر اور حقیقتِ حال سے واقف ہو جا۔

شوی چو صابر عاشق فدائے جان و دلم

بمک عشق چو بینی ز حسن در جاتم

ترجمہ: میری جان اور دل کی طرح فدا ہونے والا عاشق ہو جا پھر تو عشق کی دنیا میں

جب دیکھے تو تجھے میرے حسن و جمال کے درجات نظر آئیں گے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ماطلعت نور آفتابیم

از ہستی خویش در حجابیم

ترجمہ: ہم سورج کے نور کی چمک والے ہیں لیکن ہم اپنی ذات و ہستی کے ساتھ پردہ

میں ہیں۔

سلطان سریر عاشقانیم

در دیر مغان فلک جنابیم

ترجمہ: ہم وہ عاشق و چاہت والے ہیں جو اس دنیا کے تخت پر بادشاہ ہیں ہم بے

دین و مجوسی لوگوں کے عبادت خانہ کے بلند آسمان کی مثل ہیں۔

عالم روشن ز تابش ما

مانور جبین آفتابیم

ترجمہ: ایک جہان ہماری چمک و نور سے روشن ہے، ہم اپنے نور سے چمک والی جبین ہیں جو سورج کی چمک و نور کی مثل روشن ہے۔

صد بار اگر مرا بسوزند

ماز آتش عشق سرنتابیم

ترجمہ: اگر وہ ہمارے مہربان ہمیں سو بار بھی عشق کی آگ سے جلائیں تو بھی ہم ہرگز ہرگز عشق سے سرتابی نہ کریں گے عشق کیلئے سر جھکا دیں گے۔

در بحر محیط عشق غرقیم

گاہے موجیم و گہاے حباییم

ترجمہ: ہم عشق کے گہرے سمندر میں غرق ہو چکے ہیں ہم کبھی تو اس سمندر میں سمندری موجوں کی مثل ہوتے ہیں اور کبھی ہم سمندر کے اس محیط پانی کے بلبلہ کی مانند۔

در عالم عشق بادشاہیم

در عالمیان بسرنخواہیم

ترجمہ: ہم عشق کی دنیا کے بادشاہ ہیں مگر ہمیں دنیا و جہاں کے متعلقات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

در کوچہ عشق گرچہ خاکیم

در عالم عشق مہر تائبیم

ترجمہ: ہم اگرچہ عشق کی راہ و گلی میں خاک کی مثل ہو کر رہ گئے ہیں لیکن پھر بھی ہم عشق کی دنیا کے چمکتے سورج کی مثل روشن ہیں۔

میا سر ظہور ذات عشقیم

گر آتش و باد و کاک و آبیم

ترجمہ: ہم درحقیقت ذاتِ عشق کے اظہار کا مقام و نشان ہیں اگرچہ ہماری ذات اور اصل میں آگ، ہوا، مٹی اور پانی ہی ہے۔ پھر بھی ہم عشق رکھتے ہیں۔

در بحر غم نو ہمچو صابر

از سرتاپا ز درد و آہسیم

ترجمہ: تیرے غم کے سمندر میں ہم مثل صابر کے ہیں جو سرتاپاؤں درد رکھتا اور آہیں بھرتا رہتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خوش آن وقتیکہ باتویار بودم

تومارامن ترا غمخوار بودم

ترجمہ: اے میرے دوست وہ وقت کتنا اچھا تھا جب میری تجھ سے دوستی تھی تو ہمارا تھا اور ہم تیرے غمخوار تھے ہم دونوں کو ایک دوسرے کا قرب حاصل تھا۔

زبھر دیدنت رویت بکویت

زشب تا صبح دم بیدار بودم

ترجمہ: محبوب میں تیرے دیدار کیلئے تیرے چہرہ کی دید کیلئے تیری گلی میں ہوتا تھا

اور میں رات شروع ہونے سے صبح سویرے تک جاگ کر وقت گزارتا تھا۔

زجام باده تولعل توجانان

گھے مست و گھے ہشیار بودم

ترجمہ: اے میری جان میں تو تیرے شراب کے جام پیتا، تیرے سُرخ سُرخ ہونٹ

سے شاد رہتا تھا میں تیری دید سے مست ہوتا اور کبھی تیری دید سے ہوش مند

حال میں ہوتا تھا۔

تو میدانی کہ در چشمت بصد وجہ

سراسر مظهر دیدار بودم

ترجمہ: اے مہربان تجھے علم ہے کہ میں تیری آنکھوں کی سینکڑوں بار زیارت کرتا تھا

میں ہر لحظہ تیرا دیدار اور زیارت گاہ بنا ہوتا تھا۔

بیاد گلشن روے نگارا

جو جنت در جہان گلزار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے چہرہ انور کو ہر لحظہ یاد کرتا تھا تیری دید میرے

لئے ایسے تھی جیسے میں جنت کے نظاروں سے لطف اٹھا رہا ہوتا تھا۔

من از روز ازل از لطف یزدان

ببزم قدسیاں ہم کار بودم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی و فضل سے پہلے دن سے ہی فرشتوں کی محفل کارکن تھا۔

ز سودائے تو اندر ہر دو عالم

ز زوے ناکساں بیزار بودم

ترجمہ: میں تو تیری دید کی خاطر دونوں جہاں میں تیرا ہی سودا اور خیال دل میں رکھتا تھا اور مجھے ناقص اور غلط لوگوں اور ان کی روش سے حد درجہ بیزاری اور کوفت رہتی تھی۔

تو میدانسی کہ من از روز اول

گہے عاشق گہے دلدار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو جانتا ہے کہ میں پہلے ہی دن سے تیرا ہوں کبھی میں

عاشق کے روپ میں اور کبھی محبوب کے روپ میں رہا ہوں۔

ترا صابر ز حال من خبر نیست

کہ من در کوئے تو بسیار بودم

ترجمہ: اے صابر تجھے میرے حال کی کوئی خبر و اطلاع نہیں میں تو کئی بار تیری گلی

میں تیری دید کیلئے گیا۔

ببازار محبت چون رسیدم

متاع درد مندی را خریدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں جب محبت کے بازار میں پہنچا تو میں نے وہاں سے درد کا سودا خرید کیا۔

بصد ذوق طرب در بزم مستان

گریبان خرد مندی خریدم

ترجمہ: میں مست لوگوں کی محفل میں سو بار رونق شوق اور خوشی سے گیا وہاں میں نے عقل کا دامن پھاڑ کر رکھ دیا۔

باشیا چوں نظر افتاد یارا

بجز نور جمال خود نہ دیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان جب میری نظر چیزوں پر پڑی تو مجھے سوائے اپنے نور و جمال کے کچھ نظر نہ پڑا۔

بدیدم جنت الماویٰ بصد ذوق

بکوئے دلبر خود آر میدم

ترجمہ: میں نے جنت کے اعلیٰ درجات کو بڑے ذوق و شوق سے دیکھ لیا پھر میں نے اپنے محبوب کی گلی میں آرام پایا۔

بکنج ہجر تو با صد غم و درد

ہزاران آہ از دل بر کشیدم

ترجمہ: میں نے تیرے ہجر و جدائی میں سینکڑوں غم اور درد پائے۔ وہاں میں نے

ہزاروں آہیں بھریں اور دل پر ہزاروں بار آہ کھینچی۔ مجھے تیرے ہجر میں غم

درد اور آہ بھرنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

زدست غم گریبانِ دل صبر

چو صابر من دریدم من دریدم

ترجمہ: صابر کے دل کو غم کے ہاتھوں بڑی مشکلات آئیں اُس نے اس پر صبر کیا

لیکن اُس نے اپنے دامن کو غم سے پھاڑا بار بار اُسے پھاڑا۔

.....☆.....☆.....☆.....

نہ مومن نہ کافر بہ من بت پرستم

بکان حقیقت یکے گوہرستم

ترجمہ: میں نہ مومن ہوں اور نہ کافر اور نہ ہی بتوں کی پوجا کرنے والا بات یہ ہے کہ

میں حقیقت کی کان کا نایاب موتی ہوں۔

نہ حاکم نہ بادم نہ آب نہ آتش

نہ زنار بندم نہ من بت پرستم

ترجمہ: میں نہ مٹی ہوں اور نہ ہوا اور نہ ہی پانی اور نہ آگ ہوں میں ہندو کی مثل گلے

میں مذہبی دھاگہ لٹکانے والا نہیں اور نہ ہی بتوں کی پوجا کرتا ہوں۔

منہ دست بر سینہ من کہ سوزد

ز تاب جلال تو چون اخگر ہستم

ترجمہ: میرے منہ پر ہاتھ نہ رکھ کر دیکھ کہ میرا سینہ جلتا ہے بلکہ تیرے جلال کے

دیدار سے میں آگ کی چنگاری ہو گیا ہوں۔

بآن زلف کافر گرفتار گشتم

ازین کفر و اسلام یکدم برستم

ترجمہ: میں اُس معشوق کی زلف کا گرفتار ہوں میں نے اس لئے کفر و اسلام سے

مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔

زمن سر مپچان تو از بے نیازی

کہ من ہم ترا بندہ کمتر ہستم

ترجمہ: اے میرے محبوب بے نیازی سے تو مجھ سے سر نہ پھیر لے کیونکہ میں ایک

نہایت معمولی قسم کا تیرا غلام ہوں۔

مکن فکر در ذات باری نیابی

ز فکر دل هر کسے برتر ہستم

ترجمہ: اے بندے اللہ تعالیٰ کی ذات میں فکر و سوچ نہ کر کیونکہ میں ہر کسی کے دل کی

سوچ اور فکر سے بلند و برتر ہوں۔

چگونہ تواند زمن جان بردکس

بحسن جمال تو من زیور ہستم

ترجمہ: کوئی مجھ سے اپنی جان کیسے چھڑا سکتا ہے۔ کیونکہ میں تو تیرے جمال و حسن

کا ایک زیور ہوں۔

اگر آب حیوان دگر آب کوثر

بمن ہرچہ دادی بران صابر ہستم

ترجمہ: اگر آپ مجھے ہمیشہ کی زندگی دینے والا پانی جسے آب حیوان کہتے ہیں یا آب

کوثر پینے کیلئے دیں پس جو بھی مجھے پلا دیں میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

رسیدم بر در خود کار عالم

کہ ذات اوست فخر نسل آدم

ترجمہ: میں ایک خود کار عالم کے پاس گیا۔ جس کی ذات واصل نسل آدم کیلئے فخر کا

باعث ہے۔

کجا افتد نظر برخاک پایش

کہ جائے اوست بر عرش معظم

ترجمہ: اُس کے پاؤں کی خاک پر کہاں نظر جا سکتی ہے جس پاک ذات کا مقام عرشِ

اعظم ہے۔

جبین دل چوسو دم بر در او

شدم بر عالم قدسی مکرم

ترجمہ: اُس کے در پر میرے دل کے ماتھے کو فائدہ ملا۔ اس وجہ سے میں عالم بالا میں
باعزت و باقدر ہو گیا۔

تراگر یک نظر افتد بر دیم

نشیم بر سر عرشت چو منعم

ترجمہ: اے خواجہ اگر تو مجھے ایک نظر بھی دیکھے تو میں تیرا غلام ہوں اس تیری شفقت
سے مرا سر تیرے عرش پر بڑوں کی مثل ہے۔

من از روز ازل از رے مستی

گرفتم دامن عشق تو محکم

ترجمہ: میں نے مستی کے عالم میں روزِ اول کو ہی تیرا دامن پکڑ لیا۔ تیرے عشق کا
مضبوط دامن میں نے پکڑا ہے۔

چگویم بر تو حال من عیان ست

زراز سرّ حق ہستی تو محرم

ترجمہ: اے میرے مولا میں اپنا حال تجھے کیسے بتاؤں یہ تو تجھے معلوم ہے کیونکہ تیری
ذات حق راز سے خوب آگاہ ہے۔

اگر یکدم نشینم بر در تو

شود کار من بیجا رہ در دم

ترجمہ: اگر میں فوراً ہی تیرے در پر بیٹھ جاؤں اور تکیہ کر لوں۔ تو میرا یہ کام بے جا و

نامناسب ہوگا یہ درد کی راہ ہے۔

گرفتہم از کمال لطف یزدان

ظہور عشق در ذات مسآلم

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم حاصل کئے میری ذات میں اُس کا

عشق ظاہر ہے۔

اگر پرسسی ز اسرار آہی

شود جبریل در پیش تو ابکم

ترجمہ: اگر تو مجھ سے اسرارِ الہی معلوم کرے تو فوراً جبریل تیرے سامنے آ موجود ہو۔

چرا از حال دل پیشت نگویم

کہ ہستی با خدائے خویش ہمدم

ترجمہ: میں تیرے سامنے اپنا حال دل کیونکر بیان نہ کروں کیونکہ میری ہستی اللہ کی

ذات سے ملی ہے۔

از اول باشم ابستہ ام من

کہ در ہر شے ظہور تست مدغم

ترجمہ: اے اللہ میں اول روز سے تجھ سے وابستہ ہوں کیونکہ تیرا ہر شے میں ظہور ملا

ہوا ہے۔

مرا چندان غم از درد و بلا نیست

کہ من از سوز عشقت بہر دردم

ترجمہ: مجھے درد اور تکلیف کا بالکل کوئی غم و فکر نہیں ہے کیونکہ میں تیرے عشق کے سوز سے ہر طرح رابطہ و تعلق رکھتا ہوں۔

بصد درد و بصد غربت بہ پیشیت

خوابی دل خود و انم و دم

ترجمہ: میں سینکڑوں درد اور مسافری کی فکر سے ترے پاس حاضر ہوں اور میں نے اپنی ساری کمزوری تجھ پر ظاہر کر دی ہے۔

چہ شد گراز غم ہجرت خراہم

بہر کس از فراق تسیت ماتم

ترجمہ: کیا ہوا اگر میں تیرے ہجر کے غم و دکھ سے بد حال ہو گیا میں تیرے فراق میں ہر کسی کے پاس ماتم و غم کرتا ہوں۔

رہ انفس از ان بستم

کہ میسوز و دو عالم گر کشم دم

ترجمہ: میں نے اپنے سانس اس لئے روک رکھے ہیں کہ وہ دونوں جہاں کو جلادیں اگر میں سانس لوں۔

بصد ذوق و طرب در کنج ہجرت

دل و جان را بدستِ غم سپردم

ترجمہ: میں جدائی کے گوشہ میں بڑی خوشی اور ذوق سے بیٹھا ہوں میں نے اپنا دل و جان غم کے سپرد کر دیئے ہیں۔

ہمین گوید بہ پیشت صابر از عجز

بسودائے تو در کوئے تو مردم

ترجمہ: صابر نہایت عجز و انکسار سے تیرے سامنے بیان کرتا ہے کہ میں تیرے خیال میں تیرے کوچہ میں مروں۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشق دردِ بے دوائے خودیم

والہ جان بے نوائے خودینکم

ترجمہ: ہم عاشق ہیں ہم اس درد کی دوا ہیں جس کیلئے کوئی دوا نہیں ہم ایسی جان ہیں اور ہماری کوئی آواز نہیں۔

ہرچہ خواہم بخوام از دل خود

زان سبب عاشق وفائے خودیم

ترجمہ: میں جو کچھ طلب کرتا ہوں اپنے دل سے طلب کرتا ہوں اسی وجہ سے ہم اپنی وفا کے عاشق ہیں۔

رہ نہ ہودہ دلم بکوئے بلا

مونس خاص و رہنمائے خودیم

ترجمہ: میرے دل کو انہوں نے بلا کا راستہ اور گلی دکھائی وہ ہمارا خاص پیار کرنے والا اور رہنما ہے۔

شد منور جہان ز طلعتِ ما

محو در نور ما ضیائے خودیم

ترجمہ: ایک جہان ہماری پیشانی کے نور سے روشن ہو گیا ہم اپنے چاند کی روشنی و نور میں محو ہو گئے ہیں۔

دل بـزلفِ کسے نمے بندیم

عاشق زلف مشکسائے خودیم

ترجمہ: ہم نے کسی کی زلف پر اپنا دل نہیں قربان کیا ہم اُن کی اپنی زلف کی مشک کے عاشق ہیں۔

از ازل تا ابد زوئے یقین

عاشق روے مصطفائے خودیم

ترجمہ: یہ بات یقین کر لیں کہ شروع سے آخر تک ہم اُس نہایت حسین صورت کے عاشق و چاہنے والے ہیں۔

جز بحق ردبکس نمے اریم

بندہ خاصۃ خدائے خودیم

ترجمہ: ہم سوائے حق کے اپنا منہ کسی کی جانب نہیں کرتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے غلام ہیں۔

عاشق روے کس نمیگریم

درد مندیم و مبتلائے خودیم

ترجمہ: ہم کسی چہرہ کے چاہنے والے اور گروہ نہیں ہیں اپنے درد مند ہیں اور اپنے درد میں مبتلا ہیں۔

زاہد از مامرنج و حالت ما

ہرچہ ہستیم و از برائے خودیم

ترجمہ: اے زاہد ہمارے حال کا غم نہ کھا اور نہ ہماری حالت پر رنجیدہ ہو۔ ہم جو کچھ بھی ہیں ہم اپنے لئے اور صرف اپنے لئے ہیں یہ ہمارا ذاتی حال ہے۔

در تمنائے وصل خود ہستیم

شاہ بازیم و در ہوائے خودیم

ترجمہ: ہم اپنے وصل کی پہچان کی تمنا اور خواہش رکھتے ہیں ہم مثل شہباز کے ہیں اور اپنی ہی ہواؤں اور فضاؤں میں رہنے اور اڑنے والے ہیں۔

ہمچو صابر درین جهان خراب

گاہ شاہیم و گہا گدائے خودیم

ترجمہ: ہم اس ناپائیدار جہان میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہیں ہم کبھی تو بادشاہ ہوتے ہیں اور کبھی ہم گدا کی مثل ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

معاشق کرشمہ جانانہ خودیم

مدہوش و مست و بیخود دیوانہ خودیم

ترجمہ: ہم اپنے مجنونانہ کرشمہ کے خود ہی عاشق ہیں ہم اپنے اس حال میں مدہوش ہیں مست ہیں اور اپنے حال کے دیوانے بھی آپ ہیں۔

زاہد مخند برغم دل ما بروز حشر

از روئے صدق رونق غمخانہ خودیم

ترجمہ: اے زاہد ہمارے دل کے غم پر مت ہنس ہم اس حال میں تا حشر رہیں گے۔ سچ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اپنے غم اور حال غم کے خود ذمہ دار ہیں۔

ما از ازل شراب محبت کشیدہ ایم

در بزم عشق ساقی و پیمانہ خودیم

ترجمہ: ہم نے روز اول سے محبت کی یہ شراب نوش کی ہے عشق کی اس محفل میں ہم خود ہی یہ شراب عشق پلانے والے اور شراب کا جام بھی خود ہی ہیں۔

باصد ہزار ذوق و طرب در طریق فقر

معاشق لباس غریبانہ خودیم

ترجمہ: اس فقر کی راہ میں ہم ہزار خوشیوں اور ذوق شوق سے پڑ گئے ہم غریبانہ لباس عاشقانہ پہنے ہیں اور یہ ظاہر کا لباس اصل ہم خود ہیں۔

در بزم تو ز لطف خداوند ذوالجلال

ہستیم آشنائے تو بیگانہ خودیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم اللہ تعالیٰ کے خاص لطف و کرم سے اس محفل میں آئے ہیں ہم تیرے واقف اور آشنا ہیں لیکن اپنے حال سے ناواقف و نا آشنا ہیں۔

ہرگز نظر بہ مسندِ شاہی نکرده ایم

ما از ازل بحال فقیرانہ خودیم

ترجمہ: ہم نے ہرگز بادشاہ کے تخت پر نظر تک نہیں کی ہے ہم روزِ ازل سے اپنے حال اور فقیرانہ حال اور حال سے رہ رہے ہیں۔

صابر ز حال ماتوچہ پرسى کہ در جہاں

ما پادشاہِ خلوتِ کاشانہ خودیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حال سے آپ کیا پوچھتے ہیں وہ تو اس دنیا کے بادشاہ ہیں ہم اپنے حال کے محل کے خود بادشاہ سلامت ہیں ہمیں کسی دوسرے سے کیا تعلق۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشق رہے ہم چو ماہ خودیم

درد مندیدم و خاک راہ خودیم

ترجمہ: ہم چاند کی مثل حسین چہرے والے کے عاشق ہیں ہم اُن کے درد مہد ہیں اور ہم خود اُن کے راہ کی خاک کے برابر ہیں۔

از ازل تا ابد بعالم فقر

مسند آرائے بارگاہ خودیم

ترجمہ: ہم عالم فقر میں شروع سے آخر اپنی مسند و بلند مقام کو خود عزت دینے والے ہیں۔

نتوان رو بحضرتت کردن ماہا

زانکہ شرمندہ گناہ خودیم

ترجمہ: ہم آپ غریب نواز بندہ نواز کی محفل میں آپ کے سامنے ہا ہا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم خود ہی اپنے گناہ پر شرمندہ ہیں۔

در ندانیم تاچہ پیش آید

دمبدم مست و غرہ جاہ خودیم

ترجمہ: ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اُن کے دل کے اندر کیا پیش آتا ہے ہم تو مسلسل مست حال میں ہیں اور اپنے مقام پر خود ہی غرور کر رہے ہیں۔

رازِ دل کے شود ز ماظاہر

محرّم راز بادشاہ خودیم

ترجمہ: ہم سے ہمارے دل کے راز کیسے ظاہر ہوں۔ جب کہ ہم خود ہی بڑے راز کے جاننے والے ہیں۔

بے تجلی شمع روئے نگار

ہمچو پروانہ گرد راہِ خودیم

ترجمہ: محبوب کے چہرہ کو بغیر شمع کی روشنی کے دیکھ سکتے ہیں جیسے ایک پروانہ شمع کے گرد رہتا ہے ہم خود اپنے راہ پر گردش کرتے ہیں۔

لشکرِ ماست درد و غربت و غم

زان سبب عاشق سپاہِ خودیم

ترجمہ: درد و تکلیف، مسافری اور غم ہمارے لشکر کے ہمارے ساتھی ہیں اسی وجہ سے ہم اپنی فوج کے خود عاشق و چاہنے والے ہیں۔

منت خویشان بکس نہ نہیم

شکر اللہ کہ در پناہِ خودیم

ترجمہ: ہم کسی آدمی پر منت و بوجھ نہیں ڈالتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر کہ ہم اپنی حفاظت کیلئے خود ہی پناہ ہیں۔

مانہ پوشیم حلہ ہائے بہشت

شاد و مسرور از کلاہِ خودیم

ترجمہ: ہم اپنے اوپر جنتی لباس زیب تن نہیں کرتے ہم اپنی پگڑی پر بذاتِ خود خوش و خرم ہیں۔

دل بصورت نمیدہم از دست

عاشق گردش نگاہ خودیم

ترجمہ: میں اپنے ہاتھ سے اُن کی صورت کو جانے نہیں دیتا ہوں کیونکہ میں بذاتِ خود اپنی نگاہ کی گردش کا ذمہ دار ہوں۔

برسر دار صابر از سر ذوق

ہمچو منصور خواہ خودیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ سولی پر ذوق و شوق سے حاضر ہے اور ہم تو حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ حلاج کی مثل اپنی ذات کے خود ذمہ دار و خیر خواہ ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

مست حیران سوے جانان میردم

عاشقم بر روے جانان میردم

ترجمہ: میں محبوب کی طرف مستی کے حال میں جاتا ہوں میں محبوب کے منور چہرہ کو چاہنے والا ہوں اور اُس کی دید کو جاتا ہوں۔

مست رقصان ہمچو باد صبحدم

بے خبر در کوے جانان میردم

ترجمہ: میں صبح سویرے چلنے والی ہوا کی مثل رقص کرتا ہوں اور بے خبری کے عالم میں اپنے محبوب کی گلی میں جاتا ہوں۔

ہوشیارم بین نہ ہست از روی حال

بیخودم بر بوی جانان میردم

ترجمہ: تو مجھے ہوشیار حال میں دیکھتا ہے میرا یہ حال حالات کی رُو سے نہیں۔ بلکہ

میں تو اپنے محبوب کی ہوا پر از خود چلا جا رہا ہوں۔

منع کروند از حریم وصل او

جان فدائے کوئے جانان میردم

ترجمہ: انہوں نے اُن کی زیارت و ملاقات سے حرم کی مثل منع کر دیا ہے۔ اس کے

باوجود میں محبوب کی گلی پر جان قربان کرنے کیلئے جاتا ہوں۔

ہیچ غم نبود مرا روز حشر

در خم ابرو جانان میردم

ترجمہ: مجھے تا قیامت کوئی غم اور فکر نہ ہوگا کیونکہ میں محبوب کے ابرو کے بیچ و خم

کیلئے جاتا ہوں۔

خال ہندے تو بروم دین زدست

زان پے ہندوئے جانان میردم

ترجمہ: میں تیرے سیاہ تل کی دید کو جاتا ہوں اور اس سے مرادین مرے ہاتھ سے

جاتا ہے۔ میں اپنے محبوب کے سیاہ تل کی دید کو جاتا ہوں۔

گر بصد تیغم بر انداز نزدیش

صابر یہ پہلو جانان میردم

ترجمہ: اگر اُن کے پاس سوتلواریں بھی رکھ دیں تو بھی صابر رحمۃ اللہ علیہ محبوب کے

پہلو میں جانے سے گریز پانہ ہوگا۔

.....☆.....☆.....☆.....

پہنائے دل خود بسویت دویدم

رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیری جانب اپنے دل کے پاؤں کے ذریعہ دوڑ کر

گیا اور میں منزل پر پہنچا میں منزل پر پہنچ گیا پہنچ گیا۔

زجام لبث باده مستی افزا

کشیدم کشیدم کشیدم کشیدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیرے لبوں کے جام سے مستی بڑھانے والی

شراب پی لی شراب پی لی شراب نوش کی۔

من از کفر و اسلام از دولت عشق

رہیدم رہیدم رہیدم رہیدم

ترجمہ: میرے مہربان میں نے کفر کو چھوڑا اسلام سے ہٹ گیا دولت عشق سے رہائی

پائی میں نے بھی کچھ چھوڑ دیا چھوڑ دیا سب سے علیحدہ ہوا۔

بِعشوق تو از روز اول چومستان

مریدم مریدم مریدم مریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے روز اول سے ہی مست لوگوں کی مثل تیرے عشق کی مریدی اختیار کی میں تیرا بن گیا میں نے تیری غلامی اختیار کی۔

بمردم زتیر غمت تا بمحشر

شہیدم شہیدم شہیدم شہیدم

ترجمہ: میں نے حشر تک تیرے غم کے تیر کی ضرب سے مرنا اختیار و پسند کر لیا۔ میں مرا نہیں بلکہ تیرے عشق میں تیری محبت میں تیرے لئے شہید ہوا شہید ہوا۔

بجز ذات تو دیگر از دیدہ دل

ندیدم ندیدم ندیدم ندیدم

ترجمہ: میں نے دل کی آنکھ سے تیرے سوا کسی اور نہیں دیکھا کسی اور کو نہیں دیکھا ہرگز نہیں دیکھا۔

ز درد فراق تو پیرا من جان

دریدم دریدم دریدم دریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیری دوری اور جدائی کے غم اور درد میں اپنی جان کا لباس یعنی جان کو پھاڑ ڈالا۔ گنوا دیا۔ پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔

بہائے غمت جان و دل دادہ از ذوق

خریدم خریدم خریدم خریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے بڑی خوشی اور شوق سے اپنی جان اور دل تیرے

غم کی خریداری کے معاوضہ میں دے دیئے اور یہ نایاب سودا خریدتا ہے میں نے نایاب چیز خرید کر لی ہے۔

جو صابر ز مستی غفلت زہستی

فریدم فریدم فریدم فریدم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات سے بالکل الگ ہو گیا ہے یہ علیحدگی غفلت کی وجہ سے نہیں یہ مستی عشق ہے اب یہ بندہ فرید ہو گیا بے مثل ہو گیا نادار ہے یہ فرد فرید بندہ ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

جگونہ درد غم عشق تو نہان دارم

زسوز ہجر تو من زندہ ام فغان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں کیسے تیرے عشق کے غم کا درد چھپا رکھوں۔ میں تو تیرے ہجر کے دکھ میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ ہائے میں یہ درد اور جدائی کا دکھ رکھتا ہوں۔

نمیرم از غم ہجر تو من ز روزِ ازل

خیال رہے تو در سینہ همچو جان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے ہجر اور تیری جدائی کے غم سے نہیں مر رہا یہ معاملہ تو روزِ اول سے میرے ساتھ ہے پتہ نہیں مجھے موت کیوں نہیں آتی۔ میرے سینہ میں تیرے منور چہرہ کا خیال میری جان کی مثل موجود ہے۔

من از فراق تو با صد ہزار جوش و خروش

ہزار چشمہ ز چشمانِ خود روان دارم

ترجمہ: میں اپنے اندر تیری جدائی کا جذبہ لاکھوں بار لئے ہوں۔ تیری جدائی اور

دُوری میں میں اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری کئے ہوں میری

ان آنکھوں سے ہزاروں پانی کے چشمے جاری ہیں۔

زدست غمزہ شوخت تو زان نمی ترسم

کہ گرد دل غم و درد تو پاسبانِ دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری ڈر دینے والی آنکھ کی پتلی سے نہیں ڈرتا۔ خواہ تو

نے پاسبان رکھے ہیں میں تیرے دل کے غم اور تیرے درد کے پاسبان سے

نہیں ڈرتا میں نے خود بھی غم بھرا دل اور تیرا جدائی کا درد بذاتِ خود اپنے

پاس پاسبان کے طور پر رکھے ہیں۔

نہ ترس دوزخ و نہ ذوق جنت است مرا

زلطفِ خاص تو در مگانِ دارم

ترجمہ: مجھے تو نہ دوزخ کی تکالیف کا ڈر ہے اور نہ جنت کے آرام و لطف کا شوق ہے

مجھے تو صرف لطفِ خاص اور تیری دید کا لطف ہے جو میں اپنے پاس اپنے

گھر کی مثل رکھتا ہوں۔

ز تابِ پھر قیامت غمے ندارم من

کہ تابِ زلفِ تو چون برق سائبانِ دارم

ترجمہ: میں قیامت کے روز سورج کی گرمی سے نہیں ڈرتا ہوں کیونکہ میرے لئے

تیری زلف کی گرمی بجلی کا سا بان ہے مجھے اس کے زیرِ ریتے ہوئے قیامت
کے دن کے سورج کی گرمی کا احساس نہیں ہوگا۔

ز فرق تا بقدم جملہ پاک آمدہ ام
کہ نام پاک تو درد دل و زبان دارم
ترجمہ: میں تو سر سے پاؤں تک پاک صاف ستھرا ہو گیا ہوں کیونکہ تیرا پاک نام
میرے دل اور زبان کا ورد ہو گیا ہے۔

بدرد عشق ز صیاد غم مرا غم نیست
کہ من بگلشن حسن تو آشیان دارم
ترجمہ: تیرے عشق میں غم کے شکاری کا مجھے کوئی ڈر اور خوف نہیں کیونکہ میں نے تیرے
حسن کے گلشن میں اپنا آشیانہ بنا لیا ہے وہاں شکار ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔

حرام باد چو صابر مرا غم عشقت
اگر ز خاکِ درت من سر جنان دارم
ترجمہ: اے محبوب مجھ پر تیرے عشق کا غم ہے مجھ پر سب کچھ حرام ہوا اگر میں تیرے در کی
خاک کو سر پر جنون سے ننڈالوں مجھے تیرا عشق ہے اور سب کچھ مجھ پر حرام ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

آکھی من بجز ذاتت ندارم
بجز تو رے دل باکس ندارم
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری ذات کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہیں میں نے
تیری ذات کے سوا کسی اور کی جانب دل نہیں کیا۔

پناہ تست مارا در ہمہ کار

زلطف خاص تو امید وارم

ترجمہ: اے میرے اللہ ہمیں ہر کام میں صرف تیری ہی پناہ و مدد درکار و لازم ہے ہم تیرے خصوصی انعام سے اس کی امید کرتے ہیں۔

بہ بخش از لطف خود مظهر علی را

بجز تو نیست کس پروردگارم

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی خاص عطا اور عنایت سے مجھے اپنے علی رضی اللہ عنہ کی صفت کا عکس عطا کر۔ کیونکہ میرا تیرے سوا کوئی پرورش کرنے والا اور مولا نہیں ہے۔

بدرگاہ تو رو آورده ام من

غریب عاجز و مسکین و زارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیری ذات کی جانب اپنا منہ موڑ لیا ہے میں بے حد غریب عاجز اور مسکین خستہ حال ہوں۔

بکن از لطف تسکین دل من

تو میدانی من از چہ بیقرارم

ترجمہ: اے میرے رب میرے دل کو اپنی خصوصی رحمت سے تسکین و آرام بخش دے۔ تو میرے دل کو جانتا ہے کہ میں کتنا بے قرار ہوں۔

غمے از این وان دارم نہ ہرگز

بدرد عشق دلبریار غارم

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اس دنیا اور اس آخرت کا کسی بات کا کوئی غم و فکر نہیں

میں تو صرف اپنے خاص آقا کے عشق کا درد رکھتا ہوں۔

چگونہ پیش تو رو آورم من

ز حال خویشتن من شرمسارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے سامنے کیسے کسی بات کا درد اور انکار پیش کر سکتا

ہوں کیونکہ میں تو اپنے حسب حال سے بذات خود شرمندہ حال میں ہوں۔

نشستم بر در تو چو گدایان

نگردانی مگر محروم وارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے در پر گدا گروں کی مثل بیٹھا ہوں مجھے اپنے در

سے نہ ہٹا۔ شاید کہ تو مجھے محروم کر دے ایسے میں تیرے دیدار سے بھی دور

ہونے سے بچ جاؤں۔

چو صابر از کمال درد مندی

بہ پیش حکم تو بے اختیارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے حال میں بڑا ہی درد کا مارا ہے وہ تو تیرے حکم کے

سامنے کوئی کسی قسم کے اختیار والا نہیں ہے۔

بجز دیوانگی کارے ندارم

ازین شادی ہمیشہ شہریارم

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست مجھے سوائے دیوانگی کے اور کوئی کام و مصروفیت

نہیں ہے اور ہمیشہ یہ خوشی ہی میری بادشاہ رہی ہے میں محبوب کی یادوں کا

بادشاہ ہوں۔

بکنج ہجر باصد غربت و درد

ز چشم دل ہمین من خون بیارم

ترجمہ: میں محبوب سے دوری کے گوشہ میں نہایت غم و الم اور پریشانی میں پڑا ہوں

اور میرے دل کی آنکھ سے محبوب کے ہجر کا خون رواں دواں ہے۔

بہ صحرائے دل خود ہمچو دہقان

بجز تخم غم غربت نہ کارم

ترجمہ: میں اپنے دل کے صحرا کے ساتھ ایسے ہوں جیسے دہقان کو کاشت سے تعلق۔

میرا سوائے غم کے کوئی کام کاج نہیں ہے۔

مرا باہیج کس نبود نزاعے

بہ نفس خویشتن در کار زادم

ترجمہ: میرا تو کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا لیکن مجھے صرف اپنی ذات سے ہی

سروکار اور واسطہ ہے۔

زسودائے محبت بردر تو

غریب و عاجز و مسکین و زارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے در پر محبت کے خیال و جنون سے پڑا رہتا

ہوں میں بڑا غریب اور عاجز اور مسکین اور خستہ حال آدمی ہوں۔

برم گونے محبت راز میدان

کہ من در عشق بازاں شہسوارم

ترجمہ: اے مہربان میں محبت کا گیند کھیل کے میدان سے جیت چکا ہوں اور میں

عشق کرنے والے لوگوں میں بہت بڑا نامور سوار ہوں۔

ہمہ تن گریہ ام از سوز صابر

چو دولاب از ہمہ اعضا ببارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ محبت کے سوز میں ہر لمحہ روتا ہی رہتا ہے جیسا ایک چرخی کام

کرتی ہے ایسے ہی میرے اعضاء ہر ساعت گریہ و زاری کرتے رہتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

دین من مصطفیٰ است میدانم

رہنما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور یہ مجھے

معلوم ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رہنما ہیں یہ بھی مجھے علم ہے۔

در ہمہ انبیاء ز لطف خدا

مقتدا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و کرم سے سارے نبیوں علیہم السلام میں حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قائد ہیں یہ مجھے علم ہے۔

ب زبان ملائکہ جاری ست

انبیاء مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: یہ بات سارے نبیوں علیہم السلام کی زبان پر جاری رہی ہے کہ نبیوں علیہم السلام کی

صف میں سے یہ آواز آرہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔

از ازل تا ابد براہ خدا

پیشوا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: شروع سے آخرت کے قائم ہونے تک اللہ کے حکم پہنچانے والوں میں

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے پیشوا ہیں مجھے اس بات کا علم ہے۔

شاہبازان عشق میگوند

شاہ ما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں ان میں بڑے نامور اللہ کے بندے بھی یہ

کہتے ہیں کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاکبازوں کے بادشاہ ہیں مجھے

یہ حال بھی معلوم ہے۔

از ہمہ آفرینش عالم

مدعا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: مجھے یہ معلوم ہے کہ اللہ کی تمام بنائی ہوئی کائنات کی پیدائش کا مدعا و مقصد صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

پیش از ہر دو کون ہر چہ در اوست

ابتدا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے مہربان مجھے اس بات کا علم ہے کہ دونوں جہاں اور جو کچھ ان میں ہے ان کی پیدائش سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اس کائنات کی ابتداء سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک تھی۔

انچہ حق گفت ماہمیں گویم

حق نما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے میرے دوست ہم دنیا کے لوگ وہی کچھ کہتے ہیں جو اللہ نے فرما دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان کرانے والی ذات ہیں مجھے یہ معلوم ہے۔

صابر از چشم دل بدید و بگفت

ہمہ جا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو یہ صاف صاف بتاتا ہے کہ جو اُس کے دل کی آنکھ نے دیکھا وہ اُس نے کہہ سنایا مگر بات یہ ہے کہ دُنیا اور ہر جگہ پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات موجود ہے میں یہ جانتا ہوں۔

ما ظہور خدائے خود ہستیم

زان سبب با خدائے خود ہستیم

ترجمہ: اے لوگو! ہم سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور میں آئے اسی وجہ سے ہم ہمیشہ اللہ کے ہی ہیں۔

گاہ ناریم و گاہ نور حضور

محو اندر صفائے خود ہستیم

ترجمہ: ہم گاہے گاہے وہ کام کرتے ہیں جو ہمیں آگ میں لے جانے والا ہے اور گاہے گاہے ہم وہ کام و اطاعت کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کا نور پاک اپنے اندر چھپاتا ہے ہم اپنے باطن کو صاف اور نورانی بنائیں تو بہتر ہے اور یہی ہماری تخلیق کا مقصدِ اولیٰ ہے۔

جلوۂ ماست در مکین و مکان

عاشق جلوہ ہائے خود ہستیم

ترجمہ: ہماری صاف و پاک حالت ہمیں دنیا و آخرت کے مقام میں اللہ کے جلوؤں سے نوازتی ہے ہمیں لازم ہے کہ ہم اس جلوۂ نعمت و انعام کے عاشق و چاہنے والے بن کر رہیں۔

نور ہستیم و نور سے بیینم

رونق بندہ ہائے خود ہستیم

ترجمہ: اے دوستو! ہم اُسٹ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نورانی مخلوق ہیں کیونکہ ہم اُن کے تابع اس حال

میں ہم نور علی نور ہیں ہم حکم الہی اور حکم رسول کی پابندی کرتے ہیں اور سختی سے عمل پیرا ہونے سے رونق یاب ہوتے ہیں۔

گاہ عشقم و گاہ حسن و کمال

پروہ راز ہائے خود ہستیم

ترجمہ: ہمیں اللہ و رسول کی اطاعت کا عشق چاہیے اسی حال میں ہمارا حسن اور کمال اور

امتیاز ہے ہم اللہ کے حکم کے پردوں میں رہیں تو یہی ہماری پہچان اور مقام ہے۔

غیر ما نیست در جہان چیزے

قبلہ و رہنمائے خود ہستیم

ترجمہ: اس جہاں میں ہمارے اُن بندوں کے سوا کسی کا اللہ سے تعلق نہیں جو اُس

کے حکم کو مانتے ہیں نہ حکم ماننے والے غیر ہیں اللہ کے بندے سیدھی راہ

کے راہرو اور دوسروں کے رہنما ہیں۔ جن میں ہمیں اُس کی اطاعت کرنے

والوں میں گنا جاسکتا ہے۔

گاہ ابریم و گاہ طوفانیم

چشمہ بحر ہائے خود ہستیم

ترجمہ: اے دوستو ہم اللہ کی رحمت کا بادل ہیں اور کبھی اُس کے نہ ماننے والوں پر

طوفان ہوتے ہیں بلاشبہ ہم اللہ کی اطاعت کرنے والے اُس کی رحمت کے

سمندر اور چشمے ہیں۔

چون ظہور کمال حق درماست

دمبدم ماگدائے خود ہستیم

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ظہور ہمارے حال میں جاری و ساری ہوتا ہے تو ہم بلاشبہ اُس کی ذات سے مانگنے والے اور اُس کے سامنے عاجز و نیاز کرنے والے ہیں۔

چون فنا نیست صابر اندر عشق

ہست اندر بقاے خود ہستیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی ذات سے عشق میں جب فنا نہیں ہے تو ہم اُس کی ذات میں فنا ہیں پس اُس کی رحمت سے ہمیں بقا ہے اور ہم بقا سے اُس کا لقا حاصل کریں گے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دمبدم ماگدائے خود ہستیم

ساقیا میکدہ بکن در جام

ترجمہ: اے دوست ہم ہر لحظہ اور ہر گھڑی بذات خود مانگنے والے ہیں اے ساقی تو ہم پر ایک نیکی یہ کر دے کہ تو ہمارے پیالہ میں اپنا شراب خانہ ہی ڈال دے۔

عاشقان جان دھند از سر ذوق

گر نمائی توجلوہ از سر هام

ترجمہ: اے دوست عاشق لوگ ہمیشہ بڑے شوق سے محبوبوں پر جان قربان کرتے ہیں اے میرے محبوب اگر تو چھت سے اپنا جلوہ دکھا دے تو کیا ہی بات ہے۔

برف گن از رخش چو مہر نقاب

تا شوم مست بے شراب مدام

ترجمہ: اے محبوب تو اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا دے جیسا کہ سورج اپنا نقاب اٹھاتا ہے تو ہر جگہ نور ہی نور اور رونق ہی رونق ہو جاتی ہے۔ اگر محبوب تو بھی ایسے ہی کرے تو میں بذات خود بغیر شراب نوش کئے ہمیشہ شراب کے مست لوگوں کے حال میں ہو جاؤں۔

چون روی بر سر مزار کسے

زندہ گروداگر کنی تو کلام

ترجمہ: اے محبوب اگر تو کسی کے مزار کے پاس سے گزر جائے تو یقینی بات ہے کہ اگر تو کسی سے کوئی کلام کرے تو وہ یقیناً زندہ ہو جائے۔

جان فشام بر او بصد منت

ہر کہ گوید زمن بتو پیغام

ترجمہ: اے دوست اُس بندے پر اپنی جان سو بار بھی قربان کروں جو مجھ سے تیرا پیغام کہہ سنائے اس میں بڑے راز کی بات ہے جو بندے کو سمجھ جانی چاہیے یعنی مجھے تیرے لئے کوئی پیغام دے کر کہے کہ تو اس بندے تک میرا پیغام پہنچا دے۔

طعنہا میزوی بمن زاہد

چون فتادی بگو تو اندر دام

ترجمہ: اے زاہد تو مجھے طعنے دیتا ہے کہ میں ایسا ہوں ایسا اب تو فتوے کی مثل یہ

بات بھی کہہ دے کہ تو بھی جال میں ہے یعنی تیرا زہد بھی جنت کے لالچ کے
جال میں ہے۔

روے او دیدہ بیخبر گشتم

بیخبر بودم از سحر تا شام

ترجمہ: اے مہربان جب میں نے اُن کے منور چہرہ کا دیدار کیا تو میں اپنا آپ گم کر بیٹھا
اور ایسا بے خبر ہوا کہ میں سارا دن صبح سے شام تک بے خبری کے عالم میں رہا۔

گفت بامن تو کیتی برگو

ھیچ نامد جواب از من خام

ترجمہ: اے مہربان تو اپنی روداد اور کہانی مجھے بتاتا رہ۔ میں سنتا رہوں گا میں تجھے
کوئی ایسا کلمہ نہ کہوں گا جو مہمل ہو اور وہ تیرے مزاج پر ضرب ہو۔

ردے گرداند صابر از سوئے من

دار بامن ز لطف خود دشنام

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے تو مجھ سے منہ پھیر لیا مجھے بُرا بھلا کہہ کر ہی لطف

اندوز کر اور خود لطف اندوز ہو تیرے حال سے مجھ پر بُرا بھلا سُنائی دینا بھی
مجھے گوارا ہے۔



ما عاشق کوئے مصطفےٰ ایم

ماست زبوئے مصطفےٰ ایم

ترجمہ: دوستو ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کے عاشق ہیں ہمارے اندر
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو واثر ہے۔

از روز ازل ز لطف یزداں

ماروے بسوئے مصطفےٰ ایم

ترجمہ: ہم نے اپنا رخ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر رکھا ہے اور یہ ہم پر
اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم روز اول سے ہی ہے۔

ہر کس کہ بمارسید ناجی ست

ما چشمہ جوئے مصطفےٰ ایم

ترجمہ: لوگو! جو بھی ہمارے پاس آتا ہے وہ دین سے نابلد ہے ہم اللہ کی مہربانی سے
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی جاری کردہ نہر سے چشمہ کی مثل نکلے ہیں۔

روشن دو جہان ز جلوہ ماست

ما مظهرِ خوں مصطفےٰ ایم

ترجمہ: دونوں جہاں میں ہمارے جلوہ و جمال سے نور اور روشنی ہے بلاشبہ ہم جو کچھ ہیں وہ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مظہر ہیں۔ ہم ان کی رحمت و عکس سے ہیں۔

از ما بطلب تو آب حیوان

ما آب سوئے مصطفےٰ ایم

ترجمہ: اے دوست تو ہم سے ہمیشہ کی زندگی کا پانی مانگ لے بلاشبہ ہم حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرے کے پانی سے ہیں جس نے یہ جام اور پانی
نوش کیا وہ حیاتِ ابدی پا گیا۔

دانند مرا سفینۂ نوح

فرزند بکوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: لوگ مجھے سفینہ نوح علیہ السلام جانتے ہیں یعنی میرے حال سے اُن کو دنیا و
آخرت کے خطرات سے نجات ملتی ہے یہ یاد رکھو کہ میں حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کا بیٹا ہوں یعنی اُن کی نسل سے۔

روشن زمن ست روے خورشید

ما آب وضوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دوستو میرا جسد ایسا ہے جس سے سورج بھی روشنی لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے
کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے منہ دھوئے ہوئے
بنے ہیں۔ اس لئے ہمارے اندر ضیاء و نور ہے۔

این سلسلہ رابجان خریدم

معا عاشق موئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: اے دوستو! میں نے یہ نسبت و تعلق اپنی جان پیش کر کے حاصل کیا ہے
بلاشبہ ہم تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے عاشق ہیں
ہمارے لئے اُن کی یہ عطا بڑی نعمت ہے۔

صابر چو قطب کجا بنید

افتادہ بکوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ قطب کی مثل مستحکم ہے وہ کیسے ہل سکتا ہے وہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ میں پڑا ہے اُسے کوئی چیز ہلا نہیں سکتی اور نہ وہ کسی ضرب سے اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے اُسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ میں قائم ہونے کا شرف و نیاز حاصل ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

در کوے تو چون مستان می افتم و منخیرم

از ذوق جمال تو از دیدہ گھر ریزم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیری گلی میں مست لوگوں کی مثل گرتا اور اٹھتا ہوں میں نے تیرا جمال دیکھا میں اپنی آنکھوں سے اُس وقت سے موتی بکھیر رہا ہوں۔

دیوانہ صفت گردم تا حشر من از مستی

با زلف تو اسے ہمدم یکدم چودر آویزم

ترجمہ: میرے محبوب میں تیری محبت کی مستی میں تا قیامت دیوانہ وار رہوں گا۔ اے میرے محبوب میں تیری زلفوں کی کشش میں گرفتار ہوں۔

صد لیلیٰ و صد مجنون بینم زسر سودا

کز خاک وجود کود در کوئے تو بیزم

ترجمہ: میں تیرے عشق میں سودائی ہو گیا ہوں اور اس حال میں میں نے سینکڑوں لیلیٰ

مجنوں جیسے عاشق دیکھے ہیں میں سودائی حال میں ہوں اور اپنی حالت سے اپنی

جان سے تیری گلی میں خاک گراتا ہوں کیونکہ میرا جو ذبھی خاک ہو کر رہ گیا ہے

سوزد دو جہان دردم از اہ شرر ریزم

از دیدن روئے تو یکدم چو بہ پرہیزم

ترجمہ: میرا درد دونوں جہان جلاتا ہے میں اپنے حال سے چنگاریاں بکھیرتا ہوں

میں اس وجہ سے فوراً تیرے چہرہ کو دیکھنے سے پرہیز کرتا ہوں کہ کہیں میرے

شرارے سے تیرا چہرہ جل نہ جائے۔

تا جلوہ روئے تو اندر دل من جا کرد

گرد دل خور گردم صد شور بر انگیزم

ترجمہ: جب سے تیرے چہرہ کا جلوہ میں نے کیا اور نقشہ میرے دل میں بیٹھ گیا اس

وقت سے میں اپنے دل کا طواف کر رہا ہوں اور میرے دل سے سینکڑوں

شور برپا ہیں۔

از من نبود پنہان اسرارِ دل ہر کس

سزّ دل ہر کس را بیند نظر تیزم

ترجمہ: میرے دل سے ہر کسی کا دلی راز چھپا ہوا نہ تھا میں ہر کسی کے دل کی بات اور

راز اپنی تیز نگاہی سے معلوم کر لیتا ہوں۔

ای زاہدے معنی از من تو ببر جان را

جبریل رو داز خود داز غصہ چو بستیزم

ترجمہ: اے زاہد تو مجھ سے حقیقت کی آگاہی حاصل کر اور ذہن میں بٹھالے جیسے

جبریل تیزی سے جنگ میں از خود تیزی دکھاتا ہے۔

من عاشق سر مستم از ہستی تو ہستم

در خلوت وصل تو با خویش بیامیزم

ترجمہ: میں سر مست عاشق زار ہوں اور میری ذات تیرے فضل و ہستی سے ہے میں

تیرے حضور تنہائی میں اپنے آپ کو تیری ذات کے نزدیک کرتا ہوں اور خود

کو تجھ میں غرق کرتا ہوں۔

من صابر غمگنیم افتادہ بدرگاہت

دریاب کہ از عشقت چون شمس بہ تبریزم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری جناب میں غمگین حال میں گرا پڑا ہے میں تیرے عشق

میں ایسے پڑا ہوں جیسے شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ تیرے عشق میں غرقاب تھے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای دلبر زیباتا من ترا مہمان کنم

برہر سرموئے تو من صد جان و دل قربان کنم

ترجمہ: اے میرے پیارے محبوب جب سے میں نے تجھے اپنے دل میں مہمان کی

مثل عزت و مقام دیا ہے میں اُس وقت سے تیرے سر کے ہر ہر بال پر اپنی
جان و دل قربان کئے جا رہا ہوں۔

من آمدم در کوئے تو بنمارخ خود راکہ من

از قطرہ ہائے خون دل گوئے تو گل افشان کنم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری دید کو تیری گلی میں آیا ہوں تو مجھے اپنا حسین چہرہ دکھا
دے۔ کیونکہ میرے دل کے خون کے ہر قطرے سے موتی بکھر رہے ہیں۔

تو کیستی در پیش من حرفے مگوکزیک سخن

من قدسیاں راہمچو تو سر گشتہ و حیران کنم

ترجمہ: اے محبوب تو کیسا فرد ہے میرے سامنے ایسی کوئی بات نہ کہہ کیونکہ میں بھی
تیری مثل فرشتوں کو حیران و پریشان کر دیتا ہوں۔

گر عاقلے بشنوز من از کوے او جانن ببر

کس نیست کو پرسد مرا گر عالمے ویران کنم

ترجمہ: اگر تو عقل والا ہے تو میری سُن اُس کی گلی سے جان بچالے کوئی فرد نہیں جو
مجھ سے پوچھ سکے خواہ میں ایک دنیا کو ویران کر دوں۔

پردہ زرخ چون افگنم در جانہا خون افگنم

گر مفلس و مسکیر بودازیک نظر سلطان کنم

ترجمہ: جب میں اپنے چہرہ سے پردہ اٹھاتا ہوں تو جہاں میں خون روڑا رہتا ہوں
اگر کوئی غریب و مسکین ہو تو میں ایک نظر میں اُسے بادشاہ بنا دیتا ہوں۔

باهر کہ افتدیک نظر ناگہہ مرا اندر دمے

خورشید دمہ را چون فلک حیران و سرگردان کنم

ترجمہ: اگر میں ایک لمحہ کیلئے بھی کسی پر نگاہ اچانک ڈال دوں تو میں آسمان کے سورج اور چاند کو بھی حیران و پریشان کر کے رکھ دوں۔

صابر اگر تو عاشقی در عشق من چیزے مخواه

بسپارہامن خویش رامن ہرچہ خواہم آن کنم

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تجھے میرا عشق و محبت ہے تو کسی اور چیز کی طلب نہ کرتو اپنے آپ کو میرے سامنے پیش کر دے پھر میں جو چاہوں وہ کروں۔

.....☆.....☆.....☆.....

معا عاشق درد یار ہستیم

خاک رہ آن نگار ہستیم

ترجمہ: ہم اپنے محبوب کے درد کے عاشق ہیں ہم اُس دل نشین کی راہ کی خاک ہیں۔

صد شکر کہ از رہ سلامت

از روز ازل خدا پرستیم

ترجمہ: اللہ کی مہربانیوں اور کرم کا ہزار بار شکر گزار ہوں کہ ہم پہلے ہی روز سے اللہ کی

پوجا کرنے والے ہیں۔

از لذتِ دردِ تو بـصـد ذوق

چون کوہِ بکـوے غم تشستیم

ترجمہ: ہمیں تیری محبت کا بے حد درد ہے جس کی لذت کو ہزار بار خوشی سے قبول

کرتے ہیں ایسا جیسا کہ پہاڑ ہم تیری گلی میں غم لئے پریشان و اضطرابی

حال میں ہیں۔

حقاکہ درین جہان فانی

جز درد تو دل بکس نہ بستیم

ترجمہ: اللہ کی قسم اس فنا ہونے والے جہاں میں تیرے درد کے سوا ہم نے کسی اور

طرف دل نہیں لگایا ہے۔

از دولتِ عشق تو نگارا

سر حلقہ عاشقان مستیم

ترجمہ: اے محبوب ہم تیرے عشق کی دولت میں ہیں اور ہم عاشق لوگوں کی دنیا کے

سردار اور مست حال ہیں۔

افتادہ بکـوے تو بـصـد غم

ہستیم بـدرد دوست ہستیم

ترجمہ: میں تیری گلی میں غم و الم کی حالت میں گرا پڑا ہوں ہمیں صرف اور صرف

اپنے محبوب کی جدائی کا درد ہے۔

ہر چند بتو بسر نہ ادم

از نفس خسیس و اس ستیم

ترجمہ: اے مالک میں ہر لحظہ تیری ذات کے آگے سر جھکائے ہیں میں اپنے نہایت گھٹیا نفس سے جنگ کرتا ہوں میری اس سے ان بن ہے۔

بر روے تو از کمال غیرت

بر خویش رہ نظارہ بستیم

ترجمہ: ہم نہایت غیرت سے تیرے چہرہ انور پر نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں اور اپنے حال پر نگاہ کرتے ہیں شاید اس میں فلاح ہو کیونکہ فرمان ہے ﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ﴾

در آرزوی وصل صابر

امروز نیئیم از الستیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہم تو اللہ کے وصل کی آرزو سے ہیں آج جو ہماری ذات ہے یعنی ہماری ہستی اللہ تعالیٰ کے امر است بر بکم کا مظہر ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

جز ذات خدا دگر نداریم

در ہر دسرا دگر نداریم

ترجمہ: ہمارا سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی اور خالق مالک نہیں ہے دونوں جہان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

از لطفِ یکے نظر سوسے ما

جز سوزد بکاء دگر نداریم

ترجمہ: اے اللہ ہم پر ایک لطف و کرم کی نظر فرما ہم تکلیف دہ حال میں ہیں سوائے سوز و گداز اور آہ و بکا کے ہمارا اور کوئی کام نہیں ہے۔

سوئے درتو بجز غم تو

ماریاہ نما دگر نداریم

ترجمہ: اے اللہ تیری بارگاہ کی جانب ہم غم اور دکھ سے دیکھ رہے ہیں اس حال میں ہمارا کوئی بھی رہنما نہیں جو ہمیں نجات دلائے۔

ای قبلۃ ہر دو کون تا حشر

جز لطف شما دگر نداریم

ترجمہ: اے ہادی برحق دونوں جہاں میں حشر برپا ہونے تک ہمارا کوئی ایسا نہیں جو لطف و کرم سے ہم پر شفقت فرما ہو۔

پیغام برے زحال صابر

جذبہ صبا دگر نداریم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ ہمارے حال تیرے حضور پہنچانے والے اور پیغام رسانی کرنے والے سوائے ہوا کے اور کوئی نہیں پس تو اپنا کرم فرما اور ہوا کی زبانی ہماری سن اور ہمیں شاد فرما دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشقِ روے یارِ خویشتم

بندہِ خوے یارِ خویشتم

ترجمہ: اے دوست میں تو اپنے محبوب کے چہرہ انور کی دید کا متمنی ہوں اور میں تو اپنے محبوب کی خصلتوں اور عادات کا غلام ہوں۔

من جستم ز صور اسرافیل

بستہٴ موے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور سے اٹھنے والا ہوں اور میں ہمیشہ اپنے بے مثل دوست کی نیک خصال اور منت کا خواہش مند ہوں۔

نکتہٴ آرزوئے جامِ ظہور

مست از بوے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں ظاہر ہونے کیلئے جام کی خواہش نہیں رکھتا ہوں میں تو صرف اپنے محبوب کے جسم اطہر کی خوشبو کو پا کر مست ہو چکا ہوں۔

نیست غم ز آفتابِ حشر مرا

زیر گیسوئے یارِ خویشتم

ترجمہ: مجھے قیامت کے روز سورج کی تپش کا کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ میں تو اپنے محسن کی زلف کے زیر سایہ ہوں گا۔

من بسنگ حرم چہ بوسہ زنم

خال ہندوے یار خویشتم

ترجمہ: میں حرم پاک کے پتھر کو کس لئے بوسہ دوں میرے لئے اپنے محبوب کے سیاہ تل کی موجودگی کافی ہے۔

بوسے عنبر زمن ازان خیزد

خاک از کوی یار خویشتم

ترجمہ: میرے جسم سے عنبر کی لاثانی خوشبو اس لئے اٹھتی ہے کہ میں نے اپنے محبوب کی گلی کوچے کی مٹی کو لگایا ہوا ہے۔

از درش نیادرم بے بہشت

سر بسر سوے یار خویشتم

ترجمہ: میں ان کے در سے بہشت کو ترجیح نہیں دیتا ہوں کیونکہ میں گلی طور پر اپنے دوست اور محسن کی ذات سے تعلق قائم کئے ہوں۔

گفت صابر بصد ہزاران ذوق

محو ابروئے یار خویشتم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہزار بار ذوق و شوق اور خوشی سے یہ بات کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کے ابرو میں متوجہ ہوں مجھے کسی اور طرف رغبت کی ضرورت نہیں ہے۔



ما جلوہ حسن را خدائیم

زان در دل کس نمی در آئیم

ترجمہ: اے دوست ہمارے اندر جو جلوہ اور فضیلت و بڑائی نظر آتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم کسی دنیا دار دل میں نہیں سماتے اور سجتے۔

سلطان سریر آفتابیم

بر عرش برین خدا نمائیم

ترجمہ: ہم اللہ کی مہربانی سے آسمان پر چمکنے والے سورج کی مثل تاباں ہیں اور ہمیں عرش بریں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت عطا و بخشی گئی ہے کہ ہم اُس ذات کا دیدار کر سکیں۔

گہہ عرسی و گاہ ایم فرشی

در دیم گہہ و گہے ودائیم

ترجمہ: ہمیں کسی وقت اللہ کی عنایت سے عرش پر جانا میسر آتا ہے اور ہم زمین پر اللہ کی رحمت سے مکین ہیں گا ہے ہمارے دل میں اللہ کی محبت کا درد ہوتا ہے یہ مہجوری سے ہے اور کبھی اس کی عطا سے ہم ہر پریشانی کا علاج و دوا اُس سے پالیتے ہیں یہ سب اسی کے فضل سے ہے۔

ما اہل سلامتیم تا حشر

سر حلقہ دین مصطفائیم

ترجمہ: ہم اللہ کے حضور انعام و اکرام سے تا قیامت سلامتی سے باقی رہیں گے اور

بلاشبہ ہم دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کرنے میں اس حلقہ کے سردار اور منبع ہیں یعنی اولادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

گر دیم چو مہر و ماہ روشن

از پردہ ہستی از درائیم

ترجمہ: ہم دنیا میں چاند اور سورج کی مثل روشنی اور ہدایت دینے کیلئے مصروف اور ہمہ تن لگے ہیں ہم اُس کی خاص عطا سے پردہ ہستی کے رموز کو بیان کرنے کی اہلیت سے ہیں۔ پوچھنے پر ہم اللہ کے وہ احکام جو دوسروں کی فہم میں نہ آئیں بتانے کے قابل ہیں۔

خالقے ز جمال او بسوزد

از رخ چون نقاب برکشائیم

ترجمہ: لوگ اللہ تعالیٰ کے جمال کی دیدنی سے جل جاتے ہیں لیکن ہم پر اُس کا خصوصی انعام ہے کہ ہم اُس کی اجازت اور رحمت سے اُس کے پوشیدہ راز بتانے کی تاب رکھتے ہیں اور اُس کے ارشادات لوگوں کیلئے کھول کر بیان کرنے کے قابل ہیں۔

از ہوش رود ہر آنکہ بیند

گر جلوۂ حسنِ خود نمائیم

ترجمہ: اگر کوئی کوشش کرے تو وہ اُس کی دید اور تلاش میں ہو کر اپنے ہوش و حواس

کھو بیٹھتا ہے مگر ہم پر اُس کا خاص انعام ہے کہ ہم اُس کے جلوہٴ حُسن کی تصویر بن کر دکھی دلوں اور طالبوں کی مراد پوری کرنے کی ہمت اور قدرت سے ہیں، ہم پر یہ اُس کی عطا سے ہے۔

صابر تو زحال ماچہ پرسی

فرزند رشید مصطفائی ایم

ترجمہ: لوگو! صابر رحمۃ اللہ علیہ کا حال کیا پوچھتے ہو، ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری اور فرمانبردار نسل کی اولاد ہیں ہمارا یہ حال اُن کی ذات سے رشتہ نب و حسب سے ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بشہر درد غم آزاد بودم

بصد ذوق و طرب دلشاد بودم

ترجمہ: میں درد و غم کے شہر میں آزاد تھا میں نے اس حال کو بڑے ذوق اور خوشی سے قبول کر لیا تھا۔

بدکان محبت از ہمہ پیش

درین سودا بسے اوستاد بودم

ترجمہ: میں محبت کے سودے کی دکان میں سب سے بڑھ چڑھ کر خریدتا تھا اور میں اس چیز کے خریدنے کے سودے میں بڑا ماہر تھا۔

نمیدانم چرا برہم شد این کار

کہ من امید وار داد بودم

ترجمہ: میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کاروبار اور معاملہ کیسے خراب و خستہ ہو گیا جب میں تو بڑے انصاف کی امید سے تھا۔

نمیدانم چرا دیوانہ ہستم

کہ من از وصل و ہجر آزاد بودم

ترجمہ: میں نہیں جانتا اور مجھے پتہ نہیں کہ میں کیسے دیوانہ ہوں جب کہ میں تو وصل اور جدائی کے معاملات کی نوبت کے محسوس کرنے سے بالکل آزاد تھا۔

بمحراب غم ابروئے جانان

بقبلہ چون قد عباد بودم

ترجمہ: غم کے محراب کی وجہ سے محبوب و حسین لوگوں کی عزت و قدر ہوتی ہے میں اس میدان میں قبلہ کی مثل تھا اور میں عابد لوگوں کی طرح ایک طرف ہو کر رہ گیا تھا۔

بہ پیش قد زیبایت شدم پست

اگرچہ راست چون شمشاد بودم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے قد و قامت کے سامنے جو بہت حسین و جمیل و لامثنائی ہے میں نہایت حقیر و معمولی فرد ہوں اگرچہ کہنے میں تو میں سرو کے نہایت بلند و حسین درخت کی مثل بلند قامت اور نہایت خوب و مرد تھا۔

مگر صابر براہ عشق سازی

گھے مجنون گھے فرہاد بودم

ترجمہ: شاید صابر رحمۃ اللہ علیہ کا حال عشق کی منزل میں ایسا ہے کہ کبھی تو وہ مجنوں کی مثل لیلیٰ کو پکارتا اور تلاش کرتا نظر پڑتا ہے کبھی وہ فرہاد کی مثل محبوب کو خوش کرنے میں جان مار رہا ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

پردہ بکشائے رسول الثقلین

روے بنمائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے جنوں اور انسانوں کبھی مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور سے پردہ اٹھادیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت ہو اور دونوں جہان میں شفاعت و مدد نصیب ہو۔

گر رسد جاکنیم بر سر عرش

دست بر پائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر ہمیں عرش بریں پر جانے کی قدرت و اجازت مل جائے تو وہاں ہمارے ہاتھ سب مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ہی رہیں گے۔

از ازل تا ابد درین دل میں

ہست سودائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندے ازل سے ابد تک تو اپنے دل میں جھانک کر دیکھ اس میں سارے جہانوں کی مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا خیال اور توجہ ہے۔

گربجوئی ز ازل تا بہ ابد

نیست ہمتائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر تو روز ازل سے آخر تک مطالعہ کرے اور تلاش کر کے دیکھے تو تجھے پتہ

چلے گا کہ کسی فرد بشر میں سارے جہانوں کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ

ہمت و حوصلہ نہیں ہے۔

کس نشانی بدہد در عالم

کیست ہمپائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر دنیا میں کوئی اپنی قوت و برتری کا مظاہرہ کرے تو تجھ پر واضح ہو جائے گا

کہ کوئی بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نہیں ہے۔

ہست از لطف خداوند جہان

نور افزائے رسول الثقلین

ترجمہ: یہ بات بیان کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سارے جہان میں سب

سے بلند ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ان کی ذات پر خصوصی لطف و کرم ہے اس میں

اُس کے حکم سے اضافہ ہی اضافہ ہے۔

روز و شب از سر سودا تا حشر

باش جو یائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندہ تو اپنے خصوصی خیال و توجہ سے اس فکر میں دن رات گزار دے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دیکھے تو یاد رکھ کہ تو ہمیشہ اسے دیکھتا اور تلاش کرتا ہی رہے گا اس کو پا نہیں سکے گا۔

جلوۃ ذاتِ خدامی بیند

چشم بنیائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر تو اللہ تعالیٰ کی ذات کا جلوہ دیکھنا چاہے تو اُسے دیکھنے کیلئے واحد وسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بینا ہے جو تیری اس حال میں مددگار ہو سکتی ہے۔

روشنی بخش جہانست جو مہر

نور سیمائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندے یاد رکھ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دنیا کو روشن کرنے والی ہے جیسے سورج اور یہ ساری چمک اور روشنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی ماتھے اور چہرہ کا پر تو ہے۔

میکنم از سر اخلاص مدام

سجدہ بر جائے رسول الثقلین

ترجمہ: میں ہمیشہ اخلاص کے بھید سے یہ کوشش کرتا ہوں کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر سجدہ کرتا رہوں۔

ہست از نور خداوند جہان

جملہ اعضاء رسول الثقلین

ترجمہ: یہ یاد رکھ لے کہ اے بندہ دنیا میں جو نور اور سرور ہے وہ جملہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور اعضاء کا پر تو ہے۔

قطرہ رحمت حق ست بحق

رُخِ زِبْنَاءِ رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: اے دوست حقیقت تو یہ ہے کہ بخدا دنیا میں رونق اللہ کے رحمت کے خزانہ سے یہ ایک قطرہ کے برابر ہے یہ آپ کے رُخِ انور کے دیدار کرانے کا صدقہ زیبائش اور آرائش ہے۔

از مہ و مہر بود روشن تر

شب اسرئائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے دوست یہ بات یاد رکھ کہ وہ رات جس میں رسول ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ہاں جا کر سیر و مشاہدہ حق کیا۔ اُس دن آسمانوں پر چراغاں تھا اور اُس چراغاں کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی سے زیادہ روشن تھی اُس دن ہر چیز سے زیادہ روشنی اور نور پھیلایا گیا تھا۔

کرد صابردد جہان را روشن

ید بیضاۃ رسول الثقلین

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات سن لے کہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ید بیضا والا معجزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ میں ید بیضا کے معجزہ سے زیادہ روشنی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے سامنے ید بیضا موسیٰ علیہ السلام بھی کم اور درجہ ثانی میں آتا ہے۔

بہ بینم اگر روے عثمانِ عفان

بنازم بچشم خود از لطفِ یزدان

ترجمہ: اے دوست اگر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے چہرہ انور کو دیکھ لوں تو

میں اس اللہ کی مہربانی اور کرم پر بے حد و شمار ناز کروں۔

خیال جمالِش چوں در دل در آید

شوم برفلك همچو خورشید تابان

ترجمہ: جب میرے خیال میں آپ رضی اللہ عنہ کا جمال اور حسن آتا ہے تو میں آسمان پر

روشن سورج کی مثل چمک و دمک اور روشن چہرہ ہو جاتا ہوں۔

اگر پانہی در چمن زار جنت

نگنجد ازین ذوق در خویش رضوان

ترجمہ: اگر تجھے جنت کے چمن زاروں میں پاؤں رکھنے کا موقع میسر آ جائے تو تجھ میں

کبھی بھی ذوق شوق نہ سما سکے اس تیری خوشی میں جنت کی مخلوق بھی خوش ہو۔

ندارم غم از پرشِ سروز محشر

کہ چشمِ دل حالت روے عثمان

ترجمہ: مجھے روز قیامت سوالات پوچھے جانے کا غم نہ ہوگا کیونکہ میں نے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے دل کی آنکھ کو دیکھا ہے اس لئے مجھے اُن کی وجہ سے غم نہ ہوگا۔

بہ بین ذات اور اکہ موصوف باشد

بحلم و حیا وبہ ترتیب قرآن

ترجمہ: اے دوست تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف کو دیکھ وہ سراپا حلم و حیا ہیں

اور قرآنی ترتیب دینے کی سعادت سے عزت و قدر پائے ہوئے ہیں۔

بخاک کف پائے او تا بمحشر

فدا کردہ باشم مرازاں دل و جان

ترجمہ: میں قیامت کے روز تک اُن کے پاؤں کی مٹی پر فدا ہوتا ہوں اور میں ہی

نہیں بلکہ میں اپنے دل و جان سے آپ رضی اللہ عنہ کی ذات پر قربان ہوں۔

اگر حلم خواہی بکویش چو صابر

تو کویش برو بے زجا روب مژگان

ترجمہ: اے صابر اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے حلم کو دیکھے تو اُن کی گلی میں جا مگر

وہاں بغیر جھاڑو کے جا اور وہاں اپنی پلکوں سے جھاڑو کر۔

.....☆.....☆.....☆.....

شد از خیال رویت عالم ہمہ گلستان

از طلعتِ رُخ تو خورشید گشت تابان

ترجمہ: اے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تیری ذات کے خیال و سوچ نے ساری دنیا کو

باغ بنا دیا ہے یہ چمکتا سورج بھی تیری ذات کی دید سے درخشاں ہوا ہے۔

زانگہ بروے خوبت افتادہ چشم لیلے

مجنون صفت بکویت افتادہ است حیران

ترجمہ: جب سے لیلیٰ کی آنکھ نے آپ کے منور چہرہ کی زیارت کی ہے وہ مجنوں کی مثل تیری گلی میں حیران پڑی ہے۔

در کوئے میفروشان راہی اگر بیابم

بر عرش سربرارم رقصان و پیائے کوبان

ترجمہ: اگر مجھے شراب بیچنے والے کی گلی کا رستہ مل جائے تو میں اس خوشی سے عرش پر پہنچ جاؤں ناچتے اور قدم قدم رقص کرتے کرتے۔

ای قبلۃ دد عالم ای مصطفیٰ محمد

جز ذات تو ندارم از بہر روز میزان

ترجمہ: یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے قبلہ و کعبہ میرا روز محشر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مددگار اور پرسان حال نہیں۔

من از کمال محمود دارم امید ہائے

دستم بگیر از لطف ای حضرت سلیمان

ترجمہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے حد درجہ نیک امیدیں رکھتا ہوں پس اپنی شفقت اور لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑیں دونوں جہاں کے بادشاہ۔

من سرورِ دو عالم گشتم بیک نگاہے

یک لحظہ در نشینم در بندگی سلطان

ترجمہ: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نگاہ کرم ہی مجھ پر ہو جائے تو مجھے دونوں جہاں کی

خوشیاں حاصل ہو جائیں اے شاہِ جہان نواز ازراہِ کرم اپنی غلامی میں ایک
لحہ بھر کیلئے ہی بٹھا دیں۔

فرد خدا خریدی جز نور حق ندیدی

برہان اولیائی از لطفِ خاص یزدان

ترجمہ: آپ نے ایک مردِ حق کو خرید فرمایا آپ نے سوائے نور اللہ کے کچھ نہ
دیکھا۔ آپ بلاشبہ اولیائی کی برہان و تلواریں جو اللہ تعالیٰ کا خاص
الخاص فضل و انعام ہے۔

در ہر دکون جستم جز تو کسے ندیدم

مار ابرار از غم اے قطب دین دوران

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دونوں جہاں میں دوڑ لگائی اور آپ کے سوا
کسی کو نہ پایا ازراہِ مہربانی ہمیں غموں سے رہائی دلائیں۔ آپ بلاشبہ زمانے
بھر میں دینِ حق کے قطب و بلند درجہ پر ہیں۔

جز نور حق نیابی و رہ چہ بنگری تو

بنکرم بچشم حق بین دوری اگر تو عرفان

ترجمہ: اے مہربان جس چیز کو بھی آپ دیکھیں آپ کو سوائے نورِ حق کے کچھ نظر نہ
آئے گا میں دُور دُور تک حق کو دیکھنے والی نظر سے نگاہ کرتا ہوں اگر تو عرفان
چاہتا ہے تو آ اور دیکھ۔

خبرے دگر نیابی در راہ عشقبازی

جز درد و آہ و نالہ جز سینہ ہائے بریاں

ترجمہ: اے مہربان تجھے عشق بازی کی راہ میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نظر نہ آئے

گا اس راہ میں درد، آہ، واویلا اور جلے سینہ کے سوا کچھ بھی نہ ملے گا۔

دستم بگیر از لطف ای دستگیر عالم

افتادہ ام بکویت مدہوش و مست حیران

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ جہانوں کے دستگیر ہیں ازراہ کرم میرا ہاتھ بھی

پکڑیں میں بھی آپ کی گلی میں مدہوش، مست اور حیران پڑا ہوں۔

برگیرار تو خواہی از روے لطف جانم

من میدہم بدستت از دست خویش جانان

ترجمہ: اے میرے خواجہ اپنے خاص احسان سے میرا ہاتھ پکڑیں میں اپنا ہاتھ آپ

کے ہاتھ میں دیتا ہوں میری دستگیری فرمائیں۔

دل رفت از بر من در کوئے جانستانم

صابر نہ باریابی خیری کہ رفت انسان

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے قربان ہے اس کو

قبول فرمائیں صابر یہ بات سن لے کہ انسان یہاں سے سوائے بھلائی

کے کچھ نہ پائے گا۔

آلہی رحم کن برخاکساران

کہ بے باران ہمہ ہستند گریاں

ترجمہ: اے میرے اللہ ان کمزور و ناتواں لوگوں پر اپنا کرم اور رحم فرما کیونکہ یہ سبھی

لوگ بغیر بارش ہونے کے گریہ و زاری کر رہے ہیں۔

زابر لطفِ خود ای رازق کل

بدہ باران باین امیدواران

ترجمہ: اے ساری مخلوق کے رزق دینے والے رب اپنے خصوصی فضل و کرم سے بارش

برسا۔ ان لوگوں کو تجھ سے کرم کی امید ہے پس تو ان پر بارش بھیج دے۔

زابر رحمتِ بے قید یارب

زمین سربسر سیراب گردان

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی بے حساب و شمار رحمت کا بادل بھیج دے اور یہ زمین اپنی

رحمت سے خوب سیراب فرما دے۔

بکن از برق باران جہانگیر

جہاں خستہ دل راہ دل گلستان

ترجمہ: اے جہانوں کے مالک بجلی سے بارش نازل فرما دے دنیا کے لوگوں کے دل

بڑے دکھی ہیں تو ان دکھی دلوں کو باغ بنا دے۔

شد از فکر جہان صابر جگر خون

نبارد ز چشم چون خلاق ایشان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ سارے جہان کی فکر والی ہے اسے جہان والوں

کی فکر ہے اے اللہ تو بندوں کا خالق و مالک ہے ایسا نہ ہو کہ ان کی آنکھوں

سے بادل برسیں بلکہ تو خود اپنی خاص رحمت سے ابر رحمت برسا دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دل باغی مشواز حکم یزداں

مدہ دل را بدستِ نفس شیطان

ترجمہ: اے دل تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کر اور اُس کے حکم سے سرنہ

پھیر اور تو اپنے دل کو اور نفس کو شیطان کے ہاتھ میں نہ دے۔

اگر خواہی کنی باحق کلامے

بخوان از صدق دل يك لحظه قرآن

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ خواہش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو تجھے چاہیے

کہ سچے دل سے ایک لمحہ کیلئے ہی قرآن مجید کی تلاوت کر لے۔

بدہ از دستِ دل شرع محمد

کہ یابی در جہاں گنجے ز ایمان

ترجمہ: اے بندے تجھے چاہیے کہ تو شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر دل لگائے اور احکام پر

عمل کرتا کہ تجھے اس دنیا میں ایمان کی دولت کا خزانہ میسر آجائے۔

نخو اہم در دو عالم درد دل را

بجز دردِ غم و عشقِ تو درمان

ترجمہ: میں تو ہرگز نہیں چاہتا ہوں کہ مجھے دونوں جہاں میں دکھ سے سامنا ہو۔ لیکن یاد رکھ کہ تیرے غم و الم کا علاج درد، غم اور عشق کے سوا کہیں نہیں ہے۔ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے عشق ہو اُس کے احکام کے خلاف کرنے میں غم و الم محسوس کرنا چاہیے۔

زبس دارم ز سوز عشق لذت

زنم بر آتشِ عشقِ تو دامن

ترجمہ: اے اللہ تیرے عشق و محبت سے مجھے بے حد لذت ہوتی ہے اے اللہ میں تیرے عشق کی آگ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔

بدہ جان و دل و دین از سرِ صدق

اگر یابی رہ اندر کوئے جانان

ترجمہ: اے بندے اللہ کے حکم کو صدق و صفا سے مان لے اور اُس کی راہ میں اپنی جان اور اپنا دل اور دین قربان کر دے اس کیلئے تجھے چاہیے کہ اگر تجھے محبوب کی گلی میں جانے کا راستہ مل جائے تو راہ ملنے پر سب کچھ قربان کر دے۔

قبول افتد مناجات تو صابر

کہ داری تکیہ بر لطف یزدان

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری دعا اور التماس قبول ہو جائے گی کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور فضل و کرم پر آسرا رکھتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

از کمال لطف خود یارب زمن
دور گردان این ہمہ درد و محن
ترجمہ: اے میرے رب کریم اپنے خاص فضل و کرم سے تو میرے حال سے دکھ
درد اور تکالیف دور فرما۔

خویشتن را دوست میدارم ازان
یافتم در تونشان از خویشتن
ترجمہ: اے میرے مالک میں تجھے اپنا مہربان مانتا اور رکھتا ہوں کیونکہ میں تیری
ذات اقدس میں اپنے لئے وہی دیکھتا اور پاتا ہوں جو میرے دل میں
تیرے لئے ہے۔

از خیال زلف من زناار بند
برہمن شو برہمن برہمن
ترجمہ: میں نے تیرے لئے اور تیری یاد کیلئے اور تیری زلف کے تصور خیال کی نقل کو
اپنے آپ کو زناار میں بند کر لیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ برہمن ہو جاؤ
برہمن برہمن یہ تیرے عشق کی رسی میں خود کو جکڑنے کا ایک نمونہ ہے۔

از کمال بیخودی در لامکان
ہمچو موسے میکنم باحق سخن
ترجمہ: اے میرے مولا میں تیری ذات میں مستغرق ہوں میں بے خودی کے عالم

میں لامکان تک چلا جاتا ہوں اور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل تجھ سے بات کرتا ہوں۔ کسی نے اس حال کو یوں بیان کیا ہے۔

کچھ ایسے لمحے بھی آتے ہیں ہجر میں جب

ہم تم سے تمہارے بغیر ہم کلام ہوتے ہیں

گر تراشکے ست اندر دل بخوان

ہست اندر لوح نامم بت شکن

ترجمہ: اگر تیرے دل میں میری محبت کے بارے میں کوئی شک ہے تو میں یہ کہوں گا

کہ تو میرے نام کی تختی کو پڑھ لے وہاں میرا نام بت شکن ہے میرا تیرے

سوا کسی اور سے محبت کا نہ دعویٰ ہے اور نہ کوئی عمل۔

کوہ کندن پیشہ باشد دل بکاف

پشت پائے میزدم بر کوہ کن

ترجمہ: اگر کوئی پہاڑ کھودنے کا پیشہ اختیار کرے تو اُس کے دل میں شکاف ہو جاتا

ہے کیونکہ یہ پیشہ بڑا سخت جان ہے مگر میں تو ایسے پہاڑ کھودنے والے آلات

مارتا ہوں جو ایسا کام کرے اُسے محبت میں اس سے بہتر ثبوت دینا چاہیے۔

سر بسجدہ می نہد صابر بعمر

دفع گردان یارب این درد کهن

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر تیری محبت میں سر سجدہ میں رکھا اے اللہ تجھ سے

میری یہ دعا ہے کہ تو مجھ سے میرا پرانا دکھ درد اور جدائی کا درد دور فرما دے

.....☆.....☆.....☆.....

گفت خداوند جهان آفرین

بامن دل خستہ و اصحابِ دین

ترجمہ: اے مہربان سُن میرے رب نے جو جہانوں کا پیدا فرمانے والا ہے فرمایا

اس خستہ دل بندے اور دین کے علم رکھنے والوں سے۔

سطوتِ حق کرد بنامِ عمر

ضربِ قوی سگہ اعلائی دین

ترجمہ: اے دوست سُن اللہ تعالیٰ کی ذات نے حق کا رعب اور دبدبہ حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دیا اُن کے ہاتھ میں مضبوطی اور نشان اور دین کی

بڑائی لکھ دی۔

قرب پیمبر ز ازل تا بہ ابد

یافت ابوبکر ز صدق یقین

ترجمہ: اے دوست سُن کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک نے شروع سے تا قیامت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب سب سے بڑا عطا

کیا اُن کے صدق اور یقین واثق کے نتیجہ میں یہ سب عطا کیا۔

ہادی دین گشت بحلم تمام

زان شدہ عثمان بہ محمد قرین

ترجمہ: یہ بھی سُن لے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی وہ ذات ہے جن کا حلم

دینِ حق میں سب سے بلند و بالا اور لا انتہا ہے اس کی وجہ سے ہی انہیں
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوا۔

از کرم خاصِ خدا و رسول

یافت علی رتبہ، حق الیقین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص کرم و فضل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے اللہ پاک کے نزدیک حق الیقین والا فرد فرید کا رتبہ پایا ہے۔

شاہ و الایت شدہ نامش علم

ثانی او نیست بروئے زمین

ترجمہ: اُن کی ذات بابرکات کی یہ سعادت ہے کہ وہ علم کی دُنیا میں اس کے بادشاہ

ہیں اُن کی ذات اتنے بڑے علم والی ہے کہ دُنیا میں اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوا

اور نہ ہوگا۔

صابر ازین دولتِ عشق از ازل

گشت بحق و اصل حق را امین

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ یہ بات واضح ہے کہ آغاز سے ہی اُن کی ذات کو دولتِ عشق

عطا ہوئی ہے وہ حق پر ہے حق اُن سے جدا نہ ہوا وہ حق کے امانت دار اور

امین رہے۔



اے مونسِ جانِ بیقراران

اے مرہمِ دردِ خونِ باران

ترجمہ: اے بے قرار اور پریشان لوگوں کی جان کو قرار دینے والی ذات تو مہربان

ہے پس تو کرم سے اس درد کی مرہم بہتے خون والے دلوں پر رکھ تا کہ انہیں

سکون اور راحت ملے۔

ہر کس کو بیدِ روے خوبت

تا روز قیامت است حیران

ترجمہ: اے مہربان جس نے تیرا حسین و منور چہرہ دیکھ لیا وہ قیامت تک حیرانی کے

عالم میں زندہ رہا۔

شد از دل او نگارِ جنت

زانگہ کہ ترا بیدِ رضوان

ترجمہ: اُس بندے کے دل سے جنت کے نظارے نکل گئے جس کسی نے تیرے

چہرہ انور کا نظارہ اور زیارت کر لی۔

در فقر و بلا نشیمن اوست

ہر کس کو زتستِ روے گردان

ترجمہ: اُس بندے پر فقر اور مصیبت کے گھر کا دروازہ کھل گیا جس نے تیری ذات

سے اپنا منہ موڑا۔

در کـنـج بلا نشین ز عسرت

تارہ یابی بہ بزم رندان

ترجمہ: اے دوست تو تنگ دستی کے حال میں ایک گوشے میں بیٹھ جاتا کہ تو زندوں

کی محفل میں جانے کی راہ پاسکے۔

جان و دل و دین بیار در رہ

باروے خوش و دھان خندان

ترجمہ: اے دوست اُن کی راہ میں اپنی جان اور دل اور دین پیش کر اور خوش ہو کر اور

ہنتے اُن کے حضور میں حاضری دے۔

بازیم ہمین ز جان و دلہا

در پیش نگار خویش رقصان

ترجمہ: ہم نے اُن کی جناب میں جان اور دل کی بازی لگا دی ہے ہم اپنے مونس و

مہربان کے حضور رقص کرتے حاضر ہوتے ہیں۔

شاید کہ رسد بگوش دلبر

می نال چو بلبل و ہزاران

ترجمہ: اے دوست شاید تیری بات اور تیری عرض محبوب کے کانوں میں پہنچ

جائے۔ اس کیلئے تو بلبل کی مثل ہی نہیں بلکہ ہزاروں بلبل کی مثل اپنے دل

کی بات گاتے ہوئے راگ الا۔

مخروش و منال باس خاموش

صابر داری اگر تو عرفان

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ شور نہ کر اور نہ ہی رو بلکہ چپ ہو جا اگر تجھے اُس ذات کا عرفان نصیب ہو تو حیران بندوں کی مثل بت بن کر دیکھ نہ کہ کچھ بیان کر۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیادِ بزم مستان خدا جویاں دمی بنشین

درین وحدت سرائے عکس و بے آئین دمی بنشین

ترجمہ: اے دوست اللہ کی تلاش والوں کی محفل میں دم بھر کیلئے بیٹھ جا یہ وحدت سرا ہے جس میں کوئی عکس نہیں اس میں کوئی اپنا قانون نہیں ہے یہاں دم بھر کیلئے بیٹھ جا۔

مکن فاش از سوئے تو مست بیخود سر حق بلکس

کہ تابیواسطہ یابی ز لطف خاص حق تلقین

ترجمہ: اے دوست تو کسی سے بھی حق کا بھید غلطی سے بھی نہ کہہ خواہ تو حالت مست میں ہو کیونکہ یہاں تو کوئی راز بے واسطہ اللہ کی جناب سے بغیر اُس کے خصوصی انعام کے حاصل نہیں ہوتا ہے یہ بات بھی تجھے تلقین کرتا ہوں۔

اگر خواہی شوئے خلوت نشین بر مسندِ عرفان

نبوش از جام وحدت بادۂ رنگین بصد آئین

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جائے تو وحدت کا جام پی لے وہ بڑا خوش رنگ ہے وہ بڑے شوق سے نوش کئے جا۔

مشو مغرور دردانائے خود اندر درین سودا

نمی باید متاع درد مندی جز دل مسکین

ترجمہ: اے دوست تو اس سودے بازی میں مغرور مت ہو کہ تو عقل و فہم والا ہے یہاں

تو یہ سودا صرف مسکین دل والوں کو درد مندی کی حالت رکھنے سے ملتا ہے۔

بجز حق درد و عالم نیست تا دست تو برگیرو

ازین نایافت بے حاصل دمی خود را مکن مسکین

ترجمہ: دونوں جہانوں میں سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جو تمہاری حالت پر رحم

کرے۔ یہ انمول دولت اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کوئی

عاجز و کمتر نہ ہو جائے بندے کو میں ماری پڑتی ہے۔

قدم در شاہراہ عشق نہ ہشیار شوایدل

مشو ایمن ازین رہ کج کہ دارے پیش خود چندین

ترجمہ: اے دل عشق کی شاہراہ پر چل ہو شیاری نہ دکھا اس ٹیڑھے راہ کے خطرات سے

اطمینان سے مت بیٹھ کیونکہ اگلی منزل بہت کٹھن اور مشکلات سے بھری ہے۔

بکن خاک در ماکحل چشم دل اگر خواہی

کہ تاگردی ببزم عشق بازان خدا حق بین

ترجمہ: اے دوست ہمارے در کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنا لے۔ اس لئے کہ

اگر تو چاہتا ہے کہ عشق کرنے والوں کی محفل میں جانا چاہتا ہے تو یہ کرنا کہ تو

اللہ کا دیدار کر سکے۔

زمن خواہیدے اہل محبت جام الفت را

کہ دارم دل ز صہیائے محبت خون غم زرین

ترجمہ: اے اہل محبت اگر تم مجھ سے الفت کا جام لینے کے خواہش مند ہو تو لے لو میرے

دل میں محبت خوش رنگ شراب ہے جو غم کے جوش سے سونا بن چکی ہے۔

باین را حسن کہ داری خاکساراں رانرا اگر امی کن

ز گل نازک تری با عاشقان خود مشو سنگین

ترجمہ: اے دوست جو تجھ میں جمال و حسن اور خصائل حمیدہ ہیں اُن سے خاکساروں

کو نواز دے۔ تو مہربانی کر اور پھول سے بھی نازک تر عاشقوں پر سنگ دل

اور سخت نہ ہو۔

بر یزار عاشق مائی بسودائے وصال ما

چو باران از صدف ہائے دو دیدہ گوہر رنگین

ترجمہ: اے دوست اگر تو ہمارا وصل چاہتا ہے اور اگر تو ہمارا عاشق ہے تو بارش کی مثل

اپنی آنکھوں سے موتی اور گوہر برساتا کہ تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔

بخلوت خانۂ غربت بصد ذوق و طرب بنشین

برین عزمے کہ توواری بخوان از صدق دل آمین

ترجمہ: اے دوست تو ہزار ذوق شوق سے خلوت کے تہہ خانہ میں بیٹھ جا۔ اگر تیرا یہ

ارادہ و عزم ہے تو یہ سبق ہم سے اور ہمارے دل سے یقین سے پڑھتا کہ تیرا

کام پورا ہو۔ آمین !!

خداع نفس امارہ نیاید بر شمار کس

چہ پوشی از هوائے نفس شیطان خرقہ پشمین

ترجمہ: یہ تمہارا نفس بڑا مکار ہے اس کی باتوں میں مت آ۔ تجھے کیا علم کہ یہ شیطان نفس کیسے ریشمی لباس پہنے ہے۔

بیاؤ با محبت آشنا شو صابر ارخواہی

یہ بزم ماریسی آندم اگر داری بدل تمکین

ترجمہ: اے دوست آ اور محبت کرنے کے کام سے آگاہ ہوا اگر تیرے دل میں اس کیلئے جذبات ہیں ہماری محفل میں تو اس وقت پہنچ سکتا ہے جب تیرے دل سے بڑائی کرنے کا خیال چلا جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از یاد ساقی شدم مست غلطان

نہ از باغ مستم نہ از یاد بستان

ترجمہ: اے دوست میں شراب پلانے والے کی یاد میں بہت زیادہ الجھ گیا ہوں۔ میں نہ باغ کی بہار سے مست ہوا اور نہ پھولوں کے باغیچے سے خوش و مست ہوں۔

نظر کن بجان از سر الف آخر

فتادم بکوئے تو ہم چون گدایان

ترجمہ: اے میرے مہربان اپنی زلف کی لطافت کی وجہ سے بخدا مجھ پر نگاہ فرما کیونکہ میں تو تیری گلی میں گدا گروں کی مثل گرا پڑا ہوں۔

نہ از جا روم جز بجام لب تو

بریزی اگر در گلویم خمستان

ترجمہ: اے مہربان میں اپنی جگہ سے کہیں بھی ہل کر نہیں جاتا سوائے تیرے ہونٹوں

کے جام تک ہی جاتا ہوں مہربانی کر کے میرے منہ میں شراب خانہ ہی

انڈیل دے۔

مرا آرزو است دیرینہ در دل

کہ گردم بگرد تو چوں مہر گردان

ترجمہ: اے میرے محبوب میرے دل میں ایک بہت پرانی خواہش ہے کہ میں

تیرے گرد سورج کی مثل گردش کروں۔

بکوئے فغان گر تو راہے بیابانی

شوی واقف اے دل ز اسرار مستان

ترجمہ: اے دوست اگر آہ و زاری کرنے والے لوگوں کی گلی میں جانے کا موقع

حاصل کر لے تو تجھے پتہ چل جائے گا مست لوگوں کے دلوں میں کون سے

اسرار و رموز ہیں۔

ہزاران دل و جان نثار تو سازم

اگر رہ بیابم بکوئے تو جانان

ترجمہ: اے مہربان میں تیری ذات پر ہزاروں دل و جان قربان کروں اگر مجھے

تیرے آستانہ کو جانے کی راہ مل جائے۔

ببین از سر بام ای سرور نازم

زنور جمالت جهان شد گلستان

ترجمہ: اے میرے مہربان تو ناز سے ایک بار ہی اپنے گھر کی چھت سے جھانک کر

مجھ پر نگاہ ڈال دے۔ یہ اس لئے کہ تیرے حسن کے جمال و خوبصورتی سے

جہاں باغ بن گیا ہے۔

ہزاران دل و جان بصد ذوق ہستی

کنم برتو قربان کنم برتو قربان

ترجمہ: اے محبوب میں تیری ذات پر ہزار ذوق و شوق سے دل و جان قربان کرتا

ہوں۔ میں تجھ پر سب کچھ قربان کرتا ہوں میں قربان کرتا ہوں۔

تو مغذورے ای زاہد از درد مندے

نہ آگاہ از لذت غم پرستان

ترجمہ: اے زاہد تو درد مندوں کے حال سے ناواقف ہے یہ تیری معذوری ہے

کیونکہ تو عاشقوں کے غم کی لذت سے بالکل آگاہ نہیں ہے۔

بگنج دو عالم اگر دست افتد

بجز درمندی و گر ہیج مستان

ترجمہ: اے مہربان اگر تیرا ہاتھ دونوں جہانوں کے خزانوں تک پہنچے تو تو یہ دیکھ لے

گا کہ درد مندی کے علاوہ اور سب قسم کی لذتیں ہیچ و معمولی حیثیت کی ہیں۔

بشاه جهان داد از لطف یزدان

بخارا سمرقند و بلخ و بدخشان

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے بادشاہ سلامت کو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے

بخارا، سمرقند، بلخ و بدخشاں کے علاقے عطا ہوئے ہیں۔

بلرزہ در آیند چوں بید دروم

اگر روکنی سوئے روم و خراسان

ترجمہ: اے دوست اگر میرا مہربان روم و خراسان کی جانب لشکر کشی کرے تو یقین

جان لے کہ انہیں ایسے کپکپی طاری ہو جاتی ہے جیسے نرم و نازک بیر کا درخت

لہراتا ہے۔

بسووائے عشقت چو صابر سرخود

نہادم بخاک رہ درد مندان

ترجمہ: جب صابر رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی اپنی مرضی سے تیرے عشق میں اپنا سر ڈال

دیا۔ تو میں نے خود ہی درد مند لوگوں کی راہ کی خاک پر اپنا سر بچھا دیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

آمدم از ذوق مستی بر در پیر فغان

گوئیامن از مکان رفتم بسوئے لامکان

ترجمہ: میں ساقی کے در پر نہایت ذوق و شوق اور مستی کے عالم میں آیا۔ گویا یوں ہوا

کہ میں اپنے مکان سے لامکان کی جانب چلا گیا۔

صد ہزاران جان بر افشانم بخاک راہ تو

یافتم اندر جمال تو نشان بے نشان

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیری راہ کی خاک پر اپنی ہزاروں جانیں قربان کرتا

ہوں کیونکہ میں نے تیری ذات اور جمال میں وہ نشان پایا ہے جو نہ دکھائی

دینے والے کی ذات میں ہے۔

از شجر برگے چو افتد بر زمین اندر خزان

دل دردنِ سینۂ پر سوز میگرد و تپان

ترجمہ: خزاں کے موسم میں درخت سے زمین پر جب پتے گرتے ہیں تو اس سے

سینہ میں دل بہت دکھی ہوتا اور تڑپتا ہے۔

جان فشانیہا کنم از ذوق با صد آرزو

گر در آیم مست و حیران در مکانِ قدسیان

ترجمہ: اگر میں نہایت ذوق شوق سے جان ماری کروں اور سو قسم کی آرزوئیں

باندھوں تو بھی اگر میں فرشتوں کے مکان میں حیران اور مستی کی حالت میں

آتا ہوں تو یہ میرا مقام ہے۔

کئے کنم رو سوئے جنت در سر کوئتومن

یافتم از جلوۂ روئتو عمر جاودان

ترجمہ: میں تیری گلی میں جب ہوں تو کیسے جنت میں جانے کا رخ کروں کیونکہ

میں نے تو ہمیشہ کی زندگی کا نظارہ تیرے چہرہ انور کے دیکھنے سے پایا ہے۔

گر نگاہ بر من افتد بر رخ زیبائے تو

رقص علیہا کنم دیگر کنم قصد جان

ترجمہ: اگر ترے رخ انور سے مجھ خاکسار پر ایک شفقت کی نگاہ پڑ جائے تو میں خوشی

سے رقص کروں اور پھر اپنی جان قربان کرنے کا قصد بھی کروں۔

چند گوید صابر اوصاف تو از روزے نیاز

می نگجد سرد صفت ذات تو اندر جهان

ترجمہ: اے محبوب اگر صابر رحمۃ اللہ علیہ نہایت نیاز مندی و عاجزانہ حال میں تیرے

چند ایک اوصافِ حسن بیان کرے تو تیرا بلند و بالا صفات والا جسدِ خاکی اس

دنیا میں خوشی سے سمانہ سکے۔

.....☆.....☆.....☆.....

شہر رمضان آمد شد تاز گئی ایمان

از بھر مسلمانان آمد ز خدا فرمان

ترجمہ: دوستو یہ رمضان المبارک کا ماہ آگیا دلوں میں ایمان کی رونق آگئی اور یہ خوشی

کا فرمان اللہ کی جانب سے آیا ہے۔

ہر کس کہ بحکم حق کردہ جهان کارے

شد درود جهان سر چو فلک گردان

ترجمہ: دنیا میں ہر کوئی بندہ اپنے رب کے حکم و فرمان سے کام کاج میں لگا ہے اس

ماہ میں درود شریف کا ورد اتنا گونجتا ہے جیسا کہ آسمان گردش کرتا ہے۔

ماہ رمضان تا نمودہ رخ خود

شد از رخ زیبایش شادی بر مسلمانان

ترجمہ: جس دن سے رمضان شریف کے ماہ کا آغاز ہوا ہے مسلمانوں کے چہرے خوشی سے دمک گئے ہیں۔

آندم کہ نہادم سر اند قدم حکمت

رفتہ از دل و جانم آلودگی عصیان

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جس وقت سے میں نے رمضان شریف کے روزے شروع کئے بلاشبہ میرے دل اور جان سے گناہوں کی آلودگی ڈھل گئی ہے۔

ہر کس کو درین ماہی بر حکم خدا رفتہ -

انعام سے بیند از کرمی یزدان

ترجمہ: جو کوئی بندہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتا ہے۔ وہ بلاشک اپنے اللہ تعالیٰ سے کرم و انعام دیکھ لیتا ہے۔ -

بر حکم تو اے خالق چون عاشق سر گشتہ

قربان شدہ ام قربان قربان شدہ ام قربان

ترجمہ: اے میرے رب میں تیرے احکام پر کار بند ہوں اور احکام کی تعمیل پر لگا ہوں میں تیری رحمت پر قربان۔ میں تیرے نعمت بھرے انعام پر قربان قربان۔

در گوش دلم آمد از غیب ندا صابر

نومید مشو در دین گر هست ترا عرفان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دل کے کان میں غیب سے یہ آواز آئی ہے کہ تو دین

کے معاملات میں نا اُمید نہ ہو اگر تجھے اللہ کا عرفان ہو گیا ہے تو نا اُمید نہ

ہو۔ یہ تیرے لئے خوشیوں کی نوید ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

رحمے بکن ای خدائے بیچون

بے لطف تو گشتہ جگر خون

ترجمہ: اے کمزور بندوں کے رب تو اپنا فضل فرما۔ تیری رحمت و کرم کے بغیر اس

جان میں بے اطمینانی ہے۔

در کنج بلا بصد غم و درد

چشم دل من شدہ چو جیحون

ترجمہ: میں ہزاروں غم اور درد لئے گوشہ نشین ہو چکا ہوں میرے دل کی آنکھ ہر لحظہ

روتی ہے جیسے دریائے جیحون کا پانی بہتا رہتا ہے۔

مجنونی من اگر بہ بیند

لیلے جہان شود چو مجنون

ترجمہ: اگر لیلیٰ بھی میری مجنونانہ کیفیت کو دیکھ پائے دنیا بھر کی لیلیٰ صفت حسین

پر یاں، بھی مجنون ہو کر رہ جائیں۔

جبریل فتدب خاکِ غربت

برحال من شگستہ محزون

ترجمہ: حضرت جبریل علیہ السلام بھی میری حالت زار کو دیکھ کر زمین پر گر پڑا میں اتنا

ڈکھی اور پریشان حال ہوں۔

گردم بہوائے وصل تا حشر

برگرد سر تو ہمچو گرددن

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے وصل کیلئے تا قیامت سرگردان ہوں اور میں

تیری ذات پر نثار ایسا ہوں جیسے آسمان ہمہ وقت گردش میں رہتا ہے۔

تا چند مژدہ دہم بدل در عشقت

درد و غم تسست روز افزون

ترجمہ: میں اپنے دل کو تیرے عشق میں پڑنے کی خوشخبری کب سے دوں۔ میرا درد و غم

جو تیرے لئے میرے دل میں ہے وہ ہر روز زیادہ سے زیادہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

از من نشد آن نگار خواندم

شب تابہ سحر دعائے افسون

ترجمہ: میں اُس محبوب کو نہ پڑھ سکا میں اُس کیلئے رات سے صبح طلوع ہونے تک

دُعائیں ہی کرتا رہا۔

دریادریا ز دیدہ ریزم

در کوئے غم تو اشک گلگون

ترجمہ: اے محبوب میں اپنی آنکھوں سے دریا کی مثل آنسو بہائے جا رہا ہوں۔ میں

تیرے فراق کے غم میں پھولوں جیسے آنسو بہائے جا رہا ہوں۔

صابر قدیکہ چون الف بود

از یاد فراق گشتہ چون نون

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کا قد بالکل سیدھا اور حسین و جمیل تھا مگر تیری یاد میں وہ

الف کی طرح سیدھا ہونے کی بجائے حرف نون کی مثل خم ہو گیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی کہ گردی در جہان عشق شمع دین

بیابی دیدہ دل رو بدرگاہ نصیر الدین

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ جہان عشق میں دین کی شمع بن جائے تو آتھے

یہ حال میرے حضرت نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ سے دل کی آنکھ سے ملے گا۔

بی بینی از رہ معنی ظہور ذات حق بیچون

اگر داری تو از روئے حقیقت دیدہ حق بین

ترجمہ: اے دوست تو بلا چون چہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو اصل حال میں دیکھ لے گا اور

اگر تو حق بین آنکھ رکھتا ہے تو تجھے یہ سب حال وہاں سے نصیب ہو جائے گا۔

سراج العارفین را دیدہ دل سازتا آنجا

ببین در کثرت و وحدت جمال او بہ نیک آئین

ترجمہ: اے دوست وہاں تیرے دل کی آنکھ عارفوں کا سورج دیکھے گی اور وہاں تجھے کثرت و وحدت کا علم اُن کے جمال میں واضح نظر آجائے گا۔ پس اُن کے حضور حاضر ہو کر مستفید ہو۔

اگر خواہی شوی محرم تو رازِ تم وجہ اللہ

بیک شرطے بیا انیجا ابشودر دینہ نفس کین

ترجمہ: اے دوست اگر تیری یہ تمنا ہے کہ تو پھر سے وجہ اللہ کی زیارت کرے اور اس راز سے باخبر ہو تو تجھے چاہیے کہ آنگر ایک شرط ہے کہ اپنا سینہ کینہ سے دھو کر اس جگہ آ اور دل کی مراد و مطلب پالے۔

ز سودائے محبت از د چشم خویشتن زانجا

بہ بینی جلوۂ ذات فرید الدین نظام الدین

ترجمہ: وہاں تو اپنی محبت والی آنکھ سے دیکھے گا وہاں تو سارا نظام اُس ذات فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ اور نظام الدین کے نظام کی ذات میں تجھے نظر پڑے گا وہاں کا ماحول و حال سراپا دین ہی دینِ حق ہے۔

طغیر از ذات حق کس نیست واقف از کمال او

کہ ہست آن چشمہائے سوز بجز خواجہ قطب الدین

ترجمہ: اے دوست یہ سن کہ اُن میں جو کمال و اوصاف ہیں انہیں سوائے رب

تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا آپ کی چشم پر نم سوائے اپنے خواجہ قطب
الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کی دید سے دُور نہیں ہیں۔

اگر خواہی شوی و رہ دو عالم چون مہ روشن

بگواز صدق دل خواجہ معین الدین معین الدین

ترجمہ: اے دوست اگر تو دونوں جہان میں چاند کی مثل روشن ہونا چاہتا ہے تو سچے

دل سے یا خواجہ معین الدین یا خواجہ معین الدین نعرہ لگالے۔

بیادِ عارضِ زیبا نشین در کوئے می نو شان

ببوی بادہ مستی کن اگر نبود می رنگین

ترجمہ: حسین چہرہ اور زخسار والوں کی یاد کیلئے شراب خوروں کی گلی میں جا کر بیٹھ جا

اور شرابی کی مستی کی حالت بنا لے جیسے انہیں شراب کی بُو مست کر دیتی ایسا

ہی کرا اگر تجھے سُرخ شراب میسر نہ آئے۔

بصد امید صابر زو بدرگاہ تو آوردہ

بکن رحمے بحال این غریب و عاجز و مسکین

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی درگاہِ عالیہ میں ہزاروں امیدوں کے ساتھ حاضر

ہوا ہے پس آپ ذرہ نوازی کرتے اس غریب و عاجز اور مسکین کے حال پر

رحم فرما کر بائرا فرمادیں آپ کا احسان ہوگا۔

دارم ز ازل ز لطف بیچون

درد دل غم عشق روز افزون

ترجمہ: اے میرے مہربان میں روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے بغیر کسی

وجہ کے اپنے دل میں عشق رکھتا ہوں اور میرا عشق غم روز بروز ترقی پذیر ہے۔

چون کوہ نشستہ ام دو زانو

در کوئے غم تو ہمچو گردون

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے حضور دو زانو ہو کر پہاڑ کی مثل ساکت بیٹھا ہوں اور

اے محبوب میں تیرے غم کے کوچہ میں مثل آسمان گردش کرتا رہتا ہوں۔ شاید

کہ تجھ سے کسی موڑ پر آنا سامنا ہو جائے۔

ازہر بن موئے من بصد جوش

جاری شدہ صد ہزار جیحون

ترجمہ: میرے جسم کے ہر بال کی جڑ سے سو جوش و خروش کے ساتھ ہزار دریائے

جیحون کی مثل دریا جاری ہیں۔

صحرائے جہان زگریۃ من

سیراب شدہ ز اشک گگون

ترجمہ: میرے رونے کے نتیجہ میں دُنیا کے ریت کے میدان بھی میرے سُرخ

آنسوؤں کے پانی سے سیراب ہو گئے ہیں۔

صد شکر کہ لشکر غم و درد

در شہر دلم نمود شب خون

ترجمہ: میں سینکڑوں بار اپنے غم اور درد کے لشکر کے احسان پر شکر یہ ادا کرتا ہوں

جس نے میرے دل کے شہر پر شب خون مارا ہے۔

مجنونی من اگر بداند

لیاے گردد ز ذوق مجنون

ترجمہ: اگر انہیں میری جنونی حالت کا علم ہو جائے تو یقین کر لیں کہ اس ذوق شوق

کو دیکھ کر لیلیٰ بھی میری مجنون بن جائے۔

انداختہ عاشق از سر ذوق

لختے جگر از دیدہ بیرون

ترجمہ: ایک عاشق بھی میرا حال دیکھ کر نہایت ذوق شوق سے اپنی دونوں پیاری

آنکھوں سے اپنی دونوں آنکھیں باہر نکال کر رکھ دے۔

در هر دو جہاں عزیز دلہاست

هر کس کہ زہر تست محزون

ترجمہ: دونوں جہاں میں کبھی کو اپنے اپنے دل بہت عزیز و پیارے ہیں مگر ہر کوئی

تیری محبت میں زخمی ہو چکا ہے۔

قدھا چو الف زیاد عشقت

صابر بنگر کہ گشتہ چون نون

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے قد لمبے اور حسین ہیں اور مثل فرد فرید

ہیں۔ مگر جس نے بھی تجھے دیکھا وہ الف سے نون ہو کر رہ گیا نون سے مراد گہرا۔

.....☆.....☆.....☆.....

من بیوئے تو رسیدم بدر پیر مغان

تابہ بینم رخ زیبائے تو خویش بینان

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے سہارے سے آتش پرستوں کے پیر کے در پر پہنچا

تا کہ میں تیرا منور چہرہ اپنی پہچان کرنے والوں کی مثل دیکھ سکوں۔

گر جمال تو بودد نظر من از ذوق

تا کسم گر بکنم روئے بگلزار جہان

ترجمہ: اگر تیرا جمال میرے شامل حال ہو اور میری نظر میں تیری دید کا ذوق شوق ہو

تو کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس طرح سے تیرے گلزار مثل چہرہ سے اپنا رخ

کہیں اور کر لوں۔

گر خیال تو کند جان و دلم ہمچون ماہ

بر فلک تا بدم حشر شوم نور فشان

ترجمہ: اگر تیرا خیال میری جان اور دل کو چاند کی مثل روشن و منور کر دے۔ تو یقینی

بات ہے کہ میں آسمان پر آخر دم تک نور ہی نور بکھیرتا رہوں۔

چشم دل پی س من از جان عزیزست عزیز

کز ازل تابہ ابد ہست بسویت نگران

ترجمہ: میرے نزدیک میرے دل کی پیاری آنکھ اس جان سے بھی زیادہ عزیز ہے یہی وجہ ہے کہ میں آغاز سے آخر تک تیرے گرد گھومتا پھرتا تیرا دیدار کرتا رہتا ہوں۔

خضر گوید بتواے شاہد معنی بشنو

عمر تو درین نشہ دنیا چندان

ترجمہ: اے بندے تجھ سے حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حقیقت کے دیکھنے والے مجھ سے سن کہ تیری ساری زندگی دنیا داری کے نشہ میں کب تک رہے گی میں تجھے بتاؤں کہ یہ کچھ بھی نہیں۔

من ازین غم ہمہ شب برسر کویت سوزم

غم عشقت نتوان کرد پسینہ پنہان

ترجمہ: میں اس غم سے ساری رات تیری گلی کے کنارے پر چلتا رہتا ہوں۔ پھر بھی تیرے عشق کا غم میرے پسینے کو چھپا نہیں سکتا ہے میں پریشانی کے عالم میں شرابور رہتا ہوں۔

باچنین عزو کمال کہ تو واری دو دین

باش در عالم جان ہمچو خداوند جہان

ترجمہ: اے بندے یہ عزت و بلندی جو تجھے اس دین میں نصیب ہے تو اس طرح دنیا میں ڈرے ہوؤں کی مثل رہ جیسے تو اپنے اللہ سے ڈرتا ہے۔

من بسودائے توتا روز جزامی بینم

روئے بنما کہ طرف کویتو مستم حیران

ترجمہ: میں روزِ قیامت تک تیرے خیالوں میں ہی ڈوبا ہوا رہوں گا۔ ایک لمحہ کیلئے ہی مجھے اپنا دیدار دے دے کیونکہ میں تیری جانب مست و حیران ہو کر دیکھتا ہی رہتا ہوں۔

روئے بنما کہ شوم ہمچو توفارغ از غم

چند صابرز فراق تو کند شور و فغان

ترجمہ: اے میرے محبوب مجھے اپنا چہرہ دکھاتا کہ میں غموں سے نجات پالوں۔ کیونکہ میں تجھ سے دُور اور آنکھوں سے اوجھل حال شور و غل ہی کرتا رہتا ہوں تو براہ مہربانی اپنا دیدار دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خدایا بدہ زوو صابر علی را

ز احسان و ایمان ز انوار ایقان

ترجمہ: اے میرے اللہ تو علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو جلد اپنی کرم فرمائی اور احسان سے ایمان بخش اور اُسے پختہ یقین کا نور دے۔

بصد غربت و غم بہ پیشت رسیدم

غریبم غریبم بجان غریبان

ترجمہ: اے آقا میں تیرے حضور ہزار غم و تکلیف سے پہنچا ہوں۔ میں غریب ہوں غریب ہوں اور غریب حال ہوں۔

بصد درد و الفت رسیدم بسویت

تو خودمی شناسی فغان فقیران

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور بڑی تکلیف اور پیار سے حاضر ہوا ہوں یہ تجھے بتانے

کی کیا ضرورت ہے تو آپ فقیر لوگوں کی درد بھری آوازیں سن لیتا ہے۔

بجز تو کسے نیست اندر دو عالم

رحیمی کریمے حکیمے و رحمان

ترجمہ: اے میرے اللہ دونوں جہاں میں کوئی ایسا نہیں جو تجھ سا رحیم ہو۔ کریم ہو۔

حکیم ہو یا مہربان۔

بدہ عشق خود خاص صابر علی را

یعز محمد با اسرار قرآن

ترجمہ: اے اللہ تو اپنا خاص عشق و احسان علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمادے

تجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا واسطہ ہے اور تو قرآن مجید کے

احکام کے صدقہ کرم فرمادے۔

بصدق ابوبکر صدیق اکبر

بعدل عمر بخشش اور ا دل و جان

ترجمہ: اے اللہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات کے صدقہ

نواز دے کیونکہ وہ صاحب صدق و صفا ہیں اور بخدا اُسے حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف کے صدقہ وہ دل و جان عطا کر جو تجھے

پسند ہے۔

بحلمے کہ وادی بعثمان عفان

بسرّ علی دلے شیریزدان

ترجمہ: اے اللہ تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو حلم و حیا عطا فرمایا اُس کے

صدقہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو اللہ کے شیر ہیں اُن کے صدقہ میں ایسا دل

دے جو تجھے پسند ہے۔

توئی خالق توئی رازق ما

بدہ آب حیوان بدہ آب حیوان

ترجمہ: اے اللہ تو ہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی ہمارا رازق ہے تجھے واسطہ

ہے کہ تو ہمیں آب حیوان سے ہمیشہ کی زندگی کا جام پلا دے۔ اے اللہ تو

ہمیں آب حیوان بخش دے۔

منم بندہ خاص تو از جان و دل را

بکف بر نہادہ شود ہر چہ فرمان

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا دل و جان سے بندہ ہوں میں نے تیرے احکام کو اپنے

ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہے جو بھی ترا فرمان ہے میں اُس پر عمل پیرا ہوں تو مجھ

سے راضی ہو جا۔

بدرگاہ تو سر نہادہ است صابر

بدرد و دل و جان او بخش درمان

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ صابر رحمۃ اللہ علیہ نے تیرے حضور سر سجدہ میں رکھا ہے اُس

کے دکھ درد سے جان کو امان عطا فرما دے۔

اگر بار یابم بکوئے تو جانان

بعرش برین میخرامم چوستان

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر مجھے تیری گلی میں جاے کا شرف حاصل ہو جائے

تو میں خوش و مست لوگوں کی مثل عرش بریں پر خوش ہو کر ٹہلتے ٹہلتے پھروں۔

درین تنگی جان اگر رخ نمائی

شود برمن از لطف تو کار آسان

ترجمہ: اگر میری اس تنگ حالت میں تو مجھے زیارت کرا دے تو مجھ پر ساری

مشکلات تیری مہربانی سے آسان ہو جائیں۔

ازین لطف ہائے کہ کردی بصد ذوق

ببازم بکویت ہزاران دل و جان

ترجمہ: وہ مہربانیاں جو تو نے میرے حال پر خوشی سے کی ہیں۔ میں تیرے اس

احسان پر اپنی ہزاروں جانیں اور دل قربان کرتا ہوں۔

چہ شد گزر حسن تو گل گل شگفتم

ز حسن رخ تو جہان شد گلستان

ترجمہ: کیا ہی اچھا ہو کہ تو مجھ پر مہربان ہو جائے تو میرے دل کے پھول کھل

جائیں۔ کیونکہ تیرے رخ انور کے جمال سے سارا جہان باغ بن گیا ہے۔

نگروم بجز جان لعل تو مدہوش

بریزی اگر در گلویم خمستان

ترجمہ: تیرے سُرخ ہونٹ ایسے ہیں کہ میں اُن کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتا ہوں براہ

مہربانی تو اگر میرے منہ میں گھونٹ بھر محبت کی شراب ڈال دے تو میرا گلا

بھی شراب خانہ بن جائے۔

زدستت بنوشم ہر انچہ دہی تو

اگر زہر باشد دگر آب حیوان

ترجمہ: میں تو تیرے ہاتھ مبارک کی ہر چیز پی لیتا ہوں جو تو مجھے بخشے۔ اگر تو مجھے

زہر بھی دے تو یہ میرے لئے آب حیوان و ہمیشہ کی زندگی کا جام ہے۔

بکن رحم بر حال من زانکہ ہستم

مسلمان مسلمان مسلمان مسلمان

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھ پر اپنا رحم و کرم فرما کیونکہ کچھ بھی ہے میں ہوں تو تیرا

مسلمان بندہ مسلمان مسلمان بندہ۔

اگر رخ نمائی بصد ذوق و مستی

شوم برتو قربان شوم بر قربان

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر تو مجھے اپنا چہرہ دکھا دے تو میں ہزار خوشی سے تیری

ذات پر قربان قربان۔ قربان۔

زعکس رخت همچو خورشید گردم

درخشان درخشان درخشان درخشان

ترجمہ: میں تیرے چہرہ انور کے عکس سے مثل سورج روشن دل ہو جاتا ہوں سورج کی مثل روشن روشن۔

فدائتو سوازم دل و جان خود را

چو در عہد قربان چو در عید قربان

ترجمہ: میں تیری ذات پر اپنا دل اور جان قربان کرتا ہوں جیسے لوگ قربانی کے وقت میں اور جیسے قربانی کی عید کے وقت میں لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔

ز حالِ دل خود بہ پیشت چہ گویم

کہ تومی شناسی فغان فقیران

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور اپنے دل کا حال کیا بیان کروں کیونکہ تو تو فقیر لوگوں کی آہ اور رونے کی آواز تک جانتا ہوں۔

چہ پرسسی ز احوال صابر نگارا

زتو نیست پنہان

ترجمہ: اے محبوب تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی بابت کیا معلومات لیتا ہے تجھ سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں پوشیدہ نہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

از کرم خرد سلطان دین

یافتہ ام گوہر کان یقین

ترجمہ: مجھے دین کے عالی قدر سلطان کی مہربانی نصیب ہے میں نے اُن کی مہربانی سے یقین کی کان سے موتی لے لئے ہیں۔

شکر کنم از دل و جان تا ابد

یافتہ ام رتبہ حق الیقین

ترجمہ: میں تو آخری دم تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھے حق الیقین کا مقام اس وسیلہ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

گرد سر روضہ چو گشتم نمود

در نظر غیبت خلد برین

ترجمہ: میں نے جب شکر کی حالت میں اُن کے در دولت کا طواف کیا تو میری نظر میں خلد بریں کو بھی غیبت آگئی یعنی میرے لئے خلد بریں کی رفعت تیرے در سے کمتر ہے۔

بر دل من از کرم خاص خود

کرد خدائے دو جہان آفرین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے میرے دل پر اپنا خاص کرم فرمایا۔ میں اُس اللہ کریم کے اس احسان پر بے حد خوش ہوں۔

از ازل تا ابہ ابدا یافتم

نیست کسی ذات ترا ہم قرین

ترجمہ: میں نے اول سے آخر تک کسی ذات کو تیری ذات کے برابر اور ہم پلہ نہیں پایا ہے۔

سر نکند از رہ شرمندگی

پیش جمالت ہمہ خوبان چین

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تیرے حسن و جمال کے سامنے چین کے حسین

و جمیل بھی شرمندگی سے سر نہیں اٹھاتے یعنی تیرا جمال و حسن دنیا میں

سب سے اعلیٰ ترین ہے۔

چون نشوی قطب زمین و زبان

ہست ترا جلوہ حق ہمنشین

ترجمہ: تیری ذات کے برابر دنیا کے قطب مقابل نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ تیری

ذات پر حق تعالیٰ کی پاک ذات کا خصوصی جلوہ اور کرم ہے۔

بخش بصابر تو ز ملک سخن

ز آنکہ توئی خرد روئے زمین

ترجمہ: اے اللہ تو اپنے خاص کرم سے صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سخن مبارک سے

ارشاد فرما کیونکہ تو ہی وہ ذات ہے جو زمین و زمان کی بادشاہ و با اختیار ہے۔

لطف کن لطف یا معین الدین

توئی مشک کشا معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ حضرت معین الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ مہربانی فرمائیں مہربانی فرمائیں

کیونکہ آپ مشکل کام میں مدد کرنے والے مددگار ہیں۔

اوقات بصد ہزار امید

بردردت بینوا معین الدین

ترجمہ: میں ہزاروں امیدوں سے آپ سے توقع کرتا ہوں میں بے نوا ہوں اور

آپ کے در پر پڑا ہوں میری مدد فرمائیں۔

جز تو کس نیست دستگیری کن

ساز بر پامرا معین الدین

ترجمہ: اے میرے خواجہ آپ کے سوا میرا کوئی حمایتی نہیں۔ آپ میری مدد فرمائیں

میری امداد فرمائیں مجھے سہارا دیں آپ مہربانی فرمائیں۔

اوقات بصد ہزار امید

در جفادر جفا معین الدین

ترجمہ: میرے خواجہ میں بے بسی کے عالم میں گر پڑا ہوں میری کوئی امداد نہیں ہے۔

میں سختیوں میں گھرا ہوں۔ سختیوں میں ہوں ازراہ مہربانی امداد فرمائیں۔

من نہ دارم بجز کرم ہایت

در جہان آشنا معین الدین

ترجمہ: یا میرے خواجہ اس دنیا میں مجھ پر تیری شفقت اور مہربانیوں کے کوئی اور

بندہ مہربانی کرنے والا نہیں ہے تو میرے غریب نواز معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

میری مدد فرما۔

ہست در کار خانہ لطف

گنج ہائے دوامعین الدین

ترجمہ: اے میرے خواجہ غریب نواز تیرے لطف و احسان کے خزانہ و گہرانہ میں

تیری مہربانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تو بڑا شفقت کرنے والا اور امداد

دینے والا شفیق و مہربان ہے۔

بدہ از لطف خویش تا ہستم

از جہان فنا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ اپنی شفقت اور نوازش مجھ پر فرما میں اس دنیا کے کارخانہ میں جب

تک ہوں تو مجھ پر مہربان رہا اے خواجہ تو امداد کرنے والا مہربان ہے مہربان۔

جز تو کس نیست آشکار و نہان

در مقام بقا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ تیرا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند و بالا ہے تجھ پر اللہ تعالیٰ کا

کرم ہے اس مقام بقا میں اللہ نے تجھے اپنے پوشیدہ و ظاہر امور سے آگاہ
فرما رکھا ہے اس لئے میری عرض ہے تو میرے حال پر مہربان ہو جا۔

جلوئہ ذاتِ پاک حضرت تو

ہست در چشم مامعین الدین

ترجمہ: اے خواجہ ہمیں آپ کی ذات میں ذاتِ پاک الہی نظر آتی ہے اور ہماری
آنکھوں میں آپ کی شفیق ذات درد کو دور کرنے والی نظر پڑتی ہے۔

یافتم من ترا بہر دوسرا

سوء حق رہنما معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ غریب نواز میں آپ کو دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رہبری
کرنے والا پاتا ہوں پس میری بھی امداد فرمائیں امداد فرمائیں۔

کے گزارم ز دست دامن تو

یافتم مدعا معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ میں اپنے ہاتھ سے آپ کا مبارک دامن کیسے چھوڑ دوں۔ کیونکہ تیری
ذات سے میری مدعا اور خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے رحمت
کیلئے آپ کی ذات میرا سہارا ہے۔

ہست از جلوئہ رخ خوبت

مہر و مہ راضیا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کو وہ مقام و رفعت بخشی ہے کہ تیرے

نورانی چہرہ سے چاند و سورج پر تیرا نور پڑتا ہے اے خواجہ میری امداد فرما
دے میرے خواجہ میری مدد فرما۔

گفت از زبان سرّ خودت

مرحبا مریحبا معین الدین

ترجمہ: آپ کی زبان مبارک سے ہمیں خودی کا بھید اور درس ملا ہے میں آپ کی
اس ذرہ نوازی پر آپ کو مرحبا مرحبا پیش کرتا ہوں۔

یافت صابر ز صدق یقین

سرور اولیاء معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ صابر بڑے صدق اور یقین سے آپ کی بزرگی کا معتقد ہے آپ
بلاشبہ اولیاء اللہ کے سردار ہیں آپ میری امداد فرمائیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقان

ذات تو هست قبلہ ایمان عاشقان

ترجمہ: یا خواجہ آپ عاشق لوگوں کے سلطان و بادشاہ ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں
بہ صد عقیدت و احترام آیا ہوں آپ کی ذات بلاشبہ اہل ایمان عاشقوں کا
قابل احترام قبلہ ہے۔

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم ایجان عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ دونوں جہاں میں سوائے آپ کی ذات کے میرا کوئی امداد کرنے

والا نہیں ہے۔ اے خواجہ ازراہ مہربانی میری دیکھو فرمائیں کیونکہ آپ بلاشبہ عاشق لوگوں کی جان ہیں۔

وارم امید از کرم لعل روح بخش

مرہم بنہ بسینہ بریان عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ میں آپ سے لعل بخش شفقت و کرم کی امید کرتا ہوں۔ آپ اپنی شفقت سے سینہ جلے عاشقوں کے سینے کے زخم پر مرہم کریں تاکہ انہیں دکھ درد سے آرام ملے۔

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام

یک لحظہ گوش نہ تو افغان عشقان

ترجمہ: یا میرے خواجہ میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر آپ کے درِ اقدس پر سر نیاز جھکا دیا ہے۔ میں آپ کے در کی خاک پر پڑا ہوں۔ بخدا ایک لمحہ کیلئے ہی آہ و بکا کرنے والے عاشقان کی آوازوں پر کان دھریں۔

از خنجر نگاہ تو مجروح عالمے

شد نطق روح بخش تو درمانِ عشقان

ترجمہ: اے خواجہ تیری نگاہِ پاک سے ایک جہاں مجروح و بے حال پڑا ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے ایک لفظ اور بول بھی عاشق لوگوں کے دکھ اور درد کا روح پرور اور روح بخش علاج ہے۔

کوئے تو ہست غیرت جنت بصد شرف

حسن و جمال روی تو بستان عاشقان

جمہ: اے خواجہ آپ کی گلی کو جنت سے سو درجہ بلند عزت و غیرت حاصل ہے۔

بلاشبہ آپکی ذات گرامی اور چہرہ انور عاشق لوگوں کیلئے باغ اور گلستان کی

سیر و لطف سے افضل و برتر ہے۔

صابر بخاک کوئے تو سر بر نہادہ ام

زان رو کہ ہست کوئے تو سامان عاشقان

جمہ: یا خواجہ صابر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی مبارک گلی کی مٹی اپنے سر پر لے رکھی

ہے۔ یعنی اس پر صابر بدل و جان قربان ہے یہ اس لئے کہ تیری گلی تو عاشق

لوگوں کے سکون و آرام کا سامان رکھتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای دل بنہ سرت را در کوئے جان بازان

باشد کہ راہ یابی در بزم دل گدازان

جمہ: اے دل تو اپنے آپ کو اپنے مہربان جان بازوں کی گلی میں ٹھکا دے یا رکھ

دے ہو سکتا ہے کہ اس طرح کرنے سے دل گدازوں کی محفل میں تجھے

جانے کا رستہ مل جائے۔

از گلشن غم تو گردر بہشت آرند

ہرگز بردن نہ آیم چون بلبل از گلستان

جمہ: اگر مجھے غم کی دنیا سے نکال کر جنت میں لے آئیں تو بھی میں وہاں سے

ہرگز نہ آؤں گا۔ جیسے ایک بلبُل باغوں سے باہر نہیں آنا پسند کرتی۔ ایسے ہی
میں تیرے ہجر و عشق کے غم سے باہر آنا پسند نہیں کرتا ہوں۔

سر بردرت نہادم چون بندگانِ عاجز

گیری ز لطف و ستم ای قطب دین سلیمان

ترجمہ: اے خواجہ میں نے آپ کے در دولت پر عاجز و بے کس لوگوں کی مثل سر رکھ
دیا ہے۔ پس میرے خواجہ شہنشاہ قطب دین اپنی مہربانی اور کرمِ عام اور
شفقت سے مجھے سہارا دیں۔

از من تو درگزر کن ای محتسب نیابی

کز خویشتن نہانم در کوئے میفروشان

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا تو میرے اعمال کے احتساب سے مجھے نہ پکڑ بلکہ
معاف فرما دے کیونکہ میں نے تیری جناب میں اپنی کوئی بات و حال کو نہیں
چھپایا ہے کیونکہ میں شراب والوں کی گلی میں ہوں۔

بودم بخاک کویت افتادہ همچو ذرہ

از طلعت جمالت گشتم چو مہر تابان

ترجمہ: یا غریب نواز میں آپ کی گلی میں ذرہ کی مثل گر اڑا ہوں۔ مہربانی فرما دے تاکہ
میں تیرے حسن اور جمال کے عکس سے روشن سورج کی مثل چمکدار ہو جاؤں۔

قطرہ بہ بحر اندر افتد چو بجز گرد

آن قطرہ یقین شد در ذات شیخ عثمان

ترجمہ: جب بارش یا پانی کا ایک قطرہ سمندر میں پڑتا ہے تو وہ اس کا ایک جز یا حصہ

بن جاتا ہے۔ وہی رحمت کا ایک قطرہ جو حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ وہ یقینی طور پر اُس کی ذات سے حصہ ہو گیا وہ عطا فرمادے۔

صابر ہر انچہ گفتم از صدق دل بگفتم

تو گوش جان فراکن منیوش ز بحر عرفان

ترجمہ: صابر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا انہوں نے اپنے صدق دل سے ارشاد فرمایا۔ تو اس بات کو ذہن میں رکھ اور اسے اپنے رب تعالیٰ کے عرفان کے سمندر سے نوش جان کر یعنی تو اُن کی بات کو اللہ تعالیٰ کی بات جان کر دل میں اسے جگہ دے کیونکہ وہ سوائے حق کے کچھ نہیں فرماتے۔

.....☆.....☆.....☆.....

از کمال لطف حق در ملک دین

ہمقرنیم ہمقرنیم ہمقرین

ترجمہ: اے دوستو! میں دین حق کی راہ میں اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم سے اس کے قریب ہوں۔ قریب اور قریب تر۔

باغم و غربت بصد ذوق و طرب

ہمشنیم ہنشینم ہمنشین

ترجمہ: میں غم اور دکھ اور مسافری میں بڑے ذوق اور اطمینان سے ہوں یہ میرے قریب ہیں بے حد قریب اور بہت ہی قریب میرے ساتھی۔

درمیان گلشن روحانیان

یاسمینم یاسمینم یاسمین

ترجمہ: روحوں کے آرام کے مقام اعلیٰ باغات میں مثل گل یاسمین کے ہوں۔ چنبیلی

کا پھول اور بے حد مہک دینے والا پسندیدہ پھول ہوں۔

تاشوی مقبول حق شوبے نوا

درہمینم درہمینم درہمین

ترجمہ: اے بے یارو بے کس دوست کوشاں ہو۔ تاکہ تو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ

ہو جائے اُن لوگوں میں ہو جائے اُن میں چلا جا اور اُن میں ہو جا۔

ہست جایم عرش اکبر گرچہ من

برزمینم برزمینم برزمین

ترجمہ: اے دوست میرا مسکن و رہائش اور اصل مقام تو عرشِ بریں ہے۔ کیا ہوا کہ

میں زمین پر آباد ہوں زمین پر رہ رہا ہوں اور زمین پر ہوں۔

کشت زار از ازل از مصطفیٰ

خوبہ حشیم خوبہ حشیم خوشہ چین

ترجمہ: اے دوست میں اصل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و نسل سے

ہوں میں نے اُن سے ہی سب کچھ اخذ کیا ہے۔ میں نے سب کچھ اُن کی

ذات سے حاصل کیا ہے۔

در دو چشم دشمنان از روے حق

خار کنیم خار کنیم خار کین

ترجمہ: میں دشمنوں کی آنکھ میں درحقیقت ایک خاردار کانٹے اٹھانے والا اور کانٹے

جمع کرنے والا اور کانٹے اکٹھے کرنے والا مرد ہوں میری اُن کے نزدیک

کوئی قدر و قیمت و منزلت نہیں۔

دستِ قدر را بصد عز و شرف

آستینم آستینم آستین

ترجمہ: میں وہ مردِ فرد فرید ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور قدرت میں عزت و قدر

رکھتا ہوں میرا بازو اللہ کی رحمت و قابو سے ہے میں اُس کی رحمت سے

باہمت ہوں۔

در ہمہ خوبان عالم تابہ حشر

با حنیم ببہ حنیم ما جبین

ترجمہ: اے دوستو! میں تا قیامت اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں ہوں گا۔ جو دُنیا

بھر میں سب سے حسین ہیں میں اُس کے حسن کا ہمہ کار ہوں بے حد

حسین و مقبول و مقرب ہوں۔

خاتم حسن ترا از بہرِ زیب

من نگیںم من نگیںم من نگیں

ترجمہ: اے میرے محبوبِ حسن و جمال کی انگلی تیرے درکار ہے تاکہ تو اپنا حسن اور

زینت زیادہ دکھائے میں تیرے حُسن کی انگوٹھی کیلئے حسین نگینہ ہوں حسین
نگینہ۔ بے حد خوبصورت نگینہ۔

صابر از یاد لب شیریں یار

انگبینم انگبینم انگبین

ترجمہ: دوستو! صابر اپنے پیارے محبوب کے پیارے ہونٹوں کیلئے ایک بیٹھا شہد
ہے بیٹھا شہد، مٹھاس بھرا شہد۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیاد رکوے ماگر عاشقی تو

بکن رو سوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اے دوست آ اور ہماری گلی میں آ اگر تو عشق کے حال میں ہے ہماری طرف
رُخ پھیر لے۔ اگر تو عشق کرنے والا ہے۔

بدہ جان و دل و دین ہرچہ داری

بیاد روئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اے دوست تو اپنی جان اور دل اور دین قربان کر دے اور آ اگر تو عاشق ہے تو
ہماری طرف رُخ کر۔

شو از سودا بیار کفر زلفم

زدل ہندوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو عاشق زار ہے تو اس بات کا خیال کر لے اور ہماری سیاہ زلف کی کشش دل
میں رکھ لے ہمارے جلے دل کی طرف آ اگر تجھے عشق کی لگن اور محبت ہے۔

بصد ذوق و طرب مست و خرامان

بیابری بوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو عشق و محبت والا ہے تو ہزار خوشیوں اور شوق سے مستی کی حالت میں اور

ٹھہکتا ٹھہکتا ہوا ہماری جانب آ اور ہماری خوشبو پر فریفتہ ہو کر ہماری جانب آ جا۔

ز چشمہ دل ہزاران چشمہ خون

رسان در جوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو آ اور دیکھ ہمارے دل کے چشمہ سے ہزاروں خون کی

ندیاں جاری ہیں اگر تجھے ایسا شوق و لگن ہے تو آ اور نظارہ کر۔

پریشان شو پریشان شو پریشان

بعشق موئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو ہمارے عشق و محبت میں ہے اور تجھے ہماری زلفوں سے عشق ہے تو

نظارہ کر اور پریشان و حیران ہو۔ حیران و پریشان ہو کر رہ۔

اگر خواہی تو محراب حقیقت

بین ابروئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو حقیقت کی محراب کی دید کا خواہش مند ہے تو آ کر ہمارے ابرو دیکھ اور

اس نظارہ میں گم ہو جا۔ تجھے دلی مدعا حاصل ہو گا آ اور دیکھ اگر تو عاشق ہے۔

بدہ جانے گرت ہست آرزوئے

بیابین روئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تجھے ہماری ملاقات کی آرزو اور تمنا ہے تو جان قربان کر اور آ اور دیکھ ہمارے

چہرہ کو تا کہ تجھے جلوے حاصل ہوں اگر تو عاشق ہے تو ایسا کر اور دیکھ۔

کشے چون روکشان صابر و لیکن

مکش از کوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنا منہ موڑ لے جیسا کہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں لیکن ہم سے

اپنا رخ نہ موڑ اور ہماری گلی سے نہ مڑ۔ اگر تو عاشق ہے تو ایسا نہ کر جیسا

دوسری دنیا کرتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

زخوبان دو عالم بہتری تو

بچشم عاشقان پیغمبرے تو

ترجمہ: اے محبوب تو دونوں جہاں کے حسین بندوں سے زیادہ دلربا ہے اور اپنے

عاشقوں کیلئے تیرا مقام پیغمبر کی مثل اعلیٰ ہے۔

بہر صورت ظہور تست ظاہر

بحسن خویشان خود ناظری تو

ترجمہ: ہر حال میں تیرا ظہور سب پر ظاہر و واضح ہے تو اپنے حال اور صورت میں بے

مثل ہے اور اپنے حسن کی خود تصویر ہے اور تو ہی اپنا آپ چاہنے والا ہے۔

زنورتست روشن مردو عالم

گھے خورشید ماگہ اختری تو

ترجمہ: آپ کی ذات کے نور سے دونوں جہاں روشن ہیں۔ تو بعض اوقات سورج

کی مثل، کبھی چاند کی مثل اور کبھی ستارہ بن کر ابھرتا ہے اور روشنی بخشتا ہے۔

نہ پرسد ایزد از عصیان کسے را

باین حسن از بمحشر بگوری تو

ترجمہ: تیرے جیسے حسین کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس شکل کے لوگوں سے

گناہوں کی پریش نہیں کرتا اور ایسے حسن والے تاقیامت قبر میں بھی نہیں

پوچھے جاتے۔

بکن رحمے بحال درد مندان

بہ لطف حق تعالیٰ سروری تو

ترجمہ: اے مہربان تو دکھی لوگوں کے حال پر رحم کئے جا کیونکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا

انعام ہے اس انعام کی بدولت تو بادشاہ ہے۔

نستان نقد ولم در رونمائی

بیانورونما خوش دلبری تو

ترجمہ: اے محبوب آ اور اپنا چہرہ دکھا اور اس چہرہ دکھانے کے عوض میرا دل معاوضہ

کے طور پر لے جا آ اور اے پیارے مجھے اپنا حسین چہرہ دکھا۔

چنان در دل خیالت جاگرفتہ

کہ در چشم ہمیشہ حاضری تو

ترجمہ: اے محبوب تیرا خیال میرے دل میں ایسا گھر کر گیا ہے کہ تیری تصویر میری آنکھوں کے سامنے ہمہ وقت رہتی ہے۔

بچشم عارفانِ حق شناسان

گھے پنہان و گماھے ظاہری تو

ترجمہ: اے دوست حق کی پہچان کرنے والے لوگوں کی آنکھ میں تو کبھی ظاہر ہے اور کبھی پوشیدہ ہے اور تیرا مقام پہچان کے مقام سے بالاتر ہے۔

بگوش من ندا آمد بہر سو

کہ اندر عاشق صادق تری تو

ترجمہ: میرے کانوں میں ہر جانب سے یہی آواز آئی کہ تو بلاشبہ عاشق صادق لوگوں میں سے ہے۔

اگر خواہی کہ گردی محرم راز

مکن در کوے ماشیون گری تو

ترجمہ: اے دوست اگر تو راز کا محرم ہونا چاہتا ہے تو چپ رہ اور ہماری گلی میں آکر شور اور غل نہ کر اس طرح تو اپنے مقصد و مدعا میں کامیاب ہو جائے گا۔

بیابے وصل ما آخر تو صابر

کہ اندر درد و غم صابر تری تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور دیکھ کہ ہماری ملاقات کے بغیر تو درد، دکھ اور غم کی

حالت میں رہے گا پس آ اور ہمارے پاس آ کر سکون حاصل کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشقم برزخ زیبائے تو

جانفشانی میکنم برپائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے حسین و جمیل چہرہ پر عاشق ہوں اس لئے میں

تیرے قدموں پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔

گشت از بہر تماشا عالمے

مست بود این غمزئہ خود رائے تو

ترجمہ: آپ کی ذات گرامی ایک جہان کیلئے دیکھنے کی انمول چیز ہے اسی لئے تو یہ

غموں کا مارا مست حال ہو گیا ہے۔

باچنین حسن و جمال از چشم دل

من نہ دیدم در جہان ہمتائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب میں اپنے دل کی آنکھ سے تجھے دیکھ کر کہتا ہوں کہ تو بڑی

ہی جمیل و حسین ہستی ہے اور میں نے تو آج تک دنیا میں تیری مثل حسین

چہرہ نہیں دیکھا ہے۔

از کمال حسن تو تا روزِ حشر

ہست در کون و مکان غوغائے تو

ترجمہ: قیامت کے دن تک تیرے اعلیٰ حُسن کی باتیں ہوتی رہیں گی۔ اور اب بھی

تیرا ہی شور اور آوازہ دُنیا اور جہان میں ہو رہا ہے۔

چست آید خلعت پیغمبری

اے بسر و قامت رعنائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ کے اوصاف کی بنا پر تجھے پیغمبر ہونے کا لبادہ پہنا

دینا بالکل مناسب نظر پڑتا ہے کیونکہ تو اپنے قد و قامت اور خدو حال کے

لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

گفتہ بامن کہ فروا بار تست

جان و ہم بروعدہ فردائے تو

ترجمہ: اے محبوب تو نے مجھے یہ کہا کہ کل تمہاری باری ہے میں تو تیرے کل کے وعدہ

پر جان قربان کئے ہوں۔

چون ننازم در میانِ عاشقانِ

گنجِ ہا دارم من از غمِ ہائے تو

ترجمہ: میں عاشقوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی فخر و ناز نہیں کرتا۔ کیونکہ میں تیرے

غموں کے خزانے رکھتا ہوں۔

آشکارا و نہان در بزم عشق

رقص ہا کردم من از سودائے تو

ترجمہ: میں نے سامنے ہو کر اور چھپ کر بھی عشق کی بزم میں رقص کیا۔ کیونکہ یہ میرا عمل تیرے خیال و فکر سے ہے۔

از سر مستی چو صابتر بہر وصل

سر نہادم در رہ یغمائے تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محبوب کے وصل کے سودا اور عزم سے اُس کی لوٹ مار کی راہ میں اپنا سر جھکا دیا ہے تاکہ جو محبوب چاہتا ہے کرتا رہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دلرباشمع جاودانی تو

مطلع نور آسمانے تو

ترجمہ: اے میرے مہربان تو دل کو خوش کرنے والی اور ہمیشہ روشن رہنے والی شمع

ہے تو میرے لئے آسمان پر نور کی چمک کا آغاز کرنے والی ہستی ہے۔

در ہمہ کائنات از رہ حسن

گوہر کان لامکانے تو

ترجمہ: اے میرے مہربان حُسن کی دُنیا میں اس ساری کائنات کے نظام میں تو ایک

نایاب موتی کی مثل ہے تو گویا لامکان کا بھی نایاب موتی ہے۔

محرّم سرّ راز حق گردی

سورۂ عشق او بخوانے تو

ترجمہ: تو تو حق کے اسرار اور مخفی امور کے علم والی عالی ذات ہے تو تو اس کے عشق کی سورتیں اور آیات تلاوت کرتا ہے۔

میرساند ترا بعرش برین

مرکب عشق گربدانے تو

ترجمہ: تجھے حق تعالیٰ نے عرش بریں پر پہنچا دیا۔ تو عشق کا گھوڑا ہے اگر تو اس قسم کی بات جانے۔

درد از درد عاشقان خدا

گرت ترا هست در نمانے تو

ترجمہ: تیرے دل میں ایک درد ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے عاشقوں والا درد ہے اگر یہ

تیرے دل میں ہے تو تو نے اسے یقیناً چھپا رکھا ہے یہ سب تجھ سے ظاہر ہے۔

جلوہ عشق ظاہر و پیدا

چہ کنم من اگر ندانے تو

ترجمہ: تیرا عشق ظاہر اور صاف نظر آتا ہے میں کیا کروں کہ وہ تجھے کیوں کر معلوم

نہیں ہوتا کہ تیرا عشق ظاہر و باہر بکھرا پڑا ہے۔

مَن ہم از تو امیدہا دارم

زانکہ بر خلق مہربانے تو

ترجمہ: میں بھی تو آپ سے سینکڑوں امیدیں وابستہ کئے ہوں کیونکہ تو بلاشبہ تمام لوگوں پر مہربان ہے۔

باچنین حسن در جہان امروز

رونق باغ بوستانے تو

ترجمہ: آج اس دور میں تو بے حد حسین و جمیل ہستی ہے تو بلاشبہ وہ پھول ہے جو سارے باغ کی رونق ہوتی ہے۔

گردر آئی بیزم مہ رویان

ہان یقین وان کہ خود نمانے تو

ترجمہ: اگر تو حسین و جمیل بندوں کی محفل میں آ نکلے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ تیرا آنا دیدیتا ہے۔

عالم ہر دو کون بندہ تست

سرور جملہ سرورانے تو

ترجمہ: اس دُنیا جہاں کے لوگ سبھی کے سبھی تیرے غلام ہیں تو بادشاہ ہے اور تم بادشاہوں کے بادشاہ ہو۔

دامنت راز کف نہ بگزارم

مرہم درد بیدلانے تو

ترجمہ: میں تیرا دامن اپنے ہاتھ سے ہرگز نہیں جانے دیتا۔ کیونکہ تو بلاشبہ مایوس لوگوں کے درد کی مرہم اور علاج ہے۔

ہرچہ خواہی بکن ترا زبید

بادشاہے جہان ستانے تو

ترجمہ: اے محبوب تو جو چاہے کر کیونکہ ایسے کرنا تجھے زیب دیتا ہے کیونکہ تو جہانوں پر بادشاہی کرنے والی ہستی ہے۔

چون تو انم جمال تو دیدہ

زانکہ از خویشتن نہانے تو

ترجمہ: میں تیرا حسن و جمال کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ کیونکہ تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپا رکھا ہے۔

عالمے روئے سوئے تو دارد

در جہان قبلہ جہانے تو

ترجمہ: اے محبوب سارا جہاں تیری طرف نظر کئے ہے۔ کیونکہ دنیا میں تو دنیا کا قبلہ بنا ہے۔

سوئے حق صابر از کمال کرم

ہائے جمالہ عشقانے تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ لگائے بیٹھا ہے اور اس کے کرم کا امیدوار ہے کیونکہ میرا محبوب تمام محبت کرنے والوں کا ہادی و رہبر ہے۔

مزار شر حسودان نگاہدار اللہ

کہ ہست باطن ماہر تو آشکار اللہ

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے حاسدوں کے شر اور خرابی کے دکھ سے اپنی امان میں رکھ۔ اس لئے کہ ہمارے باطن کے حال سے تو خوب واقف ہے۔

چگونہ عرض کنم حال خود تو میدانے

بکن تو رحم باین خستہ جان نثار اللہ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اپنا حال کیسے بیان کروں تو مجھے اور میرے حال کو جانتا ہے اے اللہ میں تیرے حضور قربان جاؤں تو اس غریب اور خستہ حال بندے پر اپنا رحم فرما۔

رسم بیدرتقہ کار ساز تو بمراد

تو باش درہمہ کارم ز لطف یار اللہ

ترجمہ: اے میرے مالک تو کار ساز ہے اور مراد میں پوری فرمانے والا بے مثل ہے۔ تجھ سے عرض ہے کہ تو اپنے فضل سے میرے سارے کاموں میں میری مدد فرما دے۔

دو ابنہ تو بریش دلم زحقہ لطف

رسیدہ ام بتواز صدق دل نگار اللہ

ترجمہ: اے میرے مولا اپنی خصوصی کرم فرمائی سے میرے زخمی دل پر دوا رکھ تاکہ

تکلیف رفع ہواے اللہ میں صدقِ دل سے تیرے حضور آیا ہوں تو میری حفاظت فرما۔

بجز تو کس نبود دستگیر جان و دلم

بکن تو رحم برین زارو بیقرار اللہ

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں میری جان اور میرے دل پر رحم فرما۔ اے اللہ میری دعا ہے کہ میں بڑا دکھی اور بے قرار فرد ہوں تو مجھ پر اپنا رحم و کرم فرما۔

ترحمے بکن از لطف برمن صابر

در آمدم بہ پناہ تو اشکبار اللہ

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے خصوصی فضل و کرم سے صابر رحمۃ اللہ علیہ پر اپنا کرم فرما اے میرے اللہ میں روتے روتے تیرے حضور تیری پناہ میں آیا ہوں مجھے اپنی رحمت میں پناہ دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

قبلہ کون و مکان شاہِ ولایت توئی

کعبہ ہر دو جہان شاہِ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کون و مکان کے قبلہ اور اللہ کی ولایت و سلطنت کے بادشاہ ہیں۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کی سلطنت کے کعبہ اور سلطان ہیں۔

در صفتِ ذاتِ تو جملہ جہاں ابکم است

سرّ شاہ سروران شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ دنیا جہاں میں تعریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی صفات کے بیان میں ہو نہیں سکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی

سلطنت میں بادشاہوں کے بادشاہ اور سردار ہیں۔

ہستیت راست حق گشت عیان در جہان

نورِ زمین و زمان شاہ ولایت ہوئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بلاشبہ جہان میں تیری

حقیقت کی گواہ ہے تیری ذات زمین اور زمان کی سلطنت میں بادشاہ ہے۔

دیدہ ام از چشم دل ظاہر پر آشکار

ہادی ہر انس و جان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ تو ظاہر کو دیکھتی ہے اُسے ہر ظاہر دل کی

آنکھ بھی دیکھتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام انسانوں اور جانداروں کی ولایت

کے رہبر اور پیشوا ہیں۔

در صفت ذات تو نیست کسے در سخن

محرم رازِ نہان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ کے بیان

میں کے کوئی طاقت حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شک و شبہ اللہ کے تمام پوشیدہ امور کی سلطنت و قدرت کے بادشاہ ہیں۔

چون نوازی چارہ نسازی مرا

ای کس مابیکساں شاہ ولایت توئی

ترجمہ: یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے حال پر ذرہ نوازی فرما ہوں تو وہاں کسی کو کیا مجال ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد نہ فرمائیں تو اور کون ہے کیونکہ ہم بے کس لوگوں کے حال پر رحم کرنے والے بادشاہ اور حکم والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

صابر شوریدہ راگفت کسے از شما

صاحب قصر جهان شاہ ولایت ہوئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صابر سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس دنیا کے کارخانہ کے بادشاہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کچھ کرنے کے مجاز ہیں۔ پس رحم فرمائیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

زائد او نظام الدین چشتی

بہشتی ام بہشتی ام بہشتی

ترجمہ: اے دوست سن کہ ان کے تربیت یافتہ حضرت نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کا سلسلہ بے حد و شمار ہے اور میں بھی ان کی تربیت سے ہوں۔ میں تربیت سے بہشتی ہوا۔ بہشتی ہوا۔

زفیض خاص سلطان مشائخ

عجب مطلع ز شرق دل نوشتی

ترجمہ: وہ اُن کی نگاہِ شفقت سے سلطانِ مشائخ ہو گئے۔ یہ کیا ہی عجیب بات ہے

کہ اُن کا نصیب اُن کے دل کی نوشت ہو ہے۔

لباس عشق واری در بر خود

صفاك اللہ پاکیزہ سرشتی

ترجمہ: وہ بذاتِ خود عشق کے لباس میں ملبوس ہیں۔ اُن کا حال یہ ہے اللہ تعالیٰ کی

ذاتِ پاک نے انہیں نہایت پاکیزہ خصائل عطا فرمادیئے ہیں۔

اگر لطفے تو کشتی بان نباشد

بساحل کے رسد این کہنہ کشتی

ترجمہ: اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا احسان اُن کی کشتی کا ملاح نہ ہوتا تو یہ پُرانی اور کم مایہ کشتی

کیسے ساحل پر لگتی۔

بکن سودائے گندم گشتہ ارزان

ہمان خود روے کس چیز کی گشتی

ترجمہ: اے مہربان اب تو گندم کا سودا کر لے اس لئے کہ اب یہاں اس کی

فروخت سستی ہو گئی ہے یہ تو اب خود رو پیداوار کی مثل ہو گئی ہے جو ایسے ہو

جائے اُس کا خرید کر لینا ہی بہتر ہے وہ خرید لینا بہتر ہے۔

نمیدانم چہ خواہد شد لمحشر

کنشتی ام کنشتی ام کنشتی

ترجمہ: میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ قیامت کے روز میرا کیا حشر ہوگا۔ میں تو اب یہود و نصاریٰ

کے چرچ میں بیٹھ گیا ہوں میں چرچ میں بیٹھ گیا۔ گویا چرچ کا باسی ہوں۔

مشو دل تنگ از نایافت مقصود

چہ چارہ از نصیبے سر نوشتی

ترجمہ: اے دوست اپنے دل کے مقصد کو نہ پانے پر مایوس اور تنگ دل نہ ہو۔ جب

جو کوئی نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہو۔ وہی ملتا ہے اس پر بے صبر ہونا اور افسوس کرنا

مناسب و جائز نہیں ہوتا۔

ہزاران شکر احسانت کنم یاد

کہ صابر را بکنج غم بہشتی

ترجمہ: میں آپ کے ہزاروں احسان اور نیکیاں یاد کرتا ہوں اور اعتراف بھی ہے

صابر کے لئے غم کا گوشہ ہی جنت ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دلا بیدار شواز خواب ہستی

بدرد و غم بساز از مرد ہستی

ترجمہ: اے دل تو اپنی حالت سے ہوش میں آغا فل نہ ہو اور مرد حق سے درد و غم سے

کام لینا سیکھ۔

شراب بیخودی در کام جان کن

بکن یک دم زہستی ترک ہستی

ترجمہ: اے دوست بے خودی کی شراب پی لے اور اس سے کام چلا میرا مشورہ ہے کہ تو اپنی ذات کو بالکل بھول جا اور اپنی ہستی کو مٹا دے۔

بکن کاریکہ تا آید بکارت

چرا از خویشتن غافل نشستی

ترجمہ: اے دوست وہ کام کر جو تیرے کام آئے اور تیرے لئے مفید ہو۔ تو اپنی ذات کو کیوں کر بھلا بیٹھا ہے۔

رسی کے پیشگاہ بزم وحدت

اگر داری خیال بت پرستی

ترجمہ: اے دوست وحدیت کے ایمان کی محفل کے سامنے تو کیسے جا سکتا ہے جب کہ تیرے دل میں ہمہ وقت بت پرستی ہے پس دل سے دُنیا کے بت اور امور دُنیا نکال دے۔

چہ رو خواہی تو مقصود از خداوند

تو دل را با خدا ہرگز نہ بستی

ترجمہ: اے بندے تو کون سا منہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا تو اپنے دل میں تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے لو نہیں لگاتا اور نہ ہی تجھے اللہ کے احکام کی تعمیل کی فکر ہوتی ہے۔

بزن بر نفس کافر کیش صابر

ببازو قوی تیغ دو دستی

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے کالے نفس پر اپنا قوت کا بازو مارا اور قوت والے

بازو سے تلوار چلا کر اس کی سرکوبی کرتا کہ تو اپنے رب کو راضی کرنے میں

کامران ہو۔

.....☆.....☆.....☆.....

رسیدم بر در برہان دہلی

سلیمان منت ایمان دہلی

ترجمہ: اے مہربان میں دہلی کی دلیل کے دروازے پر گیا۔ کیونکہ وہ مقام میرا

سلطان ہے اور ان پر یقین والوں کا ایمان۔

جمال حضرت سلطان دیدم

شدم از صدق دل قربان دہلی

ترجمہ: میں نے وہاں اپنے خواجہ سلطان کا جمال و نور دیکھا اور میں سچے دل سے

دہلی کی سرزمین پر قربان ہوں۔

ندارم ہیچ غم از لطف یزدان

مددگارم شدہ سلطان دہلی

ترجمہ: مجھے اپنے اللہ کی رحمت کے نہ ملنے کا کوئی فکر و غم نہیں وہ ضرور ملے گا یہ میرا

ایمان ہے وہ اس لئے میری مدد پر میرا خواجہ سلطان دہلی موجود ہے۔

کنم بر سر ہما اعدائے خود را

ظفر باماست در میدانِ دہلی

ترجمہ: میں اپنے تمام حاسدوں اور دشمنوں کی کوئی پروا نہیں کرتا کیونکہ اس میدان میں خواجہ کی طرف سے امداد ہمارے ساتھ ہے۔

ز نور روضہ قطب منور

بہشت آمد بچشم شانِ دہلی

ترجمہ: میں نے حضرت خواجہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ انور کو دیکھا اُس کے نور سے فیض پایا میری آنکھوں نے بہشت دیکھ لیا یہ ہے دہلی کی افضل و برتر شان جو اُن کی دید سے ملتی ہے۔

بجز ذات نصیر الدین محمود

ندیدم در جہاں سامانِ دہلی

ترجمہ: میں نے دہلی کے اندر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی میں نے دہلی میں اور کوئی دُنیا نہ دیکھی وہ مجھے اللہ والے کی ذات اور سامانِ کل نظر پڑا۔

ز بہر حفظ و صونِ من ز آفت

رسیدند از کرمِ مردانِ دہلی

ترجمہ: دہلی کی دید میرے لئے حفاظت ہے اور ہر قسم کی آفات سے بچاؤ۔ انہوں نے اپنے کرم و شفقت سے مجھے ہر بلا سے بچا کر کرم و رحم میں بشا دیا۔

حسودان مرادر هر دو عالم

بسوزد غیرت پیران دہلی

ترجمہ: میرے دونوں جہاں میں جو حسد کرنے والے ہیں اُن کا خاتمہ میرے

خواجگانِ دہلی نے کر دیا ہے اب فکر نہیں۔

شدم آرایش گلزار جنت

چو آمد در نظر مستان دہلی

ترجمہ: میں نے جب نگاہ اٹھا کر دہلی کو دیکھا تو مجھے وہاں جنتِ پچھی ہوئی اور مہکتے

باغ کی مثل نظر آئی اور یہ سب میرے خواجگانِ دہلی کے مست لوگوں کی نگاہ

فیض کا ثمرہ ہے۔

جہان و اہل آن دیدم ندیدم

بعالم همسر مستان دہلی

ترجمہ: میں نے دُنیا کو اور اہل دُنیا کو ہرگز نہ پایا کہ وہ میرے خواجگانِ دہلی کے

مست و مدہوش غلاموں کی ہمسری و برابری کر پائیں۔

نیم من طالب زہد ریائی

نیم مشرب رندان دہلی

ترجمہ: میں ریاکار نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں میں نہ زہد کو پسند کرتا ہوں میں تو دہلی کے

اندر لوگوں کے سات بیٹھ کر شرابِ خوری کی بھی ہمت و طاقت نہیں رکھتا۔

ببزم شیخ ابو احمد بصد ذوق

نشینم مست در ایوان دہلی

ترجمہ: میں تو حضرت ابو احمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھنے کا شوقین ہوں میں
اُن کے حضور اُن کے ایوان میں بیٹھنا فخر جانتا ہوں اور اس حال سے مست
حال ہوں۔

بود این شیخ مدوح و مکرم

جو بسم اللہ برقرآن دہلی

ترجمہ: میرے یہ خواجہ بڑی تعریف و تکریم والی ذات تھے۔ اُن کا مقام بندوں میں
ایسا ہے جیسے قرآن میں بسم اللہ کو لکھا اور پڑھا جاتا ہے ایسے ہی میرے خواجہ
دہلی با قدر و منزلت ہستی ہیں۔

چو اوکس نیست چون در دہر امروز

ندارد طاقت ہجران دہلی

ترجمہ: آج اس دور میں آپ کا وہ مقام ہے کہ اُن کی ذات جیسا اور کوئی نہیں اب
مجھ میں دہلی والوں کی ذات سے جدائی اور دُوری کی طاقت نہیں ہے۔

ہزاران شکر ایزد کن چو صابر

کہ آمد در کفت دامن دہلی

ترجمہ: اے صابر تو اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ادا کر کیونکہ تجھے خواجگان دہلی کا دامن
تھا منا تمہارا نصیبہ ہو گیا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

دلاگر عاشق بت ناپرستی

مشو غافل ازین رہ تا تو ہستی

ترجمہ: اے دل اگر تو کسی کا عاشق ہو گیا اور اس سے تجھے والہانہ عشق ہے تو تو اس

طریق زندگی سے غافل نہ ہو اور تو ایسے ہی گزر بسر کئے جا۔

بجز من در دو عالم کو بحدید

نمیداند کسے سیرِ السنی

ترجمہ: دونوں جہانوں میں میرے سوا جو بھی تلاش کرتا ہے وہ کلمہ الست کے بھید کو نہیں

جانتا یعنی ہر بندے کی فکر اور سوچ اللہ کی تلاش کے سوا اور کوئی نہیں چاہیے۔

شدی سر حلقہ رندان و لیکن

زدست نفس امارہ نرستی

ترجمہ: تحقیق تو رند لوگوں کے حلقہ کا سردار بنا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی تو نے

نفسِ امارہ سے جان نہیں چھڑائی۔

مشو بیدل امید وصل میباش

چرا در کنج غم تنہا نشستی

ترجمہ: اے دوست بے دل اور مایوس نہ ہو اور وصل کی امید رکھ اور یہ کہوں کہ تو نے

کیونکر غم کا گوشہ اختیار کر لیا ہے غم نہ کر امید رکھ تو بامراد ہوگا۔

نَداری لَذتِ زخمِ دلا رام

کہ تو از بیدلی مرہم نہ بستی

ترجمہ: اے پیارے تجھے اور تیرے دل کو عشق کے زخم کی لذت نہیں آئی یہ اسلئے کہ تو بے دلی سے اپنے زخم پر مرہم رکھتا ہے۔

ہزاران جان دہی از بہر جرع

اگر واقف شوئی از سرِ مستی

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کی مستی کے راز کو سمجھ لے تو تو یقیناً ایک گھونٹ پینے کیلئے بھی ہزاروں جانیں قربان کر دے۔

مگر صابر بسووائے محبت

تو از دنیا و مافیہا بجستی

ترجمہ: صابر تیری محبت کے سودا اور خیال سے دُنیا اور اُس کی ہر چیز کو تلاش کرتا ہے شاید کہ تیرا وصل کسی شے کے وسیلہ سے نصیب ہو جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دارم خبیر از بحرِ الہی

ایدل تو بخواہ هر چه خواہی

ترجمہ: اے دوست میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سمندر سے واقف ہوں اے دل تو اس سے مانگ جو تو چاہتا ہے۔

خواہم دادن بلا تردد

از شك تو مباحش در تباہی

ترجمہ: میں پہلا کسی حیل و حجت کے ہر قسم کی قربانی اُس کی راہ میں دیتا ہوں۔ اس

سے دُور نہ ہو ورنہ تباہ حالی ہوگی۔ اللہ کی راہ میں دینے سے تنگی نہیں فراوانی

نصیب ہوتی ہے۔

جز قدرت او نظر نیامد

از ماہ بین تابماہی

ترجمہ: مجھے تو سوائے اُس کی قدرت کے کرشمہ کے اور کچھ نظر نہیں پڑتا۔ خواہ چاند

سے لے کر مچھلی ہو یعنی زمین کی تہہ سے آسمان کی بلندیوں تک کرشمے ہیں۔

کام دل تو بر آدم من

تو از غم او چرا سیاہی

ترجمہ: میں تیرے دل کی ہر مراد پوری کرنے کیلئے تیار ہوں تو پھر اُس کے غم میں اپنا

چہرہ کیوں سیاہ کرتا ہے۔

محرّم کروی زسّر ہستی

بر بند بدل رہ منماہی

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے اپنے اسرار سے واقف فرما دیا اور مجھے آگاہی بخشی ہے اس لئے

بندے تجھے ضروری ہے کہ تو اُس کی اُس راہ سے دُور رہ جو اُس نے منع فرما رکھی ہے۔

بِاْفَقْرٍ بَسَّازٍ كَرْتَوَانِے

پُرُوَارِ زَدَلِ هَوَاۤیِ شَاہِی

ترجمہ: اے بندے تو اللہ کے فقر سے دوستی بنا اگر تو ایسے کر سکتا ہے تو اور خدا را اپنے

دل سے تکبر اور غرور کی ہوائ نکال دے تاکہ تیرے کام تیرے اللہ کو پسند ہوں۔

كے رہِ یَابِے یَاہِ بَزْمِ رِنْدَانِ

صَابِرٌ تَوْهِنُوْزِ غَرَقِ چَاہِی

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو رند لوگوں کی محفل میں کیسے رسائی حاصل کر سکتا ہے تو تو

ابھی تک اس راہ اور منزل میں ایک کنوئیں میں ہے نہ کہ تو سمندر کا تیرا اک ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بِجَزْ شَكْرٍ تَوْمَارَانِیْسْتِ كَارِے

دُوْعَالَمِ رَاتُوْنِیْ آمِدَنْگَارِے

ترجمہ: اے اللہ ہمیں تیری نعمتوں پر شکرگزاری کے علاوہ اور کام نہیں ہے تو ہی بلاشبہ

دونوں جہانوں میں پوجا کے لائق ہے تو ہی دنیا کی نعمتوں کا معشوق ہے۔

بِدَرْگَاہِ تَوْرَہِ آوْرَدَہِ اَمِ مَنْ

كہ جَزْ تَوْ نِیْسْتِ كَسِ پَرُوْرِدِ گَارِے

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری جناب کی طرف منہ کر لیا ہے اور تیرے سوا اور کوئی

ہمارا پروردگار نہیں ہے۔

بسودائے محبت درد و عالم

چومن دینگر نباشد خاکسارے

ترجمہ: اے اللہ دونوں جہاں میں تیری محبت کے سوا اور کسی سے محبت نہیں ہے میں

تیرا خاکسار بندہ ہوں مجھ جیسا تیرا کوئی حقیر و کمتر بندہ نہیں ہے۔

اگر زین غم نگویم جائے آنست

بدرگاہت کسے رانیست کارے

ترجمہ: اگر میں یہ غم کی بات نہ کہوں جہاں مجھے کہنی چاہیے تو میری غلطی ہے کیونکہ

تیری درگاہ کے علاوہ کسی اور مقام پر یہ عرض کی نہیں جاسکتی ہے۔

مرا درکنج تنہائی نگارا

بجز دردت نباشد غمگسارے

ترجمہ: اے میرے محبوب تنہائی کے گوشہ کے سوا میرے لئے اور کوئی جگہ نہیں ہے

اور تیرے در پر گر اڑا ہوں اس کے سوا اور کوئی میرا غم گسار نہیں ہے۔

بکن توہر چہ خواہی رطب و یابس

بہ پیشت نیست مارا اختیارے

ترجمہ: اے میرے آقا جو تو چاہے کرے خواہ تر و تازہ اور نئی ہو یا پرانی۔ سب کے

کرنے کا تجھے اختیار ہے۔

ہر آنکواز کمال خویش دم زد

چنین کس رانباشد اعتبارے

ترجمہ: جس کسی نے اپنی من مانی یاد دل سے جو چاہا سو کر لیا۔ ایسے بندے کا کیا اعتبار ہے کہ وہ کسی کا ہو جائے گا۔

ندارد باغبان ہشت جنت

بیباغ حسن چون تو گلقدارے

ترجمہ: باغبان کے آٹھوں جنت بھی ایسے نہیں ہیں جن میں سے کسی ایک میں بھی تیرے جیسا حسین پھول بھی موجود ہو۔

کنم کشتہ ہمہ اعدائے خود را

کہ دارم در کفِ دل ذوالفقارے

ترجمہ: میں اپنے تمام دشمنوں کو قتل کر سکتا ہوں کیونکہ کہ میرے دل کی ہتھیلی میں تیری تلوار ہے۔

ہمیں خواہم نشینم بردرِ تو

نہ بینی بردلت از من غبارے

ترجمہ: میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تیرے در پر پڑا رہوں تیرے دل پر تو نہیں دیکھتا کہ میں مثل غبار کے پڑا ہوں۔

بیاضا صابر نشین بر مسند عشق

اگر ہستی تو غم از دوست دارے

ترجمہ: صابر آ اور عشق و محبت کے تحت پر بیٹھ جا اگر تجھے دوستی رکھنے کا غم ہے اور تجھے

دوستی کا فکر ہے تو آ۔

.....☆.....☆.....☆.....

نوشتہ اند ز ازل بلوچ پیشانی

زہستی تو بہشتی شدید اعلانی

ترجمہ: اے مہربان دوست سن اللہ تعالیٰ نے تیری پیشانی پر روز اول کو ہی لکھ دیا تھا

کہ تیری ذات کو ہم نے جنتی بنایا ہے یہ ہمارا اعلان ہے۔

بہر دو کون ظہور تو ظاہر و پید است

بدیدہ دل من طاہر ستو پنہائی

ترجمہ: اے اللہ دو جہاں میں تیری قدرت ظاہر و باہر ہے تو وہ ذات ہے جس کا ظہور

میرے دل پر ظاہر ہے اگرچہ تو آنکھوں سے غائب ہے اور پوشیدہ ہے۔

توئی تو عالم اسرار عشق از سر صدق

اگر کتاب محبت بچشم دل خوانی

ترجمہ: اے بندے اگر تو صدق و صفا کے اسرار سے دیکھے تو تجھے پتہ چل جائے کہ تو

عشق کی دنیا کے اسرار سے ہے یہ نکتہ اُسے نظر پڑتا ہے جو دل کی آنکھ سے

اپنے من کی کتاب کو پڑھے۔

اگر تجلی عشق بر دلم تابد

دلم بہر نهد داغ از درخشانی

ترجمہ: اگر میرے دل پر عشق کی تجلی چمک جائے تو بلاشبہ میرے دل پر اُس کی روشنی کا داغ میرے دل پر لگ جائے۔

بحق سر تو خفی زانکہ از تومی تابد

جہان صورت معنی بنور یزدانی

ترجمہ: اے اللہ تیرا راز دُنیا کا مخفی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ دُنیا پر چمکتا ہے۔ یہ دُنیا کا نظام اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن و بارونق ہے۔

ہزار جان بہد ہند اہل ذوق از مستی

کنی چو بلبل شوریدہ گر نواخوانی

ترجمہ: اہل ذوق و عشق مستی کے عالم میں اللہ کی ذات پر ہزار بار جانیں قربان کرتے ہیں تو بھی بلبل عاشق زار کی مثل اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل ادا کئے جا۔

اگر بخاک در تو است جاتوانی کرد

مکن ہوس تو بتاج سر سلیمانی

ترجمہ: اگر تیرے در کی مٹی ہونا نصیب ہو جائے تو ٹوٹو مٹی ہو کر رہ جا۔ مگر یاد رکھ کہ تو بادشاہ کے تاج کا طرہ بننے کی خواہش ہرگز نہ کر۔

وگر تو خواہی کہ درپیش حق شوی مقبول

بحکم شرع عمل کن اگر مسلمانی

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا مقبول و پسندیدہ ہو جائے تو تجھے چاہیے کہ تو اس کی دی ہوئی شرع کے مطابق عمل پیرا رہ یہ تیری اطاعت کی نشانی ہے۔

بخواہ ہر چہ نخواہی تو صابر از دل خود

مگر تو سزِ دل خویش را نمیدانی

ترجمہ: اے صابر جو تیرے دل میں ہے یا جو نہیں ہے وہ بھی تجھے اللہ تعالیٰ سے ملے۔ مگر افسوس کہ تو اپنے دل کے بھید کو تلاش نہیں کرتا دل کے بھید میں سب تیرے لئے اللہ نے رکھ دیا ہے اس سے تلاش کر کے حاصل کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای عشق بیاکہ ناگزیری

ای درد بیاکہ دلپذیری

ترجمہ: اے عشق و محبت دل میں آ کہ یہ نہ ہونے والا معاملہ ہے اے دردِ دل تو دل میں آ کہ تو میرا پسندیدہ ہے۔

در کون و مکان چو تو وگر نیست

در عشق خدا اگر بمیری

ترجمہ: اے عشق و محبت تیرے جیسا دنیا اور اگلے جہان میں کوئی نہیں۔ اگر کوئی عشق الہی میں مر جائے تو اس جیسی کوئی موت اور چیز نہیں ہے۔

در زیر فلک تو بے نشانی

کز حسن و جمال بے نظیری

ترجمہ: اے عشق اور محبت تو وہ چیز ہے جو زیر آسمان دکھائی نہیں دیتی ہے اور یہ وہ حسین

اور خوبصورت شے ہے جس کی ساری دنیا میں کوئی ہم مثل شے نہیں ہے۔

غم نیست مرا ز روزِ محشر

در هر دو جهان چو دستگیری

ترجمہ: مجھے قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا ذرا بھر بھی غم و فکر اور پریشانی نہیں ہے

اور محبت وہ چیز ہے جس جیسی دونوں جہاں میں عزیز کوئی اور شے نہیں یہ

بندے کا سہارا ہے۔

شد از تو جهان جہان معطر

تو دردی یا مشک یا عبیری

ترجمہ: اے محبوب تو وہ شے ہے جس کی خوشبو سے سارا جہاں خوشبودار ہو گیا ہے

اے محبت تو ایک درد ہے یا کوئی خوشبودار شے یا خوشبو بھرا عطر جو سارے

عالم کو معطر کر رہا ہے۔

هرگز نشوی خلاص زین غم

در عشق بتان تو خود اسیری

ترجمہ: اے دوست محبت وہ شے ہے جس سے بندے کی جان چھوٹ نہیں سکتی ہے

یہ غم ہے جسے محبت کہتے ہیں۔ اے بندے تو کیا کرتا ہے تو خود بتوں کے عشق

میں مبتلا ہے جو محبت کرتا ہے وہ کسی مجسم کے تصور سے محبت کرتا ہے ایسی
محبت بتوں کی محبت ہے۔

صابر بدر تو چون گدایاں

تو خرد عالم و امیری

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اپنے محبوب کے در پر گداگر کی حیثیت سے ہے اور وہ اس
حالی محبت میں امیر بھی ہے اور دنیا جس میں وہ موجود ہے وہ کائنات بھی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیایا کہ غلام تو ام بیاسا قی

بدہ شراب محبت باین گدا ساقی

ترجمہ: اے شراب پلانے والے آ جا آ جا کیونکہ میں تیرا غلام ہوں میں تیرا گداگر
ہوں تو آ اور مجھے شراب محبت کا جام پینے کے لئے دے۔

اگر بگوشہ چشمے بسوے مانگری

کنم بھر موی تو جان فدا ساقی

ترجمہ: اے محبوب آ اور اپنی آنکھیں پُرا کر ہی مجھے دیکھ لے۔ تیرا یہ فعل میرے لئے
باعث فخر ہے۔ میں تیری اس مہربانی پر اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں بلکہ
تیرے ایک ایک بال پر بھی جان قربان کرتا ہوں۔

فتادہ ام بسر کوئے تو بصد عزت

غریب عاجز و مسکین و بینوا ساقی

ترجمہ: اے ساقی میں تری گلی کے کونے میں بڑی عزت سے پڑا ہوں اگرچہ میں

بڑا غریب، عاجز اور مسکین و بے یار و مددگار ہوں مگر تیری ذرہ نوازی پر
عزت یافتہ ہوں۔

بیاد بادہ کہ من از خمار بیجانم

در بن دیار کسم نیست آشنا ساقی

ترجمہ: اے میرے محبوب آ اور مجھے شراب کا جام عطا کر کیونکہ میں نشے میں بے
جان پڑا ہوں اس ملک میں تیری زلف کا کوئی واقف نہیں اس لئے آ اور
مجھے جلوہ دے۔

کلید مخزن اسرار داری اندر کف

تو خود کشادر میخانہ بہر ما ساقی

ترجمہ: اے محبوب اور شراب کا جام پلانے والے تیرے ہاتھ میں بھیدوں کے
خزانے کی چابی ہے تو خود ہی شراب خانے کا دروازہ کھول اور ہمیں شراب
دے۔ اس میں ہماری خوشی اور حیات ہے۔

ز کاخ سینہ من خواہ ہر چہ میخواہی

کہ هست مخزن در و دغم و بلا ساقی

ترجمہ: اے ساقی میرے سینہ کے محل میں ہر چیز موجود ہے جو تجھے مطلوب ہے آ اور
دیکھ کہ یہ درد و غم اور بلاؤں کا خزانہ ہے تجھے اس میں ہر اس قسم کا سودا ملے گا۔

اگر نگاہ تو افتد بسوے من از ذوق

شوم ز ذوق ہواے تو در ہوا ساقی

ترجمہ: اے ساقی اگر تو خوش ہو کر میری طرف ایک بار ایک نگاہ اٹھا کر دیکھ لے تو

تیری مہربانی۔ تیری اس مہربانی پر میں خوشی سے ہوا میں لہرا جاؤں گا۔

بزن بہ تیغ کہ بوئے زخون کس ناید

کنم بدستِ صفائے تو پر ضیا ساقی

ترجمہ: اے ساقی تو اپنی نگاہ کی تلوار چلا کر میرا خون کر دے کیونکہ تیرے ہاتھ سے

میرا خون ایسا صاف ہوگا کہ اس کا نشان بھی کسی جگہ نہ پڑے گا اور تو صاف

صاف بیچ بھی جائے گا اور میری مراد بھی پوری ہوگی۔

دہم ہزار دل و جان چو صابر از سر ذوق

اگر شوی بخرابات رہنما ساقی

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذوق و شوق سے تیرے قدموں میں ہزاروں

جانیں اور دل قربان کرتا ہے یہ تیری بڑی مہربانی ہوگی تو اگر شراب خانہ کی

جانب میری رہبری کر دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

پئے آرام ظاہر رد بخوابی

یقین میدان کہ خود را خود حجابی

ترجمہ: ظاہری آرام کی خاطر تو نیند کر۔ مگر اس بات کا یقین کر لے کہ تو اپنے آپ سے

پردہ میں ہے یعنی تجھے اپنا آپ پتہ نہیں ہے کہ تو کیا ہے اور کیا کئے جا رہا ہے۔

بگو بامن تو از اسرار مکنون

کتابی ہان کتابی ہان کتابی

ترجمہ: اے دوست تو مجھے مخفی و پوشیدہ بھیدوں سے آگاہ کر۔ تو نے انہیں کتاب میں

پڑھا ہے ہاں تو اسے پڑھ چکا ہے ہاں تجھے ان کا کتاب سے علم ہے۔

بجز یاد خدا شاہین نباشی

غرابی ہان غرابی ہان غرابی

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ کی یاد و حمد سے ہرگز نا آشنا و غافل نہ رہ اگر تو ایسا ہے تو یقیناً تو

گستاخ ہے غافل ہے لا پرواہ ہے۔

مرا با این شغلے کہ داری

نیابی ہان نیابی ہان نیابی

ترجمہ: شغل اور مصروفیات جو تو میرے ساتھ رکھتا ہے۔ تجھے ان کی تاب و طاقت

نہیں ہے تو اس قسم کی قوت نہیں رکھتا کہ تو میری ہاں میں تو عمل دخل دے۔

رُخ خود راز سوئے ما بصد رنج

نتابی ہان نتابی ہان نتابی

ترجمہ: تجھے میری طرف آنے میں اور میری طرف متوجہ ہونے میں سینکڑوں رنج

ملتے ہیں تو میری طرف متوجہ ہونے کی تاب و طاقت نہیں رکھتا۔ ہاں واقعی

تجھ میں میری طرف آنے کی تاب نہیں ہے۔

توئی کاندر بود حرص دنیا

حجابی ہان حجابی ہان حجابی

ترجمہ: تو ہی وہ ہے جسے دنیا کی حرص و لالچ ہے اور اسی وجہ سے کسی اور طرف رُخ نہیں پھیرتا۔ واقعی تیرے حال پر پردہ ہے تو اصل روپ سے آگاہ و آشنا نہیں واقعی تیری یہ غفلت ہے اے بندے سمجھ لے۔

تو خود از خود ببزم وحدتِ ما

شرابی ہان شرابی ہان شرابی

ترجمہ: تو بذات خود ہماری وحدت کی بزم کا فرد ہے پھر تو ایسے حال میں کیوں ہے گویا کہ تو شرابی اور مستی کے حال میں ہے تو مست حال ہو کر رہ گیا ہے۔

توئی تو مہر و ماہ صابر اگرچہ

ترابے ہان ترابے ہان ترابے

ترجمہ: اگرچہ صابر رحمۃ اللہ علیہ تو بذات خود سورج اور چاند کی مثل روشن ہے مگر تو ایک خالی برتن کی مثل ہے جس سے پانی ٹپکتا ہے یعنی تو خالی برتن ہے تو اپنے ظرف سے آگاہ ہو بیدار ہو غافل نہ ہو اپنی حقیقت سے آگاہی حاصل کر۔

.....☆.....☆.....☆.....

چو در وحدت سراے مار سیدے

پدیدی انچہ تو ہرگز ندیدے

ترجمہ: تو جب ہماری وحدت کی سراے میں آئے گا تو دیکھے گا تو وہ ہو جائے گا جو تو

نے نہیں دیکھا تیرے من کو بہتر حال ملے گا اور تیرا حال و قال بدل کر رہ جائے گا۔ ذرا ہماری محفل میں تو آ کر دیکھ۔

مگو باہی چکس از حالت خود
تو از ہستی خود چون وارہیدے
ترجمہ: اے دوست و آشنا تو اپنی حالت کسی سے بھی ہرگز نہ کہہ۔ تو اپنی ہستی سے آگاہ رہ جب کہ تو اپنی ہستی سے دُور اور غافل ہے۔

چو در ہر شے ظہور اوست پیدا
چرا پی راہن ہستی دریدے
ترجمہ: اے انسان جب اللہ تعالیٰ کی ذات کا ظہور ہر شے سے ملتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ تو اپنی ہستی کو پھاڑ رہا ہے۔ یعنی تو اس قدر مشقت و تنگی کیوں کرتا ہے غور و فکر سے کام لے۔

ببزم بادہ نوشانِ حقیقت
بصد ذوق و طرب خم ہا کشیدے
ترجمہ: حقیقت کے جام پینے والے بزم میں جا کر سینکڑوں خوشیوں اور شوق سے شراب کے پیالے پی جاتے ہیں۔ انہیں پھر اس حال میں خوشی ہوتی ہے۔

تعیش پروہ بر رویت افگند
چرا یانفس بد خو آر میدے
ترجمہ: اے بندے تیرے حال پر اور تیرے چہرے پر کیوں غفلت اور عیاشی کا پردہ

پڑا ہے اور تو اپنے بُرے نفس کے ہمراہ عیش و آرام میں ہے نفس امارہ کو اتنا آرام و عیش نہ دے یہ تیرے حق میں نامناسب اور غیر مفید ہے۔

تو از ترس حزن چون بلبل خام

کہ باغ الفت ما بر پریدے

ترجمہ: تو تو ایک بلبل کی مثل خوفزدہ ہے کہ بہار چلی گئی تو کیا ہوگا۔ تو آ اور ہماری محبت کے باغ میں اڑ کر دیکھ لے یہاں تیرے حال جیسا خوف و ہراس اور تنگی نہیں ہے۔

بیابانی ہر چہ خواہی زدہ صابر

چو در وحدت سرائے مار سیدے

ترجمہ: اے غافل صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ تجھے اُس کے پاس ہر وہ چیز ملے گی جو تو خواہش کرتا ہے۔ پس آ اور ہماری وحدت سرائے میں آ۔ تجھے تیری منشاء کے مطابق ہر چیز ملے گی۔

.....☆.....☆.....☆.....

مصطفیٰ مصطفیٰ بھر دو سرائے

نیست جز تو کسے بھر دو سرائے

ترجمہ: یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہیں اور دونوں جہاں میں سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے کوئی اور بڑا نہیں ہے۔

تاشوم مسست از شراب طہور

رخ خود را دمے بمن بنمائے

ترجمہ: یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے حوض سے پاکیزہ مشروب

نوش کرنے کیلئے دیں۔ اور خدا را ایک لمحہ کیلئے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ

انور کی زیارت کرا دیں۔

جز تو کس نیست دست من برگیر

اوفتادم ز درد و غم از پائے

ترجمہ: یا اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا میرا کوئی امداد کرنے والا

نہیں ہے۔ میں اپنے پاؤں سے گر چکا ہوں میں درد و غم میں مبتلا ہوں خدا را

میری دستگیر فرمائیں۔

ہست در ذات تو کشایش کار

گرہ از رشتہ و لم بکشائے

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو یہ طاقت اللہ کی طرف سے عطا ہے کہ آپ لوگوں کی

مشکلات میں ان کی مشکل حل کر دیں اس لئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

عرض کرتا ہوں کہ میرے دل کی گرہ کو اپنی شفقت سے کھول دیں۔ کیونکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے رؤف اور رحیم صفات و قدرت والے ہیں۔

کار من ساز آشکار و نہاں

نیست ذات گہے جدا ز خدائے

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے امور اور مشکلات کو جو

دُنیا کے سامنے ہیں یا اُن سے پوشیدہ اُن سب کی مشکل کشائی فرمادیں۔
کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات سے دُور نہیں ہوتے۔ اللہ
تعالیٰ ہمہ وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہربان اور راضی ہے۔

ہمچو موسے روو دو کون از ہوش

پردہ از روئے خود دمے بکشائے

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر بھی اللہ کی تجلی سے اپنے ہوش کھو بیٹھتے ہیں
اللہ کا درجہ بڑا بلند ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمحہ کیلئے ہی اپنے چہرہ انور سے پردہ
ہٹا کر ہمیں زیارت کرا دیں۔

نتوان کـرو وصف ذات تـرا

مظہر حق توئی زسرتا پائے

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق اور خُلق کے
اوصاف کوئی کیسے بیان کر سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سراپا اللہ تعالیٰ کا مظہر اور
اس کا خاص نشان ہیں۔

ہر دو عالم ذات تو روشن

نیست خالی ز نور تو یکجائے

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے دونوں جہاں میں
روشنی ہے اور دونوں جہاں میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور
ظاہر و باہر نہیں ہے۔

صابر از روئے عجز میگوید

مصطفیٰ مصطفیٰ مدد فرمائے

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نہایت عاجزی و نیاز مندی سے کہتا

ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا را میری مدد فرمائیں مدد۔

.....☆.....☆.....☆.....

یارب بنما جمال دہلے

یارب بنما کمال دہلے

ترجمہ: اے اللہ میری تیرے حضور دُعا ہے کہ میرے حال کو دہلی کی برکات و جمال

دکھا دے۔ اے میرے اللہ میں دُعا کرتا ہوں کہ مجھے دہلی کے کمالات

رفعت دکھا دے۔ کیونکہ وہاں تیرے بندوں کو تیرے حضور بڑا درجہ اور

قدر و منزلت نصیب ہے۔

ہستم ز شام تا دم صبح

در آرزوئی وصال دہلے

ترجمہ: اے میرے اللہ میں شام سے صبح تک تیری عبادت کے بعد دُعا کرتا ہوں کہ

اے میرے اللہ اپنے پیارے اور مقبول بندوں کے شہر دہلی کو دکھا کہ میری یہ

آرزو اور تمنا ہے۔

بہتر بود از درخت طوبیے

اندر نظرم نہال دہلیے

ترجمہ: اے میرے اللہ دہلی شہر کے درخت جو تیرے نیک اور مقبول بندوں کی آرام گاہ ہے وہ جنت کے طوبیٰ درخت سے بھی زیادہ عزیز ہے مجھے تو وہ درخت طوبیٰ کی مثل نظر پڑتے ہیں۔

از سر تا پا شوم فدایش

ہر کس کہ کند مقال دہلیے

ترجمہ: میں اُس بندے پر سر سے پاؤں تک اپنا آپ قربان کرتا ہوں جس کی زبان پر دہلی اور دہلی والے خواجگان کا ذکر اور بیان رہتا ہے۔

غم نیست مراز شر دشمن

در دم مسوزد جلال دہلیے

ترجمہ: مجھے اس شہر میں رہنے والے دشمن سے کسی قسم کا خوف اور خطرہ نہیں مجھے دہلی شہر کا جلال ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہیں جلاتا اور نہ تکلیف دیتا ہے۔

دیدم ہمہ جانیا فتم من

در ہر دو جہاں مثال دہلیے

ترجمہ: میں نے اللہ کی دنیا میں چکر لگا کر جگہ جگہ کو دیکھا اور مجھے کہیں بھی دہلی کی مثل کوئی مقام نہ نظر آیا ہے۔

لذت بخشد چو آب حیوان

صابر بدلہم زلال دھلے

ترجمہ: مجھے دہلی شہر کے پانی پینے سے بڑی لذت ملتی ہے وہ میرے لئے مثل آب

حیوان ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ زندگی بخشنے والا پانی۔ وہاں کا پانی صابر رحمۃ اللہ علیہ

کے دل کو مثل آبِ زلال کے سکون اور راحت بخش ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ندارم بجز ذات پاکت پناہ

ترا یافتم ار جہاں تکیہ گاہ

ترجمہ: اے اللہ تیری ذات کی پناہ مجھے تیری پاک ذات کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے

میں صرف اور صرف تیری ذات کو اس دنیا میں زندگی کا سہارا پاتا ہوں

تیرے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔

من از روز اول بچشم خدا بین

ندیدم بعالم چو تو بادشاہ

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنی آنکھ سے جو صرف تیری ذات پر نگاہ کرتی ہے۔ اس

آنکھ سے اول روز سے آج تک تیرے جیسا بادشاہ دنیا میں نہیں دیکھتا۔ یہ

میری باطنی آنکھ اور بصیرت کا فیصلہ اور عمل ہے۔

مراد در جہانت چرارہ ندارد

بجز عشق و مستی ندارم گناہے

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے جہاں میں کوئی اور راہ نہیں دیکھی ہے
تیرے عشق اور تیری اطاعت کی مستی کے علاوہ میں نے کوئی فعل نہیں کیا۔ تو
مجھ سے یہ قبول فرما۔

بصد سوز غربت بسوئے تو جانان

شدر بار گشتم ر افغان و آہے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں سو بار سوز و گداز اور تیری جدائی میں جلتا ہوں۔ میں
اتنی آہ و فغان کرتا ہوں کہ میرا سینہ شہر بار بار ہو گیا ہے۔

شوم بر تو قربان شوم بر تو قربان

بکن از سر لطف بسویم نگاہے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تجھ پر سو بار قربان جاؤں قربان مہربانی فرما کر نہایت لطف
و کرم سے میری طرف ایک نگاہ فرماتا کہ میں خوش حال اور مسرور ہو جاؤں۔

زبھر قدمبوس تو شوق گشتہ

کشیدم سر از خاک ہمچون گیاہے

ترجمہ: مجھے تیری قدم بوسی کا بے حد شوق ہو گیا ہے اس عرض سے میں نے اپنا سر
مثل گھاس کے تنکے کے زمین سے اوپر اٹھایا ہے۔

چگونہ نہان مانم از چشم مردم

کہ خورشید و ماہ شد مرا بارگاہے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں دنیا کی آنکھوں سے کیسے چھپ سکتا ہوں یہ اس لئے

کہ سورج اور چاند میری آماجگاہ بن گئے ہیں یعنی میرا مقام سورج اور چاند کی

مثل بلند اور روشن ہے۔

بصد شکر درد و غم ہمچو مستان

در آیم بکویت بصد عز و جاہے

ترجمہ: میں مست لوگوں کی مثل درد و غم کا سو بار شکر یہ ادا کرتا ہوں اسی وجہ سے میں

تیری گلی میں سو بار عزت و جاہ سے حاضر ہوتا ہوں۔

ازین لطف در خویشتن می نگجتم

زمن جملہ عصیان و تو عذر خواہے

ترجمہ: میں تیری مہربانی کے روار کھنے سے بے حد خوش ہوں اور خوشی سے پھولا نہیں سماتا

میں سراپا گناہ ہوں اور تجھ سے عرض ہے کہ تو میرا عذر قبول کرنے والا ہے۔

چگویم ز حال دل خود بہ پیشت

ندارم بجز درد و غم دستگاہے

ترجمہ: میں تیرے پاس کیسے اپنے دل کا حال پیش کروں۔ میری رسائی میں درد و غم

کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

چگونہ فتادی تو صابر بقیدم

بنو دم بجز حسن و غمزہ سیاہے

ترجمہ: اے محبوب تو نے صابر رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے قید میں ڈال دیا ہے وہ تو حسن اور

دلربا ادا اور آنکھ کی سیاہی کے سوا کچھ نہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

امروز شاہ شاہان مہمان شد است مارا

جبریل با ملائک دربان شد است مارا

ترجمہ: آج بادشاہوں کا بادشاہ ہمارا مہمان ہوا ہے گویا کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام

ملائکہ سمیت ہمارے گھر پر دربان کی حیثیت سے آئے ہیں۔

در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجاہ گنجد

ہژدہ ہزار عالم یکسان شد است مارا

ترجمہ: وحدت میں کثرت کیسے سما جائے۔ یہ ایسے ہے جیسے اٹھارہ ہزار جہاں یک جا

ہو کر سما جائیں۔

ماخانہ جہان را بسیار سیر کرایم

اے شیخ بت پرسی ایمان شد است مارا

ترجمہ: ہم نے دنیا بھر کی خوب سیر کر لی ہے اے شیخ اب توبت پرستی ہمارا ایمان

ہو گیا ہے۔

در محفلِ گدایاں مرسل کجا بہ کنجد؟
 بے برگ و بے نوائے سامان شد است مارا
 ترجمہ: گداگروں کی مجلس میں پیغام دینے والے کیسے سما جائیں، ہم تو بے سرو سامان
 ہو کر رہ گئے ہیں۔

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است
 ہر دم رضائے جانان رضوان شد است مارا
 ترجمہ: احمد رحمۃ اللہ علیہ عاشق لوگوں پر جنت اور دوزخ دونوں حرام ہیں انہیں
 دونوں کی ضرورت نہیں وہ تو ہر لحظہ محبوب کی رضا تلاش کرتے ہیں یہی ان کی
 جنت ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من زسودائے محبت والا و دیوانہ ام
 عاشق شوریدہ سر محورِ جانانہ ام
 ترجمہ: مجھے تو محبت کا سودا ہو گیا ہے اور یہ محبت بہت عالی ہے میں اس میں دیوانہ
 وار پڑ گیا ہوں میں شور مچانے والا بھگوڑا عاشق ہوں اور میں اپنے محبوب
 کے چہرہ کی دید میں غرق ہوں۔

قبلہ گویم یا پیغمبر یا خدا یا مصطفیٰ
 استیلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام
 ترجمہ: میں اپنے محبوب کو اپنا قبلہ کہوں یا اپنا پیغمبر یا خدا کا روپ یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بے مثل کہوں مجھ پر بے حد غلبہ ہے میں اُس کی محبت کا شوق رکھتا ہوں میں
اُس پر دیوانہ وار قربان ہوں۔

من بہ قربانت شوم اے ساقی بادہ فروش

از شراب بے خودی لبریز کن پیمانہ ام

ترجمہ: اے ساقی تو شراب پلانے والا ہے میں تجھ پر قربان جاؤں میں تیری دی
ہوئی شراب سے بے خودی کے عالم میں ہوں مجھے ازراہ مہربانی بے خودی کی
شراب کا جام بھر کر دے تاکہ میں اس سے سیراب ہو جاؤں۔

عشقِ آن شوخِ پری رُو جانِ صابر سوختہ

من نہ دانم شمع ام یا شمع را پروانہ ام

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جان اُس حسین و جمیل پری کی مثل ہے جسے ذات کا عشق
ہے وہ اُس کے عشق میں جل کر رہ گیا ہے اب مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ میں شمع
ہوں یا میں شمع کا پروانہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

من آمدم بہ پیشِ تو سلطانِ عاشقان

ذات تو هست قبلہ ایمانِ عاشقان

ترجمہ: اے عاشقوں کے بادشاہ میں تیرے حضور حاضر ہوں تیری ہستی اور ذات تو
عاشق لوگوں کے ایمان کا قبلہ و کعبہ ہے۔

در هر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقان

ترجمہ: دونوں جہان میں تیرے سوا میرا کوئی مددگار اور ہاتھ پکڑنے والا نہیں ہے

اے میرے محبوب تجھ سے عرض ہے کہ مہربانی فرما کر میری مدد کریں میرا

ہاتھ پکڑیں کیونکہ تو عاشق لوگوں کی جان ہے۔

از هر طرف بخاک درت سر نہادہ ام

یک لحظہ گوش نہ تو بر افغان عاشقان

ترجمہ: میں نے ہر طرف سے ہٹ کر تیرے در کی خاک پر اپنا سر رکھ دیا ہے مہربانی

کر کے تو ایک لمحہ بھر کیلئے ہی اپنے عاشقوں کی آہ و زاری اور چیخ و پکار پر کان

دھر کر سن لے۔

صابر بخاک کوئے تو سر بر نہادہ ام

زان روکہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عرض گزار ہے کہ ہم نے تیرے کوچے کی خاک پر اپنا سر

رکھ دیا ہے اس لئے عرض ہے کہ یہ تیرے کوچے کی خاک ہی عاشق لوگوں کیلئے

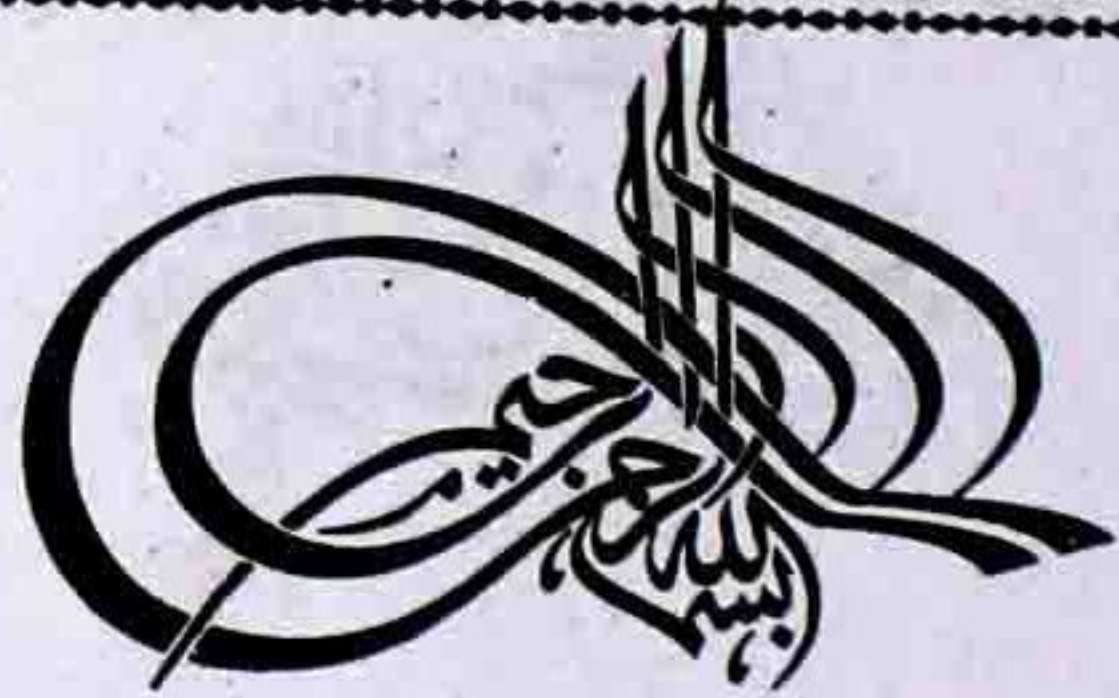
زندگی کا سامان و اثاثہ ہے تو ان کا خیال کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

منقبت حضرت محمد و پاک

میرے صابر تیری چوکھٹ کی قسم کھاتا ہوں
یاد کلیر کی جب آتی ہے تڑپ جاتا ہوں
دل تڑپتا ہے جب روضے کی زیارت کیلئے
پاکستان تیرے حجرے کو میں چوم آتا ہوں
نہ جہیں قابو میں رہتی ہے نہ بس میں سجدے
جب تصور میں وہ دربار تیرا لاتا ہوں !!!

بھردو بھردو میرے صابر میری جھولی بھردو
بات رہ جائے کہ منگتا تیرا کہلاتا ہوں
آرزو یہ ہے کہ موت آئے تیرے کوچے میں
رشتکِ جنت تیرے کلیر کی گلی پاتا ہوں !!
داسطہ گنج شکر سن لو دہائی میری !!!
حسرت دید میں سرکار مٹا جاتا ہوں !!!
اس امیرِ دل خستہ کی تمہیں لاج رہے
صابری خادموں میں میں بھی گنا جاتا ہوں



دروود پاک سے
روحانی علاج

مرتب

سید نیشان نظامی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انفوس و عظام

موت

سید ذیشان نظامی عمی عنہ



مزارہ انوار حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ



چلہ گاہ صابر پیا رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن



جامع مسجد پیران کلیر شریف

ادارۃ پیغام القرآن

۴۰۔ اردو بازار لاہور Ph:042-37323241